



www.urdu novels mania . com

جال عثمیمہ مکرم

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania . com

جال: اے دل۔ سیزن۔ 2

قسط۔ نمبر۔ 1

از عمیمہ۔ مکرم

"سن۔۔۔ سنانا سنانا سنانا۔۔۔ حج۔ حج۔ حج۔ حج۔ جارے جارے۔۔۔ جارے پون"

"کتنی بار کہا ہے زینب صبح صبح گانے مت گایا کرو۔ تمہاری نحوست سے گھر کا سکون برباد ہو رہا ہے" زینب جو ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ کر گنگنا رہی تھی اچانک ہوئی بے عزتی پر فوراً چپ ہوئی۔

"ڈیڈ پر غصہ ہیں کیا؟"

آ نکھیں پٹپٹاتے شرارت سے پوچھا۔

www.urdu novelsmania.com

"میرا صبر مت آزماؤ زینب"

ٹیبل پر پلیٹ پٹختے نمیزہ نے غصے سے کہا۔ جس پر اس نے فوراً منہ پر انگلی رکھ لی۔

اتنے میں یوشہ بھی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا بڑھی بی غصے میں لگ رہی ہیں۔"

آمنہ نے کتاب پر سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر نظر انداز کیے واپس کتاب پر نظریں جھکالیں۔
یوشہ نے ایک آنبر واچکائی۔

"جب ایسا کرتی ہیں نا آپنی یقین کریں بلکل امی کی ماہر وش لگتی ہیں"

یوشہ نے ہنستے ہوئے باسکٹ میں رکھا سیب اٹھایا جبکہ آمنہ تلملا کر رہ گئی۔

منیزہ نے پھر ایک بلا خرید اتھا اور اسکا نام بھی ماہر وش ہی رکھا تھا جو منیزہ کے سوا سب کو دیکھ کر رخ پھیر لیتا تھا خاص کر آہاد سے اسکی جیسے پرانی دشمنی تھی۔

آمنہ کو اپنے دونوں بہن بھائی کچھ خاص پسند نہیں تھے۔ اور پسند کرنے کی کوئی وجہ تھی بھی نہیں جو وہ دونوں مل کر اسکے ساتھ کرتے تھے اسکے بعد تو وہ انکو پکارنے کا بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ البتہ معصوم اتنی تھی کہ ایک معافی پر معاف بھی کر دیتی تھی پر پچھلی بار جو اسکے اسائنمنٹ کے پیچھے اسکے اس سچیکٹ کے سر کا نام لکھ کر ساتھ کھڑوس ندیدے جیسے القابات لکھے تھے جس کے بعد وہ اچھی خاصی ذلالت کے بعد انکے پیپر میں فیل ہو کر بھی اب تک اسکو انکی کلاس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔

"تم بتاؤ پارٹنر ہماری عمر رسیدہ ماں کو کیا ہوا ہے صبح صبح۔"

اب کے یوشہ کا رخ زینب کی طرف تھا۔

کل رات کو لگائی ہوئی آگ کا اثر اب ہوا ہے ان پر اور اب تک ڈیڈ نہیں آئے نائیل پر اس لیے اسکی "پلیٹ میں ہم آرہے ہیں۔ اسلیے جب تک ڈیڈ ٹیل پر نہیں آتے بہتر ہے ہم چپ رہیں۔ قریب جھک کر رازداری سے کہا۔

اوو۔۔۔"

ہوٹوں کو گول کر کے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں تو سمجھا تھا رات کو ہی ابو کو بٹھرے میں کھڑا کر دیا ہوگا۔"

ارادہ یہی تھا۔۔۔ پر رات کو ڈیڈ آئے ہی بہت دیر سے تھے جب تک مام سوچکی تھیں اسلیے زیادہ غصے "میں ہیں اور۔۔۔"

منیزہ کو کچن سے نکلے دیکھ وہ دونوں فوراً سیدھے ہوئے۔

منیزہ اور آہاد کے تین بچے تھے۔

سب سے بڑی زینب جو چھبیس سال کی تھی۔ نکاح آہاد کے دوست کے بیٹے سے ہو چکا تھا اور جلد ہی شادی تھی۔ میتھس میں ماسٹرز کرنے کے بعد اب انگلش میں ماسٹرز کر رہی تھی۔

اس سے چھوٹا یوشہ تھا جو اس سے ایک سال چھوٹا تھا۔ انڈر کور پولیس آفیسر کے ساتھ دو سال سے آہاد کے ساتھ کاروبار سنبھال رہا تھا۔

اور اس سے چھ سال چھوٹی زینب تھی جو انیس سال کی تھی اور ایک ماہ پہلے ہی یونیورسٹی جوائن کی تھی۔

چھ سال کا فرق ہونے کے باوجود وہ دونوں ایک ٹیم تھے اور شرارتیں پانچ سال کے بچوں جیسی کرتے تھے

"یوشہ: "امی۔۔ ابوا بھی تک سو رہے ہیں؟ :

جان بوجھ کر مزیدہ کو اکسایا۔

"مجھے کیا پتا کیا کرتے پھرتے ہیں۔ رات کو بھی نجانے کس پہر آئے۔"

غصے کو بمشکل ضبط کیا۔

ابھی وہ مزید کچھ کہتا جب آہاد کمرے سے نکلا۔

"اسلام و علیکم۔۔ کیا بات ہے آج سب سے لیٹ میں ہوں۔"

مسکرا کر کہتے وہ سربراہی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔ جبکہ مزیدہ اسے دیکھتے ہی کچن میں چلی گئی۔

"وعلیکم اسلام"

سب نے ایک ساتھ جواب دیا۔

"ڈیڈ آپ رات کو لیٹ آئے خیریت؟"

آمنہ نے جان بوجھ کر تیز آواز میں پوچھا وہ بخوبی جانتی تھی اسکے فسادى بہن بھائی جان بوجھ کر یہ سب کرتے ہیں۔

ہاں بیٹا اقبال صاحب کے بیٹے کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔۔ آجکل بچوں کو اللہ ہدایت دے ماں باپ کی جان سولی پر لٹکائے نجانے کون کون سے شوق پال رکھے ہیں۔ ہم نے بھی جوانی گزاری ہے پر کبھی اس قسم کے شوق نہیں پالے اب دیکھو بھری جوانی میں ٹانگ تڑوا کر بستر پر پڑا ہے۔ اپنے لیے چائے نکالتے افسوس سے کہا۔

www.urdu novels mania.com

"ہاں آپ کے شوق تو جوانی میں حسین دوشیزاؤں کے ساتھ گھومنا تھے"

کچن سے منکلی منیزہ نے طنز کا تیر پھینکا۔ آحاد نے چونک کر اسے دیکھا۔ زینب اور یوشہ سر جھکائے اپنی ہنسی روکنے لگے۔

"کل آپ نے بتایا نہیں نا وہ انتظار کرتی کرتی سوئیں تھی اسلیے غصہ ہیں۔"

آمنہ نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔۔۔ سوری مٹی میرا موبائل بند تھا۔"

محبت سے کہا۔

"مسٹر آہا مجھے منی مت کہا کریں۔ میرے منے بھی اب جوان ہو چکے ہیں نفرت ہے مجھے ایسے"

"چھچھورے ناموں سے

سخت لہجے میں کہتے اسنے فرالے انڈا آمنہ اور آہا کی پلیٹ میں ڈالا اور پلٹ گئی۔

ارے میں نے تو محبت سے بولا ہے۔۔۔ اور تمہارے منے بڑے ہوں یا بوڑھے میرے لیے تو تم"

"منی ہی ہونا۔

اب کے وہ شرارت سے بولا جسے منیرہ مکمل سننے سے پہلے ہی کچن میں چلی گئی۔

"معاملہ گرم لگتا ہے۔۔۔ اور تم دونوں کو منہ جھکا کر ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں بہت اچھے"

"سے جانتا ہوں تم دونوں بہت کمیننی فطرت کے ہو باپ کو ذلیل ہوتے دیکھ خوشی ہوتی ہے

"نہیں ڈیڈ ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ میں آپ کو ایسی لگتی ہوں؟"

زینب نے فوراً معصومیت سے پوچھا۔

ارے یہ کیا ہے۔۔ میں نے بتایا تو تھا میں نے پرہیز شروع کیا ہے۔ براؤن بریڈ دوپراٹھے نہیں "کھاؤنگا میں۔

زینب کو جواب دینے سے پہلے ہی نمیزہ نے اسکی پلیٹ میں پراٹھا رکھا۔

"کس چیز کا پرہیز؟"
سنجیدگی سے پوچھا۔

"مُنوڈارلنگ میری تون دیکھ رہی ہو؟ اگر اب پرہیز نہیں کیا تو بہت جلد یہ مٹکا بن جائیگی۔"
اپنے معمولی سے ابھرے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے کہا۔
اب کے آمنہ نے بھی بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

"مجھے آپ ایسے ہی اچھے لگتے ہیں پھر تون اندر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"
تیکھے لہجے میں پوچھا۔

طبیعت ٹھیک ہے؟ انسان خود کو بھی اچھا لگنا چاہیے۔ اور بات اچھا یا برا لگنے کی نہیں ہے اپنی صحت " کی فکر ہے مجھے میں صحت مند رہوں گا تبھی تو اپنی منی کا خیال رکھ سکوں گا پیار سے پچکارا۔

جبکہ آگ لگانے والے دونوں بچے اپنے ناشتے کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہے تھے۔ ساتھ ساتھ لائیو شو بھی انجوائے کر رہے تھے۔

"سیدھے سیدھے کیوں نہیں کہتے کہ اگر موٹے ہو گئے تو بے ہودہ عورتیں منہ نہیں لگائیں گی" غصے سے کہتے وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ کچھ لمحے نا سمجھی سے اسکی پشت کو گھورتے رہا۔ اچانک یہ جنگ کہاں سے اور کیوں شروع ہوئی۔ منیزہ کی دروازہ بند کرنے پر وہ واپس مڑا اور اپنی داڑھی کھجاتے سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ایوشہ زینب۔۔۔" سختی سے پکارا۔

"جی ڈیڈ۔۔"

دونوں نے تابعداری سے ساتھ پوچھا۔

معصوم بننے کی ہرگز کوشش مت کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ سیدھی شرافت سے بتاؤ کیا "

"فساد بویا ہے؟

سنختی سے پوچھا۔

"اڈیڈ ہم ایسا کیوں کرینگے آپ ہی۔۔۔"

"سچ بتاؤ"

زینب کی بات سچ میں ہی کاٹی۔

"ڈیڈ۔۔"

یوشہ نے بولنا چاہا۔



"سچ سننا ہے مجھے بس۔"

اب کے آمنہ ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹکائے ان دونوں کو مزے سے دیکھ رہی تھی۔

"ہم آپ کو فساد دی لگتے ہیں؟"

یوشہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

اسکی اداکاری اگر کوئی اور دیکھتا تو یقین کرنے میں لمحہ نہیں لگاتا لیکن سامنے بھی انکا باپ تھا۔

لگتے نہیں تم دونوں ہو۔۔۔ اب سیدھی طرح بتاؤ ورنہ زینب تمہاری یونیورسٹی بند اور یوشہ تم کل ہی "بزنس کے سلسلے میں دبئی جاؤ گے سزا سنائی۔۔۔"

"ڈیڈ یہ سب یوشہ بھائی کا کیا ہے اس میں میرا کوئی ہاتھ نہیں" زینب نے جلدی سے دامن بچایا یوشہ حیرت سے اپنی چالاک پارٹنر کو دیکھنے لگا جو اسے بیچ ڈگر پر دھوکہ دے چکی تھی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"یوشہ۔۔۔"

آہاد نے سختی سے پکارا۔

اہم اہم۔۔۔"

یوشہ نے گلا صاف کیا۔

آپ کی قسم میں نے انکو کچھ غلط نہیں کہا بس کل میں اور زینب مال گئے تھے وہاں آپکو دیکھا آپ کے پیچھے گئے تو آپ ایک بیوٹیفل آنٹی کے ساتھ کھڑے تھے ہمارے آنے تک آپ چلے گئے تو ہم نے ان سے سلام دعا کی تو معلوم پڑا کہ وہ تو آپ کی لندن کی گریفرینڈ لورین آنٹی تھیں۔ آخر میں اسنے جس ادا سے گریفرینڈ بولا آحاد دانت کچکا کر رہ گیا۔

"اور یہ سب بکواس تم دونوں نے اپنی ماں کے سامنے کی ہے؟"

دونوں کو غصے سے گھورا۔

"میں نے نہیں صرف بھائی نے"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"اور کیا کیا خرافات بکی ہے؟"

تھوڑا آگے جھک کر غصے سے پوچھا۔

کچھ بھی نہیں بس انکی تھوڑی تعریف کر دی تھی کہ بہت خوبصورت ہیں آج بھی سولہ برس کی لگتی ہے۔

نظریں جھکاتے معصومیت سے کہا۔

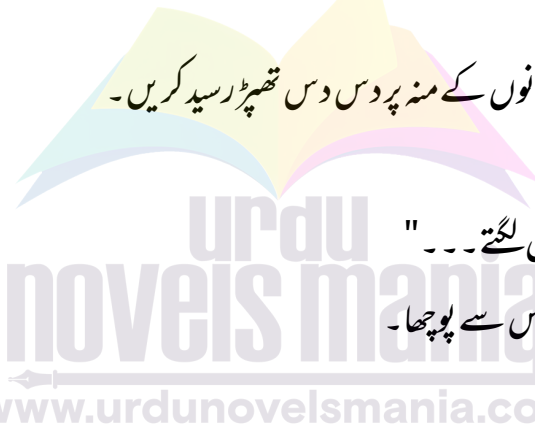
"اور؟"

سر دلجے میں پوچھا۔

"اور بس یہی کہا تھا کہ ڈیڈ کیا کوئی بھی انکی محبت میں گرفتار ہو سکتا ہے"

نہیں میں نہیں مان سکتا۔۔ میں مان ہی نہیں سکتا کہ تم دونوں میری اولاد ہو۔۔ اتنی گندی اولاد میری
 "نہیں ہو سکتی"

مٹھیاں بھینچنے انکا دل کیا دونوں کے منہ پر دس دس تھپڑ رسید کریں۔



"ڈیڈ ہم آپکو اپنی اولاد نہیں لگتے۔۔۔"

زینب نے حیرانی اور افسوس سے پوچھا۔

ہرگز نہیں لگتے۔۔ تم لوگ انسان ہو ہی نہیں۔۔ میں تو الحمد للہ انسان ہوں تمہاری ماں بھی انسان
 ہے پھر تم دونوں کیسے پیدا ہو گئے؟ فساد کی چلتی پھرتی پوٹلیوں ماں باپ کے درمیان آگ لگا کر کونسی
 دلی تسکین حاصل ہوتی ہے؟۔۔

اور ایک وہ تمہاری ماں بیوقوفوں کی ماہ رانی ایک طرف کہتی ہے ہماری عمر ہو گئی ہے دوسری طرف
 "اس عمر میں شک کر رہی ہے۔"

"ہاں شک کر رہی ہوں اس عمر میں۔ لیکن آپ کی طرح پرانی لیلیاؤں سے ملاقاتیں نہیں کرتی " کمرے سے باہر نکلتی منیزہ نے اسکی آخری بات سنی تو اور دماغ گھوم گیا۔

کیا ہو گیا منیزہ وہ اپنی دوست کے ساتھ پاکستان آئی تھی۔ مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ یہ صرف اتفاق " تھا۔

ہاں یہ حسین اتفاق تو صرف آپ کے ساتھ ہوتے ہیں سیدھے سیدھے کہیں ناب افسوس ہو رہا ہے " آپ کو کیونکہ وہ آج بھی سولہ برس جیسی دکھتی ہے جبکہ میں تو عمر رسیدہ لگتی ہوں نا۔ غصے سے کہتے اسکی آواز نم ہو گئی۔ وہ نم آنکھوں سے گھور کر واپس کمرے میں چلی گئی جبکہ آہا صرف دیکھ کر رہ گیا وہ اتنی چھوٹی سی بالکل بے بنیاد بات پر کیسے اتنا لڑ سکتی تھی۔ ہوش میں آتے اسنے اپنے بچوں کو گھورا جو اسکے دیکھتے ہی سیدھے ہوئے۔

www.urdu novels mania .com

"تم دونوں کے لیے تو وہ سزا چھوٹی ہے۔۔ منیزہ مان جائے پھر تم لوگوں کا بھی حساب کرتا ہوں " کہتے ساتھ وہ اٹھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ آج پوری چھٹی کا دن اب اسے مناتے گزرتا تھا۔

"تم دونوں واقعی ہمارے خاندان سے نہیں لگتے۔۔ پڑھ لکھ کر بھی جنگلی جانوروں جیسی حرکتیں ہیں "

آمنہ بھی غصے اور افسوس سے کہتے اٹھ گئی۔

"آپی جان کیا باقی ٹیچرز کی کلاس سے بھی نکلنا ہے؟"

یوشہ نے ایک آنکھ دبا کر شرارت سے پوچھا۔ وہ بنا جواب دیے چلی گئی۔ پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مارتے ہنسے۔

"تم کیوں ہنس رہی ہو؟ خبردار جو آئندہ پارٹنر کہا چلیٹر"
یوشہ نے اسے ہنستے دیکھ سنجیدگی سے کہا۔

"بھائی مجھ معصوم کو اس وقت صرف آپ کا کندھا ملا تھا نا چھپنے کو۔"
بازو پکڑتے آنکھیں پیٹٹائی۔

www.urdu novelsmania.com

"چھوڑو تمہارا استاد ہوں مجھے بنانے کی ضرورت نہیں ہے"
بازو کھینچتے منہ بنایا۔

"ہاں تو میں کہاں تھا؟ ہاں میں تھا محبت پر۔۔"

صبح نے پھر بات شروع کی۔

اسکو ریٹائر ہوئے صرف پندرہ دن ہوئے تھے اور یہ پندرہ دن اسکی زندگی کے خوبصورت دن تھے۔

"بس کر دیں ہم دونوں اکتا چکیں ہیں"

حورین نے گویا ہاتھ جوڑے۔

ارے تم ہو بوڑھی روح تم اکتائی ہوگی میں اور میرا بیٹا ابھی جوان ہیں اور یہ پیار محبت کی باتیں جوانی

"میں ہی کی جاتی ہیں کیوں یہی؟"

آخر میں اسنے صبح کو دیکھا۔

"پاپا اگر آپ جوان ہیں تو پھر میں بچا ہوں اور بچے ایسی باتیں نہیں کرتے۔۔"

حقیقت یہ تھی کہ وہ خود بھی اکتا چکا تھا۔

نہیں میرے بچے یہی تو فائدہ ہوتا ہے جلدی شادی کرنے کا آپ کی جوانی میں ہی بچے بھی جوان

"ہو جاتے ہیں

صبح نے پتے کی بات بتائی۔

خیر واپس مدعے پر آتے ہیں۔ تو میں کہہ رہا تھا محبت وہ ہوتی ہے کہ محبوب کی ہر بات درست لگتی ہے۔ جو آپ کا محبوب کہے آپ وہ کرتے ہی اسکی زندہ مثال تمہارے سامنے ہی ہے تمہاری ماں۔"

یچی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی یقیناً وہ پھر حورین کو چھیڑنے والا تھا۔ اسکے باپ کی بات اسکی ماں سے شروع ہوتے اسکی ماں پر ہی ختم ہوتی تھی یا جو بھی بات ہو گھوم پھر کر اسکی ماں پر ہی آتی تھی۔۔

میں تمہاری ماں کو پیار سے وین کہتا تھا پر تمہاری ماں نے میری بات سچ ثابت کرنے کے لیے کیا "کیا۔۔ وین بن کر دکھایا۔

صبح نے حورین کے بھرے بھرے وجود پر چوٹ کی۔ عمر بڑھنے کے ساتھ اس میں جسمانی تبدیلی آئی تھی وہ صحت مند ہو گئی تھی۔۔

www.urdu novels mania.com

"وہ تو شکر ہے میں نے پیار سے ٹینکر نہیں کہا تھا ورنہ وہ ہو جاتی تو میں کہاں جاتا؟"

بھولے پن سے پوچھا۔

لاکھ کوشش کے بعد بھی یچی ہنسی نہیں روک پایا۔ جبکہ حورین صبح کو سنجیدگی سے گھور رہی تھی۔

"میں نے کبھی آپکو آپ کے سر کہ بیچ میں منگتے چاند پر طعنہ دیا؟"

حورین نے بھی اسکے گنجین پر طعنہ دیا۔ صبح کے بال کافی ہلکے ہو چکے تھے تالو کے درمیان جلد نظر آنے لگی تھی ابھی مکمل گنج پن نہیں ہوا تھا پر عنقریب تھا وہ بھی ہو جاتا۔

دے بھی نہیں سکتی کیونکہ دن رات میرے بالوں کو نظر کس نے لگائی؟
 "صبح آپ کے بال کتنے پیارے ہیں۔۔۔ صبح کتنے گھنے بال ہیں آپکے۔۔۔
 حورین کی نقل اتاری۔ یحییٰ تو ان دونوں کو دیکھ کر ہنسے جا رہا تھا۔

یہ عورتیں بہت چالباز ہوتی ہیں میرے لال۔۔۔ تعریف کرتی ہیں پر انکا ارادہ کچھ اور ہوتا ہے اتنی
 "گندی نظروں سے دیکھتی ہیں کہ بندہ اس چیز سے ہی محروم ہو جائے۔

"تمہارے پاپا عمر بڑھنے کے ساتھ دماغی مریض بھی ہوتے جا رہے ہیں۔"
 سنجیدگی سے کہتے وہ اٹھ گئی۔ جانتی تھی صبح کا مقابلہ کرنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

جاری ہے۔۔۔

نیکسٹ ایپی کل یا پرسوں کیونکہ یہ چھوٹی تھی ایک ہفتے کے حساب سے۔
 ایڈٹ بھی بنا کر دیں

جال

قسط نمبر: 2#

از عمیمہ۔ مکرم #

"مُنیسی۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے پیار سے پکارا۔ منیزہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔

"مُنوووو؟"

پھر پکارا

"مُنّا اااا"

"یہ فضول نام لے کر آپ میری ناراضگی اور بڑھا رہے ہیں"

جبھتے لہجے میں کہا۔

قسم سے مجھے ابھی ان دونوں پر بہت غصہ آرہا تھا پر تمہیں ایسے دیکھ کر میرا غصہ ختم ہو گیا۔۔۔ سچی اتنی " پیاری لگتی ہو جب ایسے غصہ کرتی ہو۔۔۔۔۔"

کندھوں سے تھام کر اسے اپنے روبرو کیا۔

"ہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ منیزہ ہاشم نام ہے میرا باتوں میں نہیں آؤنگی۔۔"

"اففف یہ ادا۔۔۔ جانتا ہوں آپ منیزہ ہاشم ہیں تبھی تو دل و جان سے مرتا ہوں تم پر"

شرارت سے کہا۔

منیزہ اس کے ہاتھ بازو سے ہٹانے لگی جسے آھاو نے اور مضبوطی سے تھام لیے۔

"اعتبار نہیں ہے کیا مجھ پر؟"

www.urdu novels mania.com

سنجیدگی سے پوچھا۔

"بلکل بھی نہیں۔"

فورا جواب آیا۔ آھاو نے حیرت سے دیکھا۔

"منیزہ ابھی تک اعتبار نہیں ہے؟"

صدے سے پوچھا۔

"جی نہیں ہے۔۔"

منہ پھیرا۔

"اس بے اعتباری کی وجہ؟"

"خود سے پوچھیں۔"

جواب حاضر تھا۔

آہاد نے گہری سانس لی۔



کیا تمہیں واقعی لگتا ہے کہ منیزہ ہاشم کے علاوہ آہاد کسی کو بھی دیکھ سکتا ہے؟ وہ صرف اتفاق "تھا منیزہ میرالورین سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔"

"وہ مجھ سے زیادہ جوان لگتی ہے؟"

منیزہ نے کہا تو سنجیدگی سے پر اسکی جلن دیکھتے بہت مشکل سے ہنسی ضبط کی۔

میری بات غور سے سنو یہ بات آخری بار سمجھا رہا ہوں۔"

میری مٹو کو آئندہ بوڑھی مت کہنا۔۔۔ میری مٹو کا ایک ایک بال سفید ہو جائے اسکے چہرے پر ہزاروں جھریاں پڑ جائیں اسکے دانت ٹوٹ جائیں اور وہ پو پلی ہو جائے میرے لیے میری مٹو تب بھی جوان "اور سب سے خوبصورت رہے گی اور خبردار جو آج کے بعد میری مٹو کا کسی سے موازنہ کیا۔۔۔ آخر میں مصنوعی غصے سے کہا۔

منیزہ نے ہونٹ دانتوں میں دبا کر مسکراہٹ روکی پر آہاد سے نہیں چھپا سکی۔

بلاوجہ اتنی لڑائی کی اور ناشتہ بھی نہیں کرنے دیا اگر تعریف ہی سننا تھا تو ایسے ہی بول دیتی ویسے بھی "اب جھوٹ بولنے کی عادت ہو چکی ہے۔

شرارت سے کہا بات سمجھ آنے پر منیزہ نے اسے غصے سے گھورا اور ہاتھ چھڑوا کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے ہاشم صاحب آپ تو ناراض ہو جاتے ہیں فوراً مزاق کر رہا تھا یار۔"

منیزہ کو واپس پیچھے کھینچتے کہا۔

میرے دل میں پہلے بھی منیزہ ہاشم تھی اب بھی ہے اور آگے بھی صرف وہی رہیگی۔"

منیزہ مسکرائی۔

"لیکن منیزہ ہاشم کی اولاد سکون سے جینے نہیں دیتی ان کو تو اچھی سزا سنا نا پڑگی۔

"معصوم ہیں میرے بچے۔"

مسکراتے ہوئے تائید لی۔

"اتنے معصوم ہیں کہ کسی دن باپ کو ماں کے ہاتھوں قتل کروائینگے۔"

"منیزہ: "اللہ نہ کرے۔"

"یوشہ کی سزا تو میں سوچ چکا ہوں اب زینب کی سوچ رہا ہوں۔۔۔"

پر سوچ انداز میں کہا اس بار وہ معاف کرنے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتا تھا۔

منیزہ: "ہاں یاد آیا اس معافی اور سزا کو چھوڑیں مجھے بہت

"ضروری بات کرنی ہے۔"

"کونسی بات؟"

حورین نے مجھ سے زینب کے لیے بات کی ہے وہ زینب کو سچی کے لیے پسند کرتی ہے مجھے بھی " سچی بہت پسند ہے سامنے دیکھا ہوا شکل صورت کا بھی اچھا ماں باپ کا فرمانبردار اور سلجھا ہوا لڑکا ہے "

منیزہ نے ساتھ اپنی پسند کا بھی اظہار کیا۔

"ہاں پسند تو مجھے بھی ہے۔۔۔"

"(یہ) تو وہ (کو چھوڑیں میں نے رضامندی دے دی۔"

منیزہ نے خوشی سے کہتے الماری کھولی اور کپڑے رکھنے لگی۔

"لیکن زینب ابھی چھوٹی ہے"

www.urdu novels mania.com

انیس سال کی لڑکی چھوٹی نہیں ہوتی آحاد۔ سات ماہ اور گزرینگے بیس سال کی ہو جائیگی ملکی قانون کے " حساب سے اٹھارہ سال کے بعد لڑکی شادی کے قابل ہو جاتی ہے اور اگر بات شریعت کی کی جائے تو " بالغ بچوں کی شادی کر دینی چاہیے۔

منیزہ نے اعتراض رد کیا۔

"لیکن مزید وہ پڑھ رہی ہے۔"

ہاں تو وہی تو۔۔ کونسا غیروں میں شادی ہو کر جا رہی ہے شادی کے بعد پڑھ لے ویسے بھی مجھ سے
 "زیادہ حورین اسکی فیورٹ ہے۔
 یہ اعتراض بھی مسترد۔

"لیکن ابھی وہ میچور نہیں ہے۔۔"

لڑکیوں کی شادی میچور ہونے سے پہلے ہی کر دینی چاہیے اس طرح وہ شوہر کے مزاج میں آسانی سے
 ڈھل جاتی ہیں اور ویسے بھی وہ ابھی ہی اتنی آفت ہے اگر اسکے میچور ہونے کا انتظار کیا تو یحییٰ کے ساتھ
 "ظلم ہوگا

www.urdu novelsmania.com

لیکن ہوسکتا ہے وہ کسی اور کو پسند کرتی ہو میں نے اسکے اور یحییٰ کے درمیان کبھی بونڈنگ نہیں
 "دیکھی۔

خدا شہ ظاہر کیا۔

ابھی آپ نے خود کہا وہ میچور نہیں ہے اور اکثر انسان اپنے بچپن میں غلط فیصلے کر جاتا ہے اسلیے ماں " باپ کو چاہیے کہ وہ انکے غلط فیصلے کرنے سے پہلے صحیح فیصلہ کر دیں۔ دوسری بات میں جانتی ہوں وہ کسی کو پسند نہیں کرتی جس لڑکی کو اپنے موبائل کا ہوش نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے میں نہیں مانتی اسکی کسی لڑکے سے دوستی ہے اور نامیری تربیت یہ ہے۔۔

اور آخری بات شادی سے پہلے بونڈنگ ہونا ضروری نہیں ایک بار مضبوط رشتے میں بندھ گئے تو "بونڈنگ محبت پیارا اظہار سب ہو جائیگا۔
آہا داسکی باتوں سے کافی حد تک قائل ہو چکا تھا۔

پرا بھی تو آمنہ کی شادی ہے۔ اور زینب اس بات پر شور نہیں کرے گی کہ آمنہ کو آزادی سے پڑھنے " ملا اور اسے نہیں؟

ارے کونسی آزادی بھئی زینب آمنہ سے اپنا موازنہ کر ہی نہیں سکتی آمنہ میری معصوم بھولی اور " زینب اس عمر میں ہی توبہ۔
"اور اگر مجھے آمنہ کا بھی کوئی مناسب رشتہ پہلے ملتا تو میں کر دیتی۔۔

"ہمم پھر بھی میں یہی چاہتا ہوں کہ زینب سے پوچھ لو کہ وہ کیا چاہتی ہے۔"

وہ جو چاہتی ہے وہ میں بالکل نہیں چاہتی آہاد وہ نادان ہے خود کی ہی دشمن اور اسکی طبیعت میں باغی " پنا بھی ہے سچ کھوں تو میں کبھی یوشہ اور آمنہ کے لیے پریشان نہیں ہوتی پر میں اسکے لیے پریشان رہتی ہوں وہ ضدی ہے اور ضد بھی ہمیشہ غلط چیزوں کی کرتی ہے۔۔۔ یحییٰ سمجھدار اور سلجھا ہوا لڑکا ہے اسے "اچھے سے سمجھا کر محبت سے رکھیگا۔ اور حورین اور صبح بھائی سے بہترین تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ منیرہ نے آہاد کا ہاتھ تھاما وہ جانتی تھی زینب آہاد کی کتنی لاڈلی ہے۔

آہاد: "صحیح ہے لیکن پھر بھی تم اس سے پوچھ لینا۔ اور حورین سے کہو پہلے یحییٰ کی بھی مرضی معلوم "کریں۔

رضا مندی دیتے ہوئے کہا۔

"یحییٰ راضی ہے میں پہلے ہی پوچھ چکی ہوں۔"

خوشی سے کہا۔

www.urdu novelsmania.com

وہ چاروں یحییٰ کے کین میں سفید چہرے لیے بیٹھے تھے۔

ان سب نے سوچا تھا کہ وہ کامیاب ہوئے ہیں فتح کی خوشی بھی نہیں منائی تھی کہ ایک ان دیکھے جال میں پھنس گئے اپنی زندگی کے ساتھ زندگی سے عزیز جانیں بھی اس جال میں پھنس چکی تھیں۔ وہ پانچوں اپنی زندگیوں کی حفاظت کرتے اس جال کا سرا تلاش کر رہے تھے لیکن سوائے بربادی اور روز نئے انتقام کے کچھ ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

ابھی یوشہ نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب ٹیبل پر رکھا بیجی کا فون بجا۔ اسکرین پر زینب کا نام جگمگا رہا تھا اس وقت وہ بہت اہم میٹنگ کر رہے تھے اس نے زینب کا فون کاٹ دیا۔ فون کاٹنے کے دو سیکنڈ بعد پھر فون بجنے لگا کچھ سوچتے اسنے فون اٹھایا زینب کا نام سب ہی دیکھ چکے تھے اسلیے خاموش ہو گئے۔

"میں بعد میں بات کرونگا ابھی ضروری میٹنگ میں ہوں۔"

کہتے ساتھ ہی فون کاٹ دیا۔

فون ٹیبل پر رکھنے سے پہلے فون واپس بجنے لگا اس نے فون کاٹا پھر ماتھا سہلاتے فون بند کرنے ہی لگا تھا کہ اسکرین پر زینب کا میسج آیا۔

"مجھے یہاں بلا کر دھوپ میں کھڑا رکھ کر آپ خود میٹنگ میں بیٹھے ہیں؟"

ساتھ غصے والے ایمو جز تھی۔

وہ میسج پڑھتے تھی کادماغ سن ہوا۔ کچھ لمحے موبائل کی اسکرین کو گھورتے رہنے کے بعد اسنے زینب کو کال بیک کی۔

"کیا مزاق ہے یہ؟"

غصے سے پوچھا۔

"یہ تو میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کیا مزاق ہے یہ؟"

دوسری طرف سے بھی غصے میں جواب آیا۔

"زینب۔۔۔ یہ وقت مزاق کا نہیں ہے میں بہت پریشان ہوں بتاؤ کہاں ہو؟"

وہ چاروں بیٹے پریشانی سے تھی کو دیکھ رہے تھے۔ یوشہ کے ماتھے پر بھی یکدم بل پڑے تھے۔

زینب واقعی ہمیشہ غلط وقت پر غلط کام کرتی تھی آج بھی وہ مزاق کر رہی تھی بنا سوچے سمجھے۔۔۔ یہ

صرف یوشہ کی سوچ تھی۔

"میں پہنچ چکی ہوں تھی آپ کہاں ہیں۔"

پریشانی سے پوچھا گرمی کی شدت سے برا حال تھا پھر جہاں وہ کھڑی تھی وہاں دور دور تک آبادی بھی

نہیں تھی۔

"کیا بھواس ہے یہ کس کی اجازت سے تم گھر سے باہر نکلی ہو اور گارڈ نے تمہیں باہر نکلنے کیسے دیا؟" غصے سے چیختے اسنے ٹیبل پر ہاتھ مارا اب کہ یوشہ بھی سیدھا ہوا۔

"سیحی"

اسکی آواز یک دم غم ہوئی نومہینے ہونے کو آئے تھے اسنے صرف سیحی کی محبت اور خیال دیکھا تھا غصہ تو زینب کی شکل دیکھتے ہی وہ بھول جاتا تھا اور آج ایک دم سے اتنا غصہ اوپر سے بنا غلطی کے۔۔ مزید حالت بھی کچھ ایسی تھی کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر چڑنے اور رونے لگی تھی۔

"کیا سیحی دماغ خراب ہے کیا تمہارا جو ایک بار بولی بات سمجھ نہیں آتی۔؟ منغ کیا تھا نا گھر سے میرے بنامت نکلا۔ غلطی میری ہے سیدھا تمہاری ٹانگیں توڑنی چاہیے تھیں اور آج گھر آ کر میں سب سے پہلا کام یہی کرونگا۔؟"

www.urdu novelsmania.com

غصے اور ڈر سے اسکی دماغ کی نسین پھٹنے کے درپر تھیں یہی وجہ تھی کہ اسنے سامنے یوشہ اور ان تینوں کا بھی خیال نہیں کیا تھا۔

"سیحی"

ایک بار پھر روتی ہوئی آواز ابھری۔

"کیب یار کشہ لو اور فوراً گھر جاؤ۔"

حکم دیا۔

"نک۔۔ کیسے جاؤں یہاں کوئی بھی نہیں ہے جس کیب میں آئی تھی وہ بھی چلی گئی۔"

روتے ہوئے تفصیل بتائی۔ یحییٰ نے گہری سانس لی اس وقت اسکا شدت سے دل کیا تھا کہ زینب کی ٹانگیں سچ میں توڑ دے۔



"ایسی جگہ آئی کیوں تھیں؟"

ضبط سے پوچھا۔

"کتنی پر بتاؤں آپ نے ہی تو بلایا تھا ورنہ مجھے اتنی دھوپ میں باہر نکلنے کا کوئی شوق نہیں ہے میرے"

"سے تو زیادہ کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا پر شاید آپ کو بھولنے کی بیماری ہو گئی ہے۔"

موقع ملتے ہی اپنا غصہ نکالا۔

جب کے اسکی بات پر غور کرتے یحییٰ کی دھڑکن رکی تھی۔

"مم میں۔۔ نے کب بلایا۔؟"

کسی خوف سے اسکی آواز لڑکھڑائی۔

"آدھے گھنٹے پہلے ہی تو آپ کا فون آیا تھا کہ تین بجے تک اس جگہ پہنچ جاؤں پھر وہاں سے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے آج ارجنٹ بلایا ہے انہوں نے۔"

"میرا فون آیا تھا؟"

اسکے دل نے دعا کی کہ زینب ابھی کہہ دے کہ وہ مزاق کر رہی ہے وہ اسے معاف کر دے گا کچھ نہیں کہے گا۔

مزاق آپ کر رہے ہیں یحییٰ میرے ساتھ مجھے نہیں پتا مجھے لینے آئیں مجھ سے اب کھڑا نہیں ہوا جا رہا " اور گرمی سے سر میں درد شروع ہو چکا ہے۔
غصے سے کہا۔

"ٹمک کہاں ہو۔ کہاں ہو؟"

پوچھتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ کھڑا ہوا لیکن خوف سے اسکے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے۔ زینب کو کھودینے کا خوف ہی جان لیوا تھا۔
یوشہ نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے فون لیا۔

"زینب میری بات سنو۔"

"بھائی آپ بھی وہاں ہیں؟"

"زینب میری بات سنو۔ جلدی بتاؤ ابھی کہاں ہو۔؟"

"مجھے نہیں پتا بھائی بس یہ جگہ بہت عجیب اور سنسان ہے۔"

اب کے یوشہ کے ماتھے پر بھی پسینہ آیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"آس پاس کوئی گھریا کوئی دکان ہے؟"

"نہیں بھائی۔ ہو کیا ہے یحییٰ نہیں آرہے کیا؟"

پریشانی سے پوچھا۔

"آرہے ہیں میں بھی ساتھ آرہا ہوں۔ جلدی سے واٹس اپ آن کر کے پن لوکیشن بھیجو۔"

"میرا نیٹ پیج نہیں ہے"

یوشہ کا ہاتھ اپنے بالوں میں گیا اب اسکی حالت بھی سیجی جیسی ہونے لگی تھی۔

"ٹھیک ہے اپنے فون کی لوکیشن آن کرو۔"

"اوکے کر دی۔"

دو سیکنڈ بعد زینب کی آواز ابھری۔

زینو کڑیا میری بات سنو دیکھو آس پاس یا تھوڑا دور اگر کوئی گھر نظر آ رہا ہے تو وہاں چلی جاؤ میں اور "سیجی بس آرہے ہیں۔"

آپ جانتے ہیں مجھ سے زیادہ نہیں چلا جائیگا اور یہاں دور دور تک کوئی گھر نہیں ہے۔۔ میں درخت "اے کے نیچے کھڑی ہوں آپ بس جلدی سے۔۔۔"

کال کٹ ہونے کی وجہ سے بات بھی درمیان میں رہ گئی۔
یوشہ نے زینب کی لوکیشن ٹریس کی لوکیشن یہاں سے پون گھنٹے کے فاصلے پر تھی۔

"سیجی"

اسکی نظریں پڑی جس کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا تھا۔

انہوں نے زینب کو ٹریپ کر لیا۔ "

"یوشہ۔۔ میری زینب۔

یوشہ کی طرف دیکھتے وہ ٹوٹے لہجے میں بولا ایک یہی خوف تو تھا جس کی بدولت وہ چار دن سے سویا نہیں تھا اور اب وہ خوف جیسے اسکی جان نکال رہا تھا۔

"جمال گاڑیاں نکالو۔"

یوشہ نے سامنے کھڑے انسپکٹر کو حکم دیا جو یچی کو روتا دیکھ ساکت کھڑا تھا۔

یچی ادھر دیکھو اللہ پر بھروسہ رکھو اسے کچھ نہیں ہوگا۔ کچھ بھی نہیں لیکن اگر اس طرح کرو گے تو کچھ " نہیں بچے گا وہاں کھڑی انتظار کر رہی ہے چلو۔

اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے حوصلہ دیا جب کہ خود کا دل بھی کسی انہونی کے تحت بری طرح خوفزدہ تھا۔

وہ چاروں پولیس اسٹیشن سے باہر بھاگے جب گاڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی جمال کے الفاظ نے رہی سہی ہمت بھی توڑ دی۔

"سرساری گاڑیوں کے ٹائر بسٹ ہیں اور پیٹرول کا پائپ بھی کاٹ دیا گیا ہے۔"

"جمال کے کہنے پر وہ جو باہر نکل رہا تھا گھٹنوں کے بل وہیں زمین پر گر گیا۔"

"ازیب۔۔ وہ لوگ زینب کو ٹریپ کر چکے۔۔ یا اللہ۔۔"

وہ باہر بیٹھا ہچکیوں سے رونے لگا۔

اس وقت اسے اپنے سے جڑی دوسری جان کی فکر بھی نہیں تھی فکر تھی تو صرف ایک ذات کی اور وہ زینب تھی اسکا دل تڑپا کہ وہ ابھی اسکے سامنے آئے اور کہے کہ کیسا لگا زینب شاہ کا مزاق؟ شاہ ہوں میں شاہ زینب شاہ ایسا مزاق کرتی ہوں کہ سامنے والے کی جان نکال دوں۔ پر یہ مزاق نہیں تھا۔

یوشی کی آنکھوں میں بھی آنسو بھرے تھے آخر اسکی جان بھی تو زینب میں بستی تھی۔

پولیس اسٹیشن کے اندر جاتے اور اندر کے لوگ سب جمع ہوئے ان جوان اور مضبوط پولیس والوں کو روتے دیکھ رہے تھے کچھ دن پہلے ہی جنکے نام کی چرچہ میڈیا میں گونج رہی تھی۔۔

www.urdu novelsmania.com

"جمال اندر سے پیٹون کی بانیک کی چابی لا کر دو؟"

زوہیب نے لب بھینچے کہا۔

"کیوں؟"

ہوش میں آتے یحییٰ سے نظریں ہٹا کر پوچھا۔

سر کی کنڈیشن ایسی نہیں ہے وہ ناامید ہو کر رو رہے ہیں اگر ایسے ہی روتے رہے تو میڈم کو کھو کر "ساری عمر روتے رہینگے میں نے لوکیشن ٹریس کر لی ہے چابی لا کر دو جلدی۔

جمال کچھ لمحے زوہیب کو دیکھنے کے بعد اندر بھاگا اور چابی لا کر اسکے ہاتھ میں تھما دی وہ چابی لیتے ہی پولیس اسٹیشن سے تھوڑا دور چاٹ والے کے ٹھیلے کی طرف بھاگا جہاں پیٹون اپنی بانیک کھڑی کرتا تھا۔ جمال اسکی پشت کو پر سوچ نظروں سے گھورنے لگا۔

"یچی اٹھو ورنہ میں اکیلا جا رہا ہوں۔"

یوشہ غصے سے چیخا اسکی آواز پر یچی نے نظر اٹھا کر یوشہ کو دیکھا یچی کی آنکھیں رونے کی بدولت سرخ ہو رہی تھیں۔

زینب کا فون مسلسل رٹا کرتے اسے ایک ہی جواب مل رہا تھا کہ نمبر مصروف ہے۔

www.urdu novelsmania.com

"زینب۔"

یچی کے منہ سے ایک ہی لفظ نکلا۔

"اسکو کچھ نہیں ہوگا اللہ پر بھروسہ رکھو۔"

کہتے ساتھ وہ سامنے سے آتی گاڑی کے سامنے کھڑا ہو گیا گاڑی رکتے ہی اندر سے آدمی کو نکالا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھی بھی گاڑی میں بیٹھا۔

گاڑی کا مالک ان پر چلا رہا تھا پر وہ اسے نظر انداز کیے جھٹکے سے گاڑی اسٹارٹ کرتے بھگا چکے تھے۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھی ہاتھ اٹھا کر روتے ہوئے زینب کی حفاظت کی دعائیں مانگ رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ ناامید ہو رہا تھا۔ وہ جانتا تھا جن لوگوں نے یہ جال بچھایا ہے وہ انکی ہر بازی اور ہر کوشش کو ناکام کر رہے تھے۔

جاری ہے۔۔

Beautiful Edit By Toobakamran ♥

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

جال (اے دل۔ سیزن۔ 2) #

قسط۔ نمبر۔ 3 #

از عمیمہ۔ مکرم #

"اسلام و علیکم کیا بات ہے آج آپ خود پاپا کو مٹھائی کھلا رہی ہیں۔"

"یہی ڈیوٹی سے جلدی آیا تھا صبح اور حورین کو لان میں گھاس پر بیٹھے دیکھ وہ بھی وہیں آگیا۔"

"بس سمجھو آج تمہاری ماں پاگل ہو گئی ہے"

آنکھ دباتے کہا جواباً حورین نے کمر پر نگہ مارا۔

ارے خوشی سے بھی آج تمہاری ماں۔۔۔"

کہتے ہوئے حورین کی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھی۔



اور باپ۔۔

ساتھ اپنا نام بھی لگایا۔

"خوشی سے پاگل ہو گئے ہیں۔"

"خیریت ایسی کونسی خوشخبری ہے؟"

حیرت سے پوچھا۔

"لو میرے لال پہلے تم بھی منہ میٹھا کر لو آخر اس خوشی کی وجہ بھی تو تم ہی ہو۔"
کہتے ساتھ صبح نے ایک گلاب جامن یچی کے منہ میں ڈالا۔

"ارے وہ نہیں کھاتا گلاب جامن۔"
حورین نے صبح کو روکنا چاہا۔

بڑی فکر ہو رہی ہے اسکی؟
آنبر واچکائی۔

"تم صرف میری فکر کرو وین اسکی فکر کرنے والی دوسری آرہی ہے۔"

"کیا مطلب میری فکر کرنے والی آرہی ہے؟"
آدھا گلاب جامن منہ میں ہی تھا جب خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔

"تمہارا رشتہ پکا ہو گیا ہے"
صبح نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اسکی پھٹی پھٹی آنکھیں دیکھتے مخطوظ ہو رہا تھا۔

"کس سے؟"

حیرت و صدمے کی ملی جلی کیفیت میں اس نے ہلکی سی لب کشائی کی۔ کل تک تو لڑکی کا نام و نشان نہیں تھا اب اچانک سے رشتہ۔۔۔

"زینب سے"

نام سننے کی دیر تھی کہ زبردستی حلق میں اترتی مٹھائی حلق میں ہی اٹک گئی بری طرح ٹھسکا لگا صبح نے اسکی پیٹ سہلائی۔

"سچی ٹھیک ہو؟"

حورین نے پانی کا گلاس اسکے منہ سے لگایا۔ ٹھسکے کی وجہ سے آنکھوں سے بھی پانی بہنے لگا تھا۔

"آپ نے ابھی کیا کہا؟ کس سے رشتہ پکا ہوا ہے میرا؟"

www.urdu novelsmania.com

سنجیدگی سے پوچھا۔

"زینب سے۔"

"امی آپ مجھ سے پوچھے بنا ایسے کیسے کر سکتی ہیں؟"

اسکی حیرت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ زینب سے اسکا رشتہ یہ بات تصور میں بھی کتنی بھیانک تھی۔

"پوچھا تو تھا۔"

"کب؟"

آنکھیں اب بھی پوری کھلی تھیں صبح موقع کا فائدہ اٹھاتے مٹھائی کھاتے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"پوچھا تو تھا کہ کسی کو پسند کرتے ہو یا کوئی لڑکی پسند ہے تو تم نے یہی کہا تھا ایسا نہیں ہے۔"

دو دن پہلے ہوئی گفتگو حورین نے یاد کروائی۔

"جی یہ بات ہوئی تھی پر آپ نے مجھ سے زینب کے متعلق کچھ نہیں پوچھا تھا۔"

وہ جھنجھلا یا کتنا خوش خوش آیا تھا وہ گھر۔

ہاں تو شادی تو کرنی ہے نا اب جب تمہیں کوئی پسند نہیں ہے تو میں اپنی پسند سے کرونگی اور مجھے "زینب بہت پسند ہے اور مجھے بہت خوشی بھی ہے کہ تم نے کسی اور کو پسند نہیں کیا۔"

حورین نے مسکراتے بات مکمل کی اور صبح کو گھورتے مٹھائی کا ڈبہ پھینکا جو اپنی شوگر کا خیال کیے بنا ایک کے بعد ایک مٹھائی کھا رہا تھا۔

"آپ یہ ظلم نہیں کر سکتیں"
سنجیدگی سے کہا۔

"شادی کرنا کوئی ظلم نہیں ہے"

"زینب سے شادی ظلم ہی ہے۔"
وہ کسی صورت قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔

"کیوں زینب میں کیا خرابی ہے؟"
حور کے ماتھے پر بل نمودار ہوا۔

"وہ بہت بد تمیز ہے اور اگر تمیز دار ہوتی میں تب بھی نہیں کرتا۔"

"حورین: "بچی ہے ابھی بڑی ہونے کے ساتھ سمجھدار ہو جائیگی۔"

بچی ہے تو اسکی شادی ہی کیوں کر رہے ہیں؟ میں اس سے شادی نہیں کرونگا امی یہ میرا آخری فیصلہ " ہے۔
حتی کہا۔

"حورین: "یعنی تمہارا فیصلہ میرے فیصلے سے زیادہ معنی رکھتا ہے؟
سجیدگی سے پوچھا۔

"میں زینب سے شادی نہیں کر سکتا امی"
گہری سانس لیتے کہا

کیوں نہیں کر سکتے بھئی۔؟"
"رشتہ ہو چکا تمہارا اب پیچھے نہیں ہٹ سکتے تم۔
اب کے صبح نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

"میں اس سے بالکل شادی نہیں کرونگا پاپا۔۔"
وہ جھنجھلایا۔

"تو پھر کس سے کرو گے"

صبح نے آنبر و اچکائی جبکہ حورین سنجیدگی سے صبح کو گھور رہی تھی۔

"کسی سے بھی کر دیجیے گا۔ فحال تو مجھے شادی کرنی ہی نہیں ہے اور زینب سے تو بلکل بھی نہیں۔۔۔" وہ حتی بولا۔

"زینب میں کیا برائی ہے۔"

حورین نے غصے کو دباتے پوچھا۔

بڑی لمبی فہرست ہے چھوڑیں۔۔۔"

"ویسے بھی وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے وہ اور دوسری بات ہمارے نیچر بھی بہت الگ ہیں۔ مضبوط دلیل دی۔

لیکن میں یہ سارے اعتراضات رد کرتا ہوں۔ میری وین بھی مجھ سے عمر میں کافی چھوٹی ہے پر دیکھو مجھ سے دس سال بڑی لگتی ہے۔

صبح نے چور نظروں سے ایک نظر حورین کو دیکھا جس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

اور پھر زینب تو تم سے چند سال چھوٹی ہے۔ دوسری بات کے شادی اس سے ہی کی جاتی ہے جس کے مزاج آپس میں مترادف ہوں جیسے میرا اور تمہاری ماں کا ہے۔ میں ایک شوخ طبیعت ہنسنے بولنے والا انسان اور تمہاری ماں بوڑھی روح۔ اگر میں بھی تمہاری ماں جیسا ہوتا تو یہ گھر گھر نہیں لگتا۔

صبح نے پھر حورین کو چھیڑا۔

"اما آپ سن رہی ہیں بابا بار بار آپ پر طنز کر رہے ہیں۔"

سیکھی نے حورین کا رخ صبح کی طرف کرنا چاہا۔

"اسکی باتوں میں مت آنا وین یہ تمہیں ہمارے مقصد سے گمراہ کر کے موضوع سے ہٹا رہا ہے۔"

صبح نے بہت چالاکی سے بات موڑی۔

"کوئی ٹھوس وجہ ہے منع کرنے کی؟"

حورین نے دو ٹوک پوچھا۔

سیکھی نے گہری سانس لی۔

دیکھو سچی میں اپنے گھر میں رونق چاہتی ہوں۔ زینب کے پیدا ہوتے ہی میں نے سوچ لیا تھا کہ "زینب میرے گھر آئیگی۔"

"میں اپنے گھر میں رونق چاہتی ہوں اور صرف زینب کی صورت میں۔"

حورین نے فیصلہ سنایا۔

ٹھیک ہے پھر میں اسکی ساری حرکتیں جا کر اسکے ماں باپ کو بتا دیتا ہوں پھر مجھے یقین ہے جو اسکی حرکتیں ہیں اسکے بعد انکل آنٹی دھکے دے کر اسے گھر سے نکال دیں گے پھر آپ اسے لے آئیے گا اور اپنے گھر کی رونق بنا لیجیے گا۔ اسکے لیے مجھے اپنی قربانی دینے کی ضرورت نہیں ہے کسے ساتھ وہ اٹھ کر اندر چلا گیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"ایسے کب تک دیکھنے کا ارادہ ہے؟"

وہ جو جانے کے چکر میں تھی زوہیب کی کمر تھا منے سے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسکی جانب مڑ گئی۔

"میرا بس چلے تو ساری زندگی تمہیں یونہی دیکھتا رہوں بس ایک تم ہی ظالم بنی رہتی ہو"

ایک ہاتھ سے اسکے چہرے پر آئے بال ہٹائے۔

"آپ پہلے سے زیادہ ڈرامے باز نہیں ہو گئے؟"
آئبر واچکائی۔

"بس دیکھ لو تم ہی کہتی تھی کہ شادی کے بعد مجتبیٰ ختم ہو جاتی ہیں۔"
کنڈھے اچکائے۔

وہ مسکراتی نظروں سے اسکی ڈارک براؤن آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

"اب تم کیا دیکھ رہی ہو؟"
اور قریب کیا۔

دیکھ رہی ہوں کہ مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی پاگل ہونے کے اثرات نظر آرہے ہیں۔

کہتے ساتھ وہ کھلکھلا کر ہنس دی وہ اسکی کھلکھلاہٹ سننے اسکے گال پر لب رکھ گیا۔

"میں تو پہلے ہی تمہاری محبت میں پاگل ہو چکا حمنہ اب کہاں کسر باقی ہے۔"

دوسرے گال پر لب رکھے۔

"بیچھے ہٹیں زوہیب۔۔"

وہ ہنستے ہوئے اسے دور کرنے لگی۔

تمہیں پتا ہے مجھے تم سے دور رہنا نہیں پسند پھر بھی دور رکھتی ہو مجھے؟ اب تو بیوی ہو میری پھر اس "اجتناب کی وجہ؟"

وہ یکدم سنجیدہ ہوا۔

آج اپنے ہاتھوں سے آپ کے لیے کھانا بنا رہی ہوں اگر ایسے ہی چپکے رہے نا تو کھانا پتلوں سے "چپک جائے گا۔"

زوہیب کے گال پر ہاتھ رکھتے محبت سے کہا۔

میں اس دوری کی بات نہیں کر رہا حمنہ میں اس مستقل دوری کی بات کر رہا ہوں جو تم نے ہمارے "درمیان قائم رکھی ہوئی ہے۔"

اسکی کمر سے ہاتھ ہٹاتے چھوڑ دیا۔

آپ مجبوری جانتے ہیں زوہیب ہمارا کام ایسا نہیں ہے کہ ہم ڈسکوز کریں اپنا تعلق اس سے آپ " کے لیے مشکل ہوگی۔

اب کے اسنے خود قریب ہو کر زوہیب کے سینے پر سر رکھ دیا۔

مجھے کوئی مشکل نہیں ہوگی حمنہ میں بھی چاہتا ہوں کہ اب میں سب کے سامنے اپنا رشتہ ظاہر کروں " بتاؤں کے میری بہت پیاری سی بیوی ہے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔

میں جانتی ہوں زوہیب پر یہ مناسب نہیں ہم ایسے ہی خوش ہیں نا کافی ہے کیا یہ خوشی کے لیے کافی " نہیں کہ ہم دونوں ایک ہیں۔ سر اٹھاتے واپس اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

www.urdu novelsmania.com

کیا یہ واقعی تمہارے لیے کافی ہے کہ میں ہفتے میں صرف ایک بار تم سے ملنے آتا ہوں وہ بھی بہت " مشکل سے۔ میرے لیے یہ بالکل کافی نہیں ہے میں تمہیں ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا " چاہتا ہوں اور رہی بات کسی مشکل کی تو میں سب سنبھال لوں گا۔ وہ ضدی لہجے میں بولا حمنہ نے گہری سانس لی۔

زوہیب - - یہاں میری بھی تو یونیورسٹی ہے نامیرے بھی تو کام ہیں میں نہیں چاہتی تھیں کوئی بھی مسئلہ ہو اور دور ہونے سے محبت کم نہیں ہوتی میری تو مر کر بھی کم نہیں ہوگی لیکن آپ کی محبت کا نہیں پتا۔

منہ پھیرتے معصومیت سے چھٹرا غصہ آنے کے باوجود وہ مسکرا دیا۔ - غصہ وہ بھی حمزہ پر یہ ناممکن تھا۔

"تم جانتی ہو تمہاری یہ بات مجھے بہت تکلیف دیتی ہے۔"

اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکا کر وہ آنکھیں موندتے ہوئے بولا۔

حمزہ اسکی جنونی محبت سے واقف تھی اسلیے جلد ہی احساس ہوا کہ اسکا مزاق زوہیب کو تکلیف دے گیا ہے۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"!زوہیب - -"

کچھ کہنا چاہا۔

میں نے اپنی ماں کو نہیں دیکھا باپ سے کبھی محبت ہوئی نہیں میں نے اپنی زندگی میں صرف ایک ہی انسان سے محبت کی ہے صرف ایک ہی سے عشق کیا ہے اور تم جانتی ہو وہ تم ہو میری سانسوں پر بھی میں نے تمہیں اختیار دے رکھا ہے حمزہ سے زوہیب ہے ورنہ کچھ نہیں۔ - -

"!زوہیب۔۔۔"

زوہیب کا نم لہجہ دیکھتے اسنے پھر بولنا چاہا۔

جانتا ہوں تم نے مزاق کیا تھا۔ میری محبت کا درجہ مجھے تمہیں سمجھانے کی ضرورت نہیں پر ایسے "مزاق سے گریز کیا کرو جس میں تمہارے اور میرے درمیان دوری کی بات ہو۔
حمہ سے الگ ہوتے اسکی ہتھلی اپنے ہاتھوں میں لی ہاتھ کی پشت پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔

"آپکی محبت مجھے دیوانہ کر دے گی۔"

اسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ نکالتے وہ نفی میں سر ہلاتے مسکرائی۔

"خیر تم پاگل ہونے والوں میں سے نہیں ورنہ اب تک تو ہو جانا چاہیے تھا۔"

وہ ہنسا۔

"سنو"

پکارا۔

"سنائیے۔"

پیچھے مڑتے احسان جتانے والے انداز میں کہا۔

"جب آپ کہتی ہونا بہت پیاری لگتی ہوں۔"

دل پر ہاتھ رکھتے کہا۔

"اسی لیے کہتی ہوں۔"

ایک آنکھ دباتے وہ کچن میں گم ہو گئی جبکہ وہ ہنستے ہوئے صوفے پر گر گیا۔

وہ لاہور آیا تھا۔ اسکی کل کائنات حمنے یہیں رہتی تھی۔ وہ کراچی سے ہر ہفتے اسکے پاس آتا تھا۔ چار مہینے پہلے ہی شادی کی تھی شادی کے بعد اسکی محبت میں مزید جنونی پن آ گیا تھا حد یہ تھی کہ اگر حمنے کہتی سانس نہ لو تو وہ سانس لینا بھی چھوڑ دیتا۔

جب وہ چھوٹا تھا تب اسکی حمنے سے دوستی تھی وہ زوہیب کی پڑوسی تھی۔

پندرہ سال کی عمر میں وہ پڑھائی کے سلسلے میں باہر چلا گیا وہاں جانے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ حمنے کے لیے بہت خوبصورت فیلنگس رکھتا ہے۔ حمنے کے پاس موبائل تھا نہیں اسلیے رابطہ ممکن نہیں تھا۔

پانچ سال بعد وہ واپس آیا ان پانچ سالوں میں بھی حمنہ کے علاوہ اسکی سوچوں کا محور کوئی لڑکی نہیں بنی تھی۔

یہاں آکر معلوم ہوا حمنہ کا باپ بہت پہلے ہی مرچکا تھا اور گھر کا کرایہ نملنے کی وجہ سے گھر خالی کروادیا تھا۔ کسی طرح رشتہ داروں سے پتا کیا تو معلوم ہوا وہ یتیم خانے میں رہتی ہے۔ اسی روز وہ حمنہ کو وہاں سے لینے گیا۔

پانچ سال بعد یوں اسے اپنے سامنے دیکھ حمنہ حیران تھی۔ وہ ان پانچ سالوں میں اسے بھول چکی تھی۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا پر حمنہ نے صاف انکار کر دیا۔ وہ پانچ سال پہلے اسکے ساتھ کھیلا کرتی تھی وہ بچپن تھا پر اب تو وہ جوان تھی یوں کسی کے ساتھ بھی نہیں جاسکتی تھی۔ لیکن زوہیب اسکے سارے اعتراضات روکرتا اسے دھمکا کر اپنے ساتھ لے آیا تھا۔

دو کمروں کے چھوٹے فلیٹ میں اسے رکھا تھا۔ جس میں ایک کمرہ اس نے اپنے لیے رکھا تھا دوسرا حمنہ کے لیے۔

شروع میں تو وہ اس سے بہت ڈری سہمی رہتی تھی پر چار دن بعد ہی گھر میں مولوی کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئی۔

پھر جب یہ معلوم ہوا کہ زوہیب اس سے نکاح کر رہا ہے تو پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔ نکاح سے صاف انکار کر دیا۔ زوہیب نے دو تین بار سمجھایا پر اسکا صاف انکار دیکھتے مجبور ہو گیا۔ پھر ایک گھر میں رہنا بھی مناسب نہ تھا اسلیے اسے اچھے ہاسٹل میں داخل کروادیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ حمنہ کے دل میں بھی محبت نے قدم جما دیے۔

جہاں اسکے رشتہ داروں نے شہابی کی بیٹی بول کر اسے دھتکار دیا تھا وہیں وہ پانچ سال بعد لوٹنے کے باوجود اسکے زخم بھر گیا تھا۔

کچھ وقت بعد زوہیب کا ٹرانسفر ہو گیا اور وقت گزرتے گزرتے چار سال گزر گئے اور اب چار ماہ پہلے ہی انہوں نے شادی کی لیکن حمہ نے کراچی آنے سے انکار کر دیا۔۔۔

وہ ٹرے تھامے باہر آئی۔

ٹیبل پر ٹرے رکھ کر وہ مڑنے ہی لگی تھی کہ نشاء نے اسے پکار لیا۔

"نویرہ چائے بنا کر دے کر جاؤ"

نویرہ نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا پھر نظریں جھکا تی ٹیبل کے پاس بیٹھ کر چائے بنانے لگی۔

چائے کا ایک کپ نشاء کو دیا دوسرا صداقت کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔

"نویرہ بیٹا مجھے بھی ہاتھ میں ہی دے دو میں گرم ہی پیتا ہوں۔"

مسکرا کر کہتے اسنے ایک نظر نشاء کو دیکھا جو صداقت کے دیکھنے پر مسکرائی۔

نورہ نے چائے کا کپ تھما کھڑی ہوتے صداقت کی طرف چائے کا کپ بڑھایا۔ چائے کا کپ پڑھاتے اسکے ہاتھ کپکا رہے تھے نشاء اسکی ان حرکتوں پر سخت کوفت کا شکار ہوتی تھی۔ وہ اتنی کانفیڈینٹ اور بیٹی اتنی احساس کمتری کا شکار۔

صداقت نے چائے کے کپ کے ساتھ کپ کے نیچے نورہ کا ہاتھ بھی تھام لیا۔
"کیا ہوا ہے گڑیا اتنا ڈرتی کیوں ہو۔؟"

لب دانتوں میں دباتے مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی اور نظر نورہ کے معصوم چہرے پر ڈالی۔
صداقت کے ہاتھ پکڑنے پر اسکے پورے جسم میں کرنٹ سا دوڑا ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے ہاتھ میں پکڑی گرم چائے صداقت پر گر گئی۔

"نورہ"
غصے سے کھڑے ہوتے نشاء نے چماٹ مارا۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے تکلیف و غصے سے نشاء کو دیکھنے لگی۔
www.urdu novels mania.com

"یہ کیا بے ہودگی ہے؟ کیوں کرتی ہو یہ ڈرامے۔۔۔"
بازو پکڑتے غصے سے پوچھا۔

"ارے نشاء چھوڑو بچی ہے۔"

جلن سے غصہ اسے بھی بہت آیا پردبا گیا۔

ارے بچی ہے تو کچھ بھی۔"

"کہیں سے بھی لگتی ہے یہ اتنے بڑے اولیوں کے کالج میں پڑھنے والی لڑکی؟
غصے سے پوچھا۔

"اس سے اچھی تو سرکاری لوکل اسکولوں میں پڑھنے والی لڑکیاں ہوتی ہیں۔"
نویرہ بنا کوئی جواب دیے کمرے میں چلی گئی۔ صداقت کی نظروں نے اسکا کمرے تک پیچھا کیا۔
کمرے میں آکر اسنے دروازہ لاک کیا ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھول کر چوڑیوں کے ڈبے کے نیچے سے
ایک باریک سی پھری نکالی۔
وہیں فرش پر بیٹھتے وہ پھری اپنی ہتھیلی پر چھانے لگی۔
اور پھر آرام آرام سے ہتھیلی پر باریک باریک کٹ لگانے لگی۔

نشاء کے پہلے شوہر کا انتقال شادی کے چند سال بعد ہی ہو گیا تھا۔ نویرہ اسی شوہر سے تھی۔ شوہر کے
انتقال کے وقت نویرہ صرف دو سال کی تھی۔

شوہر کے انتقال کے ایک سال بعد نشاء نے اپنی پسند سے صداقت سے دوسری شادی کر لی۔
صداقت کا اپنا بزنس تھا۔ وہ نشاء سے پارٹی میں ملتا تھا۔

وہ خود بھی شادی شدہ تھا بیوی مرچکی تھی۔

نشاء خوبصورت بھی تھی اور کانفیڈینٹ بس اسکی ایک بیٹی تھی جو صداقت کو اتنا بڑا مسئلہ نہیں لگی۔
صداقت کو اولاد کی کوئی خواہش نہیں تھی نا ہی نشاء کو خود کو وہ جیسی زندگی چاہتی تھی گھومنا پھرنا بنا کسی
فخر اور زمرہ داری کی اسے ویسی ہی زندگی ملی تھی۔ نویرہ پر جو پہلے تھوڑی بہت توجہ رہتی تھی صداقت
سے شادی کے بعد وہ بھی ختم ہو گئی۔ وہ گورنس کے رحم و کرم پر تھی یہ شاید اسکے باپ کی نیک کرنی
تھی کہ گورنس بہت محبت کرنے والی ملی تھی۔ لیکن وہ گورنس بھی صرف اسکی دس سال کی عمر تک
ساتھ تھی۔

بڑے ہوتے ساتھ صداقت کی بدلتی نظریں اور اسکے بیڈ ٹچ اسے ٹارچر کرنے لگے۔

وہ نشاء کو بتانے کی کوشش کرتی پر کسی نا کسی بات پر نشاء اسے ڈانٹ دیتی۔

اس ٹارچر کا اثر تھا کہ وہ مردوں سے ڈرنے لگی تھی اسے کسی مرد کی نظروں سے بھی گھن آنے لگی
تھی۔۔

ان سب میں جو چیز اسے سب سے زیادہ سکون دیتی تھی وہ خود کو جسمانی ٹارچر کرنا تھا۔

جب بھی وہ غصے میں ہوتی یا خوف کے زیر اثر اپنی ہتھیلی یا اپنے گھٹنوں سے اوپر باریک باریک کٹ
لگاتی اسکو یہ سب وقتی طور پر سکون دیتا تھا۔ اس چیز کو نارمل کنڈیشن نہیں کہا جاسکتا تھا پر سب اس
بات سے لاعلم تھے۔ اسکے پاس کئی ایسے چھوٹے چھوٹے اوزار تھے جس سے وہ خود کو جسمانی ٹارچر
کرتی تھی۔

جاری ہے۔۔
اسلام و علیکم۔

کہانی فرضی ہے پر اس میں نویرہ کا کردار حقیقی ہے۔
میری ایک بہت قریبی ہیں جو اس سچویشن کو فیس کرتی آرہی ہے۔ اسکے پاپا سگے ہیں پر مجھے اس بات پر یقین نہیں آتا کہ سگا باپ بھی ایسا کر سکتا ہے۔ پر جس پر شیطان حاوی ہو جائے کیا کہہ سکتے ہیں اللہ ہدایت دے اور ایسی لڑکیوں کی حفاظت کرے جو گھر میں ہی محفوظ نہیں ہیں سگے باپ کا لکھنا مجھے بذاتِ خود بہت عجیب لگ رہا تھا اس لیے میں نے سوتیلے باپ کا لکھا۔

باقی اپنی رائے کا اظہار ضرور اور ضرور کریں۔۔ شکریہ۔
لائک کرنا نا بھولیں۔
♥ اور ایک بات اپنی ڈیلی آئیگی رمضان شروع ہونے تک
www.urdu novels mania.com

جال #

قسط۔ نمبر۔ 4#

وہ کمرے میں بیٹھی اپنے ہاتھوں پر لگے کٹ دیکھ رہی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی اسنے سختی سے آنکھیں میچی وہ جانتی تھی اتنی رات کو اس انسان کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اپنے برابر میں پڑی چھوٹی سے چھری اٹھا کر اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑی۔ وہ تہیہ کر چکی تھی کہ اگر اب وہ شخص اسے بری طرح چھوے گا تو وہ مار دے گی بعد میں جو ہو گا دیکھا جائیگا پر کیا کرتی ڈر اور خوف کہاں کچھ کرنے دیتے تھے۔ پر آج ہمت کر لی تھی۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا وہ خاموشی سے بیٹھی رہی جب کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اسکے جسم میں کرنٹ سا دوڑا اور اسنے اپنے کندھے پر رکھے ہاتھ میں پورہ جان سے ہاتھ میں پکڑی باریک چھری گاڑ دی۔ یہ خطرناک بھی تھا کہ اگر وہ ہاتھ اسکے کندھے سے ہٹ جاتا تو چھری اسکے کندھے کے اندر دھنس جاتی پر قسمت ساتھ دے گئی۔ اگلے ہی لمحے کمرے میں چیخیں گونج اٹھیں۔

نشاء کی چیخیں سنتی نویرہ فوراً اٹھی اتنے میں صداقت بھی کمرے میں آگیا لائٹ جلائی تو نشاء روتی ہوئی برح طرح چیخ رہی تھی اور ہاتھوں میں چھری گھسی ہاتھ کو خونم خون کر گئی تھی۔ نویرہ کپکپاتے ہاتھ منہ پر رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے نشاء کو دیکھ رہی تھی وہ سمجھی تھی صداقت ہے۔ صداقت نے اسکے ہاتھ سے چھری کھینچ کر نکالی نشاء کے چیخنے پر نویرہ بھی زور سے چیخی صداقت نے اسے غصے سے گھورا وہ جانتا تھا یہ وار اسکے لیے تھا یعنی چونٹی کے بھی پر نکل آئے تھے۔

نویرہ کو بعد میں سیدھا کرنے کا سوچ کر وہ نشاء کو اپنے ساتھ لے گیا۔

"رونا بند کرو نشاء"

ہاسپٹل سے واپسی پر وہ جھنجھلایا۔ جھنجھلانے کی وجہ نشاء کی تکلیف یا اسکا رونا نہیں بلکہ نویرہ کا آج کا ری ایکشن تھا۔

چونکا دینے والی بات یہ تھی کہ جو چھری اسنے نشاء کے ہاتھ میں ماری تھی وہ چھری سبزی یا پھل کا ٹٹنے کی نہیں وہ چھری ٹارچر کٹ کی تھی۔ نویرہ کے پاس وہ چھری کا مطلب تھا کہ اسکے پاس باقی کٹ بھی ہے پر وہ کٹ اسکے پاس آئی کہاں سے؟ کیونکہ یہ کٹ نارمل دکانوں سے نہیں مل سکتی تھی۔ اور اس سے بڑی بات اسکی ہمت کی تھی وہ بہت خوب سمجھتا تھا اسنے یہ وار نشاء پر نہیں اس پر کیا تھا اسکی جگہ آج نشاء تھی۔

"تم صحیح کہتے تھے اسکا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ نفسیاتی ہے اسنے مجھ پر حملہ کیا صداقت اپنی ماں پر۔" نشاء کا تکلیف اور غم و غصے سے برا حال تھا۔

میں تم سے پہلے ہی کہتا تھا اسکی دماغی حالت ٹھیک نہیں ہے تم خود سوچو میں نے اسے بچپن سے "باپ جیسی محبت دی ہے کبھی محبت میں سوتیلہ پنا نہیں آنے دیا پھر بھی وہ مجھے کوئی غلیظ انسان سمجھتی ہے میرے شفقت بھرے لمس کو بیڈ ٹچ کہتی ہے۔"

نشاء کا دماغ پگھلا گیا۔

"صداقت اب ہم کیا کرینگے ایسی حرکتیں نارمل لوگ نہیں کرتے۔"

نشاء سر تھامے بہت پریشان تھی ایک ہی تو اولاد تھی وہ بھی پاگل ہو رہی تھی جو بھی تھا تھی تو ماں فکر تو فطری تھی۔

"ہم کچھ کرتے ہیں۔"

وہ پر سوچ لہجے میں بولا۔ اسکی سوچیں نویرہ کے گرد ہی گھوم رہی تھیں۔

"ہم کسی اچھے ڈاکٹر سے اسکا علاج کرواتے ہیں میں اسے پاگل خانے نہیں بھیجنا چاہتی۔"

اسکی سوچیں بہت آگے نکل چکی تھیں وہ نویرہ کے لیے بہت پریشان ہو رہی تھی۔

"اسکا علاج تو میں اب خود کرونگا اور ایسا کرونگا کہ پھر ہی کیا نظر بھی نہیں اٹھائیں گی۔"

گاڑی گاگیر چلیج کرتے دل میں کہا۔

"صداقت کہاں گم ہیں؟"

کوئی جواب ناپا کر نشاء نے پکارا۔

ہم کہیں نہیں میں بات کرونگا کسی اچھے ڈاکٹر سے اور تم ابھی چپ رہو کچھ دیر میرے سر میں درد " ہے۔

ماتھا مسئلے کہا نشاء بھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔
اس وقت دونوں کی سوچوں کا محور نویرہ تھی۔

نشاء کے نکلنے ہی وہیں واپس زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

شدت سے رونا آنے لگا تھا۔ اسے صداقت کی نظروں سے خوف محسوس ہوا تھا اسکی غصے بھری نظریں اسے وارننگ دے رہی تھیں جبکہ اب تو نشاء بھی اسے ہی غلط سمجھنے والی تھی۔
"مم میں ان سے معافی مانگ لوں گی۔"

وہ معافی مانگنے کا نشاء سے نہیں صداقت سے سوچ رہی تھی۔ صداقت سے وہ اور خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"مم۔۔ میں بھاگ جاؤں۔"

www.urdu novels mania.com

دل میں خیال آیا۔

"نن۔۔ نہیں وہ ڈھونڈ لینگے۔"

"میں انہیں مم۔۔ مار دوں؟"

دل نے ایک اور راستہ پیش کیا۔

"میں قتل نہیں کر سکتی۔"

ڈپریشن بڑھ رہا تھا۔ وہ واپس اپنی بچھری ڈھونڈنے لگی جو اسے کمرے میں نہیں ملی۔ اسنے الماری کھول کر سب سے نیچے خانے سے ایک کتاب نکالی جو سب سے نیچے تھی۔ اس میں ایک لمبی پن ناکیل تھی اور نوک بہت باریک تھی۔ دونوں گھٹنے موڑ کر وہ اس نوکیلی چیز کو دیکھنے لگی پھر آنکھیں بند کر کے آہستہ آہستہ اسے گھٹنے پر چھونے لگی۔

کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں تو اسے سب نارمل لگنے لگا شلوار پر نظر پڑی جس پر خون کے باریک باریک بہت سارے دھبے تھے۔ وہ دھیمسا مسکرائی اب اسے نیند آنے لگی تھی۔ وہ اٹھی اوزار واپس جگہ پر رکھا کمرے کا دروازہ لاک کیا اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے پولیفیکس نکالا گھٹنوں سے اوپر تک رٹاؤزراؤ پر کر کے گھٹنے کو روٹی سے صاف کیا جلن سے منہ سے سسکاری نکلی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی یہ تکلیف اسے مزہ دیتی تھی نشہ سا تھا اس میں۔ پولیفیکس گھٹنے پر لگائی پھر ایسے ہی لیٹ گئی۔ لائٹ کھلی ہوئی تھی پر اب نیند کی غنودگی اتنی طاری تھی کہ وہ کھلی لائٹ میں ہی سو گئی۔

"کیا!!"

وہ پوری قوت سے چیخی تھی۔ سب نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا۔

"آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں مام"

وہ صدمے سے گنگ منیزہ کو دیکھ رہی تھی جو بے تاثر چہرہ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ہاں امی آپ لوگ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔"

یوشہ نے بھی دہائی لگائی منیزہ کے ساتھ آٹھ دنے بھی چونک کر دیکھا۔

"تمہارے ساتھ کیا کر دیا ہم نے؟"

منیزہ نے آنسو اچکائی۔
www.urdu novelsmania.com

"میں پانچ سال بڑا ہوں زینب سے پہلے میری باری ہے۔"

معصومیت سے کہا۔

منیزہ نے ہنسی روکی۔

"کیوں بھی لڑکے ہو لڑکوں کی شادی دیر سے ہوتی ہے۔"
آہاد نے اسے گھورا۔

"یعنی آپ کی طرح بوڑھا ہو کر کروں۔"
اب بھی معصومیت سے کہا۔

"تمہارے کہنے کا مطلب میں بوڑھا ہوں؟"
آہاد نے سیدھا ہوتے آنبر واچکائی۔

ارے ابو تفریح کر رہا ہوں۔۔ کیا اب مزاق بھی نہیں کر سکتا۔۔ پتہ ہے میرے دوست بھی یہی کہتے ہیں کہ تمہارے ابو تمہارے چھو۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"زیادہ ہو رہا ہے"
آہاد نے نیچ میں ٹوکا سب کا قفقہ ایک ساتھ نکلا۔

"اوہ سوری سب کہتے ہیں تمہارے ابو تمہارے بڑے بھائی لگتے ہیں۔"
بات مکمل کی۔

"ہم۔ سوچینگے تمہاری شادی کا بھی پہلے آمنہ اور زینب کا دیکھ لیں۔"
 احسان جتانے والا انداز۔

"میں سچی سے شادی نہیں کرونگی۔"
زینب نے حتمی کہا۔

"بھائی بولو بڑا ہے تم سے"
یوشہ نے لقمہ لگایا۔

"یوشم"

"سوری۔۔۔ زینب خبردار جو بھائی کہا ہونے والا شوہر ہے تمہارا" کہتے ساتھ وہ پھر ہنس پڑا۔

"میں نہیں کرونگی یحییٰ سے شادی۔۔"

وہ جب سے ایک ہی رٹ لگائے بیٹھی تھی۔

ہاں پلیز امی مت کریں۔ اس بیچارے نے ایسا بھی کیا گناہ کر دیا جو زینب نامی سزا دی جا رہی ہے "اسے۔"

آمنہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔ وہ صرف گھور کر رہ گئی اس وقت اسکا مدعہ صرف یحییٰ سے شادی کے لیے انکار تھا۔

"وڈ میں نہیں کرونگی یحییٰ سے شادی۔" اب کے اسنے آحاد سے کہا۔

بیٹا کیوں نہیں کروگی۔۔ اچھا خاصہ ہے بینڈ سم ہے پڑھا لکھا سلجھا ہوا ہے ایسے رشتے ہر کسی کے "نصیب میں نہیں ہوتے۔" آحاد نے پیار سے سمجھایا۔

"ہاں تو وہی تو وہ بہت اچھا ہے میں اسکے قابل نہیں اسلیے آپ منع کر دیں۔" وہ خوشی سے بولی۔

ہم بس اسی کے شکرانے ادا کر رہی ہوں کہ تمہاری جیسی لڑکی کو بھی اتنا اچھا رشتہ مل رہا ہے بھلا کیسے "

"انکار کر دیں اس کے بعد تو کسی کوڑے والے کا بھی نہیں ملیگا

منیزہ نے سکون سے کہا۔

آمنہ اور یوشہ پھر ہنس دیے اور وہ پہلو بدل کر رہ گئی اسکی زبان منیزہ کے سامنے نہیں چل پاتی تھی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ منیزہ سے ڈرتی تھی دوسری یہ کہ وہ منیزہ کی ہی کاپی تھی پر منیزہ سے جتنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

"سچی بھی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا ہوگا اس سے تو میری کبھی بات بھی نہیں ہوتی۔ "

ایک اور کوشش۔

urdu
novels mania
www.urdu-novelsmania.com

"وہ راضی ہے۔ "

اب کے وہ چونکی جو جوگالیاں آتی تھیں ان سب سے سچی کو نواز دیا۔

"میں ابھی چھوٹی ہوں مام آپ میری شادی کیوں کرنا چاہتی ہیں ابھی تو آپ کی بھی نہیں ہوئی۔ "

وہ جھنجھلائی بس اب رونا باقی تھا۔

"آہا داسکی یونیورسٹی بند کرو چھوٹی بچیاں یونیورسٹی نہیں جاتیں۔ "

مزیزہ نے سکون سے کہا۔

"مام آپ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتیں میں نہیں کرونگی اس سے شادی۔۔"

آنکھوں میں نمی چمکی اسکے آنسو دیکھتے آہاد فوراً نرم پڑا دوسری طرف یوشہ بھی سنجیدہ ہوا۔ وہ دونوں ہی اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے جب کہ مزیزہ اسے تیکھی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"امی وہ ابھی واقعی چھوٹی ہے۔۔ ابھی اتنی جلدی کیا ہے۔"

یوشہ نے سمجھنا چاہا پر مزیزہ کی سخت گھوری سے خاموش ہو گیا۔

اوکے پریشان مت ہو۔ کوئی نہیں کر رہا زبردستی لیکن یہی بہت اچھا لڑکا ہے آپکے صبح چاچو اور حور"

آنٹی کی بھی یہی خواہش ہے اور ہماری بھی آپ سوچ سمجھ کر جواب دو جیسا آپ چاہو گی ویسا ہی ہوگا۔

www.urdu novelsmania.com

آہاد کی بات سنتے وہ آہاد کے گلے لگ گئی۔

"تھینک یو ڈیڈ۔"

"اوکے جاؤ آرام کرو کل یونی بھی جانا ہے نہ۔۔"

آہاد نے سر سہلاتے محبت سے کہا۔

"او کے ڈیڈ۔ گڈ نائٹ۔۔ اینڈ گڈ نائٹ آل آف یو اینڈ لویو بھائی۔"

یوشہ کو فلائنگ کس دیتے آمنہ اور منیزہ کو سرے نظر انداز کیے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"او لویو بھائی اگر رشتے سے انکار کیا تو ٹانگیں توڑ دوں گی تمہاری۔"

منیزہ نے پیچھے سے ہی ہانک لگائی۔ وہ برے برے منہ بناتے کمرے میں چلی گئی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"کتنا گھننا میسنا ہے وہ"

کمرے کا دروازہ بند کرتے وہ با آواز بڑبڑائی۔

"کالی بلاکیں کا ویسے اتنا شریف بن کے رہتا ہے اور اب رشتہ بھیج دیا واو"

میچی کے سانولے رنگ پر چوٹ کی۔

خواب تو دیکھو کتنے بڑے بڑے دیکھ رہا ہے۔۔۔ زینب شاہ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ کوئی بات "نہیں مسٹر سچی ایسی واٹ لگاؤنگی تمہاری کے ساری زندگی یاد رکھو گے۔۔۔ ہمسم۔ کمرے میں ٹہلتے وہ سوچ رہی تھی کہ کیسے جان چھڑوائی جائے۔

وہ سب صبح ناشتے پر بیٹھے تھے۔ زینب جلدی جلدی ناشتہ کرتے نکلنے کے چکر میں تھی منیزہ کی نظریں اسے پریشان کر رہی تھیں۔

"سمر باہر پولیس آئی ہے۔۔۔" چوکیدار کے بتانے پر ناشتے پر بیٹھے سب چونکے یوشہ تو گھر پر تھا نہیں جو اس سے ملنے آتے۔

www.urdu novels mania.com

"کیوں آئے ہیں؟" آحاد نے کھڑے ہوتے پوچھا۔

"سمر وہ کہہ رہے ہیں زینب بی بی سے کچھ پوچھ گچھ کرنی ہے۔"

سب نے زینب کو چونک کے دیکھا زینب بھی بوکھلائی کھڑی ہو گئی پھر نا سمجھی سے کندھے اچکا دیے۔ اسے بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ پولیس اسکے لیے کیوں آئی ہے۔

"ڈرائنگ روم میں بٹھائیں ہم آرہے ہیں۔"

آہاد کے کہنے پر چوکیدار مرگیا۔

"کیا کیا ہے زینب تم نے؟"

آہاد کے پوچھنے سے پہلے منیزہ نے اسے بازو سے پکڑا۔

"مم۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ سچی۔"

آہاد کو دیکھتے معصومیت سے کہا۔

www.urdu novels mania.com

"اسکو چھوڑو منیزہ ابھی پتا چل جائیگا۔"

ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے کہا۔ وہ تینوں ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی سامنے کھڑی عورت زینب کی طرف بڑھی جو منیزہ کے برابر میں کھڑی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑی اپنی دوست کی ماں اور اسکے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

"اے کہاں ہے؟"

تھپڑ مارتے پوچھا لیکن تھپڑ زینب کے گال پر لگنے سے پہلے مزیدہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا جبکہ اس اچانک ہوئی کروائی پر زینب ڈر کر آنکھیں میچ گئی۔

"ہمت کیسے ہوئی اس پر ہاتھ اٹھانے کی۔"

اس عورت کا ہاتھ جھٹکتے مزیدہ چیخی۔ زینب فوراً مزیدہ کے پیچھے ہوئی۔ اسے بالکل توقع نہیں تھی اے کے گھر والے اس کے گھر پہنچ جائینگے۔

"اپنی بگڑی اولاد سے پوچھیں میری اے کہاں ہے۔"

زینب کو غصے سے گھورتے مزیدہ سے کہا۔

"آپ کی بیٹی کہاں ہے یہ میری بیٹی کو کیسے معلوم ہوگا۔"

سرد لہجے میں پوچھا۔

سب معلوم ہے آپ کی بیٹی کو پوچھیں اس سے کس کے ساتھ بھگایا ہے۔۔ میں جانتی ہوں یہ برابر کی "شریک ہے۔"

مزیدہ اور آہاد نے مرکز زینب کو دیکھا انکے یوں دیکھنے پر زینب کو اپنا دل ڈوبتے ہوئے محسوس ہوا۔

نن نہیں مام مجھے نہیں پتا میں نے نہیں بھگایا میں تو جانتی بھی نہیں آنٹی کس بارے میں بات کر رہی ہیں۔
 فوراً صفائی دی۔

"سن لیا آپ نے۔۔"
 سینے پر ہاتھ باندھتے اب کے آہاد نے کہا۔

"میری بچی بہت معصوم ہے یہ جھوٹ بول رہی ہے اس سے پوچھیں ہم کچھ نہیں کہینگے۔"
 وہ عورت اب نرمی پر آئی تھی۔ بات اولاد کی تھی اس سے بڑھ کر لڑکی ذات کی۔

"اتنی معصوم ہوتی تو یہ حرکت نہ کرتی اسکا میری بیٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"
 منیزہ نے آگے بڑھتے کہا وہ عورت اب غصے سے زینب کو گھورنے لگی۔

"مجھے سچ میں کچھ نہیں پتا آنٹی۔"
 زینب نے لب چپاتے کہا۔

میرے سامنے معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے میں سب جانتی ہوں تمہیں سب پتا ہے تمہارے "جیسے دوستوں کی بدولت دوستوں کا نام خراب ہے۔ وہ پھنکاری۔

میری بیٹی کو کچھ بولنے کی ضرورت نہیں ہے اپنی بیٹی کی تربیت صحیح کرنی تھی میری بیٹی ایسی بلکل "نہیں ہے۔۔۔ زینب اندر جاؤ
منیزہ کے کہنے پر وہ موقع غنیمت جان کر فوراً چلی گئی۔

"مجھے نہیں بلکل اچھا نہیں لگا اس بیکار سی وجہ کے لیے آپ میری بیٹی کا نام لیتے یہاں آئے ہیں۔" آہاد نے انکو نظر انداز کیے انسپکٹر سے کہا۔
جواباً تھوڑی بات ہوئی پھر وہ رخصت ہو گئے۔ آہاد کا موڈ بری طرح خراب ہوا تھا وہ بنا ناشتہ کیے آفس کے لیے نکل گیا اور منیزہ زینب کے کمرے کی طرف۔

جاری ہے۔
اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

قسط۔ نمبر۔ 5

از عمیمہ۔ مکرم

"یہ سب کیا ہے زینب؟"

منیزہ کمرے کا دروازہ کھول کے اندر آئی وہ جو پہلے ہی پریشانی سے ٹھل رہی تھی فوراً سیدھی ہوئی۔

"مجھے نہیں پتا نام۔۔"

وہ بمشکل اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

"زینب مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ عورت صحیح کہہ رہی تھی۔"

زینب کو جانچتی نظروں سے دیکھ تیکھے لہجے میں کہا۔

نن۔ نہیں مام کیا آپ کو اب مجھ سے زیادہ کسی دوسرے کی بات پر ٹرسٹ ہے۔ میں لاکھ بد تمیز صحیح

"پراپسی حرکت نہیں کر سکتی۔"

سجیدگی اور دکھ سے کہا۔

دعا کرو آگے بھی تمہاری بات سچ ہی ثابت ہو زینب شاہ تم سب سے بچ جاؤ گی پر مجھ سے نہیں ہڈی " پھسلی ایک کر دوں گی میں۔

منیرہ نے انگلی دکھاتے غصے سے وارن کیا۔ زینب تھوک نکل کہ رہ گئی۔

اپنا گروپ بدلو اچھی لڑکیوں کے ساتھ رہا کرو ویسے بھی تمہاری پیدائشی برائی ہے کہ ہمیشہ بری چیزیں " کچھ کرتی ہو۔ پتا چلا کسی دن خودب۔۔۔

"مام۔۔۔"

صدے سے پکارا وہ سمجھ گئی تھی منیرہ کیا بولنے والی ہے۔ یہ حقیقت تھی کہ اس نے اپنے کردار کو آئینے کی طرح صاف رکھا تھا وہ لڑکوں سے بات کرتی تھی لیکن صرف کام کی حد تک اسے لڑکوں میں کچھ دلچسپی نہیں تھی۔ بھاگنا تو دور کی بات وہ کسی کے ساتھ اس نوعیت کی دوستی بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"تم نے سوچ لیا؟"

منیرہ موضوع بدلتے یحییٰ کی طرف آئی۔

"کس بارے میں۔"

زینب انجان بنی۔

یہی کے متعلق میں ہاں کر چکی ہوں زینب اور تمہاری بودھی دلائل کی وجہ سے میں حورین کو منع نہیں " کرونگی۔

"!ام وہ۔۔"

منیزہ کی نظروں سے کنفیوز ہوتے وہ الفاظ تلاش کرنے لگی۔ ایک طرف ڈر بھی لگ رہا تھا صبح صبح جو اسکے خلاف ہوا تھا۔

"یا تو سیدھے سیدھے ہاں کہنا یا ایسی وجہ دینا جو سوٹ کرے۔"

سینے پر ہاتھ باندھتے زینب کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"اتنی جلدی کیا ہے سوچنے کا تھوڑا وقت تو دیں رات کو ڈیڈ آئیٹنگے میں جب تک جواب دے دوں گی۔"

ٹالنا چاہا۔

سوچتے وہ ہیں جن کے پاس دماغ ہوا سلیسے سوچنے کی بات تو رہنے دو اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے " جسکا جواب دینے کے لیے تمہیں اتنا وقت لگے۔

اپنے آنسوؤں سے اپنے باپ کو بیوقوف بنا سکتی ہو مجھے نہیں۔ اور وہ بھی بیوقوف ہیں نہیں تمہاری " محبت میں بن جاتے ہیں۔

"مام میں شادی نہیں کرنا چاہتی"

مظلومیت سے کہا۔

"بیکار وجہ ہے ایک نایک دن کرنی ہے۔ اور کوئی وجہ؟"

"مام۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ کالا ہے۔"

اس وقت یہی بات اسکی زبان پر آئی۔ منیزہ آنکھیں پھیلانے اسے دیکھ رہی تھی۔ آخر کیوں تھی وہ ایسی۔۔

"ہم مسئلہ تو واقعی ہے یہ۔۔؟ بس یہی مسئلہ ہے؟"

منیزہ نے حامی بھرتے پوچھا منیزہ کو راضی ہوتے دیکھ اسکی آنکھیں چمکیں۔

"جی بس یہی وجہ ہے۔"

اوکے میری ایک دوست ہیں اسکن سپیشلسٹ ہیں میں حورین سے کہو نگلی وہ یچی کو وہاں لے جائیگی "

"ایک مہینے میں گورا ہو جائیگا ٹھیک ہے اب تم پریشان مت ہونا۔

منیزہ نے آگے بڑھتے پیار کیا۔

"میں حورین کو منگنی کا کہہ دیتی ہوں باقی شادی یچی کے گورے ہونے کے بعد۔"

مسکرا کر وہ پلٹنے لگی کہ زینب پھر بول اٹھی۔

اما اس طرح تو صرف وہ گورا ہو گا نا آگ۔۔۔"

کہتے کہتے وہ لب بھیج گئی۔

www.urdu novelsmania.com

"تو اور کس کس کو گورا کرنا چاہتی ہو زینب؟"

منیزہ نے آنسو اچکائی۔

"کسی کو نہیں۔"

وہ جھنجھلائی۔

"پھر میں سمجھوں کہ تمہیں کوئی اعتراض نہیں؟"

ایک بار پھر سوال کیا۔

"جیسی آپ کی مرضی۔"

غصے سے چچھاتے وہ باتھ روم میں گھس گئی نیزہ مسکراتے ہوئے نیچے اتر گئی۔ وہ آج ہی حورین کو فون کر کے اسی ہفتے منگنی کا بولنے والی تھی۔



"مصروف ہو؟"

بیڈ پر بکھری فائلز دیکھتے پوچھا۔

"ہاں پر آپ کے آگے ساری مصروفیت فراغت ہیں۔۔ بیٹھیں۔"

سیکھی نے مسکرا کر انہیں صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ہاں پر میں مصروف ہوں اسلیو بیٹھ نہیں سکتی۔"

کافی مصروف انداز میں کہا۔
سیکھی نے ہنستے ہوئے آنسو رواچکائی۔

"ہا ہا ہا ایسی کونسی مصروفیت ہے جو آپکو مجھ سے بڑھ کر ہو گئی؟"
ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے وہ حورین کے سامنے آیا۔
ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"میری بہو۔۔۔"
حورین کے بہو کہنے پر اسکی مسکراہٹ سمٹی وہ پھر زینب کا ذکر لے کر بیٹھی تھی۔

"پھر سے نہیں پلیز خاتونِ جان"
وہ نفی میں سر ہلاتے مڑ گیا۔
www.urdu novelsmania.com

"میں پوچھنے نہیں آئی صرف بتانے آئی ہوں ہفتے کو منگنی رکھی ہے سادگی سے ہفتے کو آف لے لینا"

"کیا؟ کس کی منگنی رکھی ہے؟"

حیرانی سے پوچھا

"کم سننے لگے ہو؟ تمہاری منگنی رکھی ہے۔
حورین نے گھوری سے نوازہ

مجھے ایسا نہیں لگ رہا میری منگنی ہے بلکہ ایسا لگ رہا ہے کہ کسی اور کی منگنی میں مجھے بطور مہمان بلایا "
"جارہا ہے۔
وہ سخت جھنجھلایا۔

یہی یہ میری سب سے بڑی خواہش ہے۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہاری نظر میں میری خواہش کی یہ "
"اہمیت ہے۔۔۔ ٹھیک ہے میں منع کر دیتی ہوں فیروزہ آپ کی کو
آنکھوں میں مصنوعی آنسو لائے دکھ سے کہتے وہ مڑ گئی۔

www.urdu novelsmania.com

"رکلیں یار۔۔۔ ٹھیک ہے کر لیں آپ اپنی خواہش پوری آپ کی خواہش سے بڑھ کر مجھے کچھ عزیز نہیں۔ "
یہی نے ہتھیار ڈالتے ہاں کر دی لیکن پھر بھی حورین بنا کچھ بولے نکل گئی۔ منگنی تک یہ ناراضگی قائم
رکھنی تھی کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ کب مکر جائے۔۔۔

ایسے کام نہیں چلے گا وقتی خواہش پوری کر کے ساری زندگی افسوس کرینگے۔ زینب سے ہی بات کرنی پڑیگی اب۔۔

اففف میرا معیار اتنا گر گیا کہ میں اس سر پھری سے بات کرونگا۔
ٹھنڈی آہ بھری۔

"کوئی نہیں وقت پر گھدے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔"

وہ صبح وقت سے پہلے کالج کے لیے نکل گئی تھی صداقت کا سامنا کرنا اسے بہت زیادہ مشکل لگ رہا تھا۔

پورا وقت اسنے کالج میں یہ دعا کی کہ یہ وقت رک جائے اور وہ کالج میں ہی رک جائے پروقت نارکنا تھا نہ رکا۔ چھٹی کے بعد ایک ایک کر کے پورا کالج خالی ہو گیا اور وہ اسی سوچ میں بیٹھی رہی کہ نشاء کو کیسے سمجھائے گی یا صداقت سے کیسے بچے گی پر ایک بھی بات دماغ میں ترتیب نادرے سکی۔ کالج مکمل خالی ہو جانے پر چوکیدار نے اسے آواز لگا کر غصہ کیا تو وہ منہ بناتے کالج سے باہر نکل گئی۔ سڑک اب کافی حد تک سنسان ہو چکی تھی ایک دور کشے والے اسکے قریب رکے تھے پر اسے جلدی گھر نہیں پہنچتا تھا اسلیے اسٹاپ تک پیدل جانے کا فیصلہ کیا۔ زمین پر نظریں جمائے وہ گہری سوچ میں ڈوبی چل رہی تھی

جب کسی مضبوط جسم سے ٹکرائی نظر سامنے اٹھی تو دونوں جیوں میں ہاتھ ڈالے کندھے پر بیگ لٹکانے ایک خوش شکل لڑکا کھڑا تھا جو اس سے قد میں تھوڑا ہی بڑا تھا۔

"سس۔۔ سوری۔۔ میں نے دیکھا نہیں۔"
وہ کہتے ہوئے ایک طرف سے نکلنے لگی جب وہ پھر سامنے آیا۔

"تھینکیو۔۔"

اسکے قریب ہوتے شوخ لہجے میں کہا۔

"نک۔۔ کیوں؟"
تھوک ننگتے پوچھا سامنے کھڑے لڑکے کی عجیب نگاہیں اچھا سنگھل نہیں دے رہی تھیں۔

www.urdu novels mania.com

"مجھ سے ٹکرانے کے لیے۔"

ایک آنکھ دباتے شوخی سے کہا۔ لمحے میں اسکا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا اسنے اپنی الٹے ہاتھ کا ناخن زور سے اپنی ہتھیلی پر چھایا۔ پلٹ کر جانے لگی جب اپنے پیچھے دو اور لڑکے کھڑے دیکھے۔ اسکے چہرے کا رنگ زرد پڑنے لگا اسے ایک ساتھ تین تین صداقت نظر آنے لگے ان سب کی نظریں بھی صداقت جیسی تھی۔ آخر ایک صداقت سے ڈر کر گھر سے باہر تھی تو باہر تین تین صداقت اسے نوچ کھانے کو

کھڑے تھے۔ کپکپاتے ہاتھوں سے وہ زور زور سے اپنا ناخن ہتھیلی پر چھانے لگی۔ اسنے ایک نظر روڈ پر دوڑائی روڈ سنسان تھا اسے اپنے اوپر اور زیادہ غصہ آیا وہ سب کے ساتھ کیوں کالج سے نہیں نکل گئی یا رکشہ کیوں نہیں لیا۔

"ارے تمہیں تو پسینے آرہے ہیں پانی دے یا اسکو۔"

آگے کھڑے لڑکے نے پیچھے والے کو اشارہ کیا وہ پیچھے ہوتے دیوار سے لگ گئی کہ ان تینوں کی شکل اب اس کے سامنے تھی۔

دیکھیں بھابھی آپکو پریشان کرنا مقصد نہیں ہے پر یہ لڑکا جو ہے نہ اسکا نام مراد ہے یہ آپ پر شدت " سے دل ہاریٹھا ہے قسم سے ہم گارنٹی دے رہے ہیں آپ سے بہت محبت کرتا ہے۔ وہ سفید چہرہ لیے اس لڑکے کی جانب دیکھنے لگی جس کا تعارف ابھی دوسرا لڑکا کروا رہا تھا۔ اسکی نظروں میں دیکھتے اسے صداقت والی ہی ہوس محسوس ہوئی۔ وہ نفی میں سر ہلاتے راستہ تلاشنے لگی۔

بھابھی بس ایک بار بات کر لیں دوستی کر لیں اگر بعد میں نہ پسند آئے تو بے شک بریک اپ کر لیجیے "گا۔۔ پھر ہم دونوں بھی آپشن میں ہونگے آخری بات پر وہ دونوں ہنسے جبکہ مراد گھورے لگا۔

"کیا ہوا جانویہ لوگ پریشان کر رہے ہیں کیا؟"

وہ جو پہلے ہی ان تین لڑکوں سے ڈری کھڑی تھی جو عمر میں اسی کے جتنے تھے اب ایک نئے نوجوان کو دیکھ کر مزید سہمی تھی جو اسکے برابر میں کھڑا ہوتے اسے اتنے چپ نام سے مخاطب کر رہا تھا۔

"کون ہو بھی اور کہاں بیچ میں گھسے چلے آ رہے ہو؟"

سامنے سے ایک لڑکا جو یوشہ کے ہی قد کا ٹھکا تھا یوشہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے آبرو اچکاتے پوچھا۔

نویرہ پریشان سی بھاگنے کے پر تول رہی تھی پروہ چاروں ایسے کھڑے تھے کہ وہ بھاگ ناپائے۔

یوشہ نے ایک نظر ان تینوں کو دیکھا وہ صرف قد میں بڑے تھے انکے کندھے پر لٹکے بیگ بتا رہے تھے کہ وہ بھی کالج کے ہی لڑکے ہیں۔

"میں کہاں بھی آپ لوگ میری جانو اور میرے بیچ میں آ رہے ہیں۔۔۔ بیوی ہے میری۔"

اسکے اس طرح بولنے پر وہ لڑکا جو اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا پیچھے ہوا۔

"جھ۔۔۔ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔"

وہ فوراً سہمی سی بولی یوشہ نے اسے چونک کر دیکھا اسے سمجھ نہیں آیا وہ اسے معصوم سمجھے یا بیوقوف۔

"ارے میری جان جھوٹ کیوں بول رہی ہو ناراضگی اپنی جگہ پر ایسے تو نا بولونا۔"

اسکے تھوڑا قریب ہوتے مسکراتی نظروں سے کہا اس سے پہلے نویرہ کوئی جواب دیتی اس لڑکے نے پکڑ کر سیدھا کیا۔

"کیا بھی ہمارے درمیان کیوں آرہے ہو زیادہ مستی ہے تو خود ڈھونڈو کوئی۔"

خجاست سے کہتے دھکے دیا۔

تم نے ڈھونڈی یا میں نے میں اسکو جانتا تھا یا نہیں اب فرق نہیں پڑتا اب تو یہ میری جانو ہے ویس "اٹ۔ اب اگر اپنا منہ مڑوانا نہیں چاہتے تو کھسک لو۔"

چیلنجنگ انداز میں کہتے وہ نویرہ کی طرف جھکا۔

www.urdu novels mania.com

"ہیں نا جانو۔"

اسکے اس طرح قریب آنے پر وہ ایک دم پیچھے ہوئی۔ اسکی اس حرکت پر یوشہ مسکرایا۔

"یہ ہمارا شکار ہے تم کوئی اور ڈھونڈو۔"

دوسرے لڑکے نے کہا۔ نویرہ کا چہرہ مزید سفید پڑا وہ لوگ ایسے بات کر رہے تھے جیسے نویرہ کوئی دکان میں رکھی چیز ہو۔

یوشہ نے پہلے اس لڑکے کو غور سے دیکھا وہ لڑکا بیس سال سے بڑا نہیں تھا پھر اچانک زوردار مٹکا اسکی ناک پر دے مارا۔

"تم کیوں ڈر رہی ہو جانو۔"

نویرہ کو یوں چلاتے دیکھ معصومیت سے کہا۔

ابھی وہ کچھ اور کہتا جب مراد نے پیچھے سے اپنا بیگ اسکے سر پر مارا۔

ایک منٹ روکو۔۔۔ جانا مت۔۔۔ اگر بھاگنے کی کوشش کی تو سامنے گٹر دیکھ رہی ہو اس میں پھینک "دونگا۔"

کچھ دور کھلے مین ہول کی طرف اشارہ کیا اتنے میں ایک اور کٹہ سر پر پڑا وہ سی کی آواز سے پیچھے مڑا جبکہ وہ حیرانی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

مراد کے منہ پہ ایک بار پھر تین مکے لگا تار مارے کے وہ زمین پر ڈھ گیا۔ ابھی دوسرے کو پکڑا ہی تھا کہ اسے وہ بھاگتی ہوئی نظر آئی۔

"ارے جانو کہاں جا رہی ہو۔"

یوشہ نے پکارا مگر وہ رکشہ میں بیٹھتی نکل گئی۔ جو اس نے دور سے آتا ہوا ہی دیکھ لیا تھا۔

یوشہ نے ٹھنڈی آہ بھرتے پیچھے جیب میں ہاتھ ڈالتے دوسرے لڑکے کے آگے کیا جسے دیکھتے ہی اسکے چہرے کا اڑانگ مزید اڑ گیا۔

"سس۔۔۔ سر۔۔۔"

وہ فوراً ہاتھ جوڑنے پر آیا۔

"معاف۔۔۔ معاف کر دیں سر۔۔۔ وہ ہم و بس۔۔۔ شغل۔۔۔"

دوسرے لڑکے کا اتنا بولنا ہی تھا کہ یوشہ نے اسکے گال پر اتنی زور سے تھپڑ مارا کہ وہ نیچے گر گیا مراد تو پہلے ہی زمین پر گرا ہوا تھا جو آخری بھاگنے کے پر تول رہا تھا یوشہ نے گن نکالتے اسے زمین پر بیٹھنے کا اشارہ کیا گن دیکھتے ان تینوں کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔

وہ یہاں ٹیلر کے پاس میزہ کے کپڑے لینے آیا تھا۔ دکان نہ ملنے پر چلتے چلتے یہاں تک آ گیا تھا اگر نا آتا تو نجانے یہ کالج کے لڑکے شغل میں کیا کرتے۔

ہر اسان کرنا تم لوگوں کی نظر میں شغل ہے۔۔؟ شکار تھو وہ تم لوگوں کا؟ چلو کوئی نہیں آج تم لوگوں کو پتا چلیگا ہر اسان کرنا کسے کہتے ہیں۔ زرا ہمیں بھی تو اس شغل کا مزہ پتا چلے کیوں کہ بھئی جوان تو ہم بھی ہیں پر ہمیں کبھی اس طرح کی شغل کا خیال نہیں آیا اب جب تم لوگ کہہ رہے ہو کہ شغل ہے تو "ہوگا۔۔"

کہتے ہوئے اسنے کسی کا نمبر ملاتے فون کان سے لگایا۔

"سس۔۔ سر معاف کر دیں۔۔ ہم۔ ہم تو بس۔۔ مزاق کر رہے تھے" دوسرا لڑکا رونے لگا۔

تو ہم بھی بس مزاق کرینگے یار ٹیک اٹ ایزی چل۔۔۔" ہاں جمشید زرا پولیس موبائل لے کر یہاں پہنچو تمہارے لیے شغل کا انتظام کیا ہے۔۔

"سر پلیز م۔۔ معاف کر دیں۔۔ آئندہ گھر۔۔۔ سے باہر بھی۔ بھی۔ نہیں۔ نکلیں گے" وہ تینوں رونے لگے تھے۔

ہاں ہاں تین تین ہیں صحیح سے ہاتھوں کی کھلی مٹانا۔۔ بس جلدی پہنچو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

کستے ساتھ فون کاٹ دیا۔

"جب جوانی سے پہلے جوانی چڑھنے لگے تو اسکا علاج ضروری ہوتی ہے۔"

غصہ ضبط کرتے کہا۔ اسنے جمشید کے حوالے کرنے کا فیصلہ ہی اسلیے کیا تھا کہ وہ جس نوعیت کا تشدد کرنے کا عادی تھا اگر غصے میں اسکا ایک فیصد بھی ان پر کر دیتا تو وہ انکی برداشت سے باہر ہوتا۔ وہ لوگ روتے رہے کچھ دیر بعد پولیس موبائل آئی اور تینوں کو اندر ڈالا۔

اچھی طرح خاطر مدارت کر کے گھر والوں کو بلانا بس دیہان سے کوئی ہڈی وڈی ناٹوٹے اور سر پر نہیں "مارنا۔"

موبائل پر مصروف جمشید کو ہدایت دی۔

"ویسے کیا کیا ہے انہوں نے؟"

"لڑکی ہراساں"

"اوہ۔۔۔ اوکے۔۔۔ میں نکلتا ہوا۔"

جمشید سلام کرتا نکل گیا۔

"ہائے نکل تو میری جانو بھی گئی۔"

گندھے اچکاتے وہ واپس ٹیلر کی دکان ڈھونڈنے لگا۔

"مجھے تو رامو کا کاہی بنا دیا ہے بڑھی بی نے۔"

جاری ہے اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔



جال

قسط۔ نمبر۔ 6

۔ عثمیمہ۔ مکرم #

"ایسے تو نہیں چلے گا۔ مجھے کچھ تو کرنا پڑیگا۔"

ہاتھوں کی مٹھی منہ پر رکھے وہ جلے پیر کی بلی بنی کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔

"کیا کروں کیا کروں؟"

"سچی سے بات کروں؟۔۔"

نہیں نہیں اگر اسنے نام کو بتا دیا تو واقعی میری ہڈی پھسلی ایک کرنے میں وہ دیر نہیں لگائینگے۔۔
 "کچھ اور سوچنا پڑیگا۔
 موبائل کی رنگ ٹون نے اسے سوچوں سے باہر نکالا۔۔"

"ہیلو۔۔"

"نہیں یارا ابھی ممکن نہیں۔۔ ویسے ہی مسئلے ہوئے ہیں فحاح کوئی رسک نہیں لے سکتی۔۔"

"نہیں تم لوگ چلے جاؤ میں پھر کبھی کوشش کرونگی۔۔"

نہیں ابھی بعد میں بات کرونگی کچھ مصروف ہوں۔۔"

"ہم بائے۔"

بیزارگی سے کال کا ٹٹے اسنے فون بیڈ پر پھینکا۔

ابھی وہ واپس چلنے ہی لگی تھی جب دوبارہ فون بجا۔

"اب کیا ہے۔"

فون اٹھاتے سخت بیزارگی سے کہا۔

دوسری طرف وہ جو پیار سے سمجھانے کا سوچ رہا تھا اسکا ایسا لہجہ سن کر لب بھیج گیا۔

"کام ہے۔"

مردانہ آواز پر اسنے چونک کر دیکھا۔ نمبر انجانا تھا پر فون سے ابھرتی آواز وہ بخوبی پہچانتی تھی۔

www.urdu novels mania.com

"سیٹی"

سرگوشی نما پوچھا۔

"جی"

بے پک لہجہ۔ زینب نے فون کو گھور کر دیکھا کال بھی خود نے کی اور اکڑ بھی دکھا رہا تھا۔

"فرمائیے۔"

اسنے بھی سارے لحاظ ایک طرف کر کے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو میں جانتا ہوں تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی"

"اور میں بھی تم سے کسی صورت شادی نہیں کر سکتا اسلیے تم منع کر دو نیزہ آنٹی کو۔"

بات مکمل کر کے اسنے زینب کے بولنے کا انتظار کیا جو منہ کھولے اسکی بات پر غور کر رہی تھی۔

"ہیلو۔؟"

خاموشی بڑھنے پر یحییٰ نے پکارا۔

"ام۔۔۔ آپ کو کس نے کہا کہ میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی؟"

مسکراتے ہوئے وہ سکون سے بیڈ پر گری آواز اور لہجے میں یکدم چاشنی گھلی تھی۔

"مطلب؟"

یحییٰ نے نا سمجھی سے موبائل کو دیکھا جیسے وہ زینب ہو پھر فون واپس کان سے لگایا۔

مطلب یہ کہ میں تو اس رشتے کے لیے دل و جان سے راضی ہوں۔۔۔ بلکہ میری خوشی کا تو آپ "اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔"

منہ پر تکیہ دبایا کیونکہ ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا اسکی مشکل یوں آسان ہو جائیگی اسنے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

لیکن میں تم سے شادی میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ مجھ سے شادی کر کے تمہاری زندگی خراب ہی ہوگی "اسلیے انکار کر دو منیزہ آنٹی کو۔۔"

بچی نے ماتھا مسلتے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ زینب نے فون کو دیکھتے کڑوا منہ بنایا۔ زبان کی نوک تک آیا کہ کہہ دے میں تم سے شادی سے بہتر خودکشی سمجھتی ہوں پر ابھی اپنا الو سیدھا کرنا زیادہ ضروری تھا۔

اگر آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو نا کریں۔۔۔ میں کسی پر زبردستی مسلط نہیں ہونا چاہتی پر انکار "بھی خود کریں۔"

مصنوعی دکھ سے کہتے اسنے فون بند کر دیا۔ اور پھر بیڈ پر چڑھ کر زور زور سے اچھلتے قہقہے لگا کر ہنسنے لگی۔

میں اتنی لگی ہوں۔ اففف میں ایوئیں پریشان ہو رہی تھی۔۔۔"

اب کریں مام منگنی کی تیاریاں جب منہ پر منع کرینگے ناوین آنٹی تو خود کینگی زینب تم ٹھیک کہتی تھی۔۔

من ہی من داد و صولتے وہ دروازے پر کسی کی موجودگی محسوس ہی نا کر پائی۔ اور اپنا تکیہ اٹھا کر اوپر اچھالا جو کچھ زیادہ ہی اوپر جاتا پنکھے میں لگا اور اینگل دروازے کی جانب بننے سے دروازے پر کھڑی منیزہ کے منہ پر لگا۔ اگر دروازے کا سہارا نالیتی تو وہ بری طرح گرتی۔

"مام۔۔"

منیزہ کو دیکھتے وہ بیڈ سے اترتی اسکی جانب بھاگی۔۔

"یا اللہ کیا ہو گیا۔"

وہ جو جوش سے منیزہ کی جانب بھاگی تھی اسکا ہاتھ اپنے گال کے قریب آتے دیکھ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

www.urdu novelsmania.com

انسان ہی ہونا تم؟ لگتی نہیں ہو مجھے۔ خدا را ماں باپ انسان ہیں کچھ تو انسانیت کا ثبوت دو "زینب۔۔"

منیزہ نے وہی تکیہ اسکے سر پر مارتے کہا اور پھر کمرہ دیکھنے لگی۔۔ صوفے پر تولیہ پڑا تھا جو آدھا زمین کی زینت بنا ہوا تھا۔

بیڈ کی چادر بھی آدھی فرش کو چھوتے سلامی پیش کر رہی تھی۔

"یہ سب کیا ہے۔۔"

کمر پر ہاتھ رکھتے اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک ہی بار زینب کی طبیعت صاف کر دے۔

"اوہو اس کو چھوڑیں میں آج بہت خوش ہوں اور میری بات سن کر آپ بھی خوش ہو جائیں گی"

منیزہ نے صرف خاموشی سے گھورا۔۔

اچھا سنیں آپ جلدی سے حورین آنٹی سے منگنی کی بات کر لیں میں بہت خوش ہوں بس اب اس
"رشتے سے۔۔"

اسے یقین تھا منگنی جتنی قریب آئیگی سبھی اتنی جلدی ہی انکار کریگا۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔"

زینب کے ماتھے کو چھوتے منیزہ نے اسے یوں دیکھا جیسا زینب نے اس سے جائیداد میں سے حصہ
طلب کیا ہو۔

کیا ہو گیا مام اب جب میں آمنہ آپنی کی طرح آپ سب کو خوش کرنے کے لیے خود بھی خوش ہو رہی ہوں تو آپ کو اس میں بھی خوشی نہیں ہو رہی ورنہ آپ ہی کہتی ہیں کہ زینب کبھی تو اچھی چیزیں کاپی "کیا کرو۔

منہ بناتے زینب بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟"

منیزہ کو خود کو گھورتے پا کر اسے اپنا آپ چور سالگا۔۔

"تمہارے اس دماغ میں کونسی کچڑی پک رہی ہے۔"

زینب کے ماتھے پر انگلی مارتے مشکوک نظروں سے گھورا۔

www.urdu novelsmania.com

صحیح ہے۔ وہی صحیح تھاجب میں بولتی رہتی کہ مجھے نہیں کرنی اور آپ کو پریشان کرتی حقیقت تو یہ ہے کہ

"آپ مجھے اچھا سمجھتی ہی نہیں ہیں۔۔ سوتیلی اولاد جو ہوں آپ کی۔۔۔"

بڑی مشکل سے آنکھوں میں مصنوعی آنسو لانے کی کوشش کی پر ناکام رہی۔

"تم سچ کہہ رہی ہو۔"

منیزہ کو محسوس ہوا جیسے واقعی وہ سچ کہہ رہی ہے۔

"جی۔"

چہرہ دوسری جانب پھیرتے ناراضگی کا اظہار کیا۔

جبھی کہتے ہیں انسان کو خود کو ایسا رکھنا چاہیے کہ کچھ اچھا کرے تو یقین کر لیں خیر دیر آئے درست " آئے مجھے تمہارے فیصلے سے بہت خوشی ہوئی۔

"اللہ خوشیاں دے

زینب کے سر پر پیار کرتے وہ کمرے سے نکل گئی۔

ان آنسوؤں سے صرف باپ کو بیوقوف بنایا کرو۔۔۔ آج تو آپ بھی بن گئیں وہ بھی بنا آنسوؤں " کے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ہنستے ہوئے کمرے کا دروازہ لاک کیا اور بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔

اب تورات کافی پرسکون گزرنی تھی فکر سے پاک۔

وہ کالج سے سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی صد شکر تھا کہ اسکو صداقت نے نہیں دیکھا تھا نا وہ یہاں تھا۔

فرش پر بیٹھے وہ بچکوں سے رودی کاش وہ اپنی ان دوستوں کو جو باپ کی لگائی پابندیوں پر نجانے کیا کیا کہتی تھیں انہیں بتا سکتی کہ باپ کا سایہ ہی ایک محفوظ پناہ ہے لاکھ پابندیاں صحیح پر رات کو چین کی نیند تو آتی ہے کہ ہماری عزت و عظمت محفوظ ہے۔۔۔ کاش وہ چیخ چیخ کر بتا سکتی کہ کبھی کبھی مائیں بھی خود غرض ہو جاتی ہیں کاش وہ بتا سکتی کہ ہر ماں۔۔۔ باپ کی کسی پوری نہیں کر پاتی کہ باپ کا سایہ اولاد کے لیے کس قدر ضروری ہے خاص کر جب اولاد بیٹی ہو۔۔۔

اسکی نیند رات ہو یا دن ایسی تھی کہ وہ نیند میں بھی اپنے حواس بیدار رکھتی تھی بلکی سی ایک آہٹ پر اسکی روح کانپ اٹھتی تھی۔۔۔

اپنے ہی گھر سے باہر رہنے کی وہ وجہ ڈھونڈتی تھی گھر کو سکون کہا جاتا ہے پر یہاں اسے اپنا ہی گھر خوفناک پنجر الگ تھا کیونکہ اسکے سر پر اسکا باپ نہیں تھا۔ اور جو باپ بنا گدھ تھا وہ تو اسکو نوچنے کو تیار بیٹھا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"اللہ۔۔۔"

زبان سے کچھ نا نکلا تھا اور بے شک اس مہربان کو الفاظ کی ضرورت بھی نا تھی۔
ابھی یہی پکار منہ سے نکلی تھی جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹی یہ لمس وہ کیسے نا پہچانتی یہ وہی لمس تھا جس سے وہ بچپن سے بچتی آئی تھی جس لمس نے اسکا بچپنا چھین کر

اسے وقت سے پہلے جوان کر دیا تھا بہادر کی جگہ اسے اتنا ڈر پوک بنا دیا تھا کہ وہ نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو چکی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔"

"دور رہا کریں مجھ سے۔"

وہ شدت سے چیخ پڑی اس امید پر کہ اسکی چیخ سن کر شاید نشاء آجائے پر یہ شاید اس وجہ سے تھا کہ کبھی نشاء نے اسکے شاید کو یقین میں بدلا نہیں تھا نا آج بدلتا تھا۔

مت چلاؤ تمہاری ماں کو آج ہی نئی گاڑی گفٹ کی ہے وہ کیا ہے ناکل تمہاری اس حرکت پر کافی "اپ سیٹ تھی۔ تو ابھی اپنی دوستوں کے ساتھ آؤٹنگ پر گئی ہے۔ تمہاری فکر کر رہی تھی میں نے "کہا میں ہوں نا۔

مسکرا کر اسکی جانب قدم بڑھایا جس سے وہ ایک ساتھ چار قدم پیچھے ہو گئی۔

مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو نویرہ ایک بار میری مانو تو صحیح تمہاری ماں کو وہ سب نہیں دیا جو تمہیں دے "سکتا ہوں خود کو دنیا کی خوش نصیب لڑکی تصور کرو گی۔

اسکی طرف قدم بڑھاتے اسنے نویرہ کا ہاتھ تھامنا چاہا کہ وہ فوراً بیڈ کی دوسری طرف بھاگ گئی۔

آپکو۔۔۔ گھن نہیں آتی۔۔۔ اپن اپنے ناپاک ارادوں سے۔۔۔ اگر آپکی سگی۔ بیٹی ہوتی۔۔۔ تب "بھی۔ یہی کرتے۔۔۔"

نفرت اور غصے سے کستی وہ تیزی سے اپنی ہتھیلی پر ناخن چبھا رہی تھی یہ اسکے لیے بہت ضروری تھا ورنہ بہت جلد وہ زمین پر گر جاتی کیونکہ کھڑے ہونا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

ہوتی تو کیا ہوتا یہ سب بیکار باتیں ہیں۔۔۔ اور محبت میں گھن کیسی؟ اگر تم کہو تو تمہاری ماں کو طلاق "دے کر تم سے نکاح کر لیتا ہوں۔"

وہ اچانک بہت تیزی سے اس تک پہنچا تھا۔ نویرہ نے بھاگنا چاہا پر وہ اسکی گردن تھام چکا تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

بہت پر نکل آئے ہیں نا تمہارے؟"
کل مجھے چھری ماری تھی تم نے وہ تو بھلا ہو تمہاری ماں کا۔
تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں معافی مل جائیگی؟ نا۔۔۔ بلکل نہیں۔
"جلدی بتاؤ وہ کٹ کہاں ہے۔۔۔ اور تم نے وہ کہاں سے لی۔
غصے سے اسکے جبرٹے دبائے وہ سفاکیت سے پوچھ رہا تھا۔

"چھو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ میرے پاس کوئی۔۔۔ کٹ نہیں ہے۔۔۔"

تکلیف حد سے بڑھ رہی تھی کیونکہ صداقت کی پکڑ بے انتہا سخت تھی۔

"جھوٹ۔۔ وہ پھری ٹارچر کٹ کی ہی تھی۔ سنا تم نے۔۔ سیدھی طریقے سے بتاؤ نویرہ ورنہ۔۔"

کہتے ساتھ اسے شیطانی سے نویرہ کا ڈوپٹہ پکڑا تھا لیکن اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کرنے کی جرأت کرتا ٹرپ کر پیچھے ہٹا۔ اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا اپنے ہاتھوں کو خون میں دیکھتا وہ حواس باختہ ہو کر نویرہ کو دیکھنے لگا جس کے ہاتھوں میں سائیڈ لیمپ تھا وہ خود اپنی جرأت پر ساکت کھڑی تھی۔۔

"نویرہ"

اسکا سکتہ نشاء کے تھپڑ پر ٹوٹا۔۔ اسکے ہاتھوں سے لیمپ گرا اور وہ بے یقینی کی کیفیت میں نشاء کو دیکھنے لگی جو نجانے کب آئی تھی اور کیا دیکھ کر کیا سمجھ رہی تھی یہ تو طے تھا کہ غلط اسے نویرہ کو ہی سمجھا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

تمہیں بعد میں دیکھو گی میں۔۔"

صداقت اٹھیں۔۔ یا میرے خدا

"اٹھیں ہاسپٹل چلیں۔

صداقت کو اپنے ساتھ گھسیٹتے وہ باہر لے گئیں۔ جبکہ پہلی بار نویرہ کو نشاء کا اپنی ماں ہونے پر افسوس ہوا تھا۔ اسکے دل سے یہ آہ نکلی تھی کہ کاش اسکے باپ کی جگہ اس سے ماں لے لی جاتی۔

اسنے دروازہ کھلا چھوڑ دیا کیونکہ لاک کرنے کا فائدہ نہیں تھا وہ درندہ اسکی حفاظت کے تمام دروازے توڑ دیتا تھا۔

وہ اللہ سے شدت سے دعا کر رہی تھی کہ ایک اسکی حفاظت کا دروازہ ایسا بنے کہ کوئی اسے نا توڑ سکے

--

وہیں بیڈ کے پاس بیٹھ کر اسنے اپنے بالوں سے پن نکالی اور پھر اپنی آنکھیں بند کرتے اسے تیزی سے اپنی ہتھیلی پر مارنے لگی۔ یہی اسکا سکون تھا۔ اگر نشاء ایک اچھی ماں ہوتی تو وہ نماز کے سکون سے واقف ہوتی پر اسے تو صحیح سے نماز پڑھنا بھی نہیں آتی تھی کیونکہ سکھانے والا کوئی تھا ہی نہیں وہ سیکھنے کی خواہش بھی کیسے کرتی جب وہ اس سکون اور اس لذت سے بلکل انجان تھی۔

ہاں لیکن وہ مدد کے لیے پکارتی صرف اللہ کو تھی کیونکہ اسکے علاوہ اسے کسی پر اعتبار نہیں تھا۔۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

تم میرے سامنے اتنی چالاک نہیں بن سکتی زینب۔۔ تمہیں کیا لگا ہے تم میرے کندھے پر بندوق " رکھ کر چلاؤ گی اور میں ایسا ہونے دوں گا ناممکن۔۔۔

زینب کی اتنی چالاکي پر وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

ہم منع تو تم ہی کرو گی اس رشتے سے اسکے علاوہ تمہارے پاس کوئی اور راستہ نہیں چھوڑو نگا میں۔۔۔"

خود سے عہد کرتے اسنے زینب سے بھی وعدہ کیا۔۔۔

"آپ اتنی رات کو؟"

فلیٹ کے دروازے میں سے جھانکنے پر اسکو زوہیب کا چہرہ نظر آیا۔ فوراً سے دروازہ کھولا۔

"کیوں میں اتنی رات کو نہیں آسکتا؟"

اپنا سامان ٹیبل پر رکھتے اسنے رخ حمہ کی طرف کیا۔

"رات کے بارہ بج رہے ہیں۔۔۔"

گھڑی کی طرف اشارہ کرتے وقت یاد دلایا۔

"ہاں تو اپنی بیوی کے پاس آیا ہوں کبھی بھی آسکتا ہوں۔۔۔"

"آپ جانتے ہیں رات کا سفر میں منع کرتی ہوں۔۔۔"

وہ بہت سنجیدہ تھی۔

اچھا سوری مجھے کل کی چھٹی ملی تھی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اسلیے آگیا۔ اب موڈ ٹھیک کرو آئندہ "

"خیال رکھو ننگا۔۔۔"

جوتے اترا تے حمزہ کی ناراضگی سے ڈر کر معذرت کی۔

"اگر بتا کر آتے تو کچھ اچھا بنا لیتی اب انڈہ روٹی کھانا پڑیگی"

کندھے اچکاتے وہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"تمہارے ہاتھوں کا زہر بھی قبول ہے۔۔۔"

ایک آنکھ دباتے وہ اسکو مسکرا نے پر مجبور کر گیا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

جاری۔۔۔

نیکسٹ اگر رات کو ہی چاہیے تو یہ آپکے لائنکس پر مبنی ہے۔۔۔

😊 لائنکس مکمل کریں اور نیو اپنی لے لیں۔۔۔ 😊 اور اپنی رائے کا اظہار کرنا نا بھولیں

ناول۔ جال #

قسط۔ نمبر۔ 7 #

از۔ عمیمہ۔ مکرم #

وہ یونیورسٹی سے باہر کھڑی یوشہ کا ویٹ کر رہی تھی۔ مزاج بہت اچھا تھا۔
ہوتا بھی کیوں ناب اپنی ٹوپی دوسرے کے سر جو پڑ چکی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنی دیہان میں ہی تھی جب سامنے کالے رنگ کی گاڑی رکی۔ اس نے آنبر واپکا
کر دیکھا وہ گاڑی یحییٰ کی تھی اسے پہچاننے میں مشکل نا ہوئی۔

www.urdu novelsmania.com

"بیٹھو۔"

گاڑی سے بنا اترے ہی یحییٰ نے اسے بیٹھنے کا کہا۔

"میں کیوں بیٹھوں؟"

الٹا سوال۔

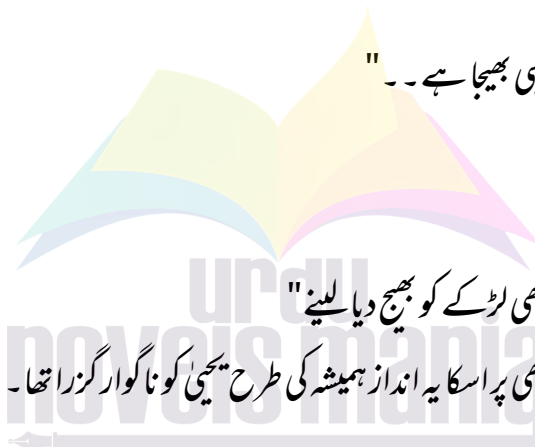
"کیونکہ میں تمہیں لینے آیا ہوں"

"مجھے بھائی لینے آنے والے تھے۔"

وہ بالکل بھی یحییٰ کے ساتھ سفر کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

"مجھے تمہارے بھائی نے ہی بھیجا ہے۔"

دانت پیستے کہا۔



"انکو شرم نہیں آتی کسی بھی لڑکے کو بھیج دیا لینے"

منہ پھٹ تو وہ ہمیشہ سے تھی پراسکایہ انداز ہمیشہ کی طرح یحییٰ کو ناگوار گزار تھا۔

www.urdu novels mania.com

میں کسی بھی تو نہیں ہوں تمہارا منگیتر ہوں جس سے شادی کے لیے تم دل و جان سے راضی ہو اور"

"بہت خوش ہو۔"

زینب کے رات کے الفاظ اسے لوٹائے تھے زینب نے کس طرح ضبط کیا تھا یہ وہی جانتی تھی۔ لیکن ابھی مجبوری تھی کچھ بول کر اپنا ہی کام بگاڑنا بیوقوفی تھی۔

ہاں تو میں تو واقعی دل و جان سے راضی ہوں آپ سے شادی میری خوش نصیبی ہوگی پر کیا ہے نامی " کہتی ہیں کہ شادی سے پہلے بات کرنے سے رشتے خراب ہوتے ہیں۔

وہ بہت ہوشیاری سے سبھی کو جواب دے چکی تھی۔ وہ جتنا چاہتا تھا کہ پیار سے اس رشتے کو ختم کرے

زینب اسے اتنا ہی مجبور کر رہی تھی۔

اوکے اگر تم گاڑی میں نہیں بیٹھی ابھی کے ابھی تو امل والا مکمل قصہ ثبوت کے ساتھ انکل آئی کو " سناؤنگا۔

اسے یقین تھا اس دھمکی کا اثر اس پر ضرور ہوگا اور ہوا بھی یہی پہلے تو زینب کے چہرے کا رنگ اڑا اور پھر بنا تاخیر کے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

خبردار اگر یہ سمجھا کہ آپ کی فضول دھمکی سے ڈر کر بیٹھی ہوں وہ دھوپ میں کھڑے میری آنکھوں اور " ٹانگوں میں درد ہو رہا تھا اس لیے بیٹھ گئی۔

سبھی کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا اسے اب سمجھ آ رہا تھا کہ یہ لڑکی پیار سے ماننے والی نہیں ہے جتنی وہ تیرھی ہے اسے بھی اتنا ٹیڑھا ہونا ضروری تھا۔

"اور امل۔۔ کی کونسی بات۔"

"بلکل انجان مت بنیے زینب۔۔۔ شاہسہہ"
اسکے تکیا کلام (شاہ) پر کافی زور دیا تھا۔

میں کیوں انجان بنو گی؟ اہل میری اچھی دوست کا نام ہے۔۔۔ اور آپ اسی کا نام لے رہے تھے "
"اسلیے پوچھا۔

اپنی گھبراہٹ پر پردہ ڈالتے وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

"ہممم اتنی اچھی کے اسے بھگا دیا۔"

سچی کی بات پر اسنے جھٹکے سے سچی کو دیکھا۔

"مم۔ میں نے؟ دماغ ٹھیک ہے آپکا۔"

پہلے زروس ہوئی پھر سختی سے کہا۔

"ارے ارے ایسا میں نہیں تمہاری دوست کی امی کہہ رہی تھیں۔"

اب کے یحییٰ کو اسکی گھبراہٹ مزادے رہی تھی کیسے اس لڑکی کی وجہ سے وہ پوری رات کڑا تھا اور اسکی رات بھر کی ہی محنت تھی کہ وہ بہت کچھ صحیح کر چکا تھا ساتھ ساتھ زینب سے منع کروانے کا طریقہ بھی نکال چکا تھا۔۔ تو پھر اب حساب بے باک کرنا تو بنتا تھا۔

"اسکی امی کو غلط فہمی ہوئی ہے"

"خیر جو بھی ہے تم اس رشتے کے لیے انکار کر دو"
سنجیدگی سے کہا۔

"میں کیوں کروں آپ کو مسئلہ ہے آپ کریں۔"
ازلی لاپرواہی سے کہا۔
www.urdu novelsmania.com

میرے پاس ثبوت ہے زینب کے امل والے پورے قصے میں تمہارا ہاتھ تھا اور تم نے امل کا "بھرپور ساتھ دیا تھا اب اگر یہ بات انکل آنٹی کو پتا چلے اور یوشہ کو بھی۔۔ یوشہ کو اگر اس بات کا پتا چلا تو "باقی باتیں وہ خود پتا کر لے گا تم جانتی ہو اسلیے بہتر ہے تم منع کرو۔۔۔"

"تم مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔۔"

وہ غصے سے غرائی۔ آپ جناب سب کو ایک طرف کیا۔۔

"تم دوسروں کی لڑکیاں بھگا سکتی ہو اور میں تمہیں بلیک میل نہیں کر سکتا"
سینے پر ہاتھ باندھتے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"مم میں نے کوئی لڑکی نہیں بھگائی۔"
آواز مضبوط رکھی۔

"افسوس جس دوست کو تم نے بھگایا وہ قبول کر چکی ہے کہ اسکو بھگانے میں تمہاری مدد شامل تھی۔"

"تو اس میں غلط کیا ہے وہ محبت کرتی تھی اس سے۔۔۔"
وہ اب بھی اپنی بات پر ڈٹی تھی۔
www.urdu novelsmania.com

واہ۔۔ ابھی زمین سے پورے نکلے نہیں ہو اور اتنی آگے کی باتیں۔ خیر جس لڑکے کے ساتھ وہ بھاگی
تھی وہ لڑکا فراڈ تھا یعنی تم سمجھ جاؤ جب محبت و جبت جیسی بڑی باتیں سمجھ سکتی ہو تو یہ معمولی سی بات
"ہے۔"

طنز کیا۔

"وہ کہاں ہے۔؟"

ڈوبتے دل سے پوچھا۔

اسکے گھر والوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔۔ تمہاری سوکا لڈ دوستی نبھانے کی وجہ سے وہ بدنام ہو گئی ہے۔۔

کندھے اچکاتے اسکے سر پر ایک اور بم پھوڑا۔

"تنت۔ تم یہ بات مام ڈیڈ کو تو نہیں بتاؤ گے نا؟"
اب کے لہجہ نرم پڑا۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"ایک شرط ہے۔"

"کیا"

یا تو رشتے کہ لیے ہاں کر کے مجھ سے شادی کرلو۔ یا سیدھا سیدھا بنا میرے کندھے پر بندوق رکھے
"رشتے سے انکار کر دو۔"

"تم لڑکے ہو تم کر دو نا۔"
عاجزی کی۔

ابھی کہا تو۔۔ میرے کندھے پر بندوق مت رکھو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہاں لیکن اگر تم نے مجھ سے شادی کے لیے ہاں کی تو میں تمہاری پڑھائی بند کروا دوں گا۔ جاؤ اور انکل کو کہو کہ تم مجھ سے "شادی نہیں کرو گی۔۔"

"امم مام نہیں مان رہی نا۔ ایک کام کرتی ہوں کہہ دوں گی کہ تمہارا کہیں اور ایفیر چل رہا ہے۔"
اسکی آنکھیں چمکی۔

اترو گاڑی سے۔۔ میں آج ہی گھر جا کر کہہ دیتا ہوں کہ میں رشتے سے راضی ہوں منگنی کی جگہ سیدھا "نکاح کریں۔"

"مذاق کر رہی ہوں میں تو۔ میں کچھ کرتی ہوں۔"
فورا بات گھمائی۔

"جیسے منع کرنا ہے کرو پر خبردار جو مجھ پر ٹوپی رکھی۔"

وہ ترچھی نظروں سے گھور کر رہ گئی۔ منع تو اسنے کرنا ہی تھا لیکن خود کو گندا تو وہ کبھی نہیں کرنے والی تھی۔ خاموشی سے اپنے موبائل کی ریکارڈنگ بند کر کے کھڑکی سے باہر دیکھتے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی۔

"کیا ہوا سب خیریت۔۔۔"

وائٹ بورڈ پر مستقل پینسل سے کچھ لکھتے وہ خاصہ پریشان تھا۔

سیچی کے پرکارنے پر اسنے چونک کر دیکھا۔

کچھ خاص نہیں یا ایک کیس ملا تھا مجھے بظاہر بہت آسان تھا میں سمجھا تھا کہ چند دن کا کھیل ہے پر پورا

"مہینہ ہو گیا اب بس ایک ہاتھ کی دوری ہے۔۔۔۔۔"

دوبارہ بورڈ پر مارک کرتے وہ اچانک خوش ہوا جیسے کوئی اہم چیز پتا چلی ہو۔

"اوہ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔۔ اور سناؤ تمہارے گھر میں کیا چل رہا ہے؟"

کرسی پر بیٹھتے سیچی نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

یوشہ نے آنبر واپکا کر اسے دیکھا پھر ہنسا۔۔

"تمہاری اور زینب کی شادی کی باتیں۔"

یچی کے منہ میں کڑواہٹ گھلی پر پھر بھی مسکرا دیا۔

جناب یچی یہ نا بھولیں کہ یہ آنکھیں نہیں ایکسے مشین ہیں۔۔ اس مصنوعی مسکراہٹ کی " ضرورت نہیں۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں ایک سنجیدہ انسان کے لیے بہت مشکل ہے ایک بچکانا لڑکی سے " شادی کرنا۔

یوشہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے مسکراہٹ دباتے مصنوعی دکھ سے کہا۔

"بچکانہ کے ساتھ خاصی بد تمیز اور ضدی بھی ہے۔"

ناچاہتے ہوئے بھی منہ سے پھسل گیا۔ یوشہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا یچی کے منہ سے اسے زینب کی برائی بلکل بری نہیں لگی تھی کیونکہ وہ سچ کہہ رہا تھا۔

گھبراؤ نہیں پولیس مین ہر چیز کو ڈیل کرنے کا طریقہ ہوتا ہے۔۔ میں تمہیں ایسے ایسے نسخے بتاؤنگا کہ " زینب کی تمہاری سامنے زبان نہیں کھلے گی۔

ایک آنکھ دباتے وہ اس کے ساتھ پیر پھیلا کر بیٹھ گیا۔

"کونسا نسخہ۔۔"

تیجی کے دماغ میں فلوقت یہی بات آئی کہ ابھی کچھ ایسا پتا چل جائے کہ زینب کو قابو کر لے کیونکہ اب تک یوشہ نے کوئی ایسی بات نہیں کی تھی اسکا مطلب تھا زینب نے گھر میں انکار نہیں کیا تھا۔

سب سے پہلا نسخہ کا کروچ۔۔"

"یقین کرو اسکے آگے تو زینب کا شاہ (پانی نیچے چلا جاتا ہے۔

بتاتے ہوئے یوشہ ہنسا۔۔ تیجی نے محسوس کیا کہ زینب کے بارے میں بات کرتے یوشہ کی آنکھیں لہجہ انداز الفاظ سب محبت سے چور تھے۔ وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

"تم اپنی لگا میں کب کسے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

یوشہ نے اسے یوں دیکھا جیسے وہ دنیا کا سب سے دکھی انسان ہو۔

میں تو چاہتا ہوں کہ میری لگا میں آج ہی کس دی جانیں پر میرے ماں باپ کو میری آزادی کچھ نہیں"

"بہت زیادہ ہی عزیز ہے۔۔"

منہ بناتے دل کا حال بتایا اسکے انداز پر تیجی ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

"بہت خوب تو خود ہی اپنے لیے کوئی پسند کر لو۔۔۔ منیزہ آنٹی منع نہیں کریں گی۔۔۔"

مشورہ اچھا ہے۔۔۔ پر جو دکھتا ہے وہ ہوتا نہیں آپ کی منیزہ آنٹی صرف آپ کے سامنے نرم ہیں ورنہ "گھر میں انکا رویہ دیکھ لو تو سلام کرنے سے ڈرو۔ اسکے جواب پر سچی کھل کر ہنسا۔

"اچھا ویسے کوئی ہے نظر میں؟"

سچی کے سوال پر اسکے زہن میں نویرہ کا سراپا لہرایا ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی۔

"ہاں ہے تو۔۔۔"

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"کون ہے؟"

ایک اور سوال۔۔۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں پتا۔"

یوشہ کندھے اچکاتے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"مطلب ۔۔۔"

سیکی نے نا سبجھی سے دیکھا۔

"مطلب یہ کہ میں اسے نہیں جانتا وہ کون ہے بس کچھ دن پہلے دیکھا تھا۔"

"تو پھر پتا کیسے لگے گا وہ کون ہے؟"

سیکی بھی کھڑا ہوتا بورڈ کے پاس آیا اور یوشہ کے بنائے مارکس پر غور کرنے لگا۔

تم جانتے ہو یہ میرے لیے بالکل مشکل نہیں ہوگا۔ میرا یہ کیس فائل ہو جائے پھر بس چند گھنٹوں کا "کھیل ہے اسکا مکمل بائیو ڈیٹا میرے سامنے ہوگا۔"

"ہاں سو تو ہے تمہاری سوریس کچھ زیادہ ہی ہے۔"

"آپ ۔۔"

وہ اپنے کالج کے باہر اسے دیکھ سر پر اتر ہوئی تھی۔

"شوگ لگا ہے یا سر پر اتر ہوئی ہو۔؟"

بانیک سے اتر کر وہ اسکے روبرو کھڑا ہوا۔

"نہیں ظاہر ہے خوشی ہوئی ہے۔۔ میں نے نہیں سوچا تھا کہ آپ آج آئینگے۔۔"

مسکراتے ہوئے اسنے اپنا بیگ سامنے کھڑے اپنے محبوب شوہر کے گلے میں ڈال دیا۔

"کیا یا کسی نے دیکھ لیا تو لوگ جو روکا غلام کہینگے۔۔"

اسکا ہاتھ تھامتے وہ ہنسا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"آپکو ڈر ہے؟"

اسنے آنسو روا چکائی۔

"بلکل بھی نہیں۔۔ ڈرتی تو تم ہو جو اپنے اور میرے رشتے کو دنیا کے سامنے پوشیدہ رکھتی ہو۔"

بیگ بانیک پر رکھتے وہ ناراضگی سے بولا۔

"آپ سب جانتے ہیں۔۔"

وہ مسکرا کر اسکے پیچھے بیٹھی وہ بانیک پر بیٹھ چکا تھا۔

"ہاں اسی لیے تو مجھے سمجھ نہیں آتا کہ وہ کوئی ایسی بات نہیں۔۔۔"

میں ایک یتیم لڑکی ہوں میرے ماں باپ کا بھی کچھ پتا نہیں کہ وہ کون تھے جسکی زندگی یتیم خانے میں "گرمی ہو اس لڑکی کو کوئی اتنا اچھا نہیں سمجھتا کہ اپنی اولاد کے لیے پسند کرے۔۔ اور اولاد بھی وہ جو پہلے سے شادی شدہ ہو اور اسکے بچے ہوں۔ سب یہی کہینگے کہ میں نے آپکو اپنی محبت کے جال میں "پھنسا لیا اور میرے کردار پر انگلی اٹھے گی۔۔ جو مجھ سے برداشت نہیں ہوگی۔۔ بولتے بولتے اسکی آواز رندھ گئی۔ وہ جو آج پھر اسکی وہی باتوں پر غصہ ہو رہا تھا اسکی آواز بدلتی دیکھ بانیک روک گیا۔

ایسی باتیں کیوں کرتی ہو؟ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ بیوی ہو تم میری اور یتیم خانے میں رہی ہو یا جہاں "بھی فرق نہیں پڑتا میں ہوں تمہاری پاکیزگی کا گواہ۔۔

"لیکن دوسری بیو۔۔۔" آج پھر اسکی سونیں وہیں اٹکی تھی۔

پہلی ہو دوسری ہو فرق نہیں پڑتا بیوی ہو یہ کافی ہے۔۔ شریعت نے مجھ پر چار شادیاں جائز رکھی ہیں "۔۔ اگر تم چاہتی ہو کہ میں اپنی پہلی بیوی کو تمہارے لیے چھوڑ دوں تو ایسا ممکن نہیں محبت مجھے اس سے بھی ہے۔۔

وہ سنجیدگی میں بہت تلخ بول گیا اسکا اندازہ اسے سامنے کھڑی اسکی محبوب بیوی کی آنکھوں سے آنسو کرتے دیکھ ہو گیا تھا۔

آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں کہ میں کسی کے حق پر ڈاکہ ڈالوں گی۔۔؟ میں تو اب تک اس گلٹ سے نہیں "منکلی کہ میں نے کسی عورت کی محبت اسکے شوہر کو تقسیم کر لیا۔ وہ اسکے سینے پر مکا مارتے ہوئے بولی سڑک سے گزرتے اکا دکا لوگ انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتا میں تمہارے دل اور زہنیت سے بخوبی واقف ہوں جیھی آج تم میرے "دل اور زندگی میں اتنا اونچا مقام رکھتی ہو۔ اور تم نے کسی کا حق نہیں چھیننا ڈاکہ ڈالا ہے میں اسکے سب حقوق پورے کرتا ہوں اسکو اسکے حصے کی محبت دیتا ہوں۔۔

مجھے تکلیف اس بات کی ہے کہ میں تمہارے حق پوری طرح ادا نہیں کر پا رہا۔۔ تم مجھ سے اتنا دور یہاں رہتی ہو کہ ہفتے میں ایک دن بھی مکمل میں تمہارے ساتھ نہیں گزار پاتا۔ اگر تم میرے ساتھ رہو "میں سب کو بتاؤنگا کہ تم بھی میری بیوی ہو تمہاری حق تلفی نہیں ہوگی۔

وہ سمجھاتے ہوئے بے بس ہو گیا وہ کتنی بار تو سمجھا چکا تھا پر سامنے کھڑی لڑکی کی زندگی محرومیوں سے اتنی بھری تھی کہ وہ اپنی آگے کی زندگی بھی ان محرومیوں کی آگ میں جلا رہی تھی۔

"مجھے نہیں چاہیے کوئی حق میں اس میں خوش ہوں۔۔۔"

منہ دوسری طرف کرتے وہ بس اتنا بولی۔ اسکے شوہر نے اسے افسوس سے دیکھا وہ اپنے ساتھ اسے بھی تکلیف دیتی تھی۔

"میرے ماں باپ تمہیں قبول کر لینگے۔۔۔ ٹرسٹ می۔۔۔"

ایک اور کوشش۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

"اور بیوی؟"

اسکے سوال پر اسکا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے۔

"وہ بھی آج نہیں تو کل اس حقیقت کو تسلیم کر لیگی۔۔۔"

"لیکن مجھے نہیں شو کرنا۔۔۔"

وہ ضدی لہجے میں بولی۔

وہ کچھ لمحے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتا رہا پھر اسکو سمجھانے کا ارادہ ترک کرتے ایک گہری سانس لی۔۔

اچھا چلو بیٹھو اور موڈ ٹھیک کرو کسی اچھی جگہ کھانا کھاؤ ننگے پھر میں اپنی زندگی کو شاپنگ بھی کرواؤنگا اور "گھماؤنگا بھی آج کا پورا دن میری مائشہ کے نام" وہ اسے منا تو نہیں سکتا تھا پر یہ دن جو اسکے ساتھ گزرنا تھا اسے یادگار ضرور بنا سکتا تھا۔۔

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

اور اگلی ایپی آپکے لائک پر ڈسپینڈ کرتی ہے۔۔ بہت مایوس کیا ہے آپ لوگوں نے

مجھے ☹️☹️☹️

www.urdu novelsmania.com

جال

قسط۔ نمبر۔ 8

۔ از عمیمہ۔ مکرم #

لیمپ صداقت کے سر پر مارے ہفتہ ہو چلا تھا۔ اور ہفتہ بھر سے صداقت کی طرف سے اپنائی خاموشی اسے بری طرح ڈرا رہی تھی۔ اس بار تو نشاء سے بھی اسے کوئی امید نہیں تھی وہ تو صداقت کی خدمت میں لگی اسے فراموش کر چکی تھی ساتھ ہی بات کرنا یا کسی بات کا جواب دینا بھی بند کر دیا تھا۔

"آپ کہیں جانے کی تیاری کر رہی ہیں۔۔۔"

نشاء کو ملازمہ کو ہدایت دیتے دیکھ وہ بات کرنے کی غرض سے آئی۔

"ہاں رات کو آنا دیر سے ہو یا ممکن ہے صبح ہی آنا ہو تم چلے جانا۔"

نویرہ کو سرے سے نظر انداز کیے وہ ملازمہ کو ہدایت دیتے رہی۔۔۔ نویرہ کو شدید ذلت محسوس ہوئی واپس پلٹنے ہی لگی کے نشاء نے اسے مخاطب کیا۔

www.urdu novels mania.com

اپنی حرکتیں اس قابل کرو کہ تم سے بات کی جاسکے۔"

"تمہارا کل اپوائنٹمنٹ ہے تیار ہو جانا"

نشاء سنجیدگی سے کہتی مڑنے لگی جب نویرہ فوراً اسکے سامنے آئی۔

"کس چیز کا؟"

شدید حیرت سے پوچھا۔

"اسکا۔۔"

نشاء نے اپنا ہاتھ اسکے سامنے کیا جس پر اب تک سفید پیٹی بندھی تھی یہ وہی زخم تھا جو نویرہ کے چھری مارنے سے ہوا تھا۔

"اسکا۔۔"

اب کے اسنے نویرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسکی ہتھیلی کھولی جس میں جا بجا کٹ لگے تھے۔۔
کچھ زخم تازہ تھے اور کچھ نشان کی صورت۔۔
نویرہ کی آنکھیں پل میں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔

صداقت صحیح کہتا تھا کہ مجھے تم پر پہلے توجہ دینی چاہیے تھی۔ تم نفسیاتی ہو گئی ہو۔۔ تمہیں اندازہ ہے۔۔"

نشاء کی تلخ بات پر اسکے گلے میں گٹی ابھری منہ سے کچھ بولا ناگیا اسنے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

تم ہو گئی ہو نویرہ تمہاری حرکتیں تمہیں کہاں سے نارمل لگتی ہیں؟ پہلے ماں پر حملہ کیا پھر صداقت پر۔۔
"جس نے تمہیں پیار دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اور تم نے کیا کیا۔۔"

"وہ میرا۔۔۔ باپ نہیں ہے۔"

وہ یکدم اتنی زور سے چیخی کہ نشاء ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

"نویرہ۔۔۔"

اب کے نشاء کا ہاتھ بلند ہوا تھا جسے پیچھے سے صداقت نے تھاماتھا۔

میں اور تمہاری ماں رات کو پارٹی میں جا رہے ہیں۔"

"اپنا کمرہ اور باقی دروازے لاک کر لینا ممکن ہے صبح واپسی ہو بہت سنجیدگی سے کہتے وہ نشاء کو بازو سے تھامے مڑنے لگا۔

چھوڑیں مجھے صداقت آپکی اسی محبت نے اسے بگاڑ دیا ہے۔"

"توجہ کے ساتھ ساتھ اسے تمیز سیکھنے کی بھی ضرورت ہے۔

نشاء نے بازو پھڑواتے نویرہ کو دیکھا جو سرخ چہرہ جھکائے اپنی زخمی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی۔

"پچی ہے چھوڑو سمجھ جائیگی۔۔۔ چلو"

صداقت نے اسکا بازو سہلاتے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔

کل تمہارا اپوائنٹمنٹ ہے۔۔ بنا کسی حجت کے چل لینا نویرہ مجھے مجبور مت کرنا کہ میں کوئی سختی "کروں ورنہ تمہیں کچھ عرصے بعد پاگل خانے کی ضرورت پڑیگی۔
نویرہ کو وارننگ دیتے وہ مڑ گئی۔ صداقت نے ایک نظر نویرہ کو دیکھا پھر خود بھی کچن سے نکل گیا۔

"سر۔۔"

جمال نے پکارا۔۔

"ہمم۔۔"

سیکھی فائل پر جھکا مصروف تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"سر وہ کوئی حادثہ نہیں تھا۔"

اسکے جملے پر سیکھی کے ساتھ زوہیب نے بھی سر اٹھایا۔

"مطلب۔۔"

کا تو "Childabusement" سر جس گروہ کو ختم کر کے ہم سمجھ رہے تھے کہ وہی گروپ ہے "ہم غلط تھے۔"

اسکی بات پر یحییٰ کے ہاتھ میں پکڑاپین فائل پر گرا۔ زوہیب کی حالت بھی یحییٰ سے مختلف نہ تھی وہ جمال کو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو جمال۔"

اگر یہ سچ تھا تو یہ یحییٰ کے لیے بدترین خبر تھی۔

"سرتین دن پہلے ایک گیارہ سالہ بچے کی گمشدگی کا پرچہ کٹوایا گیا تھا۔"

"تو اس بات کا اس کیس سے کیا تعلق جمال یہاں تو آئے دن ایسے پرچے کٹتے ہیں۔"

اب کے زوہیب نے گفتگو میں حصہ لیا۔

"سربات یہ ہے کہ وہ بچہ مل چکا ہے۔"

"جمال یہاں کوئی فلم چل رہی ہے جو اتنا تجسس بڑھا رہے ہو۔؟ جو بات ہے سیدھا سیدھا کہو۔"

یچی کے تاثرات خطرناک حد تک سرد تھے۔ زوہیب کا حال بھی کچھ الگ نہیں تھا۔
جمال نے گہری سانس لیتے ہاتھ کمر سے نکال کر فائل ٹیبل پر رکھی۔

اس بچے کی لاش ایک سنسان علاقے سے کچرے کے ڈھیر سے ملی ہے جسے آدھے سے زیادہ جنگلی
جانور کھا چکے تھے۔

پوسٹ مارٹم کی رپورٹ سے پتا چلا ہے کہ اسکے جسم سے گردے دل اور بہت سے اعضاء نکال لیے
گئے ہیں۔

بتاتے ہوئے جمال کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے جسے اسنے روکا نہیں اور وہ نبی اسکے گالوں پر بہہ گئی۔

یچی سننے کے ساتھ ساتھ فائل پر جھکا تھا فائل پڑھتے ایک بار پھر اسکا جسم لرزاتا تھا۔

"ممکن ہے یہ کوئی دوسرا اور نیا گروہ ہو۔"

زوہیب کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہوئی تھیں۔

"نہیں جمال صحیح کہہ رہا ہے زوہیب یہ وہی گروہ ہے۔ ہمیں ہماری فتح میں الجھا کروہ اپنا کام کر گیا۔"
بولتے ہوئے یچی کی حالت شکستہ تھی۔ جیسے وہ سب ہار گیا ہو۔

صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔ ہم نے فتح کی خوشی مناتے اس بات پر غور ہی نہیں کیا کہ اس کیس کے بعد "پچیس فیصد اغواء کے پرچوں میں اضافہ ہوا ہے۔ جمال نے آنسو صاف کرتے مزید آگاہ کیا۔

"پر اب ایسا نہیں ہوگا سریہ آخری جیت تھی انکی۔" زیر نے کیبن میں داخل ہوتے سرد لہجے میں کہا۔

"میں یہ فائل پڑھ کر بہت کمزور پڑ چکا ہوں زیر۔" سیکٹی نے سر ہاتھوں میں تھام کر بے بسی سے کہا۔

"سر اگر پولیس بے بس ہو گئی تو ایسی فائلز روز پڑھنے کو ملیں گی۔" زیر کی بات پر سیکٹی طنزیہ ہنسا۔

جال بنا کے ہمیں پھنسا دیا "invisible" ہم بھی بیکار ہی تو ہیں زیر انہوں نے کتنی آسانی سے "اور ہمیں علم ہی نا ہوا۔"

"تو انکا جال انہیں پرالٹنے کا وقت ہے۔۔ وہ بھی ابھی اپنی فتح کے جوش میں ہونگے اس بات سے"

"انجان کے ہم انکی حقیقت جان چکے ہیں۔

زیر نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے سنجیدگی سے کہا۔

"تمہارے دماغ کیا چل رہا ہے؟"

زوہیب نے سنجیدگی سے اسکا پلان جاننا چاہا۔

"انکو چارہ ڈالو وہ ابھی انجان ہونگے ہماری آگاہی سے۔ صحیح وقت یہی ہے"

زیر کی بات سمجھتے ہی انکی نے پر سوچ انداز میں گردن ہلائی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو زیر یہ صحیح وقت ہے۔"

سچی نے ہامی بھری۔

www.urdu novelsmania.com

"پھر کرنا کیا ہے؟"

زوہیب کی طرف سے سوال آیا۔

پھر زیر انکو تفصیل سمجھانے لگا۔ اسے اس کیس کی خبر کل رات کو ہی ہوئی تھی اور پوری رات اسنے سوچتے اور پلان بناتے گزار دی تھی۔

اسکا پلان سننے کے بعد یحییٰ مطمئن نظر آ رہا تھا۔ جمال اور زوہیب بھی بنا کسی سوال کے خاموش تھے یعنی انہیں بھی کوئی اختلاف نہیں تھا۔

وہ ہاتھ میں چھری پکڑے اس باریک سی تیز دھار چھری دیکھ رہی تھی۔ اسکا دل اسے اکسا رہا تھا کہ وہ یہ چھری صداقت کی آنکھوں میں گھونپ دے جو اسے اتنی گندی نظروں سے دیکھتا ہے۔۔

رات کا پہر تھا نشاء اور صداقت پارٹی میں گئے تھے گھر سفسان تھا۔ لیکن پھر بھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی وجہ یہی تھی کہ اسے یہاں کے درو دیوار سے بھی خوف محسوس ہوتا تھا۔ جلد ہی اسکی سماعت سے ایک آواز ٹکرائی اگر وہ نارمل زندگی گزارتی ہوتی تو یقیناً وہ اس معمولی سی ہلچل کو نظر انداز کر دیتی پر جن حالات کی وہ عادی تھی یہ معمولی نہیں تھا۔ کمرہ لاک ہونے کے باوجود وہ اگلے لمحے کمرے میں چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہی تھی اسکے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔

اپنے ہاتھ میں چھری دبائے وہ یہ بھی محسوس نہ کر سکی کہ اسکی ہتھیلی بری طرح زخمی ہوئی ہے۔ جلد ہی اسے الماری کے قریب چھپنے کی چھوٹی سے جگہ ملی جہاں وہ چھپ کر سانس روکے بیٹھ گئی۔ آنکھوں سے بے شمار آنسو بہنے لگے۔ لیکن ہچکی یا سسکی ایک بھی ناٹکی بلکہ وہ تو سانس روکے بیٹھی تھی۔

اسکی توقع کے عین مطابق اسکے کمرے کا لاکڈ دروازہ کھلتا چلا گیا۔ وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی گھر کے لاکڈ دروازے صرف صداقت ہی کھول سکتا تھا کسی ملازم کی ایسی جرأت نہیں تھی اور نشاء کے پاس اتنی فرصت نہیں تھی۔

"مجھے معلوم تھا میری جان کے تم میری آہٹ پہچان جاو گی۔"

کینگلی سے ہنستے اسنے دروازہ بند کر دیا۔ نویرہ کا دل اچل کر حلق میں آیا ہاتھوں میں پکڑی چھری پر گرفت مضبوط ہوئی اور کھال کو چیرتی گوشت بھی چیر گئی پر ڈردرد سے کہیں زیادہ تھا۔

تم بچپن میں بھی صحیح سے نہیں چھپتی تھی نا تمہیں اب چھپنا آیا ویری بیڈ۔ اس طرح کھیلنے میں مزہ " نہیں آتا۔

فرش پر اسکے گرے خون کے قطرے صداقت کو اسکے چھپنے کی جگہ بتا گئے تھے۔ نویرہ کا وجود بری طرح کانپنے لگا اور وہ ڈرتے ڈرتے کھڑی ہوتے باہر نکل آئی۔

"واہ ڈارلنگ۔۔ فرمانبردار ہو گئی ہو۔"

اسکے باہر نکلنے پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

کیا ہوا ایسے ڈر کیوں رہی ہو؟۔"

تمہارے خاطر اتنی رنگین محفل قربان کر کے آیا ہوں۔ تمہارے خاطر اپنی حسین بیوی کسی اور کی ذمہ داری پر چھوڑ کر آیا ہوں۔

کمینے پن سے ہنستے وہ نویرہ کے قریب آیا اگلے ہی لمحے نویرہ کا ہاتھ اسکی جانب بڑھا جسے وہ تھام گیا۔ اسکے ہاتھ میں پھل کا ٹٹنے کی پھری تھی۔

تمہاری فرمانبرداری سے میں بخوبی واقف ہوں میری جان پر تم مجھ سے ناواقف ہو میری ڈھیل کو "اپنی بہادری سمجھنے لگی ہو۔۔۔ آج تم پر اپنی اور تمہاری حقیقت اچھے سے واضح کرونگا۔ غصے سے کہتے اسنے نویرہ کے ہاتھ سے پھری چھین کے پھینکی اس سے پہلے وہ مزید کچھ سوچتا یا کرتا کوئی باریک سی چیز اسکی آنکھ میں گھستی چلی گئی۔ وہ بری طرح چیختا فرش پر گر کر ٹر پنے لگا۔ اپنے زخمی ہاتھ میں دبائی باریک پھری وہ اچانک صداقت کی آنکھ میں گھونپ چکی تھی۔ اسکی چیخوں کی پرواہ کیے بغیر وہ باہر کی جانب تیزی سے بھاگی بھاگتے بھاگتے اسکا ڈوپٹہ کسی چیز میں اٹک کر گردن کو پھیلتا وہی رہ گیا لڑکھڑانے کی وجہ سے سرد روازے سے ٹکرایا۔ وہ بنا کچھ سمجھے واپس سے اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر باہر کی جانب بھاگی۔

چوکیدار نے اسے یوں روتی اجڑی حالت میں بھاگتے دیکھا تو روکنا چاہا پر اندر سے آتی روح دہلا دینے والی چیخوں سے اندر بھاگا۔

نویرہ بھاگتے بھاگتے روڈ پر سیدھ میں بھاگتی چلی گئی۔

"مجھے۔۔ چھوڑ دو۔۔ تمہاری زندگی بدل جائیگی۔"

اپنے کمرے میں بیڈ پر اپنے بندھے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کر کر کے وہ ہلکان ہو چکا تھا۔ سوائے منت کرنے کہ اور کوئی راستہ اس کے پاس تھا نہیں۔

میرے پاس زیادہ وقت نہیں اور یقین کرو تمہیں ایسے چھوڑنے میں مزہ مجھے بھی نہیں آ رہا پر تم جیسے

"جانور پر اپنا وقت برباد کرنا میں ضروری نہیں سمجھتا

کہتے ساتھ اسنے ریوالر کی نال اسکی پیشانی پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔

خون کے چھینٹے اس کے منہ پر اڑے اسنے گنداسا منہ بناتے کمرے میں لگے سفید پردے سے منہ

صاف کیا۔۔

www.urdu novels mania.com

"مرتے مرتے مجھے بھی غلیظ کر گیا اب پورے ہفتے غسل لینا پڑیگا۔"

حقارت سے اسکے مردہ وجود کو دیکھتے یوشہ کھڑکی سے باہر کود گیا۔

ایک نظر بے ہوش ہوئے کتوں پر ڈالی اور گھر کی دیوار پھلانگ گیا۔۔

ابھی وہ گاڑی تک پہنچا ہی نہیں تھا جب کسی نے تیزی سے اسکا بازو کھینچا۔

"پپ۔۔۔ پلیز۔۔۔ مم۔۔۔ میری مدد کریں۔۔۔ مجھے یہاں سے نکلنا۔۔۔"

وہ جو مدد طلب کرتی بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی۔ سامنے وہی کچھ ہفتوں پرانا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی۔

"تم۔۔۔"

یوشہ اسے پہلی نظر میں پہچان چکا تھا اور پہچانتا بھی کیوں نا وہ اسے بھولی ہی کب تھی۔ لیکن اسکی یہ اجڑی حالت ہاتھ ماتھے سے بہتا خون اور چھلی ہوئی گردن صحیح معنوں میں اسے پریشان کر گئے تھے۔

نورہ نے نفی میں سر ہلاتے اگلے ہی لمحے بھاگنا چاہا پر یوشہ نے اسکا بازو تھام لیا۔ اور پھر بنا کچھ کہے یا سنے اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر زبردستی بٹھا کر گاڑی لاک کی اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اتنا تو وہ بھی سمجھ چکا تھا کہ یہاں اس وقت رکنا مناسب نہیں تھا۔

"مجھے۔۔۔ چھوڑ دیں۔۔۔ کہاں۔۔۔ لے کر۔۔۔ جارہے ہیں۔۔۔"

وہ روتی ہوئی خوف سے کپکپاتی لیکن اسکی آواز اتنی بلند تھی کہ یوشہ کو لگا وہ چیخ رہی ہو۔

"تم کچھ دیر خاموش رہو گی۔۔"

وہ اس سے بلند آواز میں بولا تو اسے خاموش ہونا پڑا۔۔

جاری ہے

سوری فارلیٹ۔۔۔۔۔ لائک کرنا نا بھولیں اور اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں

جال #



قسط۔ نمبر۔ 10_9 #

از۔ عمیمہ۔ مکرم #

بیوٹیشن کا منہ بری طرح خراب تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس سر پھری لڑکی کے منہ پر دو ہاتھ دے مارے پر صرف سوچ ہی سکی۔

زینب جو اپنی ساری محنت برباد ہونے پر ماتم کناں تھی اپنا سارا غبار یوٹشن پر نکالتے وہ کبھی اسکے بنائے بال کھول دیتی تو کبھی میک اپ دھو دیتی۔

"زینب کیا چاہتی ہو؟"

تیسری بار اسکو میک اپ دھونے کے لیے اٹھتے دیکھ نمیزہ کا دماغ چکا گیا۔ وہ جتنا سوچ رہی تھی کہ آج کے دن اس پر غصہ نہیں کر لگی وہ اسے اتنا ہی اکسا رہی تھی۔

"مجھے میک اپ پسند نہیں آیا اسلیے دھورہی ہوں؟"

میک اپ تو بہت اچھا ہوا ہے اور تمہیں کیا پسند نہیں آیا اسکا اندازہ مجھے بخوبی ہے۔"

اسکا طنز تکی پر تھا۔

www.urdu novels mania.com

"پھر بھی زبردستی کر رہی ہیں آپ میرے ساتھ۔"

اسکے غصے سے کہنے پر نمیزہ نے اسے یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہو ان سب کے سامنے مار کھاؤ گی یا اکیلے میں لے جا کر جوتے لگاؤں۔

"گھورنا بند کریں نہیں دھورہی میک اپ"

جو بھی تھا دل میں ایک منیزہ کا ڈر ہی تو تھا۔ منیزہ کی جتنی نظروں سے پریشان وہ واپس بیٹھ گئی۔
لیکن بیوٹشن کے چہرے پر پھیلی جیت کی مسکراہٹ اسے سرتاپا سلگ گئی۔

"ہو گئی نا میں تیار اب باقی سب کو کون تیار کریگا؟"

زینب کی تیز نظروں کے بدلے اسنے بھرپور مسکراہٹ زینب کی جانب اچھالی کہ وہ مزید سلگ گئی۔

میں کتنی بڑی پاگل ہوں اسکے بھروسے بیٹھ گئی اسکو تو اتنی حسین کم عمر لڑکی مل گئی وہ بھلا کیوں منع کریگا۔ میں اسکی چال نہیں سمجھ پائی۔

"جسٹ ویٹ اینڈ وارج جناب یگھی وہاں مارونگی جہاں تمہیں پانی بھی نصیب ناہو۔
غصے سے لال پسلی ہوتی وہ یگھی کو دی جانے والی سزاؤں کے متعلق سوچ رہی تھی۔

"آہاد؟ یوشہ کہاں ہے؟"

منیزہ نے لان میں انتظامات دیکھتے آہاد کو پکارا۔
وہ ہاتھ جھاڑتے منیزہ کی جانب آیا۔

"اسے چھوڑو میری بھی فکر کر لیا کرو میرے ساتھ تو تم سوتیلی بچوں والا سلوک کرتی ہو۔"
منیزہ کے سوال کو مزاق میں اڑاتا وہ منیزہ کا ہاتھ تھام گیا۔

صرف ہاتھ تھامتے ہی رہیے گا۔۔۔ پتا نہیں وہ دن کب آئے گا جب کبھی محبت سے ان ہاتھوں میں "ڈائمنڈ بریسلیٹ آئیگا یا کنگن ہی سہی۔۔۔"

نیزہ کی فرمائش پر آہاد نے فوراً ہاتھ چھوڑ دیا۔ جس پر نیزہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جس پر اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی واپس ہاتھ تھاما۔

"جانتی ہو میری منی تمہاری مثال کنویں جیسی ہے۔"

"کیوں؟"

نا سمجھی سے پوچھا۔

"جس میں ساری عمر بھی پانی ڈالتا رہوں تو وہ نہیں بھرے گا۔"

آخر میں وہ ہاتھ چھوڑنا قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔ نیزہ سنجیدگی سے اسے گھورنے لگی۔

"جناب تک دلایا ہے نامسٹر آہاد آپ نے وہ دونوں آپ کی بیٹیوں کے لیے ہی رکھا ہے۔"

غصے سے کہتے وہ پلٹ گئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ فیضہ میں ایک بدلاؤ آیا تھا کہ اسے غصہ بہت جلدی آ جاتا تھا اس میں بھی قصور آھا دکی محبت کا ہی تھا جو بڑھتی ہی جاتی تھی۔

"ارے منی سنو تو"

"خبردار آھا اگر مجھے ایسے بے ہودا نام سے پکارا۔"
پلٹتے انگلی دکھا کر کہا۔

میری چھوٹی سی منی کی چھوٹی سی انگلی۔۔۔"
"دلا دونگا کنگن بھی اور بریسلٹ بھی۔"

"اب ایسے منہ تو مت بناؤ"
www.urdu novels mania.com

فیضہ کو بے زارگی سے ادھر ادھر دیکھتے پیار سے کہا۔

"کب دلائینگے۔"

"ہااااا۔۔۔ دلا دونگا تھوڑا صبر تو کرو۔۔۔"

"نفیزہ: "اچھا خیر یوشہ کہاں ہے حورین پہنچنے والی ہے۔"

"ضروری کام سے گیا ہے۔۔ کہہ رہا تھا وقت پر پہنچ جائیگا تم فکر مت کرو آجائیگا۔"

نفیزہ اثبات میں سر ہلاتے وہیں کھڑی آحاد کے ساتھ انتظام دیکھنے لگی۔

جس ازیت اور پریشانی میں یگی مبتلا تھا اسے زینب یا اس سے جڑنے والے رشتے کا خیال ہی نہیں رہا " تھا آج اسکی منگنی تھی پر اس کے زہن میں کیس چل رہا تھا۔ یہ کیس اس کے لیے زینب سے کہیں زیادہ ضروری تھا۔

www.urdu novelsmania.com

منگنی میں نا آنے کی اس نے حورین کو بہت وجوہات بتائیں لیکن پھر حورین کی خواہش کے آگے بے بس ہو گیا۔

اسکے چہرے پر چھائی غیر معمولی سنجیدگی سے آہاد اور صبح دونوں اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ پریشان ہے اسلیے زیادہ وقت لیے بغیر منگنی کر دی۔

منیزہ نے یوشہ کے لیے روکنا چاہا پر آہاد کے سمجھانے پر مان گئی۔

منگنی کے بعد وہ سب وہاں اپنی باتوں اور ہنسی مزاق میں مصروف ہو گئے اور تیجیٰ معذرت کر کے وہاں سے نکل گیا۔

"کس سے بچ کر بھاگ رہی تھی؟"

اتنی رات کو اس کا گھر سے بھاگنا وہ بھی اس حالت میں یہ معمولی نہیں تھا اور اسکی نظروں سے اسکی کہانی چھپی نہیں رہی تھی۔

www.urdu novels mania.com

"وو۔۔ وہ گھر میں۔۔ ڈاکو آگئے تھے۔"

اپنے آنسو صاف کرتے دھیمی آواز میں کہا۔ اسے اپنے ساتھ بیٹھے انسان سے بھی خوف آ رہا تھا۔ تھا تو وہ بھی مرد ہی۔

"کہاں جاؤ گی۔۔"

گاڑی کی رفتار ہلکی کرتے پوچھا۔

"مجھے۔۔۔ درالامان چھوڑ دیں۔"

اپنے ہاتھوں کو آپس میں مروڑتے وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ یوشہ کو اسکے ہاتھ مروڑنے پر سخت کوفت ہوئی اسکی ہتھیلیوں کے زخم اسکی آنکھوں سے مخفی نہیں رہے تھے۔

میں کسی کی عزت کو یوں دارالامان میں نہیں چھوڑ سکتا۔"

"میں پولیس کو فون کر دیتا ہوں پھر تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا۔"

یوشہ کی بات پر اسکے چہرے کا رنگ فق ہوا۔ اسکے بچنے کے تو پہلے ہی کوئی چانس نہیں تھے پر اب جو وہ کر آئی تھی اسکے بعد بہت بھیانک موت اسکی منتظر ہوتی۔

"میر۔۔۔ می مرضی۔۔۔ میں کہیں۔۔۔ بھی جاؤ۔۔۔ آپ دارالامان چھوڑ دیں۔۔۔"

غصے کے باوجود اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"دارالامان میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا یا تو پھر تم میرے ساتھ چلو میرے گھر"

نورہ اسے خوف سے دیکھنے لگی۔

ایک طرف سے عزت بچا کر بھاگی تو دوسری طرف دوسرا تیار بیٹھا تھا۔

اسنے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

اسے یوں خوف سے نامیں سر ہلاتے دیکھ یوشہ کو ان لوگوں سے نفرت ہوئی جن کی وجہ سے وہ اس طرح بیہوش کر رہی تھی۔

تمہارے پاس دو آپشن ہیں۔۔۔"

ایک یا تو تم مجھ سے نکاح کر لو اور دوسرا یہ کہ میں تمہیں واپس تمہارے گھر چھوڑ کر آؤں۔۔

"میں پوری رات سڑکوں پر گاڑی نہیں دوڑا سکتا جلدی سے بتاؤ کیا کرنا ہے؟"

موڑ کاٹتے اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔

نورہ نے دکھ سے اپنے زخم لگے ہاتھوں کو دیکھا اور آنکھیں میچ گئی۔ ایک طرف کواں تو دوسری طرف کھائی تھی۔

اگر وہ واپس گھر جاتی تو اس کا سوتیلہ باپ اس کی زندگی جہنم کرنے بیٹھا تھا اور اگر اس انجان انسان سے نکاح کرتی جس سے اس کی محض دوسری ملاقات تھی وہ بھی اچھی نہیں تو یہ بھی مصیبت ہی تھی۔۔

[illegible]

اسنے جملہ ادھوراچھوڑ دیا۔

اتنی رات کو لڑکی کے گھر سے بھاگنے کی وجہ اکثر محبوب ہی ہوتا ہے اور تمہیں دیکھ کر میں یقین سے " کہہ سکتا ہوں کہ تمہارے بھاگنے کی وجہ کوئی لڑکا نہیں۔۔ دوسرے صورت میں تم گھر سے بھاگی ہو اور وہ وجہ میں بہت اچھے سے سمجھ رہا ہوں تمہارا ہلیہ بیان کر رہا ہے۔

اسکی گردن اور ماتھے سے رستہ خون دیکھ وہ معاملہ سمجھ چکا تھا۔

اگر یتیم خانے ہی جانا ہے تو اس سے بہتر ہے واپس اپنے گھر چلی جاؤ یقین کرو وہ زیادہ محفوظ جگہ "ہوگی۔۔

اپنی حقیقت سے پردہ اٹھتے دیکھ وہ بے یقینی سے یوشہ کو تنخنے لگی جو سامنے سنسان روڈ کو دیکھ رہا تھا بھلا وہ شخص کیسے اسکے بنا بتانے اتنا بڑا معاملہ سمجھ سکتا تھا۔ اسے یکدم گھٹن ہونا شروع ہوئی اپنا کردار ایک مجرم لگنے لگا جیسے سامنے پیٹھا شخص اس سے گھن کھا رہا ہوں۔

www.urdu novels mania.com

"آپ مجھے چھوڑ دیں باقی میرا مسئلہ ہے۔۔"

اب کے وہ جتنی غصے سے بولی تھی یوشہ بھی چونکا تھا وہ غصہ دراصل یوشہ پر نہیں بلکہ اپنی حالت پر تھا۔

"سوری ممکن نہیں۔۔ میں کسی کی عزت سے نہیں کھیل سکتا۔۔ آپ کو گھر چھوڑنا لازم ہے۔۔"

"یہ آپک۔۔۔ مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

"جس کو میں اپنا سمجھ لوں پھر وہ میرا ہی ہوتا ہے اور اب میں اس مسئلے کو بھی اپنا سمجھ چکا ہوں۔۔۔" وہ یہ ناکہ سکا کہ وہ اسے بھی اپنا سمجھ چکا ہے۔۔۔

تو پھ۔۔۔ ر آپ مج۔۔۔ ہے ایسے ہی اپنے گھر لے جائیں۔۔۔ جہاں آپکی۔۔۔ امی وغیرہ۔۔۔ بھی "رہتی ہوں۔۔۔ میں نکاح نہیں کرونگی اسکو یہی فحلال مسئلے کا حل لگا وہ کسی صورت واپس گھر نہیں جاسکتی تھی۔

میں کسی اور کی عزت کو بھی اپنے گھر نہیں لے جاسکتا۔۔۔" میرے گھر آنے کے لیے تمہیں میری عزت بننا ضروری ہے تاکہ تمہاری عزت بچاتے میری "عزت پر حرف نا آئے۔۔۔" مسکراہٹ بمشکل روکی۔۔۔ وہ اسکی باتوں میں آرہی تھی ساتھ دل سے شکر بھی کیا کہ اگر آج پھر اسکا یہاں آنے کا اتفاق نا ہوتا تو شاید نویرہ اور اپنا بہت بڑا نقصان کر بیٹھتا۔۔۔

جلدی بولونکاح کروگی یا تمہیں تمہارے گھر پہنچاؤں۔۔۔ اور کوئی دوسرا آپشن تمہارے پاس ہے "نہیں۔۔۔"

روڈ کے ایک طرف گاڑی روک کر اس نے اپنا رخ نویرہ کی طرف کیا۔ وہ اسے ہی وحشت زدہ سی دیکھ رہی تھی۔

ٹرسٹ می مجھے تم سے کوئی مفاد حاصل نہیں کرنا ناہی میں تم پر ظلم کرنے کا سوچ سکتا ہوں۔ لیکن اگر "میں تمہاری عزت بچانے کے سہارا دیتا ہوں تو سوال پھر بھی تمہاری عزت پر ہی آئیگا کہ میں کون لگتا ہوں تمہارا۔ جب سب ٹھیک ہو جائے تو تم بے شک اپنا راستہ الگ کر لینا۔

اسکے کانپتے ہاتھ اور بہتے آنسو دیکھ یوشہ نے سنبھالنا چاہا پر وہ بدلے میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

دیکھو مجھے حوصلہ دینا بالکل نہیں آتا نا ہی چپ کروانا۔ میری کبھی لڑکیوں سے اس نوعیت کی دوستی " نہیں رہی اسلیے پلیمز رونا بند کرو اور مجھے بتاؤ۔ "

اسکے اس طرح رونے پر وہ پریشانی سے منہ پر ہاتھ پھیرتے ٹیٹو اسکی جانب بڑھایا۔

وہ مج۔۔۔ھے نہیں۔۔۔چھوڑے گا۔۔۔اب۔۔۔تو میں نے۔۔۔۔۔اس۔۔۔اسکی"

"آ نکھ۔۔۔بھی۔۔۔پھوڑ دی۔۔۔"

وہ رونے کے درمیان اتنا ہی بولی یوشہ نے اسے یوں دیکھا جیسے نویرہ نے کوئی لطیفہ سنایا ہو وہ لڑکی جو بننا اٹکے بات ہی نا کر سکتی ہو وہ بھلا کیسے کسی کی آنکھ پھوڑ سکتی تھی۔

لیکن اسکے آنسو اسکی سچائی کے گواہ تھے۔۔

"کس کی آنکھ شہید کی ہے تم نے۔۔؟"

بے یقینی سے سوال کیا۔

"صد۔۔ اقت کی۔۔"

"کون صد۔۔۔۔ اقت؟"

اسی کے انداز میں پوچھا۔

"میری۔۔ ماں۔۔ کا شوہر۔۔"

نفرت سے کہا۔

"تمہاری ماں کا شوہر تمہارا باپ ہوا اور تم نے اپنے باپ کی آنکھ۔۔۔"

"وہ نہیں ہیں میرا باپ"

بنا اٹکے چنجتی وہ یوشہ کو ایک بار پھر حیراں کر گئی۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔ نہیں ہے وہ تمہارا باپ میں مان گیا اور باقی معاملہ بھی سمجھ گیا۔" اسکے چیخنے پر وہ سیدھا ہوتا روڈ پر نظریں جما گیا۔

ایک نظر نویرہ کی زخمی حالت کو دیکھتے اسنے مٹھیاں بھیجنے لیں یہ تو طے تھا وہ صداقت کو کسی صورت نہیں بخشنے والا تھا۔ ایک آنکھ نویرہ نے پھوڑی تھی دوسری کو پھوڑنے کا ارادہ وہ کرچکا تھا۔

"تمہارا کوئی رشتہ دار نہیں ہے قریبی۔؟"

کسی سوچ کے تحت پوچھا۔

جواباً نویرہ کے نامیں سر ہلانے پر وہ اپنے ارادے پر فیصلے کی مہر لگا گیا۔

نویرہ تمہارے پاس واقعی دورا سستے ہیں۔ میں تمہیں یوں دارالامان نہیں چھوڑ سکتا۔ واپس تم گھر جا نہیں سکتی اور بنا کسی رشتے کے میں تمہیں ساتھ رکھ نہیں سکتا

"اسلیے اب تم بتاؤ واپس اپنے گھر جاؤ گی یا میرے۔"

انداز حتمی تھا۔

نویرہ ایک بار پھر اسکو دیکھتے اپنے ہاتھ مروڑنے لگی۔ یوشہ نے گہری سانس لیتے پیچھے سیٹ سے پانی کی بوتل اٹھائی اور نویرہ کے ہاتھ سیدھے کرتے اسکی دونوں ہتھیلیوں پر رکھ دی۔

"یہ بوتل ہلنی بھی نہیں چاہیے۔"
سختی سے کہا۔

"جلدی جواب دو انسان ہوں میں نیند آتی ہے مجھے بھی۔"
خاموشی بڑھتے دیکھ طنز کیا۔

"آپ۔۔۔ مجھے۔۔۔ کہاں لے جائینگے۔۔۔"

"ظاہر ہے جنت میں تو نہیں لے جاسکتا وہ تو مرنے کے بعد ہی ملے گی۔ اپنے گھر ہی لے کر جاؤنگا۔"
وہ نویرہ پر یہ ظاہر کر رہا تھا کہ اسے نویرہ کی ذات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے وہ محض اس کو اکیلا دیکھتے اس پر احسان کر رہا ہے۔

دوسری طرف نویرہ کو اسکا انداز بہتک آمیز لگا پر کہیں دل کے ایک کونے میں یہ اطمینان بھی تھا کہ
اسے اسکی ذات سے کوئی واسطہ نہیں۔

"میں اکیلے۔۔۔ نہیں۔۔۔ رہو گی ا۔۔۔ آپکے ساتھ۔۔۔"
خوف سے کہا۔

اہوواکڑتو دیکھو زرا۔ ڈیمانڈز ایسے بتا رہی ہیں محترمہ جیسے مجھ پر احسان کر رہی ہیں۔ میں بھی تمہیں "اپنے ساتھ رکھنے کے لیے ٹپ نہیں رہا صرف مدد کر رہا ہوں اسکو کچھ اور مت سمجھو۔ ٹرغ کر جواب آیا نویرہ لب بھیج گئی۔

"ج۔۔ جہاں آپکے ماں۔۔ باپ۔۔۔ رہتے۔۔ ہیں آپ۔۔ وہیں لے جائینگے۔۔۔ نا؟"

پر لکھ کر دے دے کہ وہ اسے اپنی ماں "Stamppaper" وہ صرف اتنا چاہتی تھی کہ یوشہ اسے بہن کے ساتھ رکھے گا اور اسے دیکھے گا بھی نہیں۔

ظاہر ہے اب مفت میں تو تمہارا خرچہ اٹھاؤنگا نہیں۔ بدلے میں تمہیں گھر کے کام کاج میں میری "بوڑھی ماں کی مدد کرنی پڑیگی۔ انکو ایک اچھی کیمر ٹیکر کی ضرورت ہے اسلیے تمہیں آفر کی ورنہ مجھے تم سے "ایسی کوئی طوفانی ہمدردی بھی نہیں۔

خوف کی جگہ اب غصہ لے رہا تھا وہ گاڑی چلاتے مستقل اسکی بے عزتی کر رہا تھا۔

لیکن اب اسے یوشہ ہی بہترین راستہ لگ رہا تھا۔ عزت جانے سے بہتر بے عزتی تھی یہ سوچتے وہ خاموش ہو گئی۔

"جھاڑو وغیرہ لگا لیتی ہو؟"

خاموشی طویل ہوتے دیکھ یوشہ نے پھر بات کا آغاز کیا۔

"نہیں۔۔"

وہ ہلکا سا منمنائی۔

"کھانا بنا لیتی ہو؟"

ایک اور سوال۔۔

"نہیں۔۔"

ایک بار پھر منمنناہٹ سنائی دی۔

"شکل سے اتنی کام چور لگتی تو نہیں ہو۔ جب تمہیں کچھ آتا ہی نہیں پھر تم میرے کس کام کی ہو؟"

آئبر واپکا تے سوال کیا۔

"م۔۔ میں ماسی۔۔ نہیں ہوں۔"

اسکے الٹے اور طنزیہ جواب پر یوشہ نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا۔

"ہمم کوئی بات نہیں اب سیکھ لینا۔"

"جی"

یہ جی بولتے اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ایک بار پھر باپ کے مرنے کا غم شدت سے طاری ہونے لگا آج باپ نا ہونے کی وجہ سے وہ ماسی بن رہی تھی۔

اسکے رونے کو نظر انداز کیے یوشہ تیزی سے موبائل پر ٹائپنگ کرنے لگا۔

گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی پھیل گئی۔ وہ اپنے فیصلے سے مطمئن تھا وہ یہ بھی جانتا تھا اسکے کسی فیصلے سے آہاد کو اعتراض نہیں ہوگا۔ مزید کا ڈرا سے تھا کہ وہ کیساری ایکٹ کر لگی لیکن وہ اتنا جانتا تھا کہ نویرہ کو وہ بخوشی قبول کر لگی۔ ایک نظر سر جھکائے بیٹھی نویرہ پر ڈالی اور گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

گاڑی ایک گھر کے آگے رکی۔ درمیانے طبقے کا علاقہ نویرہ کھڑکی سے باہر کھڑے جنگلی کتوں کو دیکھنے لگی جو گاڑی کو دیکھتے ہی بھونکنے لگے تھے۔

"یہ --- ہمیں --- چور سمجھ رہے ہیں۔"

یوشہ کو دیکھتے بہت پتے کی بات بتائی۔

"اوہ اب کیا کریں؟"

آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے پوچھا۔ پر یقیناً نویرہ اس سے زیادہ معصوم تھی جیسی اسکی معصومیت کے پیچھے چھپی شرارت نا دیکھ سکی۔

"ہم یہاں۔۔۔ کیوں رکے ہیں؟"

"آسم کریم کھانے۔۔۔"

ہمیشہ کی طرح الٹا جواب ملا۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ نہیں کھانی۔۔۔"

یوشہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔ وہ بھولی نہیں بیوقوف تھی۔

"ماشاء اللہ۔۔۔"

اسکی کم عقلی پر طنز کیا۔

پر نویرہ اسے پھر عجیب وحشت زدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

ایسے مت دیکھو تمہارے حسن پر نہیں کہا بیوقوفی پر کہا ہے۔ تمہیں واقعی لگتا ہے کہ اس وقت ہم "یہاں آسکریم کھانے آئے ہیں؟

آئبر و اچکاتے وہ مخصوص عورتوں کے انداز میں طنز کر رہا تھا۔ اور کرتا بھی کیوں نابچن سے آھا دے زیادہ نیزہ کی صحبت میں رہا تھا۔

نویرہ کے کچھ بولنے سے پہلے گاڑی جس گھر کے سامنے رکی تھی اس گھر کا دروازہ کھلا اور ایک مولوی کے ساتھ دو افراد باہر نکلے۔ ان سب کو گاڑی کی طرف بڑھتا دیکھ نویرہ کا دل خوف سے لرزنے لگا وہ بے یقینی سے یوشہ کو دیکھنے لگی۔

نویرہ کے دیکھنے پر وہ افسوس سے اسکی نظروں میں خوف و ہراس دیکھنے لگا۔ اسکی نظروں میں بے اعتباری ہی بے اعتباری تھی اور ہوتی بھی کیوں نا وہ بچن سے ہی مرد کا بھیانک چہرہ دیکھتی آئی تھی۔۔

www.urdu novelsmania.com

"وہ ہمارے نکاح کے لیے آرہے ہیں۔ ایک مولوی ہے اور دو گواہ"

اسکے ہاتھوں میں اب تک وہ بوتل تھی جو یوشہ نے رکھی تھی۔ پر کپکا ہٹ پورے وجود میں ہو رہی تھی۔ اسکی بدلتی کیفیت دیکھتے وہ نرمی سے بولا۔

وہ تینوں مرد گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب کے ساتھ جودو نوجوان تھے انہوں نے ماتھے پر ہاتھ لے جا کر یوشہ کو سلام کیا جس پر اسنے اثبات میں سر ہلاتے ہاتھ نیچے کرنے کا اشارہ کیا۔ نکاح فوراً شروع ہوا اور اگلے دس منٹ میں نویرہ کا نام عزت اور پہچان یوشہ سے جڑ گئی۔

"ہم۔۔ کہاں۔۔ جا۔۔"

"اپنے ہی گھر لے کر جا رہا ہوں۔۔ اللہ کی قسم کھا تو لی اب کیسے یقین دلاؤں؟"

نویرہ کو ایک ہی بات پر ڈرتے دیکھ اب اسکو حقیقتاً کوفت ہو رہی تھی اب وہ کس بات سے ڈر رہی تھی ساتھ بیٹھا شخص کوئی اجنبی تو نہیں رہا تھا اسکا شوہر بن چکا تھا۔

"اچھا ویسے میں تمہیں کچھ ضروری باتیں بتا دوں۔۔"

کچھ سوچتے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہی۔ (کیمینی مسکراہٹ)

میری ماں غصے کی بہتت زیادہ تیز ہیں۔ اور وہ مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہیں اور میرے معاملے میں بہت حساس ہیں مطلب خاندان کی کسی لڑکی کو بھی میرے آگے پیچھے نہیں ہونے دیتیں۔

"یہ آپ۔۔ مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟"

پتا نہیں کیوں پر اسے یوشہ کی بات سے ایسا لگا جیسے اسنے ایک نیا خطرہ مول لیا ہو۔۔

وہ اسلیے کے جواں اپنے بیٹے کے آگے پیچھے کسی لڑکی کو برداشت نہ کرتی ہو اسے ایک انجان لڑکی "لے اڑی۔۔ مطلب شادی کر لی تو سوچو انکا کیا رسی ایکشن ہوگا۔

ہونٹوں کا پاؤٹ بناتے وہ افسوس سے نویرہ کو بتا رہا تھا کہ وہ کیا کر چکی ہے اور اسکی بات سنتی نویرہ اپنے سر پر لٹکتی نئی تلوار کو دیکھتے سچ میں ڈر گئی۔

"وہ۔۔ وہ آپ کو کیا۔۔ کہیں گئی پھر؟"

یوشہ نے اسکا معصوم سوال سنتے بغور اسکی معصوم شکل کو دیکھا وہ لڑکی اسے پہلے ہی عزیز تھی یا ابھی کچھ دیر پہلے ہوئی اندازہ لگانا مشکل تھا پر اب اسکی بیوی تھی اسے بہت عزیز تھی۔

چہرے سے ہٹ کر اسکی نظر نویرہ کے ہاتھوں پر گئی جو وہ ایک بار پھر مروڑنا شروع کر چکی تھی۔

یوشہ نے آہستگی سے اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

وہ سہمی نظروں سے یوشہ کو دیکھنے لگی جیسے کبوتر بلی کو دیکھتا ہے۔۔

"یہ زخم کیسے ہوئے؟"

اسکی ہتھیلی کو دیکھتے وہ اسکے ہاتھ چھڑوانے کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے پوچھا۔۔

"وہ۔۔۔ میں گر گئی تھی۔۔۔"

ہاتھ کھینچتے نظریں چرائیں پر یوشہ کی گرفت سخت تھی۔

کوئی بھی چیز انسان کو سکون نہیں دیتی۔ یہ ہاتھ یا اپنے آپ کو زخمی کرنا تمہیں سکون نہیں دیتا تمہیں "سکون صرف تمہاری یہ سوچ دیتی ہے کہ یہ سب کرنے سے تمہیں سکون ملتا ہے۔۔ سکون اچھی چیزوں میں تلاش جہاں سے سچ میں ملتا ہو ایسے سکون حاصل کرو گی تو دنیا پاگل سمجھے گی۔

نرمی سے کہتے اسنے نویرہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اندر کہیں بہت تکلیف ہوئی تھی اسکے زخمی ہاتھ دیکھ کر۔

"وہ آپ کو۔۔ گھر سے تو نہیں۔۔ نکال دیں گی۔۔؟"

اب کے وہ ہنسی ناروک سکا۔

اسکی سونہیں اب تک وہیں اٹکی تھی۔

"نہیں مجھے کیوں نکالینگے بھی میں تو انکا لاڈلہ بیٹا ہوں۔"

"پھر۔۔۔ مم۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے نکال۔۔۔ ینگلی؟"

یوشہ نے نفی میں سر ہلایا۔ اس بار وہ دھوکہ کھا گیا تھا سا منے پیٹھی نویرہ کو اسکی نہیں بلکہ اپنی فکر تھی کہ یوشہ کے ساتھ جو بھی ہو بس اسے پناہ مل جائے۔

اتنی ظالم بھی نہیں ہیں وہ کہ تمہیں گھر سے نکال دیں۔ بس کچھ دنوں کے لیے تمہیں برداشت کرنا " پڑیگا پھر مجھے امید ہے شاید سب ٹھیک ہو جائے۔

"ام۔۔۔ مید؟ کیا۔۔۔ برداشت کرنا۔۔۔ پڑیگا؟" خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے پلکیں جھپکتے آنسوؤں حلق میں اتارنے چاہے۔

"بس یہی کوئی روز کے تین چار تھپڑ پورے گھر کا کام۔۔۔ کھانے میں سوکھی روٹی۔۔۔ ایسا ہی کچھ۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

"تھ۔۔۔ پڑ؟" اب تو اسکی سانس بھی اٹکنے لگی۔۔۔

ہاں تھ۔۔۔ پڑ۔۔۔" اسی کے انداز میں کہا۔

"ہو سکتا ہے گھر میں قدم رکھتے ہی تمہیں دو تین ۔۔۔"

نورہ کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھ زبان کو بریک لگی ۔۔۔

"کیا ہوا۔؟"

۔۔۔ ہم ۔۔۔ ہم کہیں اور ۔۔۔ چلے جاتے ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ آپ ۔۔۔ کسی اور گھر ۔۔۔ چھوڑ"

"دیں ۔۔۔ مجھے ۔۔۔"

اٹک اٹک کر جلدی جلدی کہا ۔



"کوئی گھر ۔۔۔"

نا سمجھی سے پوچھا ۔

"جج ۔۔۔ جہاں آپ کی امی ۔۔۔ ناہوں ۔"

اسکے جواب پر یوشہ نے گہری سانس لی ۔۔۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا تم قسم کھلو اچکی ہو اب وہیں جانا ہے یہ فائنل ہے ۔"

"میں۔۔۔ مم۔۔۔ قسم واپ۔ س لے رہی ہوں۔۔۔"

پر میں نہیں دے رہا اور اب گھر آچکا ہے تحمل سے بیٹھو۔ ویسے بھی میری ماں کے ہاتھ بہت نرم "نرم ہیں تین چار تھپڑ برداشت کرنا زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔"

ایک خوبصورت سے بنگلے کے آگے گاڑی روکتے وہ نویرہ کی طرف مڑا۔

ٹشونکال کرپانی سے گیلے کیے اور نویرہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

یوشہ کا ہاتھ اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ پیچھے ہوئی پر یوشہ نے اسے بازو سے پکڑ لیا۔

پہلے اسکے ماتھے پر جمان خون صاف کیا پھر گردن پر۔۔۔

وہ آنکھیں میچے بیٹھی رہی۔ زخموں پر جلن شروع ہوئی جیسے کسی نے نمک چھڑکا ہو۔

www.urdu novelsmania.com

چار سے پانچ ہارن دینے کے بعد چوکیدار نے دروازہ کھول دیا۔

جاری ہے۔۔۔

کل شام میں نیکسٹ۔۔

کل کی اپنی دھماکے دار ہوگی۔ یمنز کچھ خاص۔۔

اور کل اپنی نہیں دے سکی کیونکہ کل پیچ کچھ مسئلہ کر رہا تھا۔۔ وعدے سے نہیں مکری تھی۔۔

کمٹ میں اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

جال #

قسط۔ نمبر۔ 11 #



از۔ عمیمہ۔ مکرم #

زوہیب جمال عباس اور تیجی رات کے تین بجے عباس کے گھر کی چھت پر فالتز پھیلانے بیٹھے تھے۔۔

تم صحیح تھے جمال اس گروہ کو ختم کرنے کے بعد سے بچوں کے اغواء کے پرچوں میں اضافہ ہوا " ہے۔

یجی نے فائل ٹیبل پر پھینکتے کہا۔

"اور جو بچے اغواء ہوئے ہیں ان میں سے کوئی بھی بچہ یا بچی پندرہ سال سے بڑا نہیں تھا۔"
عباس نے ہاتھ میں پکڑا کاغذ کیجی کی جانب بڑھایا۔

"لیکن ہم نے ان سب کو ختم کیا تھا اور تین سو سے زائد بچے بازیاب کروائے تھے۔"
زوہیب اپنا سر پکڑ کر غصے سے کرسی ڈھکیٹے اٹھ گیا۔

تھوڑا حوصلہ رکھو زوہیب یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں ہے۔ اگر انہیں زرا سی بھی خبر ہوئی کے ہم
"ایکشن میں آچکے ہیں تو وہ محتاط ہو جائینگے۔"

زوہیب کے کندھے پر ہاتھ مارتے وہ عباس کی دی گئی لسٹ پڑھنے لگا جس میں ان تمام بچوں کا ریکارڈ
تھا جو پچھلے تین ماہ میں غائب ہوئے تھے۔

بچوں اور بچیوں کی عمریں پڑھتا اس کا دل تکلیف سے ہول اٹھا تھا اس لسٹ میں چار اور تین سال کے
بچے بھی تھے اب تک تو نجانے وہ درندے انکے ساتھ کیا کچھ کر چکے ہوتے وہ معصوم تو شاید اب اس
دنیا میں بھی ناہوتے اسنے پیر زوہیب کی جانب بڑھایا اور آنسو پیتے کرسی پر بیٹھ گیا۔

غصے سے اسکی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔ نظروں میں اس معصوم بچے کی لاش گھومی جو کچھ دن پہلے
کچرے کے ڈھیر سے ملی تھی۔

فون بجا تو جمال نے سیجی کی جانب بڑھایا۔ سیجی نے بنا نمبر دیکھے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔
رات کے اس پہر اسکو فون کرنے والی صرف اسکی ماں ہی ہو سکتی تھی۔

"آپ میری فکرت کریں امی سو جائیں۔ مجھے۔۔"

"اوہ ہیلو میں زینب ہوں"

جتنی بد تمیزی سے اسنے کہا تھا پہلے تو وہ کچھ حیران ہوا پھر غصے سے ماتھے کی رگیں ابھر گئیں۔
باقی تینوں کو اشارہ کرتا وہ ایک کونے میں جا کھڑا ہوا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"تمیز سے بات کرو۔"

تمیز کے قابل ہیں آپ؟ کیا سوچ کر منگنی کی ہاں؟ دھوکا دیا آپ نے مجھے میں اس آس پر سکون سے
تھی کہ آپ منع کر دینگے پر آپ کیوں منع کرتے کم عمر پڑھی لکھی خوبصورت لڑکی کس کو بری لگتی ہے پر
یاد رکھیے گا میں زینب شاہ ہوں اتنا آسان نہیں ہے مجھے الو بنانا سمجھ آئی۔

تمیز کا لبادہ اتار کر وہ سچی سے اچھی خاصی بد تمیزی کر چکی تھی۔ وہ اپنا ماتھا مسلتا خود کو کچھ بھی سخت بولنے سے روک رہا تھا۔ کیونکہ آج جس قدر پریشان اور غصے میں وہ تھا اسکا لہجہ بھی زینب کے لیے بہت برا ثابت ہوتا۔

ہاں میں تو بہت خوش ہوں۔"

تمہاری جیسی بد تمیز لڑکی سے شادی کر کے اسے سدھارنا یقین کرو بہت مزیدار ہوگا۔
 "اب یہ رشتہ نا تو میں خود توڑوں گا نا تمہیں توڑنے دوں گا ہے ہمت تو کوشش کر لو۔۔
 ہر لفظ پر زور دیتا وہ اسے چیلنج کر رہا تھا۔

"! تم جانتے نہیں ہو مجھے میں زینب۔۔۔"

بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں تم جیسی لڑکیوں کو۔ تمہاری جیسی لڑکیوں کے ماں باپ اپنی عزت کو
 ڈرتے رات کو سکون کی نیند نہیں سو سکتے۔۔

اسلیے اپنا انٹرواپنے پاس رکھو اور آخری بات آحاد انکل کا پورا نام آحاد حیدر شیخ ہے تو تم یہ شاہ شاہ
 "کے آگے جالی کا لفظ جوڑ لو۔

کہتے ساتھ وہ بنا سنے کھٹاک سے فون کاٹ گیا۔
 دوسری طرف وہ تو اسکی عزت والی بات پر ہی اٹکی تھی۔

یہی اسکی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا نا ہی یہی کے کچھ بھی سمجھنے سے اسے فرق پڑتا تھا پھر بھی اپنے کردار پر سنتے اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

وہ کیسے اسکے کردار کو دو ٹوکے کا کہہ گیا تھا۔ اس نے آج تک ایسا تو کچھ نہیں کیا تھا جس سے اسکے ماں باپ کی عزت پر حرف آتا۔

اگر امل کے بھاگنے میں مدد کی تھی تو وہ بھی صرف دوستی میں مجبور ہو کر اور اب وہ مانتی بھی تھی کہ وہ غلط تھی لیکن یہی کے جملے اسکے ذہن پر تیر کی مانند لگے تھے۔۔

ہمت کی بات کی ہے نا تم نے اب تم دیکھنا میری ہمت یہی تم نے خود مجھ سے آکر رشتہ نا توڑا تو "میرا نام بھی زینب شاہ نہیں۔

موبائل بیڈ پر پھینکتے اسنے اپنی بالیاں اتار کر بھی زور سے بیڈ پر پھینکی۔ ساتھ ہی اسے یہی کی جالی شاہ والی بات یاد آئی۔

"جالی خود ہوگا۔ میری ماں شاہ ہے۔۔ میں بھی شاہ ہی ہوں۔"

خود کو صفائی دیتے وہ آنسو صاف کرتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

یہی کے جملے جیسے اسکے ذہن سے چپک رہے تھے۔

تمہارے کردار کی دھجیاں نا اڑادی تو کہنا۔ اکڑو کالاً خود کو سمجھتا کیا ہے۔ تم سے میں کیسا بدلا لوں گی "

"دیکھنا یہی تم سوچ بھی نہیں سکتے ایسا

اپنا ڈریس اٹھاتی وہ واشر روم میں گئی اور تیز آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔

فون رکھنے کے بعد بھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ زینب کی بد تمیزی پر اسکا منہ توڑ دے۔ غصے سے برا حال تھا۔ اسے اپنے کسے کسی جملے پر کوئی افسوس نہ تھا کیونکہ اسکے اپنے خیالات زینب کے متعلق یہی تھے۔

انسان کی پہچان اسکے دوستوں سے ہوتی ہے جسکی دوست کسی لڑکے کے ساتھ ماں باپ کی عزت کو مٹی میں ملائی فرار ہو گئی ہو جس میں اسکا اپنا ساتھ شامل ہو تو اسکے متعلق یہ سوچ غلط بھی نہ تھی۔ فون جیب میں ڈالتے وہ واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

بنا نویرہ کی جانب دیکھے اسنے بڑے استحقاق سے نویرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسکو گاڑی سے اتارا تھا جو گاڑی سے ایسے چپک گئی تھی جیسے اس سے الگ ہو ہی نہ سکتی ہو۔ نازک سی ہونے کے باوجود دیوشہ کو اسے اپنے ساتھ اندر لے جانا مشکل ہو رہا تھا۔

"کہاں تھے یوشہ؟"

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی منیزہ کی غصے بھری آواز نے استقبال کیا۔ یوشہ نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو رات کے چار بج رہی تھی پھر مڑ کر منیزہ کو دیکھا۔

منیزہ کے ساتھ آحاد بھی نیند میں جھولتا بیٹھا تھا۔ یقیناً منیزہ خود سوئی تھی نا اسے سونے دے رہی تھی۔ لیکن اس وقت وہ دونوں آنکھیں پھاڑے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جس کا ہاتھ یوشہ کے ہاتھ میں تھا۔

اور وہ لڑکی یوشہ کے پیچھے چھپی مزید چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ کون ہے؟"

منیزہ نے بے یقینی کی کیفیت میں بہت مدھم لہجے میں پوچھا۔ آحاد بھی حیرت سے یوشہ اور اسکے پیچھے چھپی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"میری ڈارلنگ ماں۔۔۔"

یوشہ نویرہ کا ہاتھ چھوڑ کر منیزہ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا جب اسے نویرہ کی گرفت اپنے شرٹ پر محسوس ہوئی اور وہ جو ہاتھ چھوڑ رہا تھا وہ اب نویرہ سختی سے تھامے کھڑی تھی۔ اس لڑکی کی یہ حرکت منیزہ نے بھی بخوبی دیکھی تھی اور اسے سخت ناگوار گزری تھی۔

"یہ لڑکی کون ہے یوشہ؟"

اب کے منیزہ کی آواز کافی بلند تھی اور غصے سے بھرپور۔
آہاد نے منیزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ یہ اشارہ تھا کہ رویہ نرم رکھو۔

"ماما یہ میری۔۔۔ بیوی ہے۔"

لب بھیچیتے اسنے اعتراف کر ہی لیا۔ آہاد نے منیزہ کو پیچھے سے تھامایہ اسکے لیے بہت بڑا جھٹکا تھا۔
اسنے تو تربیت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ بے ساختہ اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے
اسنے آج تک ایسا تو کچھ نہیں کیا تھا کہ اسکے بچے اس سے جھوٹ بولتے یا فریب کرتے یا اپنی کوئی
بات بولتے اس سے ڈرتے۔

"ماما ڈارلنگ میری بات سنیں۔"

منیزہ کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ بولنے ہی لگا تھا کہ منیزہ نے منہ پر زور سے تھپڑ مارا۔
منیزہ کے تھپڑ کو خاموشی سے نظر انداز کرتے اسنے پھر بولنا چاہا پر جواباً ایک اور تھپڑ پڑا۔
یوشہ کے پیچھے کھڑی نویرہ اسکی پشت سے مزید چپک کر اسکی شرٹ پر اپنی گرفت مزید مضبوط کر گئی۔

"ماما۔۔۔"

"سامنے سے ہٹو۔"

سختی سے کہا۔

"ماما۔۔"

"میں نے کہا سامنے سے ہٹو۔"

اب کی بار وہ چیخی۔ زینب تو کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی اور نیند کی بھی پکی تھی۔
لیکن آمنہ کا کمرہ نیچے تھا شور کی آواز پر آمنہ کمرے کا دروازہ کھولتی باہر آئی۔

"منیزہ آرام سے۔"

اب کے آہاد نے سختی سے کہا۔

بے شک منیزہ نے اچھی تربیت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی پر شاید اسے اپنی تربیت پر یقین
نہیں تھا۔

لیکن آہاد کو اتنا یقین تھا کہ اسکے بچے غلط قدم نہیں اٹھا سکتے اور اسنے اپنے بچوں کو اتنا اسپیس دیا تھا کہ
اسکی اولاد اسکے سامنے اپنی پسند ناپسند کا اظہار کر سکے۔

اپنی شرٹ اسکے ہاتھ سے چھڑواتا وہ نویرہ کے سامنے سے ہٹ گیا جو روتی ہوئی بری طرح کپکپا رہی تھی۔

اسکی حالت دیکھتے منیرہ کا غصہ ایسے غائب ہوا جیسے تھا ہی نہیں۔

ماتھے پر لگی چوٹ جس پر خون جماتا تھا۔ گلے پر لگی خراشیں چہرے پر سرخ نشان بکھری زخمی حالت میں بری طرح کانپتی اسکی حالت غیر ہو رہی تھی۔ وہیں اسکے پیچھے کھڑا آہا داسکی حالت دیکھتے ہی پورا معاملہ سمجھ چکا تھا

ساتھ ہی گہری سانس لیتے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

--مم-- میں-- نے شاد-- می-- نہی--ں-- کی انہوں-- انہوں-- نے

زبردستی-- مجھے-- بلیک-- میل کر کے-- مجھ-- مجھ سے-- زبردستی-- نکاح-- کیا--

"مم-- میں-- میں تو انکو جانتی-- بھی-- نہیں تھی--

چچکیوں سے روتے وہ سارا الزام یوشہ پر ڈال گئی۔ وہ جو اسکی حالت کو تکلیف سے دیکھ رہا تھا حیرت

سے اسے دیکھنے لگا جو ایسی حالت میں بھی اسے مجرم بنا گئی تھی۔

پپ-- پلیز-- مجھ--ے-- مار یے-- گا-- نہیں-- مم-- میں-- سارے

-- کام-- سی-- سیکھ-- لونگی-- میں-- ماسی-- بن-- جاؤنگی--

منیرہ نے اسکو سینے سے لگاتے خود میں بھیجنے لیا۔

ساتھ ہی نظر اٹھا کر یوشہ کو دیکھنے لگی جو انہیں ہی ناراضگی سے دیکھ رہا تھا۔

نویرہ کو خود میں بھیجتے اسکی آنکھیں تیزی سے برسے لگیں۔

نویرہ بھی نرم آغوش پاتے اپنا وزن منیزہ پر چھوڑتے ہچکیوں سے رودی۔

منیزہ کی نظر میں اپنا ماضی گھوم گیا۔ اسکی اپنی زندگی بھی تو اس عمر میں امتحان تھی۔

آہاد کی نظر میں بیوفا بنا۔

فیصل عثمانی سے زبردستی نکاح پھر اس نکاح کے فوراً بعد ہاشم کا مرجانا پھر در بدر ہو جانا۔ پھر درد کی

ٹھوکر کھا کر واپس آہاد تک پہنچا۔

سب کچھ کسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگا۔

آہاد نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"منیزہ بس۔۔"

آہاد کے کہنے پر اسے نویرہ کو خود سے الگ کیا۔ آہاد نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

"تمہیں کس نے کہا میں اتنی پیاری سی لڑکی کو مارو لگی۔"

اسکی آنکھیں صاف کرتی منیزہ محبت سے پوچھنے لگی۔

"ان۔۔ انہوں نے۔۔"

اسنے انجانے میں خالصتاً بیویوں والے انداز میں صفائی دی۔ آھا دے اسے غصے سے گھورا وہ اتنا بیوقوف کب سے ہو گیا تھا کہ سامنے والے کو دیکھے بنا اس سے اس طرح کے مزاق۔ مزید اور آھا دونوں نے گھورنے پر وہ نظریں چرا گیا۔

"ماسی بنانے کا بھی اسی نے کہا تھا۔"

یوشہ کو دیکھتے اسنے نویرہ سے پوچھا۔ جس نے نظریں جھکائے اثبات میں سر ہلادیا۔ مزیدہ کی نظر اسکے ہاتھوں پر پڑی تو ٹھہر گئی۔ اسنے بے ساختہ پھر یوشہ کو دیکھا۔ یوشہ کے اشارے پر بعد میں بتاؤنگا (وہ نویرہ کو لیے آمنہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی جو کمرے کے دروازے پر بت بنی کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔ مزیدہ کے آنے پر دروازے سے ہٹ کر اندر چلی گئی۔ آھا دیوشہ کو باہر آنے کا اشارہ کرتا خود بھی باہر نکل گیا۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

"عباس آپ کچھ پریشان ہیں۔۔۔"

سمیرا پانی کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وہیں بیٹھ گئی۔

میرا کام ایسا ہی ہے سمیرا۔"

"لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ بتاؤ زین سو گیا۔
سمیرا کا ہاتھ تھا متے وہ سمیرا کا چہرہ دیکھنے لگا جو مسکراتے اسی کو دیکھ رہی تھی۔

"جی رات کے پانچ بج رہے ہیں آپ ابھی آئے ہیں وہ تورات جلدی ہی سو گیا تھا۔"
سمیرا نے اپنے نرم ہاتھ اسکے پاؤں پر رکھے اور پاؤں دبائے لگی۔

"کیا کر رہی ہو سمیرا اچھوڑو پاؤں۔"

عباس نے اپنے پاؤں کھینچنا چاہے جنہیں سمیرا نے پکڑ لیا۔

"دبانے دیں۔۔۔"

آنکھیں دکھاتے سمیرا نے ٹوکا۔

اسکے انداز پر وہ ہنس دیا جو اب سمیرا بھی مسکراتے اسکے پاؤں دبائے لگی۔

سمیرا سے اسکی شادی تین سال پہلے اسکے ماں باپ کی پسند سے ہوئی تھی اور اس بات کو وہ دل سے
قبول کرتا تھا کہ سمیرا بہترین ہمسفر تھی۔

دو سال کا ایک بیٹا تھا زین۔

وہ اپنی اور عباس کی زندگی کو محبت خلوص اور خدمت سے بہت خوبصورت بنا چکی تھی۔

"صحیح کہتے ہیں مسکراتی ہوئی عورت ساری پریشانی کی دوا ہے۔ ادھر آؤ نماز پڑھ لی ناب سوجاؤ" سمیرا کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اپنے برابر لٹایا۔

"دبانے دیتے نام مجھے اچھا لگ رہا تھا۔"
منہ بناتے کہا۔

میری حسین زوجہ تمہیں وہ اچھا لگنا چاہیے جو تمہارے میاں کو اچھا لگتا ہے اور تمہارے مزاجی خدا کو "تمہاریوں پاؤں کو ہاتھ لگانا بالکل نہیں پسند۔ اس کے بالوں کو سہلاتے وہ محبت سے دیکھ رہا تھا بے شک وہ جتنا شکر ادا کرتا کم تھا اللہ کی نعمت تھی وہ

www.urdu novelsmania.com

"بہت ہی کوئی بے تکی لاجک ہے۔"
آنکھیں گھماتے بات ہوا میں اڑائی۔

"آنکھیں مٹکانا تو دیکھو زرا۔"
سمیرا کو گدگدی کرتے وہ ہنسنے لگا۔

"ہاہا۔۔ہاہ۔۔چھوڑ۔۔چھوڑیں۔۔عباس۔۔ہاہا۔۔عب۔۔۔باس۔۔"

مستقل ہنستے وہ عباس کو پیچھے ڈھکیلنے لگی۔ جب اسکی سانس ہنس ہنس کر پھول گئی اور سانس اکھڑنے لگی تو عباس نے اسے چھوڑ دیا۔

اور پھر ہنستے ہوئے اسکے برابر میں لیٹ گیا۔

جاری ہے

- ایک اپنی انشاء اللہ صبح۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔



جال

قسط۔ نمبر۔ 12#

- از عمیمہ۔ مکرم #

رات منیزہ نے اسکے زخم صاف کر کے زبردستی کھانا کھلا کر اسے نیند کی گولی دے کر سلایا تھا۔ آمنہ نے بھی اس سے باتیں کرتے اسے جب تک آرام دہ کرنے کی کوشش کی جب تک وہ سونا گئی۔

"اسلام و علیکم۔"

سلام کرتے وہ کرسی گھسیٹ کر ٹیبل پر بیٹھا۔ آہاد نے اثبات میں سر ہلاتے سلام کا جواب دیا

نظر ٹیبل پر گھمائی وہاں سب موجود تھے سوائے نوریہ کے نظر گھڑی پر پڑی تو صبح کے ساڑھے نو بج رہے تھے۔

"رات کو نیند کی گولی دے کر سلایا تھا۔ ابھی اٹھی نہیں ہے۔ اور جتنا سونے اتنا بہتر ہے۔" اسکی بے چینی دیکھتے منیزہ نے تفصیل بتائی۔ یوشہ نظریں جھکا گیا۔ کل رات وہ آہاد کو ساری حقیقت بتا چکا تھا ساتھ ہی پہلے سے اسکی نوریہ کے لیے پسندیدگی بھی اور آہاد بھی ساری حقیقت منیزہ پر واضح کر چکا تھا۔

"ماں کے تھپڑ شاید گال کے ساتھ انا پر بھی لگ گئے" یوشہ کو خود کو نظر انداز کرتے دیکھ منیزہ نے طنز کیا۔

"انا پر نہیں دل و دماغ پر لگی ہے اور ماں کے تھپڑ نہیں ماں کی بے اعتباری" سنجیدگی سے وہ منیزہ کو لاجواب کر گیا۔ بے اعتباری ہی تو دکھائی تھی اس نے کل۔

میں ماں کے ساتھ انسان بھی ہوں یوشہ مجھے الہام نہیں ہوتا میں نے جو دیکھا وہ سمجھا اور اگر میری جگہ "کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یہی سمجھتا۔

منیزہ نے وضاحت دی اسے خود بھی اپنی بے اعتباری پر افسوس تھا۔

"پر مجھے یہی معلوم تھا کہ کوئی اعتبار کرے یا نہ کرے میری ماں کو ہمیشہ مجھ پر یقین رہے گا۔" اسکے جملے پر منیزہ کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی جسے دیکھتے یوشہ فوراً کھڑا ہوا۔

"یار ڈار لنگ ماما آپ یہ ایموشنل کر کے اچھا نہیں کرتیں۔" پیچھے سے حصار میں لیتے اسے منیزہ کے سر پر پیار کیا۔

"اگر میرے معافی مانگنے سے تمہاری ناراضگی ختم ہوتی ہے تو میں۔۔۔"

اففف نہیں نا ظالم خاتون آپ سے میں ناراض ہو سکتا ہوں۔"

اور یہ کونسا طریقہ ہے منانے کا؟

"میں تو سوچ رہا تھا ہر بار کی طرح ایک دو تھپڑ مار کر منائینگے۔
منیزہ کے معافی مانگنے سے پہلے وہ اسکی بات بہت خوبصورتی سے کاٹ گیا۔

"اچھا اب بس کرو یہ انڈین ڈرامہ دیکھ کر میرا پیٹ نہیں بھرے گا ناشتہ دو مجھے۔"
آہاد نے ان دونوں کی معافی تلافی لمبی ہوتی دیکھ کوفت سے کہا۔

"سلام صاحب باہر پولیس آئی ہے۔۔۔"

اس سے پہلے منیزہ یا یوشہ کوئی جواب دیتا چوکیدار نے پولیس کے آنے کا بتایا۔
پولیس کا سن کر زینب جو مزے سے ناشتہ کر رہی تھی اسے پھندا لگتے لگتے رہ گیا۔
کہیں یہ پولیس پھر امل والے کیس میں تو نہیں آئی تھی۔

یا پھر امل اسکے خلاف گواہی دے چکی تھی۔ یا پھر اسکی کل کی بدتمیزی کے بعد سبھی نے بھیجی تھی۔ اسکا
دل خوف سے دھڑکنے لگا۔ نوالہ حلق سے نیچے اتارنا مشکل ہو گیا۔

آج تو یوشہ بھی گھر پر تھا۔ یوشہ اور اسکے درمیان جتنی بھی بانڈنگ تھی پر تھا تو وہ اسکا بڑا بھائی۔ وہ غیر
محسوس انداز میں خاموشی سے اپنا موبائل اٹھا کر منیزہ کے کمرے میں چلی گئی۔

وہ تو منیزہ اور آہاد سے اتنی ناراض تھی کہ صبح ایک انجان لڑکی کو گھر میں پا کر وہ پوچھ بھی ناسکی کہ وہ کون
ہے ورنہ ناراضگی ٹوٹ جاتی پر اب تو سر خوف سے چکرانے لگا تھا۔

منیزہ تو اسکو فوراً جیل بھیج دیتی یا گھر میں ہی اس پر اتنا تشدد کرتی کہ جیل کی کسر باقی نارہتی۔

تکیے میں منہ دیے وہ گہری نیند میں تھا۔ فجر کی نماز کے بعد سونے سے پہلے وہ حورین سے بول کر سویا تھا کہ اسے صبح ساڑھے دس بجے سے پہلے ناٹھایا جائے انکا کام آج دوپہر ایک بجے سے شروع تھا۔ مسلسل بجتے فون پر اس نے ایک آنکھ کھولتے ٹیبل کلاک میں وقت دیکھا۔ صبح کے پونے دس بج رہے تھے فون پر ہاتھ مارتے اسنے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

"کون؟"

نیند سے بوجھل آواز۔

"آپ کو میری کل رات والی باتیں زیادہ بری لگ گئیں کیا؟"

زینب نے زہر کا گھونٹ پیتے اپنے لہجے کو میٹھا رکھا۔

فون پر میٹھی سی آواز نے اسکے حواس بیدار کیے۔ دونوں آنکھیں کھولتے اسنے نمبر دیکھا۔

تم تو میری سوچ سے زیادہ بیغیرت ہو منگنی کے بعد لڑکے کو فون کرنا چاہیے اور تم ہو کہ تم سے " شادی تک کا صبر نہیں ہو رہا آدھی رات کو بھی فون کر دیتی ہو اور صبح بھی بے چین ہو واہ۔
 کڑواہٹ سی منہ میں گھلی تھی اتنا میٹھا بولتے پر وہ جانتا تھا اسکا میٹھا لہجہ زینب کو سلگا دے گا اور ہوا بھی کچھ یہی زینب کے تلوے پر لگی اور تالو پر بجھی۔

"اوہیلو مجھے مجبور مت کریں یحییٰ کے میں آپ سے بد تمیزی کروں۔۔۔"
 خود کو غلط بولنے سے روکتے اسنے کافی عزت سے کہا وہ الگ بات تھی کہ اسکی تمیز سے بھی یحییٰ اسکے غصہ کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

"میری۔۔۔"

کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں یہ پولیس والوں کو میرے گھر بھیج کر؟ یہ سب کر کے مجھے ڈرانا چاہتے ہیں تو "میری ایک بات۔۔۔"

"کون سے پولیس والے؟ میں نے کس کو بھیجا؟"
 حیرت سے پوچھا۔

اسکے سوال پر پہلے تو زینب لب چباتی اسکے جملوں سے معاملے کی پیچیدگی کا اندازہ لگانے لگی۔ یعنی وہ پولیس اسکے لیے نہیں آئی تھی۔ چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھری بے ساختہ گہری سانس لی۔

ورنہ وہ تو نمیزہ کو ہاتھ میں بندوق لیے اپنے دماغ کا نشانہ باندھتے تصور کر چکی تھی۔

"ہیلو۔؟"

خاموشی بڑھنے پر یحییٰ نے پکارا۔

"ہاں بھیجی نہیں ہے اور بھیجنے کا سوچنا بھی مت ورنہ مجھے آپ جانتے نہیں ہیں۔۔۔"

ساری تمیز واپس جاسوئی تھی۔ اور ازلی بد تمیزی انگڑائی لے کر بیدار ہوئی تھی۔

میں تمہیں اتنا فارغ لگتا ہوں تمہاری طرح جو اپنے ضروری کام چھوڑ کر تم جیسی بد دماغ لڑکی کے پیچھے

"پولیس کا وقت ضائع کرونگا؟"

بھیجنے کا سوچنا بھی مت۔ ورنہ میں بھی زینب شاہ ہوں ایسا کرونگی نا کچھ کے ہاتھ جوڑ جوڑ کر رشتہ توڑ کر

"جاؤ گے۔"

ایک نظر دروازے کی طرف دیکھ کر آواز بلکی کی۔

رشتہ تو اب تم چاہ کر بھی نہیں توڑ سکتی پھر اسکے لیے تم میرے آگے ہاتھ جوڑو یا پاؤں اور یہ جو تم مجھے بار بار اکسا رہی ہو نا بیبی تو یہ حرکتیں ہم کر کے چھوڑ چکے ہیں۔ میرے پر محنت کرنے کی بجائے اپنے "پڑھائی پر محنت کرو بیٹا شاید اس میں کامیابی مل جائے۔

پچھارتے ہوئے کہتا وہ ایک بار پھر زینب کا خون جلا گیا۔

توڑو گے تو تم ہی دیکھ لینا۔"

"اور سنو یہ اپنے گھٹیا الفاظ اپنے پاس رکھو اور اپنی نصیحتیں بھی۔

ہاں بالکل تمہیں کچھ کہنا اپنے الفاظ ضائع کرنا ہے۔ جو اپنے ماں باپ کی نہیں سنتی وہ میری کیا سنے گی۔"

بات کے آخر میں اس نے طاق کر طنز کیا جو اسکی توقع کے مطابق زینب کو بری طرح چبھتا تھا۔

"!تم ا۔۔۔"

میں جانتا ہوں تم ایک نمبر کی فارغ الوقت لڑکی ہو۔ لیکن میں تمہاری طرح فارغ بالکل نہیں ہوں اسلیے

"دوبارہ فون کیا نا تو کل رات اور ابھی والی کال ریکارڈنگ انکل آنٹی کو واٹس ایپ کر دو ننگا۔

کستے ساتھ فون بند کر دیا۔ زینب جو اسے لاجواب کرنے کا سوچ رہی تھی اسکی ریکارڈنگ والی بات پر کچھ دیر پہلے بحال ہوئی سانس پھر اٹک گئیں۔
 "بچی! تو اسکی سوچ سے زیادہ اوپر کی چیز نکلا تھا۔"

"ایک بار یہ کیس ختم ہو جائے پھر اس رشتے کو بھی ختم کروں۔ جاہل لڑکی یہ آخری ہو میں تب بھی اس " سے شادی نہ کروں۔ خوش فہمی کی دکان۔"

غصے سے بڑبڑاتے وہ بیڈ سے اٹھا ایک گھنٹے پہلے جگا کر وہ پاگل لڑکی اسکا موڈ بری طرح برباد کر چکی تھی اس پر صبح ہی صبح اسکی بد تمیزی۔ پہلے اسکی زینب سے کبھی اتنی بات نہیں ہوئی تھی پر اس طرح وہ اس سے بد تمیزی کرے گی اس نے سوچا نہیں تھا۔

اب اسے مزیدہ آنٹی کی محنت پر بھی افسوس ہو رہا تھا جو زینب شاشہ پر بالکل ضائع گئی تھی۔

novels mania
 www.urdu novels mania.com

"اسلام و علیکم۔ سر۔"

یوشہ کے باہر نکلنے پر انسپکٹر جمشید نے سلام کیا۔

"خیریت؟ یہاں چھاپا مارنے کی وجہ جان سکتا ہوں؟ یا بھول گئے ہو گھر کس کا ہے؟"

سر دلجے میں پوچھا۔

"معذرت سر پرچھا پانہیں مارا مجبوری کے تحت یہاں آئے ہیں آپکی مدد درکار ہے۔۔"

انسپکٹر جمشید بے وجہ شرمندہ ہوا۔

"ایسی کونسی مجبوری ہوگئی کہ آپ کو اس وقت بنا بتائے یہاں آنا پڑا وہ بھی حولد اروں کے ساتھ۔"

جمشید کے پیچھے کھڑے دونوں حولد اروں کی طرف اشارہ کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

"دراصل سر کل رات مرڈر ہوا ہے۔"

"تو؟"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"تو یہ کہ سر قاتل مقتول کی سوتیلی بیٹی ہے جو کل رات قتل کر کے فرار ہوگئی۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دیکھا گیا ہے کہ وہ لڑکی کل رات آپ سے مد مانگنے آئی تھی پھر آپ کو دیکھتے آگے بھاگنے لگی پر آپ نے اسے پہچانتے زبردستی گاڑی میں بٹھایا۔ ہم اسی لڑکی کی معلومات لینے آئے ہیں۔"

انسپکٹر جمشید کی تفصیل سننے اسکا زہن ماؤف ہونے لگا۔

قتل؟ مقتول؟ سوتیلی بیٹی؟ نویرہ؟ زہن میں ایک جنگ چلنے لگی۔ تو کیا نویرہ نے قتل کیا تھا؟

پر اسنے تو کہا تھا کہ اسنے آنکھ پھوڑی ہے اور اس سے تو قتل ممکن نہیں تھا۔
کیا اس نے کل جھوٹ کہا تھا۔
نویرہ جیسی لڑکی قتل؟

"سہر کیا آپ اس لڑکی کے متعلق بتا سکتے ہیں؟"
اسے خاموش دیکھ جمشید نے پھر پوچھا۔

جمشید اس لڑکی کا ذکر عزت سے کروا سکا نام نویرہ ہے میم کہو یا بھا بھی بھی کہہ سکتے ہو کیونکہ اسکا پورا
"نام نویرہ یوشہ شیخ ہے۔
جمشید اور باقی دو بے یقینی سے یوشہ کو دیکھنے لگے۔

"سہر آپکی وائف؟"
یقین کرنا بہت مشکل تھا۔

کیوں میری وائف نہیں ہو سکتی؟ کل رات ہی ہم نے کورٹ میرج کی ہے۔"
وہ کل گھر سے قتل کر کے نہیں بلکہ میرے ساتھ بھاگی تھی۔

ہم نے بھاگ کر شادی کیوں کی مجھے نہیں لگتا اسکی وضاحت دینا ضروری ہے کیونکہ یہ میرا بہت پر سنل مسئلہ ہے۔۔

"جی سر۔"

یوشہ کے کہنے پر جمشید کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔

"ویسے قتل کیسے کیا گیا ہے؟"

بہت بے رحمی سے کیا گیا ہے سر۔ لاش کی دونوں آنکھیں ضائع تھیں جسم پر گہرے گہرے کٹ لگے تھے اصل موت شہ رگ کلٹنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔
ساتھ ہی چوکیدار کو بھی جان سے مارنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن قسمت سے وہ بچ گیا۔ ابھی ڈاکٹر کی "نگرانی میں ہے ہوش نہیں آیا۔۔"
جمشید نے تفصیل بتائی۔

اب کے یوشہ کے لیے یقین کرنا ناممکن تھا۔ اسکی نظریں نویرہ کا سراپہ لہرایا وہ جو نمیزہ سے ڈر گئی تھی وہ قتل کیسے کر سکتی تھی۔ یہ ناممکن تھا۔

"ہمم۔۔"

وہ صرف اتنا کہہ سکا۔

"کچھ اور بھی کہنا چاہتے ہو؟"
جمشید کو کشمکش میں گھرے دیکھ استفسار کیا۔

سر وہ کل میم کے نکلنے کے بعد قتل ہوا ہے۔ یا ہو سکتا ہے میم نے کچھ دیکھا ہو یا ان سے کچھ پتا چل "سکے آپ اگر تعاون کرینگے تو ہمارے لیے آسانی ہوگی۔
گزارش کی۔

میں آپ کی مجبوری سمجھ سکتا ہوں۔ اور میں آپ کے ساتھ تعاون بھی ضرور کرونگا۔"
لیکن ابھی میری وائف کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ سو رہی ہے۔ اسکے اٹھتے ہی میں انکا بیان ریکارڈ
"کروانے لے آؤنگا۔"

جمشید کچھ لمحے یوشہ کو دیکھتا رہا پھر شکریہ کہتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔
انکے جاتے ہی یوشہ نے منہ پر ہاتھ پھیرے۔ یہ معاملہ تو کچھ اور ہی نکلا تھا۔
اندر جاتے وہ سب کو نظر انداز کیے آمنہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں نویرہ تھی۔

"ہیلو میری جان۔۔۔ کہا تھا نامیرے لیے تم سے ضروری کچھ نہیں۔"

فون ملاتے ہی محبت سے چور آواز کان سے ٹکرائی۔

"ہاں جانتی ہوں یہ آپ روز کہتے ہیں۔"

جواباً محبت بھر الجھ۔

ایک آنکھ ضائع ہونے سے کچھ نہیں ہوتا میں صداقت کو اسکی گندی نظروں اور ارادوں کی سزا دے "چکا ہوں۔"

دوسری طرف کچھ دیر خاموشی رہی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"آپ نے مار دیا صداقت کو؟"

سنجیدگی سے پوچھا۔

میں نے کہا نا اتنے سال اسکی گندی نظریں برداشت کیں بہت نہیں تھا؟۔ مجھے تو اسے اسی دن مار

"دینا چاہیے تھا جس دن اسنے پہلی بار تمہیں گندی نظر سے دیکھا تھا۔"

نفرت سے کہا۔

"کسی کو شک۔۔۔"

خدا شہ لاحق ہوا۔۔۔

تم پر شک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ویسے بھی قتل تم نے تو نہیں کیا اور مجھ تک کسی کی "سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔۔۔"

"آپ کو دکھ نہیں؟"

جانچا۔۔۔

تمہیں اب تک اندازہ نہیں ہوا کہ مجھے کس چیز پر دکھ ہوتا ہے؟ میرے دکھ تکلیف اور خوشیاں صرف "تم سے جڑی ہیں۔"

"اچھا میں فحال فون رکھ رہا ہوں گھبرا نا مت میں دوبارہ فون کرونگا۔"

"ٹھیک ہے پہلے میسج کر لے گا اگر میں جواب دوں تو فون کر لے گا۔"

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھو۔"

فون بند ہونے کے بعد وہ ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے موبائل کو دیکھنے لگی۔ وہ موبائل بہت پتلا اور چھوٹا تھا۔ اس میں موجود سم کا نمبر بھی صرف واحد اسی نوجوان کے پاس تھا جس سے وہ محبت کرتی تھی۔

وہ فون کو دیکھتے اپنا کل اور آج سوچنے لگی۔ پھر آنکھیں موندتے مسکرائی۔

یوشہ بنا دستک دیے کمرے میں داخل ہوا۔ نویرہ بیڈ پر اسکی جانب پشت کیے بیٹھی تھی۔ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اسکا دل تیزی سے دھڑک ہاتھ میں موجود چیز ہاتھ میں دبائی اور غیر محسوس طریقے سے مڑتے ہوئے تنکے کے نیچے دبا گئی۔

یوشہ اسکی جانب آیا اور بغور اسے دیکھنے لگا۔ وہ اچانک اسکی آمد پر بہت گھبرا گئی تھی شاید جی اے سی کی ٹھنڈک میں بھی اسکا چہرہ پسینے سے تر تھا۔

جاری ہے۔۔

لائک کرنا نا بھولیں۔ کمنٹ میں اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔۔ ❤️ اب جال بنتا ہوا نظر آ رہا ہے
👉👉👉؟

#جال

قسط۔ نمبر۔ 13

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #

"تم اتنا گھبرا کیوں گئی؟"
اسکے سامنے کھڑے ہوتے وہ اسے مشکوک نظروں سے گھورنے لگا۔ نویرہ کو خوف محسوس ہوا کہیں
یوشہ نے اسکے ہاتھ میں موجود چیز دیکھ تو نالی تھی۔

"آپ۔۔۔ بنا دستک۔۔۔ دیے۔"

محض اتنا کہتے وہ نظریں جھکا گئی۔

یوشہ بغور اسکے تاثرات دیکھنے لگا جو اسکے آنے سے بہت زیادہ بدل گئے تھے۔

"شوہر کمرے میں بنا دستک دیے بھی آسکتا ہے۔"

گہری سانس لیتے وہ نویرہ کے برابر میں بیٹھنے لگا یوشہ کو برابر میں بیٹھتے دیکھ وہ فوراً کھڑی ہوئی لیکن اس سے پہلے وہ دور جاتی یوشہ نے اسکا بازو تھام لیا۔

مجھے تم میں واقعی کوئی دلچسپی نہیں ہے نویرہ ورنہ تم ابھی میری بہن کے کمرے میں نہیں ہوتی اگر تم یہ سوچ رہی ہو میں تم سے بات کرنے کی یا تمہارے قریب ہونے کے بہانے تلاش کر رہا ہوں تو تم غلط ہو۔

میں یہاں تم سے صرف ضروری بات کرنے آیا ہوں لیکن تم ایسا رویہ رکھ کر نجانے کیا ثابت کر رہی ہو۔

اس بار وہ صحیح میں جھنجھلایا۔ اسکی یہ جھنجھلاہٹ نویرہ کے رویے کی وجہ سے نہیں تھی لیکن کچھ تو ایسا تھا کہ اسے نویرہ پر بھی شک ہو رہا تھا کہ شاید کچھ تو اسکی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ اسکا سختی سے کہنا ہی تھا کہ نویرہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔ پر اسکی نظریں دوسری جانب تھیں۔

"کچھ سوال پوچھو ننگا سچ جواب دینا۔"

بنابات کو گھمائے وہ نویرہ کی طرف گھوم گیا۔

"دس منٹ بعد آئیں پلیز جو بھی ہیں۔ میں ضروری بات کر رہا ہوں۔"

پہلے کسی نے کمرے کا لاک گھما کر کھولنے کی کوشش کی پھر جب دروازہ لاک پایا تو دستک دی۔ پہلی دستک پر ہی یوشہ نے روک دیا۔

ہم میں کہہ رہا تھا میں جو بھی پوچھوں سچ سچ جواب دینا۔۔۔ مجھ سے ڈرنا مت اب تم مانویا مانا نو"

تمہاری دلی رضامندی تھی یا نہیں تھی پر رشتہ ایسا جڑ چکا ہے کہ میرے علاوہ تم کسی پر بھروسہ کر نہیں

"سکتی۔

منہ سے کچھ بولا نا گیا تو وہ جھکے سر کو آہستگی سے اثبات میں ہلا گئی۔

"اس رات کیا ہوا تھا؟"

اسکے سوال پر نویرہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ نظریں نا جھکا سکی۔ آنکھوں میں جمع ہوتی نہی دیکھ یوشہ نے گہری سانس خارج کی۔ وہ سب جانتا جتنا آسان سمجھ رہا تھا اتنا آسان بھی نا تھا۔

"تم نے بتایا تھا تم نے اپنے سوتیلے باپ کی آنکھ پھوڑی تھی؟"

وہ جانتا تھا سیدھا سیدھا وہ کچھ نہیں بتا پائیگی۔

"ہاں۔"

بہت آہستہ کہا۔

"کتنی آنکھ پھوڑیں تھیں۔؟"

وہ کچھ لمحے یوشہ کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی پھر نظریں جھکا گئی۔

"ایک۔۔"

"جب تک بھاگی تھی وہ زندہ تھا؟"

ایک اور سوال پوچھا۔

"جج۔۔۔ جی۔۔۔ جی۔۔۔ جج۔۔۔ جج رہا تھا۔"

نئی آنسوؤں کی شکل اختیار کرتے گالوں پر بہہ گئی۔

"تم نے اسے مارا کیوں؟"

"مم۔۔۔ میں۔۔۔ نے نہیں مارا۔"

فورا کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ تم نے اسکی آنکھ پر کیوں مارا؟ اور تمہیں کیسے پتا چلا کہ وہ مر گیا؟"

آخر میں وہ آنکھیں چھوٹی کیے نویرہ کے تاثرات جانچنے لگا جو اسکے سوال پر مزید بگڑے تھے۔

گھبراہٹ سے اب اسکے ہاتھوں میں لرزش طاری ہونے لگی تھی۔

"م۔۔۔ مجھے۔۔۔ نہی۔۔۔ پتا وہ۔۔۔ وہ مر گیا۔۔۔ میں نے۔۔۔ نہیں مارا۔۔۔"

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے یکدم بری طرح رونے لگی۔

اسے اس طرح روتے دیکھ یوشہ بوکھلایا۔

"میں صرف پوچھ رہا تھا اس میں رونے والی کونسی بات ہے؟"

اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر چہرے سے ہٹایا۔

مم۔۔۔ میں نے۔۔۔ نہیں۔۔۔ مارا۔۔۔ میں نے۔۔۔ میں کچھ نہں۔۔۔ کیا۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ غلطی۔۔۔ سے بس"

"آنکھ۔۔۔ میں چھری۔۔۔ چھری۔۔۔ مار۔۔۔ دی تھی۔

نفی میں سر ہلاتے وہ یوشہ کو یقین دلانے لگی۔

وہ نویرہ کے قریب ہوتے اسے خود کے سینے سے لگا گیا۔

"میں نے ایسا کب کہا نویرہ میں نے صرف پوچھا تھا کہ تم نے اسکی آنکھ پر کیوں مارا تھا۔" یوشہ کے سوال پر وہ اسکے سینے پر سر ٹکائے ہچکیاں لینے لگی۔

یوشہ نے جو ہاتھ اسکے بازو کے گرد لپیٹا ہوا تھا اسے خاموشی سے تنکے کے نیچے لے گیا مطلوبہ چیز ہاتھ لگنے پر اسنے خاموشی سے وہ چیز نامحسوس انداز میں جیب میں ڈالی اور واپس نویرہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اس سے پہلے وہ ہوش سنبھالتی یوشہ کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر گھبراتی یوشہ اسے خود سے الگ کرتے تھوڑے فاصلے پر ہوا۔

وہ۔۔۔ میرے۔۔۔ ساتھ۔۔۔ غلط۔۔۔ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ۔۔۔ پپ۔۔۔ پہلے "۔۔۔ بھی۔۔۔ کوشش۔۔۔ کرتا۔۔۔ رہتا تھا۔۔۔ میری ماں۔۔۔ مجھے۔۔۔ نفسیاتی۔۔۔ کہتی ہے۔۔۔

بتاتے بتاتے اسکی آواز آنسوؤں کے باعث حلق میں اٹک گئی۔ جب کے یوشہ کے تاثرات خطرناک حد تک سرد ہو گئے۔

اس۔۔۔ دن۔۔۔ بھی میں اکیلی۔۔۔ تھی۔۔۔ ماما۔۔۔ پارٹ۔۔۔ ی میں تھیں۔۔۔ " اور۔۔۔ وہ۔۔۔

"میں آنکھ۔۔۔ پھو۔۔۔ رُک۔۔۔ بھاگ گئی۔۔۔ میں۔۔۔ نے اور کچھ۔۔۔ نہیں کیا۔ اسکے آنسو ہی تھے جو یوشہ کی نظروں میں اسے بری کر گئے۔

اب وہ یوشہ کی شک کی حدود سے باہر نکل چکی تھی۔

جو کچھ بھی ہوا اسے بھولنے کی کوشش کرو اللہ پر بھروسہ رکھو دوبارہ ایسا نہیں ہوگا انشاء اللہ۔ اس نے اب تک تمہاری عزت محفوظ رکھی وہ اب بھی رکھے گا پر انشاء اللہ اس بار تم ایسا کچھ نہیں دیکھو گی جو تم نے بچپن سے دیکھا۔

وہ نویرہ کا ہاتھ تھام کر دونوں گھٹنے فرش پر ٹکائے اسکے روبرو بیٹھا بہت یقین سے کہہ رہا تھا۔ اسکی پر یقین آنکھوں میں دیکھتے ایک لمحے کے لیے اسے اپنا دل ساکت ہوتا محسوس ہوا۔ ایسا کیوں ہوا تھا وہ نہیں جانتی تھی پر اسکا دل یوشہ کی بات پر ایمان لا چکا تھا۔

یوشہ نے پہلی بار اسکی زخمی ہتھیلی پر ہاتھ پھیرا جہاں ایک تازہ لکیر نما زخم تھا۔ بے خودی میں جھکتے اسنے اپنے لب نویرہ کی ہتھیلی پر رکھ دیے۔ نویرہ سکتے کے عالم میں اسے دیکھتی رہی۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اسے یوشہ کے لمس سے گھن کیوں نہیں آئی۔ بلکہ ایسا لگا جیسے کسی نے اسکے زخم پر مرہم رکھا ہو۔ خاموشی سے آنسو ایک بار پھر چھلک پڑے وہ دھندلائی آنکھوں سے یوشہ کو دیکھنے لگی۔ یوشہ نے نظر اٹھا کر بت بنی بیٹھی نویرہ کو دیکھا جو اسے ہی روتے ہوئی دیکھ رہی تھی۔ اپنی بے خودی کا احساس ہوتے اسے پچھتاوا ہوا۔

"آئی ایم سوری پر میرا غلط مقصد نہیں تھا میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔"

اپنی بے خودی کی معافی مانگتے وہ ایک بار پھر بے خود ہوا اور ہاتھ بے اختیار نویرہ کے آنسو صاف کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے۔

انگلی کی پوروں سے اسکے آنسو صاف کرتے وہ نویرہ کو دیکھنے لگا جسکے ہونٹ اب کپکپا رہے تھے۔

میری بات غور سے سنو نویرہ

"لیکن پہلے یہ رونا بند کرو۔

اپنے احساسات کو اپنے دل میں دباتا وہ سنجیدہ ہوا۔

تمہارے سوتیلے باپ کا کسی نے بے رحمی سے قتل کر دیا ہے۔ اور اسی رات جس رات تم اسکی آ نکھ پھوڑ کر بھاگی تھی۔

"پولیس کا شک تم پر ہے کیونکہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں تمہیں بھاگتے دیکھا ہے۔

www.urdu novelsmania.com

"م۔۔۔ مم۔ میں۔ نے نہیں۔ کیا قتل۔"

جانتا ہوں تم نے نہیں کیا۔

"لیکن کسی نے فائدہ اٹھایا ہے۔

واپس نویرہ سے کچھ فاصلے پر بیٹھا۔

میں نے انکو کہہ دیا ہے کہ تم اس رات میرے ساتھ بھاگی تھی مجھ سے شادی کرنے۔ جو ہوا ہے اس "!" سے تمہارا لٹک نہیں او۔۔۔

"میں۔۔۔ آپ کے ساتھ۔۔۔ کب بھاگی۔۔۔"

بھلا اتنا بڑا الزام وہ اپنی ذات پر کیسے برداشت کرتی اسی لیے یوشہ کی بات درمیان میں کاٹتے بول پڑی۔

یوشہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔ ابھی جو اتنی تفصیل بتائی تھی یعنی وہ سب وقت برباد کیا تھا۔

تمہارے پاس آج پھر دو چانس ہیں نویرہ یا تو اس بات کو اپنے پلو سے باندھ لو کہ تم نے مجھ سے "لو" میری بچ کی ہے۔ تمہارے والدین شادی کے لیے نہیں مان رہے تھے اس لیے ہمیں بھاگنا پڑا۔

یا اس بات کو قبول کرو کہ اس رات تم صداقت کا قتل کر کے فرار ہو رہی تھیں جب تم مجھ سے ٹکرا گئیں اور میں ٹھہرا اور نمبر کا چمچھورا اس لیے مجرم کو بھی اپنے ساتھ اٹھا لایا۔

"اور پھر جیل جا کر بھانسی کے آرڈر کا انتظار کرو۔

طنز کے تیر مارتے نویرہ کو صحیح سے سمجھایا۔

(یعنی نویرہ کے انداز میں)

"میں۔۔۔ نے دونوں۔ کام۔۔ نہیں کیے۔"
رونے کی تیاری کرتے کہا۔

یار تم مانویا مانا ہو تو اب میری بیوی نا جھوٹے الزام میں مرنے سے بہتر ہے یہ جھوٹ بول لو کہ لو"
"میرتج ہے ویسے بھی شادی کے بعد تو لوہی ہو جاتی ہے۔

"کس ک۔۔ وکنا ہے؟"
بلاخر اسنے یوشہ کی مشکل آسان کی۔
یوشہ اسے سب سمجھانے لگا اور وہ تھوڑا غصہ اور تھوڑے خوف سے اسے بار بار دیکھنے لگی۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"سرا ب کیا کرنا ہے؟"
عباس اور زوہیب یچی کے کین میں بیٹھے نئے قتل کے کیس کو لے کر پریشان تھے۔ یہ نیا کیس تھا
اسکو دیکھنا بھی ضروری تھا۔

"یوشہ کی طرف سے کیا جواب ہے؟"

فائل پڑھتے زوہیب سے پوچھا۔

عباس اسے بتا چکا تھا کہ اس کیس میں آفیسر یوشہ شامل ہیں۔
وہ لڑکی اسی کے ساتھ دیکھی گئی تھی۔

"سرا نکا کہنا ہے وہ انکی بیوی ہے۔ کل رات ہی گھر سے بھاگ کر کورٹ میرج کی ہے۔"
زوہیب نے بے زارگی سے بتایا۔ "یحییٰ حیرت سے دونوں کی صورت دیکھنے لگا۔

"تم دونوں جاؤ فحال اور پوسٹ مارٹم کی رپورٹ دیکھو۔"
سلام کرتے دونوں کیبن سے نکلے تو یحییٰ نے بنا کسی دیری کے یوشہ کو فون ملایا۔

"تم نے شادی کر لی؟"
یوشہ کے فون اٹھاتے ہی سوال کیا۔

"ہم کل رات۔۔۔"

سکون سے جواب آیا۔

"تم جانتے ہو جس سے تم نے شادی کی ہے وہ لڑکی قا۔۔۔"

وہ قاتل نہیں ہے سچی۔"

"میں اتنا تجربہ رکھتا ہوں کہ مجرم کو پہچان سکوں وہ قاتل نہیں ہے۔۔"

"تم نے اس سے شادی کیوں کی۔"

"سچی نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

"کیونکہ مجھے وہ پسند تھی۔"



"تمہیں کوئی اور پسند تھی جسے تم نہیں جانتے۔"

دوبدو جواب آیا۔

"یہی وہی لڑکی ہے جسے میں نہیں جانتا تھا۔ یعنی یہی وہ لڑکی ہے۔"

"سچی: "وہ تم سے شادی کے لیے کیسے مان گئی؟"

حیرت زدہ سا پوچھا۔

"کیونکہ سامنے میں تھا انکار کا جواز پیدا ہی نہیں ہوتا۔"
اسکی خود اعتمادی پر یحییٰ مسکرایا۔

"تم جانتے ہو وہ قتل کے کیس میں شامل ہے۔"

"تم بھی جانتے ہو کہ میں اپنی بیوی کو ایسے کسی کیس میں نہیں رہنے دوں گا۔"

"یحییٰ: "تم خود بھی شامل ہو۔"

جانتا ہوں۔ یحییٰ اس سے تفتیش کرنے سے پہلے یہ دیہان میں رکھنا کے وہ اب مجھ سے منسوب
"ہے۔ اس سے تفتیش سے پہلے ایک تفصیلی گفتگو میرے ساتھ کر لینا۔
اسکی بات میں دھمکی چھپی تھی یا گزارش یحییٰ سمجھ نہیں سکا۔ مزید کوئی بات کیے اسنے ہامی بھرتے رابطہ
منقطع کر دیا۔

"مام ڈیڈ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ کبھی انکار نہیں کریں گے بس آپ پریشن دیں دیں۔"

وہ ایک بار میزہ کے سامنے آتی بولی۔

زینب اگر میں نے تھپڑ مارا تو دو دن تک بستر سے نہیں اٹھوگی۔۔۔ یا اللہ کس گناہ کی سزا میں اتنی "گندی اولاد نصیب ہوئی ہے؟
غصے سے اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ زینب کے گال لال کر دے۔

"مام پلیزیار"
وہ بھی ضد پر ڈٹی تھی۔

کلب میں مختصر کپڑوں میں ناچتی لڑکی کسی مرد کی نظروں کو تو اچھی لگ سکتی ہے پر دل کو نہیں۔"
کوئی بھی مرد ایسی لڑکی کو محبت نہیں کر سکتا جو دوسرے مردوں کے گلوں کا ہار بنتی ہوں خاص کر جب
جب وہ عورت اس سے کسی رشتے میں منسلک ہواں بیوی بیٹی بہن۔

یقین نہیں آتا تو جا کر اپنے باپ سے پوچھ لو آج تک کتنی حسین لڑکیاں اسکے گلے کا ہار بننے کو تیار تھیں
پر کوئی بھی لڑکی میزہ ہاشم کی محبت کو ان کے دل سے نہیں نکال سکی نا ہی میزہ ہاشم کی جگہ لے سکی۔
نظروں سے گر کر بھی میزہ ہاشم سر کا تاج ہی رہی افسوس ہے کہ میری بیٹی تاج کی جگہ گلے کا ہار بننا چاہ
رہی ہے جسے کبھی بھی گھٹن ہونے پر اتار کر پھینکا جاسکتا ہے۔ ہار کی مثال کو اچھا مت سمجھنا یہاں ہار کا

مطلب کچھ اور ہے راجہ کے گلے کے ہار بدلتے رہتے ہیں پر تاج ایک ہی ہوتا ہے جو اسکے لیے بہت قیمتی ہوتا ہے۔

غصے سے کہتی وہ سیدھی مڑی۔

میں کب کسی کے گلے کا ہار بن رہی ہوں مام۔۔ آپ میرے بارے میں اتنی ویسڈ تھننگ کیسے رکھ سکتی ہیں۔

"میں بس ایک برتھڈے پارٹی میں جانے کی پرمیشن مانگ رہی ہوں۔ وہ جھنجھلائی۔



"اور برتھڈے پارٹی کہاں ہے؟"

سینے پر ہاتھ باندھتے پوچھا۔

"کلب میں ہے۔۔"

نظریں چراتے کہا۔

"بولنے کا مقصد یہی تھا کہ تمہارا باپ تمہیں کلب میں دیکھ کر غیرت سے مرجائے گا۔"

"پرمام ڈیڈ پریشن دے چکے ہیں۔۔ آپ کیوں ایسا مڈل کلاس جیسا بیہو کرتی ہیں"

منیزہ کے گھورنے پر اسنے منہ بناتے کہا۔

اگر خود کی اولاد کو عیاش ماحول سے بچانے سے مڈل کلاس ہونا ہے تو یقین کرو مجھے مڈل کلاس سے " نیچے درجے پر جانے میں بھی کوئی عار نہیں ہے آہا دنے تمہیں اجازت اسلیے دی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے میں کبھی اجازت نہیں دوں گی۔ لیکن چلو تمہاری بیغیرت عقل کا دروازہ کھول دوں۔ جاؤ جا کر اپنے "ڈیڈ سے کہو مام نے پریشن دے دی پھر اگر وہ تمہیں جانے سے ناروکیں تو چلی جانا۔۔

کندھے اچکاتے وہ پلٹ گئی جانتی تھی آہا دنے کبھی اجازت نہیں دے گا۔

"اوکے پروعدہ کریں اگر ڈیڈ نے پریشن دی تو آپ انکار نہیں کریں گی۔"

novels mania
www.urdu novels mania.com

"ٹھیک ہے۔"

منیزہ کا جواب سننے وہ چھت کی سیڑھیاں چڑھنے لگی کیونکہ آہا دنے اس وقت چھت پر ہی اپنے پرندوں کے ساتھ ہوتا تھا۔

چھت پر ایک بڑا حصہ مختلف اور خوبصورت پرندوں سے بھرا تھا۔ یہ آہا دنے کا شوق تھا۔

"مالے ہنڈ سم مین سنئے۔"

ہانپتے ہوئے زینب نے آخری سیڑھی پر کھڑے ہوتے آہاد کو پکارا۔
اسکو دیکھتے آہاد نے مسکراتے ہوئے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

"ڈیڈ ایک خوشخبری ہے۔"

خوش ہوتے کہا۔

"تمہاری ماں نے اپنا منحوس بلا گھر سے نکال دیا کیا۔؟"
جس انداز سے آہاد نے منہ بناتے کہا زینب پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہنسی۔

"اوہ آپکی اس معصوم سے خاندانی دشمنی لگتی ہے۔"

کہاں کا معصوم میں تو یہ دیکھ کر پریشان ہوں بھلا جانوروں میں بھی اتنی عقل ہوتی ہے؟ مطلب اتنا "
"کیمینہ پنا۔"

کان کو ہاتھ لگاتے توبہ کی۔

"ہاہاہا۔۔ اچھا خیر خوشخبری کچھ اور ہے۔"

"کیا؟"

"مام نے اجازت دے دی پارٹی میں جانے کی۔"
اسکی خوشخبری سنتے آھا دکی مسکراہٹ سمٹی۔

"منیزہ نے تمہیں کلب جانے کی اجازت دے دی؟"
وہ حیرت انگیز سا اس سے پوچھنے لگا اسے یقین تھا منیزہ کبھی اجازت نہیں دے گی۔

"جی۔۔"

"کیسے دے دی؟"

www.urdu novelsmania.com

میں نے انکو بتایا آپ نے اجازت دے دی ہے تو انہوں نے کہا کہ اپنے ڈیڈ کو جا کر بتا دو پھر وہ
اجازت دیں تو چلی جانا۔

"اور آپ تو پہلے ہی اجازت دے چکے ہیں۔
پنجرے میں انگلی ڈالتے وہ چڑیا سے کھیلنے لگی۔

"زینو میں آپ سے محبت کرتا ہوں نا؟"
زینب کے سر پر ہاتھ پھیرتے محبت سے پوچھا۔

"سب سے زیادہ ڈیڈ۔"
مسکراتے ہوئے اقرار کیا۔

"تو پھر اگر میں کسی چیز سے انکار کروں تو بنانا راض ہوئے مانوگی؟"
اسنے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم مانوگی یا نہیں اسنے یہ کہا کہ بنانا راض ہوئے۔

"جی ڈیڈ۔"

مجھے آپکا کلب وغیرہ جانا بالکل اچھا نہیں لگ رہا نا ہی یہ سب اچھا ہے ماحول پہلے ہی بہت خراب ہے "
"میں نہیں چاہتا کہ میری بیٹی خراب ہو۔۔"

"پر ڈیڈ میں نہیں ہونگی خراب پر اس ہم صرف تفریح کے لیے جا رہے ہیں۔"
آہاد کو یوں بدلتے دیکھ وہ بے یقینی سے بولی۔ یعنی منیزہ صحیح کہہ رہی تھی۔ وہ اجازت ہی اسلیے دیتا تھا
کیونکہ اسے یقین تھا کہ منیزہ منع کر دیگی۔

کچھ میں کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ ہم گندے نہیں ہونگے یہ یوقوفی ہے زینب۔ میں نہیں چاہتا آپ جاؤ۔
 "رہی بات تفریح کی تو وہ دوسری اور صحیح جگہاؤں پر بھی ہو سکتی ہے۔
 زینب کے ناراضگی سے دیکھنے پر وہ مزید کچھ کہے زینب کے سر پر ہاتھ رکھتے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

جاری ہے۔

اوہو۔۔ ناراض نہیں ہوا کریں۔ دراصل میں بہت بہت زیادہ مصروف ہوں سچی۔۔ وجہ یہ ہے
 کہ تھرڈ جلائی کو میرے بھائی کی منگنی ہے 😊 اور بہت زیادہ وقت لگتا ہے تیاریوں میں سچی۔۔
 اور یہ وہ خوشخبری نہیں تھی جو میں دینے والی تھی۔
 ناراض ناہوں خوش رہیں۔ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں لائک کریں۔ پیج پر اپنے فرینڈز کو انوائٹ
 کریں اور اور اور اپنی خاص دعاؤں میں مجھے میرے نام کے ساتھ یاد رکھیں۔ ❤️ ❤️

جال

قسط۔ نمبر #

- از عمیمہ۔ مکرم #

نورہ کا یوشہ سے رشتہ ہونے کی وجہ سے میچی نورہ پر کوئی سختی نہیں کر پایا تھا۔
 ہاں لیکن نورہ کو دیکھ کر اسکو خود کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ قتل نورہ نے نہیں کیا۔
 وہ جو اسکے سامنے بیٹھ کر بات تک نہیں کر پار ہی تھی وہ قتل کیسے کرتی۔ اور پھر اس سے تفتیش سے
 پہلے جو تفصیلی گفتگو اسکی یوشہ کے ساتھ ہوئی تھی اس میں جو باتیں یوشہ نے کی تھیں اسکے بعد کچھ لمحوں
 کے لیے اسکا اپنا زہن ماؤف ہو گیا تھا۔

لوگ تو بیٹیوں کو گھر سے باہر نہیں بھیجتے اسلیے نہیں کے انہیں اپنی بیٹیوں پر بھروسہ نہیں اس لیے کیونکہ
 زمانے کا بھروسہ نہیں یہاں دوست کے روپ میں کون بہر و پیا بنا بیٹھا ہے اس کا اندازہ تو اکثر انسان
 شناسی رکھنے والے لوگ بھی نہیں لگا پاتے لیکن جب عورت گھر میں ہی محفوظ نا ہو تو کہاں جائے؟ گھر
 کو عورت کے لیے محفوظ پناہ گاہ کہا جاتا ہے پر اسی پناہ گاہ میں اگر جنگلی بھیڑیوں کا بسیرا ہو تو عورت
 کہاں جائے؟

یہ سوچ کر اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں کہ جو لڑکیاں باہر کسی کی زندگی کا شکار ہوتی ہیں انکو تک انصاف نہیں مل پاتا تو جو معصوم گھر کی چار دیواری میں ہی کسی دردندے کی زندگی کا نشانہ ہو جائیں تو وہ کیا کریں؟ کیا وہ لوگ کچھ مدد کر سکتے تھے؟ نہیں۔۔

ہر لڑکی نویرہ جیسی تو نہیں ہوتی۔ اور جو ہمت اور طاقت کا استعمال اس نے اس وقت کیا تھا وہ اسکی اپنی کہاں تھی وہ تو اس رب کی نعمت تھی ورنہ اس جیسی کتنی لڑکیاں بے بسی کا شکار ہوتی ہیں۔

ایک کے بعد ایک فکرنے اسے ایسا پریشان کیا کہ وہ سمجھ ہی نہیں پارہا تھا کہ کیا کرے۔

اسکے لیے سب سے اہم تھا لیکن صداقت کے قتل کے بعد اوپر "child abusement" کا کیس سے دباؤ آنے کی وجہ سے انہیں فعال اس کیس کو روکنا پڑا۔
صداقت کے کیس کی چھان بین شروع ہوئی۔ اس کیس کا سب سے اہم گواہ چوکیدار تھا جو کومہ میں جا چکا تھا۔ نشاء تورات پارٹی میں تھی اور نویرہ پہلے ہی بھاگ چکی تھی۔

یوشہ آمنہ کے کمرے کے باہر سے گزرا تو اسے اندر سے سسکی کی آواز آئی۔ اسنے قدم واپس پیچھے لیے کمرے کا دروازہ کھلاتھا۔ وہ آہستگی سے اندر داخل ہوا لیکن ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ کمرے میں نویرہ کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔

"ایسا نہیں کرتے میرے بچے اللہ ناراض ہوتا ہے۔"
منیزہ کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ وہیں ٹھر گیا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے سکون ملتا ہے۔"

نویرہ کے جواب پر وہ سمجھ گیا منیزہ اسے کیا سمجھا رہی ہے۔

میری بچی جب اللہ نے اس میں سکون رکھا ہی نہیں تو تمہیں کیسے مل سکتا ہے؟
تم سے کس نے کہا ہے کہ سکون اس سے ملتا ہے لیکن شاید تمہیں اسکی عادت ہو چکی ہے اسلیے ایسا لگتا ہے۔"

کسی۔۔۔ کسی نے نہیں کہا۔ جب میں چھوٹی تھی تو رو رہی تھی۔۔۔ بہت پریشان تھی۔۔۔ گیارہ سال کی تھی۔ ماما بھی نہیں سمجھ رہی تھیں۔
بتاتے ہوئے ایک بار پھر اسکی سسکی نکلی۔

تو میں چھت پر جا رہی تھی تو سی۔۔ سیڑھی سے گر گئی تھی۔۔
 گھٹنے پر اور ہتھیلی پر۔۔ چوٹ لگی درد شروع ہوا تو۔۔ تو میں پریشانی بھول گئی۔۔
 "مجھے۔۔ زہنی سکون۔۔ ملا۔۔"

مزید اسکے منہ سے گیارہ سال کی عمر سن کے آنسو ضبط کر کے رہ گئی وہ لڑکی تو اسے ابھی ہی بہت چھوٹی
 لگی تھی اسکی زینب کی ہم عمر یا اس سے بھی کچھ چھوٹی پر وہ تو بہت چھوٹی عمر سے سب برداشت کرتے
 آرہی۔۔ کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا یوشہ اپنی مٹھیاں بھیچ گیا۔
 کاش صداقت نامرتا تو وہ اسے بتاتا کہ ہوس کو مٹایا کیسے جاتا ہے۔

نہیں اس سے سکون نہیں ملتا "
 "۔ آپ نماز پڑھا کر اس سے ملے گا۔ وہ تو ہے ہی سکون کی دوا
 مزیدہ نے اسکی زخمی ہتھیلیوں پر مرہم لگاتے کہا۔
 لیکن اسکی بات پر نویرہ اسے خاموشی سے دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا؟"

نویرہ کے یوں دیکھنے پر وہ نرمی سے پوچھنے لگی۔

"کچھ نہ۔۔۔ یں۔"

نظریں جھکا دیں لیکن آنسو لڑھک کر اسی ہتھیلی پر گرا جہاں منیزہ مرہم رکھ لگا رہی تھی۔ وہ دونوں بیڈ کے ساتھ پشت لگائے نیچے کارپیٹ پر بیٹھے تھے یوشہ کی جانب انکی پشت تھی اسکے باوجود وہ جانتا تھا کہ وہ اب بھی رو رہی ہے۔ اسکا دل کیا وہ باہر چلا جائے پر پھر رک گیا وہ اسے سننا چاہتا تھا۔

تم میرے لیے بالکل میری زینب کی طرح ہوں مجھ سے کچھ مت چھپاؤ مجھے بتاؤ گی تو میں تمہاری مدد کر سؤنگی۔

اسکے جھکے سر کو چومتے محبت سے پوچھا۔

یوشہ گہرا مسکرایا اسکی ماں کی ساری سختیاں صرف اپنی اولاد پر تھیں اگر یہ منظر زینب شاہ دیکھ لیتی تو صدمے سے اپنے) شاہ (کو بھی بھول جاتی۔

"مم۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے نماز پڑھنا نہیں۔۔۔"

وہ جملہ درمیان میں ادھورا اچھوڑ گئی۔ منیزہ نے اسے حیرت سے دیکھا وہ انیس بیس سالہ لڑکی تھی اور اسے نماز نہیں آتی تھی خیر اس میں اسکا کیا قصور تھا سارا قصور ماں کا تھا جو ایک بیٹی کو نا تو سنبھال سکی نا اسکی حفاظت کر سکی بلکہ اسے سکون کے قریب بھی نا کر سکی۔

جس تعلیم کا ذکر دین میں کیا گیا ہے کیا اسکا مطلب دنیاوی ڈگریاں ہیں؟ عورت کا تعلیم یافتہ ہونے سے مراد اونچی اونچی ڈگریاں ہیں؟ ایسی ڈگریوں کا کیا فائدہ جو اولاد کی تربیت بھی ناکر سکیں۔ اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ نویرہ کی ماں سے ضرور ملے گی اور اسے اچھے سے بتائیگی کہ وہ کتنی خراب ماں ثابت ہوئی ہے۔

تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے میں سکھا دوں گی۔ بہت ہی آسان ہے پر پہلے وعدہ " کرو غلط طریقے سے سکون حاصل نہیں کرو گی۔ اس سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور اللہ جس سے ناراض ہوتا ہے اس سے اپنی اطاعت کی نعمت چھین لیتا ہے۔ یعنی سکون چھین لیتا ہے اپنے سینے سے لگاتے فیضہ نے اسے پیار کیا۔

urdu
novels
mania
www.urdu novels mania.com

"میں سوچ رہی تھی کہ تمہیں اب اپنے کمرے میں شفٹ کر دوں۔"

"میرا۔۔ کمرہ؟"

نویرہ نے آنسو صاف کرتے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ہمم مطلب یوشہ کا کمرہ۔۔۔ میاں بیوی کا کمرہ ایک ہی ہوتا ہے۔"

بولنے کے ساتھ وہ نویرہ کے تاثرات دیکھنے لگی جو پل میں بدلے تھے۔ رنگت زرد ہوئی۔۔

"می۔"

سوچیے گا بھی نہیں۔۔ میں اپنا کمرہ کسی بھی فضول انسان کے ساتھ ہر گز اور ہر گز نہیں بانٹوں گا۔"

نورہ کے انکار سے پہلے یوشہ بید پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ وہ دونوں چونک کر پلٹیں۔

اور تم بہت ہی کوئی چالاک لڑکی ہو۔ لیکن کان کھول کر یہ بات سمجھ لو کہ میرے کمرے تک آنے کا "تو سوچنا بھی مت۔ چھوٹا سا جھوٹ کیا بلوایا کے لو میرج ہے تم تو واقعی محبت کی شادی سمجھ کر سر "چڑھے جارہی ہو۔"

ماتھے پر بل ڈالے وہ مصنوعی غصے سے نورہ کو گھورنے لگا۔ وہ خوف بھلائے یک ٹک یوشہ کو دیکھنے لگی جو اس پر کون کون سے الزام لگا رہا تھا۔ ذلت سے چہرہ زرد سے سرخ ہوا وہ کونسا اسکی محبت میں مر رہی تھی وہ تو خود انکار کرنے والی تھی۔ اسے یہ احساس تھا کہ یوشہ نے اس پر احسان کیا ہے لیکن ایسے بار بار ذلیل کر کے وہ کیا ثابت کر رہا تھا۔

جبکہ نیزہ نورہ کے پیچھے سینے پر ہاتھ باندھے خوشنوار نظروں سے یوشہ کو گھور رہی تھی۔ پر زینب اور یوشہ میں فرق تھا زینب ہوتی تو اب تک ڈرجاتی پر یوشہ زینب کے لیول کے اوپر کا ڈھیٹ تھا۔ نیزہ کو ایک

آنکھ مارتے وہ اٹھ گیا۔ نویرہ سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی نجانے کیوں اسے یوشہ پر غصہ آ رہا تھا دل کیا کہ اسکا احسان اسکے منہ پر دے مارے پر ایسا ممکن نہیں تھا۔

"اوہیلو میری معصوم ماں کو ورغلا کر اگر میرے کمرے تک پہنچنے کی کوشش کی نا تو بہت برا ہوگا۔" نویرہ کے جھکے سر کو دیکھتے وہ زور سے بولا اور کمرے سے نکل گیا۔ نویرہ لب بھینچے ضبط کرنے لگی۔

"مزاق کر رہا تھا وہ۔ سیریس مت لینا۔۔ وہ ایسا ہی ہے۔۔"

"بد تمیز۔"

منیزہ کی بات درمیان میں کاٹتے وہ غصے سے منمنائی۔ منیزہ اپنا جملہ مکمل ہونے پر ہلکا سا مسکرائی لیکن اسے واقعی نویرہ کے چہرے پر غصہ دیکھ حیرت ہوئی۔ ساتھ ہی یوشہ کا مقصد بھی سمجھ آ گیا۔

"ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔۔"

زویب اپنا سر پکڑتے بولا۔

ایک ہفتے کی مسلسل کوشش کے بعد انکا پلان کامیاب ہوا تھا مگر بعد میں جو سچ سامنے آیا وہ ناقابل یقین تھا۔

مسلسل کوشش کے بعد انہوں نے ایک ٹرینڈ بچے کو ہر اس جگہ چھوڑا جہاں سے بچہ اغواء ہو سکے۔
بلاخر ایک ہفتے بعد اس بچے کو ایک سنسان پان کی دکان کے قریب سے اغواء کیا گیا۔

اس دوران یہ بھی پتا چلا کہ اس پان کی دکان کے ساتھ ایک فرائز کا چھوٹی سی کیبن نما دکان تھی اس دکان سے فرائز کھانے کے کچھ لمحے بعد وہ بچہ بے ہوش ہوا جسکے بے ہوش ہوتے ہی ایک وین اسے وہاں سے لے گئی۔ اور یہ سب اتنی جلدی اور نامحسوس طریقے سے ہوا کہ کسی کو سمجھنے کا وقت بھی نہ ملا اس فرائز والے کو موقع وقت پر ہر راست میں لیا ساتھ ہی اس بچے کی لوکیشن ٹریس کرتے وہ اس جگہ پہنچے جہاں سارے بچے رکھے گئے تھے۔
جس لوکیشن پر وہ پہنچے تھے وہ ریشم کے دھاگوں کی چھوٹی سی فیکٹری تھی۔ جس کے بیسمنٹ کو ایسے کور کیا گیا تھا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہو کہ نیچے کچھ ہے۔

بیسمنٹ میں سے نو سے تیرہ سال کی عمر کے درمیان کے چوبیس بچے بازیاب ہوئے تھے۔ جنکی رپورٹ پچھلے دو مہینے میں ہوئی تھی۔

لیکن پریشان کرنے والی بات یہ نہیں تھی۔ پریشان کرنے والی بات یہ تھی کہ جس فیکٹری سے انکو بازیاب کروایا تھا وہ صداقت کی تھی جسکا قتل دیڑھ ہفتے پہلے اسی کے گھر میں ہوا تھا جسکا الزام نویرہ پر ٹھرایا جا رہا تھا۔

اور اگر اسکا تعلق یوشہ سے ناجز تھا تو یقیناً سی سی ٹی وی فوٹیج کے بنیاد پر ہر راست میں بھی اسے ہی لیا جاتا۔

سر ہم جس مجرم کی تعقب میں تھے وہ صداقت تھا اور وہ خود ہی اپنے انجام کو پہنچ گیا کیا ایسا ہی ہے؟

جمال نے یحییٰ کو زمین کو گھورتے دیکھ پوچھا۔

"نہیں جمال مجھے ایسا نہیں لگتا۔ بھلا اتنا ماسٹرمانڈ انسان ایسے سامنے نہیں کھل سکتا۔"

www.urdu novels mania.com

جواب یحییٰ کی جگہ عباس نے دیا۔

یہ بھی ایک نیا جال ہے جمال۔

"پہلے بھی تھا کچھ ہمیں دکھایا کچھ گیا تھا اور اس بار بھی یہی ہوا ہے۔

یحییٰ نے سیدھے ہوتے ان تینوں کو مسکراتے ہوئے کہا۔

اسکی مسکراہٹ میں بہت کچھ تھا دکھ، نفرت، حوصلہ۔۔

"مطلب؟"

سوال زوہیب کی طرف سے ہوا۔

یہ چوبیس بجے ہم نے حاصل نہیں کیے بلکہ ہمیں خود دیے گئے ہیں۔۔"

اور صداقت کو مار کر ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں ایک بار پھر فریب میں لپیٹ کر بہت بری

"ہار دی جا رہی ہے۔"

تیجی کے جواب پر سارے خاموش رہے کسی ایک کو بھی اسکی سوچ سے اختلاف نہیں ہوا۔

"ان سب کا مطلب سمجھتے ہو تم لوگ؟"

تیجی نے کرسی سے ٹیک لگاتے تینوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"اسکا مطلب ہے وہ جان چکے ہیں کہ ہم انکے بارے میں آگاہی رکھتے ہیں۔۔"

زوہیب کے جواب پر تیجی نے داد دینے والے انداز میں دیکھا۔

بلکل صحیح وہ ہم سے دو نہیں دس قدم آگے ہیں۔ وہ ہم سے کھیل رہے ہیں۔ ہم اس کھیل میں

پھنسے ہوئے ہیں اور وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔

صداقت اس گروہ کا حصہ ضرور ہو سکتا تھا لیکن سربراہ نہیں کیونکہ سربراہ کا دماغ ابھی بھی چل رہا ہے۔ اور افسوس سے ہم اب تک یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم اپنے پلان پر چل رہے ہیں لیکن ہم چل اسکے "دماغ پر رہے ہیں وہ ہمارے ذہنوں سے کھیل رہے ہیں۔ غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے میکی سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔

"پھر ہم کیا کریں۔ انکو کیسے پتا چلا ہمارے متعلق؟ اس طرح تو ہم جو بھی کریں گے انکو علم ہو جائیگا۔" زوہیب نے فکر مندی سے تینوں کو دیکھا۔

فکرت کرو کھیل تو آخری لمحے پر بھی پلٹ جاتا ہے۔ اب وقت ہے انہیں کو انہیں کے جال میں "پھنسا کر مات دینے کا۔ عباس نے پرسوج انداز میں کہا۔

"اس بار کسی کو ہر است میں نہیں لینا۔۔۔" میکی میج پڑھتے آرڈر دیتے کھڑا ہو گیا۔

"مطلب؟"

جمال نے نا سمجھی سے پوچھا۔

سیدھا انکاؤنٹر کر دینا۔"

"اور اس لڑکے سے کچھ انفارمیشن نکلی۔"

نہیں سرتانا مارا ہے پروہ صرف یہی کہتا ہے کہ اسکا کام صرف چہل پہل کم ہونے کے بعد اکیلے "بچوں کو دیکھ کر بے ہوشی کی دوا چیز میں ملا کر دینا تھی اور ان سب کے لیے اسے ماہانہ اچھی رقم ایک "انجانے اکاؤنٹ سے آتی تھی۔۔"

زوہیب نے تفصیل بتائی۔

"اوکے اس اکاؤنٹ کی ڈیٹیلز نکالو۔"

مشکل ہے سر جو اکاؤنٹ اسنے بتایا ہے وہ پاکستان کا نہیں ہے۔ اور اس بینک کی کسٹمر پالیسی ہے "کہ وہ انفارمیشن نہیں دیتے کسی کو بھی۔"

جواب عباس نے دیا۔

اسکو شوٹ کر دو اور یہ خبر دے دو کے ڈکیتی کے دوران پولیس مقابلے میں مارا گیا۔"

باہر کسی کو بھی اس کیس کی بھنک نہیں لگنی چاہیے۔ اور وہ اکاؤنٹ کس کے نام پر ہے اور باقی ڈیٹیلز "مجھے کسی بھی ہال میں چاہیے۔
کستے ساتھ یچی باہر نکل گیا۔

پیچھے وہ تینوں دوسری ضروری باتیں ڈسکس کرنے لگے۔

وہ زینب کی یونیورسٹی کی پارکنگ میں گاڑی میں بیٹھا تھا۔

اسکو آہاد کا میج موصول ہوا تھا کہ ڈرائیور نمیزہ کے ساتھ ہسپتال گیا ہے اور دوسرا ڈرائیور آمنہ کے ساتھ مال یچی کسی اہم کام کے سلسلے میں دودن سے شہر کے باہر ہے اور زینب کو یونیورسٹی سے لانے والا کوئی نہیں ہے۔ پہلے تو اس کا دل کیا وہ انکار کر دے لیکن پھر یاد آیا وہ منگیتر نہ صحیح پر آہاد انکل اسکے انکل ہیں جسے وہ منع نہیں کر سکتا۔

دس منٹ بعد اسے زینب باہر آتی دکھائی دی۔ اسکے ساتھ کوئی پتلا مگر خوبو لڑکا بھی چل رہا تھا۔ دیکھنے میں زینب کافی جھنجھلائی ہوئی لگ رہی تھی جیسے اس سے ناراض ہو اور وہ لڑکا مسکرا مسکرا کر اسے منانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ نجانے کیوں پر یچی کو زینب سے مزید چڑھ محسوس ہوئی۔

وہ لڑکی واقعی اسکی سوچ سے زیادہ گنی گزری تھی پتا نہیں کیوں اسے آج حورین پر بھی غصہ آیا جو زینب جیسی بگڑی، بے باک اور بد لحاظ لڑکی سے اسکی شادی کرنا چاہتی تھی۔

سہر جھٹکتے اسنے واپس ان دونوں کو ساتھ چلتے دیکھنے لگا۔

"علی اگر اب تم میرے پیچھے چلے نا تو میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔"

آ نکھیں میچتے اسنے پیچھے مڑ کر غصے سے علی کو انگلی دکھائی جو زبردستی اسے اس مہینے میں ہونے والے اسٹیج ڈرامہ میں حصہ لینے کے لیے منا رہا تھا۔ ویسے تو وہ بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ زینب جیسی نک چڑی لڑکی جو کسی لڑکے تو دور لڑکیوں کو بھی کم گھاس ڈالتی ہے وہ کبھی اسکی نہیں سنے گی پر دوستوں سے لگی دس ہزار کی شرط وہ بالکل نہیں ہارنا چاہتا تھا۔

"زینو۔۔۔ پلیز۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

اوہ ہیلو ایک لافہ رکھ کر دو گنی نایہ زینو کسے بولا ہاں تیری بہن لگتی ہوں کیا؟ کیا سمجھ رکھا ہے مجھے ہاں "

"اگر دو منٹ میں یہاں سے نہیں کھسکا نا تو کان کے نیچے ایسا بجاؤں گی کہ یا۔۔۔"

وہ جو آستین چڑھاتے اسے مارنے کی تیاری میں تھی فاصلے پر کھڑی بیچی کی گاڑی اور کھڑکی سے بیچی کو

اپنی طرف دیکھتے زبان یکدم رکی۔ ہونٹوں پر خود بخود مسکراہٹ رینگ گئی۔ (شیطانی مسکراہٹ۔)

"سوری۔۔"

علی تو اسکی زبان الفاظ اور لہجہ دیکھ ہی سٹٹا گیا تھا کون کتنا وہ نازک سی لڑکی ایسی گزبھر کی پوری زبان رکھتی ہے۔

دس ہزار پر لعنت بھیجتے اسے اپنی عزت عزیز لگی اگر پڑ جاتا تھہڑ تو کیا عزت رہ جاتی اوپر سے دس ہزار بھی نہیں ملنے تھے۔

"ارے سوری کیوں؟ میں تو تمہیں اپنی ایکٹنگ دکھا رہی تھی اچھی کرتی ہوں نا؟ یعنی میں کر سکتی ہوں؟" آستین نیچے کرتے آنکھیں پٹپٹاتے وہ اتنی معصومیت سے بولی کہ کچھ لمحے علی اسکی معصومیت میں مبسوث ہو گیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"علی۔۔"

دانت پیستے مگر جبراً مسکرا کر پکارا۔

"اوہ سوری۔۔ وہ میں تو ڈر ہی گیا تھا یار۔ خالی اچھی ایکٹنگ نہیں اس پر تو تمہیں آسکر ملنا چاہیے تھا۔" مطلب میں تو سمجھا تھا تم واقعی۔

تھہڑ کی بات گول کرتے اسنے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

جبکہ وہ جتنی چیپ نیس دکھا رہا تھا زینب پکا ارادہ باندھ چکی تھی کہ اسکی ادھوری بات کو کل ہی عملی جامہ پہنائے گی۔

جاری ہے۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں لائک کرنا بلکل نا بھولیں۔۔۔
اور اور اور توڑی تفصیلی رائے بھی دیا کریں۔ تکالگائیں اور بتائیں کہ مجرم کون لگتا ہے؟
کیا نویرہ کا ان سب سے تعلق ہے؟ کیا وہ بہرپیا ہے یا ویسی ہی معصوم؟ اور

♥ میں نے آپکا پچھلی ایپی میں ریویو پڑھا تھا بہت اچھا تھا۔ جزاکہ اللہ pareshy

beautiful edit by shajeeha Qazi 😊 Jazaka Allah pyari ♥

www.urdu novels mania.com

#جال

قسط۔ نمبر۔ 15#

”یہی ہونٹوں پر ہاتھوں کی مٹھی رکھے بغور ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

اسے زینب کو کسی دوسرے لڑکے سے بات کرتے دیکھ رتی برابر فرق نہیں پڑا تھا نہ ہی کوئی جلن جیسا احساس اپنے اندر محسوس ہوا تھا۔ اور ہوتا بھی کیوں؟ کیونکہ وہ تو اس اپنے سے جڑے رشتے کو قبول کرتا ہی نہیں تھا۔

لیکن ان دونوں کو دیکھتے دماغ کے اکسانے پر وہ اب تک کی بد تمیزیوں کا بدلہ لینے پر آمادہ ہوا تھا۔ سن گلاس لگاتے وہ گاڑی کا دروازہ کھول کے باہر نکلا چہرے پر آتی مکروہ ہنسی کا بمشکل گلا گھونٹا۔

"کون ہے بے؟"

آستین چڑھاتے وہ زینب اور علی کے پاس پہنچتے ہی علی کو دھکے دیتے پیچھے دھکیل کر بولا۔ دولہے کے لیے تو زینب بھی گڑبڑا گئی۔

"آپ کون ہو بھائی۔"

سامنے کھڑے ہٹے کٹے یہی کی جسامت دیکھ علی کو ایک بار پھر خطرے کی گھنٹی سنائی دی۔

"مجھے چھوڑ تو بتا کون ہے اور اسکے ساتھ بات کرنے کی ہمت کیسے ہوئی۔"

ایک بار پھر پیچھے دھکے دیا۔

زینب پہلے تو اس کے حساس ہونے پر حیران ہوئی پر پھر اپنا تیر نشانے پر لگتا دیکھ فوراً درمیان میں آئی۔

"یہی ہے وہ لڑکا۔"

یچی کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھتے وہ پراعتما دی سے بولی۔

وہ جو سوچ رہی تھی کہ یچی کی غیرت جاگ رہی ہے یچی کے چہرے پر چھپ دکھائی شیطانی مسکراہٹ نا دیکھ سکی۔

جبکہ علی اچانک اس آئی آفت سے پریشان ہوتا زینب کے پیچھے کھڑا تھا ویسے تو وہ بھی لڑنے میں پیچھے نہیں تھا لیکن صرف دوستوں کے ساتھ اکیلے ہوتے تو وہ دشمنوں سے بھی دوستی کر لیتا تھا۔

"کون لڑکا؟"

یچی نے آنسو برا چکائی۔

www.urdu novelsmania.com

"وہی جس کی وجہ سے میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ میری پہلی اور آخری محبت۔۔"

اپنی پونی جھٹکتے وہ سنجیدگی سے بولی۔ یچی نے ایک نظر پیچھے کھڑے تیلی پہلوان کو دیکھا۔ زبان کی نوک تک آیا کہ کہہ دے کہ تم یہی ڈیزرو کرتی ہو پر رک گیا جبکہ علی منہ کھولے زینب کی پشت کو دیکھنے لگا جو

ابھی کچھ دیر پہلے تک اس سے ترلے کروا رہی تھی اور اب اچانک اس سے پہلی اور آخری محبت کا دعویٰ کر رہی تھی۔

"تو یہ ہے وہ کینہ انسان جس کی وجہ سے میرے انکل آنٹی کی عزت خطرے میں ہے۔" زینب کو زبردستی ایک طرف کر کے وہ علی کی جانب بڑھا جو اسے اپنی طرف آتا دیکھ پیچھے ہوتے بھاگنے کے پر تول رہا تھا۔ یہ دس ہزار کی شرط اسے اتنی بھاری پڑ جائیگی اسنے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ بلکل اچانک سبھی کا ہاتھ گھوما اور علی کے منہ پر پڑا۔

"ہاں بھئی تو اب بتاؤ کیا سزا دوں میری عزت اور جان سے عزیز منگیتر کو اور غلانے کی۔" علی کا گریبان تھا متے اسنے جھٹکا دیا۔ اس اچانک کاروائی پر زینب منہ پر ہاتھ رکھے پھیٹی آنکھوں سے سب دیکھنے لگی۔۔

علی سن ہوتے دماغ کو ہوش میں لاتے خوف سے سبھی کو دیکھنے لگا جس کا ہاتھ پھر اٹھنے کی تیاری میں تھا۔

اسنے فوراً مد طلب کرنے زینب کو پکارا اسکے پکارنے پر زینب ہوش میں آتی سبھی کو دیکھنے لگی اور یہی وہ لمحہ تھا جب اسکے شیطانی دماغ نے سبھی کی شیطانی چال سمجھی۔

وہ بھلا کب سے یحییٰ کو عزیز ہو گئی تھی۔ اب اسے سمجھ آیا کہ یہ سب جلن کے باعث نہیں بلکہ زینب (اور اسکی محبت) جھوٹی محبت علی (کو الگ کرنے کی سازش ہے۔ پھر اسکی نظر علی پر پڑی پہلے خیال آیا کہ چھڑوالے پر جتنا جینا اسنے زینب کا حرام کیا تھا اسکے حساب سے دو تھپڑ اب بھی باقی تھے۔

"بول۔۔"

کہتے یحییٰ کا ہاتھ پھر اٹھا جسے علی نے تھام لیا۔

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔ میں تو صرف ڈرامے کے لیے منا رہا تھا۔۔ بتائیں نا "زینب باجی۔

غصے سے زینب کو گھورتے اسنے دانت پیستے کہا۔۔۔

یحییٰ نے استہزایہ مسکراتے زینب کو سوالیہ نظرو سے دیکھا۔

اسکے اس طرح دیکھنے پر زینب کو بے عزتی سی لگی۔ اسنے غصے سے علی کو دیکھا جس کی وجہ سے یحییٰ کے سامنے اسکی ناک نیچے ہو رہی تھی۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو علی۔ تمہیں اس سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔"

آگے بڑھتے ضبط سے کہا۔

"ہوش میں تو ہیں آپ۔؟ بن سمجھتا ہوں میں آپکو۔"

علی تو اسکے اتنے سفید جھوٹ پر تلملا گیا۔ مان نامان میں تیرا ممان۔۔۔

"جاؤ بچے تمہارا کام ہو گیا۔"

ہنستے ہوئے اسنے علی کا گریبان چھوڑتے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

موقع ملتے ہی وہ وہاں سے بھاگا۔ جبکہ یحییٰ اسکا مزاق اڑاتے زور سے ہنسا۔

"تمہاری پسند بھی تمہارے لیول کی گھٹیا ہے۔"

زینب کی ذات پر گہرا طنز کرتے اس ہر حقارت اور استہزاء کی ملی جلی نظر ڈالتے وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ جبکہ ایک بار پھر اپنے کردار پر بات سنتے زینب کا خون جوش مارنے لگا۔

تم سمجھتے کیا ہوا اپنے آپ کو ہاں۔ تمہارا اپنا لیول تو دیکھو کتنا گھٹیا ہے کہ میں اتنا گھٹیا لیول رکھنے کے

"باوجود تمہیں اپنے لیول کا نہیں سمجھتی۔"

یحییٰ کے سامنے جا کر اسنے غصے سے یحییٰ کا گریبان پکڑ کر ایک ایک لفظ ٹہر کر بولا۔

یچی کے ماتھے پر گہرے بل تھے اور وہ قبر برساتی نظروں سے اس چھٹاک بھر کی لڑکی کو اپنا گریبان
تھامے دیکھ رہا تھا۔

دل تو کیا ایک ایسا تھپڑ رسید کرے کہ وہ لڑکی طرح گھوم جائے لیکن ہائے پہلے کہاں دل کی چلی تھی
ورنہ یہ بد تمیز لڑکی اسکے نام پر نامسوب ہوتی۔

"کتوں والی حرکتیں میرے ساتھ مت کرو۔"

اسکے ہاتھ اپنے گریبان سے پکڑ کر زور سے دبائے کہ وہ کراہ اٹھی۔ پر ڈرنا تو زینب شاہ نے سیکھا ہی
نہیں تھا اس لیے اپنا ہاتھ چھڑواتے اسے غصے سے دیکھنے لگی۔

"تم نے مجھے کتا کہا۔"

غصے سے پوچھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"نہیں۔ حرکتیں ویسی ہیں۔ جو بھی ہو تم پر انسان تو نہیں ہوتا مجھے یقین ہو چکا ہے۔"
طنز یہ ہنستہ حقارت سے کہا۔

"ہاں مسٹر یچی آپ کو بہتر پتا ہوگا میں کون ہوں آخر آپ بھی تو میری برادری کے ہی ہیں نا۔"
مسکرا کر وہ بہت اچھے سے یچی کو جواب دے گئی۔

اس سے پہلے وہ دوبارہ کچھ کہتا آہاد کا فون آگیا۔

"جی انکل۔۔ آگئی ہے۔ بس آرہے ہیں"

غصے سے زینب کو دیکھتے وہ بہت تحمل سے جبراً مسکرا کر آہاد سے بات کر رہا تھا۔

اور زینب اسکی سرخ ہوتی شکل دیکھتے مسکرا کر اسے مزید سلگانے لگی۔

"چلو۔"

اسکی مسکراہٹ کو نظر انداز کرتے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

"ویسے آپ کتنے اچھے ہیں نا سچی اور فارغ بھی کہ مجھے لینے یونی آئے۔"

بھولے پن سے کہتے وہ پھر اکسانے لگی۔ سچی خاموش رہا۔

www.urdu novels mania.com

ویسے مجھے تو پتا ہی نہیں تھا آپ میرے معاملے میں کتنے حساس ہیں۔ مطلب میرے ساتھ کسی اور"

"کو دیکھا آپ کے لیے کتنا مشکل تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے بھی اسکی زبان کو ایک لمحے کا بریک نہیں لگا تھا۔

"امم لیکن پھر اتنے ڈرامے کیوں کیے؟"

"ہاں طوفانی قسم کی محبت ہے مجھے تم سے۔"

گاڑی سٹارٹ کرنے سے پہلے وہ اچانک پلٹ کر پیاری سی شکل بنا کر بولا کہ زینب بھی چونک گئی۔

اب محبت گدھی سے ہو جائے تو پری کیا چیز ہے۔ ویسے بھی محبت تو اندھی ہوتی ہے نامیری بھی "اندھی کے ساتھ لنگڑی بھی تھی جو تم سے ہوئی۔"

مسکرا کر وہ ایک ہی وار میں حساب برابر کر گیا۔ یوشہ کے بعد یحییٰ دوسرا تھا جس سے جیتنا زینب کے لیے مشکل تھا۔

اس لیے میری جان سے عزیز بہ تمیز ترین منگیتر مجھے تمہارا کسی اور سے بات کرنا بالکل بھی نہیں پسند "۔۔ اور یہ تو اب تمہیں برداشت کرنا پڑیگا۔ تم اب کسی لڑکے سے بات نہیں کرو گی کسی سے بھی اب "اسے تم میری محبت کا انعام سمجھو یا اس رشتے کا خمیازہ۔"

زینب کا چہرہ دیکھتے اسنے زینب کو مزید سلگانے کے لیے اسکی ناک دبائی۔
غصے سے یحییٰ کا ہاتھ جھٹکتے وہ سیدھی ہوئی۔

میری مرضی میرا جس سے دل کرے گا اس سے بات کرونگی تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے ٹوکنے "والے۔"

پونی کو جھٹکا دیتے وہ مسکراتی اور جتنا قی نظر سے یحییٰ کو دیکھنے لگی۔

اسکے انداز تو شروع سے ہی یحییٰ کو سخت ناگوار گزرتے تھے پر اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا پر جب سے وہ اسکے نام سے منسوب ہوئی تھی ناگواری مزید بڑھ گئی تھی۔

میں تمہارا ہونے والا شوہر ہوں مس زینب ۔۔۔۔۔

"اوہ سوری مس زینب شاہہ

آخر میں شاہ کو لمبا کھینچتے طنز کیا۔

تو مسٹر یحییٰ اپنے جملے پر غور کریں۔ ہونے والے شوہر ہیں ہوئے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی انسان کی زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے ممکن ہے شادی سے پہلے کوئی پولیس

"مقابلے میں آپ کی موت واقع ہو جائے میرا مطلب تمہیں شہادت جیسا عظیم رتبہ مل جائے۔

بھولے پن سے کہتے وہ یحییٰ کا دماغ گھما گئی۔ کاش وہ اسے جیل میں ڈال کر فائزہ (لیڈی آفیسر) کی ریمنڈ

میں دے سکتا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ تم روڈ کراس کرتے کسی گاڑی سے ٹکرا کر اللہ کو پیاری ہو جاؤ۔"

مسکراتے ہوئے وہ بھی زینب کے انداز میں بولا۔

نہیں نہیں۔ مجھ جیسے بد انسان اتنی جلدی فوت نہیں ہوتے۔ تم تو نیک ہو۔۔ مجھے پوری امید ہے بلکہ "یقین ہے کہ تم بہت نیک ہو اسی لیے تمہارا ٹکٹ جلدی کٹے گا۔" سچی کی سرخ ہوتی نظروں کو نظر انداز کیے وہ اسے مزید سلگا گئی۔

"میں بہت معافی چاہتا ہوں زینب۔" وہ یکدم نادام ہوا۔ زینب نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا۔

"کس لیے؟" عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

میں نے تمہیں اتنے جواب دیے اس لیے۔ دراصل میں تم سے بحث کرتے یہ بھول گیا تھا کہ میں چاہ کر "بھی زینب شاہ کے لیول تک نہیں گرسکتا۔ تمہیں جو کہنا ہے کہتی رہو میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔ کہتے ساتھ اسے ایر پوڈ کانوں میں لگا لیے جبکہ زینب منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔ اپنا بدلا بعد میں لینے کا ارادہ کرتی وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔

آج کی ایسی بہت چھوٹی ہے میں جانتی ہوں پرنا ہونے سے ہونا بہتر ہے۔ میں رات 9 بجے گھر آئی تھی اور سب سے پہلے ایسی لکھنے بیٹھی تھی اس دوران ایک پارٹ موبائل بند ہونے کے باعث ڈیلیٹ بھی ہو گیا۔

بٹ پرامس کیا تھا اسلیے جتنی لکھی اتنی دے رہی ہوں کل انشاء اللہ جلد ہی دینے کی کوشش کرونگی۔

اور نیکیٹ ایسی کی دیمانڈ وہی ہے۔ کہ آپکو 600 لائنیں مکمل کرنے ہیں۔ گروپ ہو یا بیچ فرق نہیں پڑتا بیچ کی جگہ یہاں لائنیں مکمل کریں۔۔۔ اور اپنی رائے کا کابھر پورا اظہار کریں۔ کریں۔ کریں۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

جال

قسط۔ نمبر۔ 15_16 #

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #

یہی ہونٹوں پر ہاتھوں کی مٹھی رکھے بغور ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

اسے زینب کو کسی دوسرے لڑکے سے بات کرتے دیکھ رتی برابر فرق نہیں پڑا تھا نہ ہی کوئی جلن جیسا احساس اپنے اندر محسوس ہوا تھا۔ اور ہوتا بھی کیوں؟ کیونکہ وہ تو اس اپنے سے جڑے رشتے کو قبول کرتا ہی نہیں تھا۔

لیکن ان دونوں کو دیکھتے دماغ کے اکسانے پر وہ اب تک کی بد تمیزیوں کا بدلہ لینے پر آمادہ ہوا تھا۔ سن گلاس لگاتے وہ گاڑی کا دروازہ کھول کے باہر نکلا چہرے پر آتی مکروہ ہنسی کا بمشکل گلا گھونٹا۔

"کون ہے بے؟"

آستین چڑھاتے وہ زینب اور علی کے پاس پہنچتے ہی علی کو دھک دیتے پیچھے دھکیل کر بولا۔ دولھے کے لیے تو زینب بھی گر بڑا گئی۔

"آپ کون ہو بھائی۔"

سامنے کھڑے ہٹے کٹے یہی کی جسامت دیکھ علی کو ایک بار پھر خطرے کی گھنٹی سنائی دی۔

"مجھے چھوڑ تو بتا کون ہے اور اسکے ساتھ بات کرنے کی ہمت کیسے ہوئی۔"

ایک بار پھر پیچھے دھک دیا۔

زینب پہلے تو اسکے حساس ہونے پر حیران ہوئی پر پھر اپنا تیر نشانے پر لگتا دیکھ فوراً درمیان میں آئی۔

"یہی ہے وہ لڑکا۔"

تیجی کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھتے وہ پراعتما دی سے بولی۔
وہ جو سوچ رہی تھی کہ تیجی کی غیرت جاگ رہی ہے تیجی کے چہرے پر چھپ دکھاتی شیطانی مسکراہٹ نا
دیکھ سکی۔

جبکہ علی اچانک اس آئی آفت سے پریشان ہوتا زینب کے پیچھے کھڑا تھا ویسے تو وہ بھی لڑنے میں پیچھے
نہیں تھا لیکن صرف دوستوں کے ساتھ اکیلے ہوتے تو وہ دشمنوں سے بھی دوستی کر لیتا تھا۔

"کون لڑکا؟"

تیجی نے آنبر و اچکانی۔

"وہی جس کی وجہ سے میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ میری پہلی اور آخری محبت۔۔۔"
اپنی پونی جھٹکتے وہ سنجیدگی سے بولی۔ تیجی نے ایک نظر پیچھے کھڑے تیلی پہلوان کو دیکھا۔ زبان کی نوک
تک آیا کہ کہہ دے کہ تم یہی ڈیزرو کرتی ہو پر رک گیا جبکہ علی منہ کھولے زینب کی پشت کو دیکھنے لگا جو
ابھی کچھ دیر پہلے تک اس سے تر لے کر واری تھی اور اب اچانک اس سے پہلی اور آخری محبت کا
دعویٰ کر رہی تھی۔

"تو یہ ہے وہ کینہ انسان جس کی وجہ سے میرے انکل آنٹی کی عزت خطرے میں ہے۔"

زینب کو زبردستی ایک طرف کر کے وہ علی کی جانب بڑھا جو اسے اپنی طرف آتا دیکھتے ہی ہوتے بھاگنے کے پر تول رہا تھا۔ یہ دس ہزار کی شرط اسے اتنی بھاری پڑ جائیگی اسنے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ بلکل اچانک یحییٰ کا ہاتھ گھوما اور علی کے منہ پر پڑا۔

"ہاں بھی تو اب بتاؤ کیا سزا دوں میری عزت اور جان سے عزیز منگیتر کو اور غلامی کی۔"

علی کا گریبان تھامتے اسنے جھٹکا دیا۔ اس اچانک کاروائی پر زینب منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی آنکھوں سے سب دیکھنے لگی۔

علی سن ہوتے دماغ کو ہوش میں لاتے خوف سے یحییٰ کو دیکھنے لگا جس کا ہاتھ پھر اٹھنے کی تیاری میں تھا۔

اسنے فوراً مدد طلب کرنے زینب کو پکارا اسکے پکارنے پر زینب ہوش میں آتی یحییٰ کو دیکھنے لگی اور یہی وہ لمحہ تھا جب اسکے شیطانی دماغ نے یحییٰ کی شیطانی چال سمجھی۔

وہ بھلا کب سے یحییٰ کو عزیز ہو گئی تھی۔ اب اسے سمجھ آیا کہ یہ سب جلن کے باعث نہیں بلکہ زینب اور اسکی محبت (جھوٹی محبت علی (کو الگ کرنے کی سازش ہے۔ پھر اسکی نظر علی پر پڑی پہلے خیال آیا کہ چھڑوا لے پر جتنا جینا اسنے زینب کا حرام کیا تھا اسکے حساب سے دو تھپڑ اب بھی باقی تھے۔

"بول۔۔"

کستے یحییٰ کا ہاتھ پھراٹھا جسے علی نے تھام لیا۔

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔ میں تو صرف ڈرامے کے لیے منارہا تھا۔۔ بتائیں نا "زینب باجی۔

غصے سے زینب کو گھورتے اسنے دانت پیستے کہا۔۔۔

یحییٰ نے استہزایہ مسکراتے زینب کو سوالیہ نظرو سے دیکھا۔ اسکے اس طرح دیکھنے پر زینب کو بے عزتی سی لگی۔ اسنے غصے سے علی کو دیکھا جس کی وجہ سے یحییٰ کے سامنے اسکی ناک نیچے ہو رہی تھی۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو علی۔ تمہیں اس سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔" آگے بڑھتے ضبط سے کہا۔

"ہوش میں تو ہیں آپ۔؟ بن سمجھتا ہوں میں آپکو۔" علی تو اسکے اتنے سفید جھوٹ پر تلملا گیا۔ مان نامان میں تیرا مہمان۔۔۔

"جاؤ بچے تمہارا کام ہو گیا۔"

ہنستے ہوئے اسنے علی کا گریبان پھوڑتے اسے جانے کا اشارہ کیا۔
موقع ملتے ہی وہ وہاں سے بھاگا۔ جبکہ یحییٰ اسکا مزاق اڑاتے زور سے ہنسا۔

"تمہاری پسند بھی تمہارے لیول کی گھٹیا ہے۔"

زینب کی ذات پر گہرا طنز کرتے اس ہر حقارت اور استہزاء کی ملی جلی نظر ڈالتے وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ جبکہ ایک بار پھر اپنے کردار پر بات سنتے زینب کا خون جوش مارنے لگا۔

تم سمجھتے کیا ہوا اپنے آپ کو ہاں۔ تمہارا اپنا لیول تو دیکھو کتنا گھٹیا ہے کہ میں اتنا گھٹیا لیول رکھنے کے "باوجود تمہیں اپنے لیول کا نہیں سمجھتی۔"

یحییٰ کے سامنے جا کر اسنے غصے سے یحییٰ کا گریبان پھڑک کر ایک ایک لفظ ٹہر کر بولا۔
یحییٰ کے ماتھے پر گہرے بل تھے اور وہ قہر برساتی نظروں سے اس پھنٹاک بھر کی لڑکی کو اپنا گریبان
تھامے دیکھ رہا تھا۔

دل تو کیا ایک ایسا تھپڑ رسید کرے کہ وہ لٹو کی طرح گھوم جائے لیکن ہائے پہلے کہاں دل کی چلی تھی
ورنہ یہ بد تمیز لڑکی اسکے نام پر نامسوب ہوتی۔

"کتوں والی حرکتیں میرے ساتھ مت کرو۔"

اسکے ہاتھ اپنے گریبان سے پکڑ کر زور سے دبانے کہ وہ کراہ اٹھی۔ پر ڈرنا تو زینب شاہ نے سیکھا ہی نہیں تھا اس لیے اپنا ہاتھ چھڑواتے اسے غصے سے دیکھنے لگی۔

"تم نے مجھے کتا کہا۔"

غصے سے پوچھا۔

"نہیں۔ حرکتیں ویسی ہیں۔ جو بھی ہو تم پر انسان تو نہیں ہوا تھا مجھے یقین ہو چکا ہے۔"

طنز یہ ہنستے حقارت سے کہا۔

"ہاں مسٹر یحییٰ آپ کو بہتر پتا ہو گا میں کون ہوں آخر آپ بھی تو میری برادری کے ہی ہیں نا۔"

مسکرا کر وہ بہت اچھے سے یحییٰ کو جواب دے گئی۔

اس سے پہلے وہ دوبارہ کچھ کتا آہاد کا فون آگیا۔

"جی انکل۔۔ آگئی ہے۔ بس آرہے ہیں"

غصے سے زینب کو دیکھتے وہ بہت تحمل سے جبراً مسکرا کر آہاد سے بات کر رہا تھا۔

اور زینب اسکی سرخ ہوتی شکل دیکھتے مسکرا کر اسے مزید سلگانے لگی۔

"چلو۔"

اسکی مسکراہٹ کو نظر انداز کرتے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

"ویسے آپ کتنے اچھے ہیں نائیچی اور فارغ بھی کہ مجھے لینے یونی آئے۔"

بھولے پن سے کہتے وہ پھر اکسانے لگی۔ نیچی خاموش رہا۔

ویسے مجھے تو پتا ہی نہیں تھا آپ میرے معاملے میں کتنے حساس ہیں۔ مطلب میرے ساتھ کسی اور "کو دیکھا آپ کے لیے کتنا مشکل تھا۔"

گاڑی میں بیٹھتے بھی اسکی زبان کو ایک لمحے کا بریک نہیں لگا تھا۔

"ام لیکن پھر اتنے ڈرامے کیوں کیے؟۔"

www.urdu novelsmania.com

"ہاں طوفانی قسم کی محبت ہے مجھے تم سے۔"

گاڑی سٹارٹ کرنے سے پہلے وہ اچانک پلٹ کر پیاری سی شکل بنا کر بولا کہ زینب بھی چونک گئی۔

اب محبت گدھی سے ہو جائے تو پری کیا چیز ہے۔ ویسے بھی محبت تو اندھی ہوتی ہے نامیری بھی

"اندھی کے ساتھ لنگڑی بھی تھی جو تم سے ہوئی۔"

مسکرا کر وہ ایک ہی وار میں حساب برابر کر گیا۔ یوشہ کے بعد یچی دوسرا تھا جس سے جیتنا زینب کے لیے مشکل تھا۔

اس لیے میری جان سے عزیز بد تمیز ترین منگیتر مجھے تمہارا کسی اور سے بات کرنا بالکل بھی نہیں پسند"۔۔۔ اور یہ تو اب تمہیں برداشت کرنا پڑیگا۔ تم اب کسی لڑکے سے بات نہیں کرو گی کسی سے بھی اب "اسے تم میری محبت کا انعام سمجھو یا اس رشتے کا خمیازہ۔

زینب کا چہرہ دیکھتے اسنے زینب کو مزید سلگانے کے لیے اسکی ناک دبائی۔

غصے سے یچی کا ہاتھ جھٹکتے وہ سیدھی ہوئی۔

میری مرضی میرا جس سے دل کرے گا اس سے بات کرو گی تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے ٹوکنے "والے۔

پونی کو جھٹکا دیتے وہ مسکراتی اور جاتی نظروں سے یچی کو دیکھنے لگی۔

اسکے انداز تو شروع سے ہی یچی کو سخت ناگوار گزرتے تھے پر اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا پر جب سے وہ اسکے نام سے منسوب ہوئی تھی ناگواری مزید بڑھ گئی تھی۔

میں تمہارا ہونے والا شوہر ہوں مس زینب ۔۔۔۔

"اوہ سوری مس زینب شاہہہہہ

آخر میں شاہ کو لمبا کھینچتے طنز کیا۔

تو مسٹر تیجی اپنے جیلے پر غور کریں۔ ہونے والے شوہر ہیں ہوئے نہیں ہیں۔۔۔"

اور ویسے بھی انسان کی زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے ممکن ہے شادی سے پہلے کوئی پولیس

"مقابلے میں آپ کی موت واقع ہو جائے میرا مطلب تمہیں شہادت جیسا عظیم رتبہ مل جائے۔

بھولے پن سے کہتے وہ تیجی کا دماغ گھما گئی۔ کاش وہ اسے جیل میں ڈال کر فائزہ (لیڈی آفیسر) کی ریمنڈ

میں دے سکتا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ تم روڈ کراس کرتے کسی گاڑی سے ٹکرا کر اللہ کو پیاری ہو جاؤ۔"

مسکراتے ہوئے وہ بھی زینب کے انداز میں بولا۔

نہیں نہیں۔ مجھ جیسے بد انسان اتنی جلدی فوت نہیں ہوتے۔ تم تو نیک ہو۔۔۔ مجھے پوری امید ہے بلکہ

"یقین ہے کہ تم بہت نیک ہو اسی لیے تمہارا ٹکٹ جلدی کٹے گا۔

تیجی کی سرخ ہوتی نظروں کو نظر انداز کیے وہ اسے مزید سلگا گئی۔

"میں بہت معافی چاہتا ہوں زینب۔"

وہ یکدم نادام ہوا۔ زینب نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا۔

"کس لیے؟"

عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

میں نے تمہیں اتنے جواب دیے اس لیے۔ دراصل میں تم سے بحث کرتے یہ بھول گیا تھا کہ میں چاہ کر "بھی زینب شاہ کے لیول تک نہیں گر سکتا۔ تمہیں جو کہنا ہے کہتی رہو میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔ کہتے ساتھ اسنے ایئر پوڈز کانوں میں لگا لیے جبکہ زینب منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔ اپنا بدلا بعد میں لینے کا ارادہ کرتی وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

قسط۔ نمبر۔ 16#

"مائشہ تمہیں بات سمجھ کیوں نہیں آتی تم جانتی ہو ابھی ہم پھنسے ہوئے ہیں۔۔۔" اسنے مائشہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ جواباً وہ اسے غصے سے گھورنے لگی۔

"محبت نہیں کرنی تھی اگر پریشانیاں اتنی تھیں تو۔"

ہاتھ جھٹکتے وہ جنونی کیفیت میں تھی۔

"مائشہ۔۔"

مت پکاریں میرا نام آپ۔"

پریشانیاں سب کی ہوتی ہیں۔ آپ کے ساتھ میں بھی تو مشکلات کا سامنا کر رہی ہوں کیا ہر وقت میں بھی یہی کہتی رہوں؟ اگر آپ کا کام مشکل ہے نا تو میرا بھی آسان نہیں ہے۔
"کس نے کہا ہے آپ کو اپنے دو چہرے رکھنے کا۔"

وہ غصے میں کیا بول رہی تھی اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔ مقابل کے چہرے کے تاثرات مزید سخت ہوئے۔ وہ شروع دن سے ایسی ہی جنونی ہو جایا کرتی تھی۔

مائشہ میں پریشانی کا رونا نہیں رو رہا پر تم میرے حالات سے واقف ہو۔ بلکہ صرف تم ہی سب جانتی ہو۔"

"صاف صاف کہیں کہ آپ کا دل بھر گیا ہے مجھ سے۔"

ایک لفظ اور کہا تو اچھا نہیں ہوگا۔ سب کچھ سنبھالنا کتنا مشکل ہے یہ تم مجھ سے بہتر جانتی ہو اور یہ "تمہاری خواہش ہی تھی کہ میں ڈبل رول پلے کروں ورنہ میں تو اپنا آپ بنا کسی ڈر کے سب کے سامنے ظاہر کرتا۔"

"مجھے نہیں بات کرنی آپ سے جائیں یہاں سے۔"

اسکو دھکا دیتے وہ کمرے میں جانے لگی پر اسکے آگے بڑھنے سے پہلے اسنے واپس مانشہ کا بازو تھام لیا۔

"تمہاری یہ دھتکار مجھے تکلیف دیتی ہے۔"

بے بسی سے کہا۔



"اور مجھے آپ کی لا پرواہی۔"

پکلیں جھپکتے وہ آنکھوں میں آنی نمی اندر ڈھکیلنے لگی۔

میں تم سے لا پرواہی نہیں برت سکتا تم جانتی ہو خدا کی قسم میں مجبور تھا تم جانتی ہو اچانک واپس وہ "کیس ری اوپن ہونے کی وجہ سے میں کتنا پریشان ہوں۔ تم جانتی ہو سب کچھ۔ میری محبت سے بھی "بخوبی واقف ہو تم۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ یقین دلانے لگا۔
ہر بار کی طرح۔ وہ احساس کمتری میں مبتلا لڑکی اپنے ماضی کو حال پر غالب لے آتی تھی۔

محبت کرنے والوں کو محبوب سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا۔
"صاف صاف کہیں اپنی پہلی بیوی کی محبت اس دل پر غالب آگئی ہے۔
آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا۔

تم ہر بار اس سے خود کا مقابلہ کر کے کیوں خود کو تکلیف دیتی ہو مائشہ۔ وہ میری پہلی بیوی اور
"میرے بچے کی ماں ضرور ہے پر یقین کرو تم دونوں کے لیے میرے دل میں برابر محبت ہے۔
مائشہ کا ہاتھ چھوڑتے بے بسی سے اپنا سر پکڑا۔ جو یہ سب چل رہا تھا وہ پہلے ہی پریشان تھا اس پر مائشہ
کی بے اعتباری اور اسکے آنسو۔

www.urdu novelsmania.com

آپ مجھ سے پریشان ہو رہے ہیں نا۔ آپ پکھتا رہے ہوں گے ناکہ مجھ سے شادی کیوں کی۔۔؟ بھلا
"جس لڑکی کا کوئی بیک گراؤنڈ ہی نا ہو یتیم خانے میں پلی ہوا اسکے ساتھ ساری زندگی۔۔۔
اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے اسنے مائشہ کا خود میں بھینچ لیا۔

تم ایسا کیسے سوچ سکتی ہو؟ اگر تمہیں میری محبت پر یقین نہیں تو خدا را ایک ساتھ مار دو یہ لمحہ لمحہ زہر" میرے وجود میں مت انڈیلو۔۔ تمہاری بے اعتباری مجھے سب سے زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ میرے لیے تم کتنی قیمتی ہو تم کیوں نہیں سمجھتی۔ میرا بزنس جاب اپنا آپ میں سب تم پر قربان کر سکتا ہوں پر یہ اعتباری نہیں برداشت کر سکتا میں۔

مانشہ کو سینے سے لگائے وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

اسکی شرٹ ہاتھ میں پکڑے وہ رو دی۔ یہ دوہری ازیت میں وہ اس دن سے مبتلا تھی جس دن سے اسکی زندگی میں وہ آیا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ اسنے دھوکہ دیا تھا مانشہ سے اظہار سے پہلے وہ اسے اپنی پہلی بیوی اور اس سے اولاد کے متعلق بتا چکا تھا ساتھ یہ بھی واضح کر چکا تھا کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو نہیں چھوڑ سکتا نا ہی اس سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے حقوق پورے کریگا دونوں کو برابری دے گا۔ مانشہ وہ پہلی لڑکی تھی جس سے اسکو پہلی نظر میں محبت ہوئی تھی۔

لیکن محبت اسے اپنی پہلی بیوی سے بھی بہت تھی۔ تھی وہ اسکے ماں باپ کے پسند کی لیکن شادی کے بعد اسکی محبت بھی اسکے دل میں گھر کر چکی تھی۔

ساری حقیقت جاننے کے باوجود مانشہ نے اسے قبول کیا تھا۔

کیونکہ وہ سچا تھا لیکن آج تک وہ یہ بات قبول نہیں کر پائی تھی کہ اسکے دل میں کسی اور کی محبت بھی تھی۔

اپنا ماضی اپنی کمتری اسے اپنے اور اسکے رشتے میں آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ خود محبت میں اتنی آگے بڑھ چکی ہے کہ اسکا خود کا گزارا اب اسکے بغیر نہیں ہے۔

میں محبت کرتی ہوں آپ سے بہت۔۔ آپکی دوری مجھے کاٹتی ہے۔۔ میں یہ سب باتیں نہیں کرنا " چاہتی پر جب آپ دور ہوتے ہیں تو یہ باتیں خود بخود میرے زہن میں آتی ہیں اور مجھے گھٹن ہونے لگی " ہے۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔

اسکے سینے پر چہرہ ٹکائے وہ روتے ہوئے اسکے گرد اپنے دونوں ہاتھ پلٹ گئی۔

میں جانتا ہوں۔۔ میری بیوی مجھ سے محبت کرتی ہے اور اتنا کرتی ہے کہ میری دوری برداشت بھی " نہیں کر سکتی اور ساتھ بھی نہیں رہ سکتی۔

خفیف سا طنز کیا۔ الگ رہنے کی اور اپنا رشتہ دنیا سے چھپانے کی ضد بھی تو اسی کی تھی۔

www.urdu novels mania.com

"اس طرح مت سوچا کرو مائشہ۔ اس طرح تم خود کو اور مجھے تکلیف دیتی ہو" اسکو مستقل روتے دیکھ اسکی کمر سہلائی۔

"آپ دو ہفتوں سے نہیں آئے۔۔"

آخر وہ شکایت کر ہی دی جسکی وجہ سے وہ پچھلے ایک گھنٹے سے لڑ رہی تھی۔ ویسے تو وہ شکایت جانتا تھا پر اسکے دل کا غبار نکالنا بھی تو ضروری تھا۔

بتایا تو ہے یار ہمارا والا کیس ری اوپن ہو گیا ہے نا۔ تم جانتی ہو پہلے بھی اس کیس کی وجہ سے ہمیں "کتنی پریشانی ہوئی تھی۔"

"تو جب تک وہ کیس چلے گا آپ میرے پاس نہیں آئیگی؟"

اسکے سینے سے سر اٹھاتے غصے سے دیکھا۔

کیوں نہیں آؤنگا اب تو لازمی آؤنگا ورنہ میری شیرنی ابھی تو صرف گھور رہی ہے بعد میں سالم نکل "جائیگی"

ماسٹہ کی ناک کو چومتے شرارت سے کہا۔

"سالم شیرنی نہیں سانپ نکلتا ہے۔"

"ہاں معلوم ہے لیکن اگر سانپ بولتا تو تم نے ابھی نکل جانا تھا۔"

اسکے جملے پر ہنستے ہوئے مائشہ نے اسکے سینے پر مکا مارا۔ مصنوعی درد کا نالک کرتے وہ مائشہ کو ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔ پھر مطمئن ہوتے خود بھی ہنسا۔ مائشہ کی مسکراہٹ اسکے لیے کتنی ضروری تھی یہ وہی جانتا تھا کاش مائشہ بھی جان جاتی تو اپنے آپ کو ازیت نادیتی۔۔۔ وہ صرف سوچ کہ رہ گیا لیکن اسکو یقین تھا ایک دن مائشہ کو اس کی محبت پر کامل یقین ہو جائیگا۔۔۔

"تو تم اتنا ڈرتی کیوں تھی ایک کی جگہ دونوں آنکھیں پھوڑنی چاہیے تھیں۔"

زینب نے نویرہ کو غصے سے کہا بھلا لڑکیاں کب اتنی ڈرپوک ہوتی تھیں۔ زینب شاہ کی نظر میں تو عورت کو مرد سے زیادہ مضبوط رہنا چاہیے تھا۔

"وہ کافی خطرناک تھا۔"

نویرہ منمنائی۔ دو ہفتوں میں ایک زینب اور آہاد ہی ایسے تھے جن سے بات کرتے وہ اٹکتی نہیں تھی جبکہ منیرہ کے اتنے نرم ہونے کے باوجود وہ منیرہ سے گھبرا جاتی تھی۔

ارے یہ کیا بات ہوئی۔ جب بات عزت پر آئے تو جان دینے میں کوئی عار نہیں آنی چاہیے تو پھر

"لینے میں کیوں؟ سہیل تھا یا رچائے میں زہر ملا دیتیں۔۔۔ عجیب اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

"میں تمہاری طرح بہادر نہیں ہوں۔۔۔"

نورہ نے اسے اپنے اور اسکے درمیان کا فرق دکھانا چاہا۔

تم میری طرح تو ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ زینب شاہ ایک ہی ہے۔۔۔ رہی بات بہادر ہونے کی تو وہ "

"تم ہو سکتی ہو بلکہ تمہیں ہونا ہی پڑیگا۔ پوچھو کیوں؟

زینب اسکے سامنے کھڑی ہوتی اسے کسی شاگرد کی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔ اور نورہ نے بھی اسے اپنا استاد بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"کیوں؟"

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"کیونکہ یوشہ شیخ سے نبٹنے کے لیے تمہیں بہادر بننا ہی پڑیگا۔۔۔ ورنہ زندگی کافی مشکل ہو جائیگی۔"

آخر میں کندھے اچکاتے اسنے ایسے کہا جیسے آگے تمہاری مرضی میں نے تو آگاہ کر دیا۔

لیکن اسکی ساری باتوں کو چھوڑ کر اسکی سوئی یوشہ شیخ پر اٹکی تھی۔

"یوشہ شیخ کون؟"

نورہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔ اسکے سوال پر زینب کا منہ کھل گیا۔

ہوش میں آؤ لڑکی اب میرا بجائی اتنا بھی برا نہیں ہے کہ تم اسکا نام بھی بھول جاؤ۔ ہاں تھوڑا برا ہے پر "تم اسے سدھار لینا میں تمہی ٹپس دوں گی نا۔"

نہیں آپ نے کہا یوشہ شیخ جب کے آپ خود کو زینب شاہ کہتی ہو تو ایک شیخ اور ایک شاہ دونوں الگ "الگ۔۔"

نورہ نے نا سمجھی سے کہتے بات درمیان میں ادھوری چھوڑ دی۔
زینب نے اسے سنجیدگی سے گھورا۔

"جانتی ہو تم ابھی تک بہادر کیوں نہیں ہوئی؟"
نورہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ منہ بنا تے اس سے استفسار کرنے لگی۔

"کیوں؟"

کیونکہ جن چیزوں کی فکر نہیں کرنی ہوتی تم انکی کرتی ہو۔۔۔ پر خیر اب تم نے پوچھ ہی لیا تو میں بتا دیتی ہوں۔

"دراصل یوشہ میرا سگا بھائی نہیں ہے۔۔۔"
افسوس سے کہا۔

"مطلب؟"

نویرہ حیران ہوئی کیونکہ یوشہ ہوہو منیرہ میں ملتا تھا۔

"ہاں۔۔۔ دراصل وہ لے پالک ہے۔۔۔"

"پالک۔۔۔؟"

اب کے زینب نے ضبط سے آنکھیں بند کرتے خود پر قابو کیا۔

"پالک نہیں لے۔۔۔ افہف مطلب مام ڈیڈ نے ایڈوب کیا تھا۔"

"پر آہا دانشکل بھی توشیح ہی ہیں۔"

اسے نویرہ سے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔ زینب نے اسے ترچھی نظروں سے گھورا۔
اسکی زبان نجانے صرف زینب کے سامنے ہی کیوں کھلتی تھی۔

"یعنی تم کہنا چاہتی ہو میں ایڈوبٹڈ ہوں؟"
کمر پر ہاتھ رکھے تیوری چڑھائی۔

"!نن۔۔ نہیں۔ وہ میں سمجھی آہاد انکل بھ۔۔"
نورہ نے جملادھورا چھوڑ دیا اسے خود سمجھ نہیں آیا کہ اسنے کیا کہا۔

"ہاہا ہافٹ واقعی۔۔ توبہ۔"

زینب نے ہنستے ہوئے اپنے ہاتھ پر تالی ماری اس دوران اندر جاتے یحییٰ کی نظر لان میں پڑی اور
کانوں میں زینب کی ہنسی سنائی دی۔
ساتھ ہی دوپہر میں ہوئی اسکے ساتھ بلا کی ناخوشگوار گفتگو زہن میں گھومی۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

"!یحییٰ بھ۔۔"

"تمہیں میرا ہنسنا برا لگ رہا تھا کیا جو اس کلو کا نام لے لیا۔"
نورہ نے یحییٰ کو آتے دیکھ آگاہ کرنا چاہا پر زینب کا جملہ سن کے اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔ یحییٰ کا
رنگ سانولہ ضرور تھا پر ایسا نہیں کہ کلو کہا جاسکے۔
جبکہ وہ جوزینب کا خون جلانے کے لیے جا رہا تھا اپنے لیے کلو کا لقب سن کے اپنا خون جلا بیٹھا۔

"!نہیں تو لیک ۔۔۔"

چھوڑو یار سارا موڈ برباد کر دیا۔ اس شخص کا نام مت لیا کرو اتنا پتوتی ہے کہ خالی نام سن کے ہی دل "عجیب ہو جاتا ہے۔ سنجیدگی سے کہتے زینب جیسے ہی مڑی اپنے پیچھے کی کوکھڑے دیکھ منہ سے چیخ نکلی۔

"اسلام و علیکم بجا بھی۔"

زینب کو غصے سے گھور کر اسنے نویرہ کو سلام کیا۔

"و علیکم ۔۔۔ اسلام۔"

بجا بھی اندر پلیر فوزیہ کو بول دیں کہ ایک ٹھنڈے پانی کے گلاس میں ٹینگ کا شاہ ۔۔ اوہ سوری شاہ "ڈال کر ٹینگ بنا دیں۔۔"

شاہ بولتے اسنے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ خصوصی زینب کو دیکھا تھا۔

"جی۔۔۔"

نورہ وہاں سے نکلنے ہی لگی کہ سبھی نے پھر پکارا۔

ڈالے آج کل جالی شاہ۔۔۔ سوری جالی شاہ بہت آرہا Original بجا بھی اس سے بولے گا "ہے۔"

زینب کو دیکھتے اسنے بھرپور مسکراہٹ زینب کی جانب اچھالی جو اسے کچا جالے کی نیت سے گھور رہی تھی۔

پہلے میں نے سوچا تھا کہ میں تم سے شادی نہیں کرونگا۔ پر اب تو میری بھی ضد ہے کہ تم سے ہی "کرونگا۔ تمہاری اکڑکی کمر توڑنے میں جو مزہ ہے وہ کسی چیز میں نہیں اگر میں نے تمہیں تمہارا شاہ نا "بھلوا دیا تو میرا نام بھی سبھی نہیں۔"

زینب کے نظر انداز کر کے جانے پر اسنے جملہ کسا۔ بھلا زینب شاہ کا ضبط کہاں اتنا مضبوط تھا فوراً سے بات دماغ پر لگی۔

"پہلے جا کر آئینے میں اپنی شکل دیکھو پھر یہ سب سوچنا۔"

"نہیں دیکھ سکتا۔ ماشاء اللہ سے اتنی حسین ہے کہ ایک بارد دیکھو تو نظر ہی نہیں ہٹی۔"

اسکی خود اعتمادی پر زینب اچانک تالی مارتے ہنسی۔

"گڈ آئی لائنک اٹ۔۔۔۔۔ وہ سامنے نیم کا پیڑ دیکھ رہے ہو؟"
 "یچی کے پیچھے لان میں لگے نیم کے درخت کی طرف اشارہ کیا۔"

"ہاں تمہاری طرح کڑوا ہے۔"
 مزاق اڑایا۔

جو بھی ہے۔ جاتے جاتے اس پر سے کچھ پتے توڑ جانا اور پھر اسکا پیسٹ بنا کے منہ پر لگانا کیا پتا افاقہ "
 "ہو جائے رنگت میں۔"
 اینٹ کا جواب پتھر سے دے کر وہ بنا یچی کی سنے اندر چلی گئی۔

"میری غلطی ہے میں اس جاہل لڑکی سے بات ہی کیوں کرتا ہوں۔"
 خود کو کوستے وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔ درحقیقت غصہ تو اس بات کا تھا کہ وہ زینب سے جیت ہی
 نہیں پاتا تھا۔

"اتنی ٹینشن کیوں لے رہے ہیں زوہیب؟
ہمنے نے چائے کا کپ اسکے سامنے رکھتے پوچھا۔"

"ٹینشن کی بات ہے ہمنے تم جانتی ہو۔۔ یہ کیس کتنا پیچیدہ ہے۔"
صوفے پر سر ٹکائے وہ آنکھیں موند گیا۔ حمہ کو وہ پہلی اتنا پریشان لگا۔۔

"پہلے کی طرح اس بار بھی سب صحیح ہو جائیگا اس میں اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو۔"
زوہیب کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے سکون سے کہا۔

"اس بار کا کیس بڑا ہے حمہ پریشانی والی بات ہے۔۔"
آنکھیں کھولتے زوہیب نے اسے جتنی نظروں سے دیکھا۔

www.urdu novelsmania.com

"ایک بات بتاؤں زوہیب۔۔؟"

"ہمم۔"

آنکھیں واپس موندتے ہنکارا بھرا۔

جب میں چھوٹی تھی نا اور میرے پاس کوئی نہیں بچا تھا۔ مجھے سب نے دھتکار دیا تھا میں تنہا رہ گئی۔
 تھی۔ یتیم خانے میں رہتے اپنی عزت کا ڈروہاں جو کھانا بنانے والا تھا نا وہ مجھے غلیظ نظروں سے دیکھتا
 تھا۔ جب مجھے بھی ایسا ہی لگتا تھا جیسا ابھی آپکوںگ رہا ہے کہ اب یہ پریشانی ختم ہوگی ہی نہیں۔ لیکن
 پھر سب بدل گیا جب تم آئے اور اچانک مجھے لے گئے۔ سب کچھ بدل گیا۔ مجھے تمہاری لائف میں
 ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگا تھوڑا مشکل بھی پھر اپنی پرانی زندگی سے یہ زندگی جنت لگنے لگی اور سب
 سیٹ ہو گیا۔ اور اب دیکھو میں مطمئن ہوں اپنی زندگی سے اور خوش بھی۔ ہر پریشانی کا علاج ہوتا ہے
 "اور مجھے تم پر بھروسہ ہے۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائیگا فکر مت کرو۔
 حمنہ کے مسکرا کر حوصلہ دینے پر وہ دھیمہ سا مسکرایا۔

"ہمم صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔ اب تم دیکھنا میں سب صحیح کر لوں گا"
 چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے وہ اگلا پلان سوچنے لگا۔ آج ہی نیا اور کارآمد پلان بنا کر وہ یحییٰ سے
 ڈسکس کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

جاری ہے۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔۔ شکریہ۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 17#

۔ از عمیمہ۔ مکرم #

دودن کا کہہ کر وہ ہفتے بعد گھر لوٹا تھا۔ تھکن اسکے چہرے سے عیاں تھی۔

"اتنا سناٹا کیوں ہے؟"
لاونج میں دیکھتے اسنے حیرت سے خود سے پوچھا۔ دوپہر کا ایک بج رہا تھا اور گھر میں مکمل خاموشی تھی۔

کچن سے ہلکی سی کھٹ پٹ کی آواز سن کے اسنے کچن کی راہ لی۔

"یا اللہ کہیں میں فوت نا ہو جاؤں یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔"
کچن میں آتے ہی اسنے ڈرامائی انداز میں سر پکڑتے کہا۔

زینب جو ہاتھ میں پکڑا بیڑ توے پر ڈالنے لگی تھی کہ اچانک یوشہ کے زور سے بولنے پر سارا بیڑ چولے پر گر گیا۔

"یہ کیا کیا؟"

پیالہ پلیٹ فارم پر پٹختے وہ غصے سے یوشہ کو گھورنے لگی۔

"سوری۔"

بہت معصومیت سے کہا۔

"اٹس اوکے۔"

یوشہ کہ اتنی معصومیت سے کہنے پر زینب نے احسان جتانے والے انداز میں کہا لیکن یوشہ کا اگلا جملہ سن کر اسکا دل کیا وہی پیالہ پلیٹ فارم کی جگہ یوشہ کے سر پر مارنا چاہیے تھا۔

"تمہیں نہیں کہا بیچارے اپنے گھر کے مظلوم کچن کو کہا جسکے ساتھ تم ظلم کر رہی ہو۔"

"جائیں یہاں سے۔"

کچن کے باہر اشارہ کرتے وہ غصے سے چیخی۔

نجانے وہ کون سے گھر ہوتے ہیں جب دنوں بعد باپ یا بھائی کے گھر آنے پر عید جیسی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔

"یہاں تو ویلکم دور کی بات کسی نے مسکرا کر سلام بھی نہیں کیا۔
اپنی قسمت پر دوہائی دیتے وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔
اب کوئی اور نا صحیح تو زینب ایک ہفتے سے سیریس رہ کر وہ خود بھی تھک گیا تھا۔

"نجانے وہ بھائی بھی کہاں ہوتے ہیں جو بہنوں پر جان چھڑکتے ہیں۔"
دوبدو جواب دیا۔

وہاں چھڑکتے ہیں جہاں بہنیں ویسی ہوں یہاں تو ایسی بہن ہے کہ جان چھڑکنا چاہیں تو پوری نکال لے۔"

"سنو لڑکی۔۔۔"

زینب کے بولنے سے پہلے اسکی نظر کمرے سے منگھٹی نویرہ پر پڑی جو اسے دیکھتے ہی واپس کمرے میں گھس رہی تھی۔

"تمہیں بلارہا ہوں ادھر آؤ۔"

"مجھ سے چھپ کر بھاگ رہی تھی۔؟"

نورہ کے قریب آنے پر سامنے کھڑے ہوتے پوچھا۔

"نن۔۔ وہ۔۔"

زینب کو دیکھتے وہ یوشہ کو دیکھنے سے مکمل گریز برت رہی تھی۔

"ادھر دیکھ کر بات کرو۔"

"کیوں پریشان کر رہے ہیں نورہ کو۔؟"

زینب نورہ کو گھبراتے دیکھ بیچ میں آئی۔

"کیا مطلب پریشان کر رہا ہوں۔۔ بیوی ہے میری۔۔ اور یہ ہمدردی کیوں تم میری پارٹنر ہو بھول گئی؟"

آنکھیں سکیڑتے اسنے زینب کے بعد نورہ کو گھورا۔

ہاں پر ہماری پارٹنرشپ اب بریک ہو چکی ہے۔ اور میں اب اپنا پارٹنر تبدیل کر چکی ہوں آج سے "

"میری پارٹنر نویرہ ہے۔"

"بہت چالاک ہو لڑکی میری بہن پر قبضہ کر لیا۔"

زینب کو سائیڈ میں ہٹاتے وہ نویرہ کے قریب آیا جو اسکے ایسا کرنے پر دو قدم پیچھے ہوئی۔

"بولو۔ کیا گھول کر پلایا ہے۔۔ کہیں تم تعویذ والی تو نہیں۔"

مصنوعی سنجیدگی سے کہتے وہ نویرہ کو مشکوک نظروں سے گھورنے لگا۔

"!نہی۔۔۔۔۔"

بہت دھیمہ کہا۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"آپ میری پارٹنر کو پریشان نہیں کر سکتے"

زینب پھر سامنے آئی۔

"اور اگر تمہاری پارٹنر کو میں اپنی پارٹنر بنالوں پھر؟"

آئبرو اچکاٹی۔

"ناممکن۔۔"

ایک نظر نویرہ کو دیکھتی وہ یقین سے بولی۔

اچھا اتنا یقین ہے تو دو منٹ کے لیے کچن سے باہر جاؤ جب واپس آؤ گی تو تمہاری پارٹنر خود کہے گی کہ "وہ میری پارٹنر ہے۔"

سینے پر ہاتھ باندھتے اسنے شرطیہ کہا۔ زینب نے کچھ سوچتے نویرہ کو دیکھا جس نے جھٹ نفی میں سر ہلایا۔

"تم ڈراؤ گے اسے"

"تو تمہاری پارٹنر شب اتنی کمزور ہے کہ میرے ڈرانے سے ٹوٹ جائے۔۔"

ہنستے ہوئے طعنہ دیا۔

"نہیں۔"

اس سے پہلے زینب کچھ بولتی نویرہ زینب کا بازو پکڑتے بولی۔

کچھ نہیں ہوتا نویرہ تم زینب شاہ کی پارٹنر ہو۔۔ بی بریو۔"

"اور صرف دو منٹ۔۔"

نویرہ کا ہاتھ دباتے اسنے دو انگلی دکھا کر یوشہ کو یاد دلایا اور نویرہ کے کچھ کہنے سے پہلے کچن سے نکل گئی۔

"ہاں تو بھی چیونٹی کہ بھی پر نکل آئے ہیں؟"

ایک قدم نویرہ کی طرف بڑھاتے ایک آنسو واچکائی۔

"نظر نیچے نہیں ہونی چاہیے ورنہ بہت برا پیش آؤنگا۔"

"ہاں تو بیوی کس کی ہو تم۔؟"

بالوں میں ہاتھ پھیرتے سوال کیا۔

"آپ۔۔ کی۔"

"میں کون ہوں تمہارا پھر؟"


"شو۔۔۔ ہر"

"ہمم۔۔۔ تو شوہر کا حکم ماننا بیوی پر فرض ہے یا نہیں؟"

"ہے۔۔۔"

"تو تم کس کی پارٹنر بنو گی؟"

"ازینب۔۔۔۔۔"



جملہ پورا ہونے سے پہلے یوشہ کے آنکھیں دکھانے پر وہ نظریں جھکا گئی۔

"نظریں اوپر۔۔۔ ہاں تو زینب کی تھی۔۔۔ اب میری ہو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ زینب۔۔۔ کی ہوں۔"

گھبراتے ہوئے ہی صبح پر وہ ڈٹی تھی۔

"شوہر کے حقوق پتا ہیں؟ شوہر کے حکم ماننے سے انکار کرو گی اب تم۔"

منہ کھولتے وہ ایسے بولا جیسے نویرہ نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہو۔

"آپ۔۔۔ کو۔ بیوی کے۔۔ حقوق۔۔ پتا ہیں؟"
منہ سے کیسے شکوہ پھسلا اسے خود اندازہ نہیں تھا۔

"دومنٹ پورے ہو گئے۔۔۔۔"

یوشہ جو اسکے شکوے پر اب تک حیرت میں تھا زینب کے آنے پر ہوش میں آیا۔

"ہاں بتاؤ اب نویرہ کس کی پارٹنر ہو۔۔"

زینب کے سوال پر یوشہ نے اسے دیکھا جس نے یوشہ کی جانب دیکھنے سے مکمل گریز کیا اور بنا کسی دیری کے زینب کا نام لے لیا۔۔

www.urdu novels mania.com

اب ایک کام کریں شرط ہارنے پر وہ جو آپکی وجہ سے چوہا خراب ہوا ہے نا وہ صاف کر دیں کیونکہ مام " کے آنے میں آدھا گھنٹہ ہے۔۔ وہ غصہ کریں گی۔

چولہے کی طرف اشارہ کرتے زینب بائے بائے کہتے کچن سے نکلنے لگی ساتھ نویرہ کا ہاتھ تھامنا نہیں بھولی۔

"یہ میں نہیں نویرہ صاف کریگی۔"

"کیوں نویرہ کیوں صاف کریگی۔"

زینب نے مڑتے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

کیونکہ میں شرط اسکی وجہ سے ہارا ہوں۔ اور اگر اب تم نے میری بات نہیں مانی لڑکی تو پیچھے والے

"لان میں فوجی کہتے ہیں تمہیں انکے پاس چھوڑ دوں گا۔

نویرہ کو پھر زینب کی جانب جھکتے دیکھ اسنے فوراً نویرہ کو وارننگ دی۔

"ایسے کیسے چھوڑ دینگے۔ اکیلا سمجھا ہے کیا۔ زینب شاہ کی پارٹنر ہے وہ۔۔۔"

"ٹھیک ہے مرضی ہے بعد میں پھر مجھ سے یہ شکایت نا کرے۔"

کندھے اچکاتے وہ کچن سے نکل گیا۔۔۔

"یہ سب جوا بھی ہوا وہ زبردستی کا فضول نہیں تھا؟"

زینب نے یوشہ کی پشت کو دیکھتے نویرہ سے پوچھا۔

"انہوں نے ڈرایا تھا؟"

زینب کے سوال پر نویرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہم مجھے پتا تھا۔"

زینب نے مسکراتے شوخ نظروں سے نویرہ کو گھورا۔

"کیا۔۔۔"

ارے پاگل اب وہ تم سے اکیلے میں ایسے تو مل نہیں سکتے اسلیے ایسے بہانہ کیا۔ میں جانتی تھی ابھی چلی گئی۔

ایک آنکھ دباتے اسنے نویرہ کو چھیرا لیکن اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ وہ فوراً سنجیدہ ہوئی۔۔

www.urdu novelsmania.com

"تمہیں کیا ہوا؟"

"وو۔۔ وہ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔"

اسکے لہجے میں دکھ شامل تھا۔ زینب نے چونک کر اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔ اسکا لہجہ دکھی کیوں

تھا؟ کیا وہ اس بات پر دکھی تھی کہ یوشہ اسے پسند نہیں کرتا؟

"تمہیں ایسا کس نے کہا۔؟"

"انہوں نے خود۔"

نورہ کچھ سوچتے کچن کے چولہے کے پاس گئی۔

"ارے لڑکی اسے چھوڑو ماسی کر لے گی۔ تم ادھر آؤ میرے ساتھ چلو۔۔"

زینب اسکا ہاتھ کھینچتی اسے اپنے کمرے میں لے گئی۔

"ادھر بیٹھو اب بتاؤ سب کچھ۔"

زینب بالکل سیریس ہو کر اسکے سامنے بیٹھی۔

www.urdu novelsmania.com

"کیا بتاؤں۔"

"اگر یوشہ بھائی کو تم پسند نہیں تھی تو انہوں نے تم سے شادی کیوں کی؟"

"میری مدد کرنے کے لیے۔۔"

"ہمم۔۔ تو تم چاہتی ہو کہ وہ تمہیں پسند کریں؟"
 زینب نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے پوچھا۔
 نویرہ نظریں جھکا گئی۔

"بتاؤ کیا تم چاہتی ہو وہ تمہیں پسند کریں؟"

اگر انہوں نے پسند نہیں کیا تو وہ جب دوسری شادی کریں گے تو مجھے نکال دیں گے۔۔ میں نہیں جاؤنگی"
 "کہیں اور۔۔"
 بولتے ہوئے اسکی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔

ارے یار رومت ایسا کچھ نہیں ہوگا اور یہ گھر سے نکالنے والی بات تو چھوڑ دو۔ ہاں لیکن اگر تمہارے
 کہنے کے مطابق وہ کسی اور سے شادی کر لیتے ہیں تو مشکل ہو جائیگی ویسے بھی انکی شادی کی عمر ہے۔۔
 "اس متعلق کچھ سوچنا پڑیگا۔
 پرسوچ انداز میں کہا۔

سب سے پہلے تو تم اپنا کمرہ چیلنج کرو اور بھائی کے کمرے میں شفٹ ہو جاؤ۔۔۔"

"اور برانا نا تو ایک بات کہوں۔
مشورہ دیتے آخر میں جھجھکتے ہوئے کہا۔

"وہ نہیں چاہتے میں انکے کمرے میں رہوں۔۔۔ آنٹی کے کہنے پر انہوں نے انکار کر دیا سختی سے۔"
نورہ یہ کہتے یہ بھول ہی گئی تھی کہ وہ خود بھی یہی چاہتی تھی اور وہ بھی انکار ہی کرتی۔ یاد تھا تو صرف یوشہ
کا حقارت سے منع کرنا۔

بہسم۔۔۔ اچھا سنو پلیز ایک بات کہو گی پریشان مت ہونا۔۔۔ اگر ٹھیک لگے تو۔"

وہ دراصل میری دادی بچپن میں کہتی تھیں کہ اولاد ہونے کے بعد عورت کے قدم گھر میں مضبوط
ہو جاتے ہیں۔
www.urdu novelsmania.com
زینب نے کسی تجربے کا رختون کی طرح اسے صلاح دی جو وہ پوری آنکھیں کھول کر سن رہی تھی۔
لیکن اسکے سوال پر زینب کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"مطلب؟"

نا سمجھی سے پوچھا۔

اففف لڑکی اگر تمہارے اور یوشہ بھائی کے بے بی ہو جائے تو
"بھائی کسی اور سے شادی نہیں کر پائینگے اور۔۔۔"

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔"

نورہ فوراً گھبراتی ہوئی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔

اچھا اچھا گھبراؤ مت بیٹھو صرف مشورہ دیا تھا۔"

پھر دوسرا راستہ یہ ہے کہ یوشہ بھائی کو تم سے محبت ہو جائے۔ اور اسکے لیے تو بہت محنت کرنی
پڑیگی۔"

زینب نے گہری سانس لیتے کہا۔

www.urdu novels mania.com

سب سے پہلے تو تمہیں انکے روم میں انٹری کرنی پڑیگی تاکہ تم ہر وقت انکی نظروں کے سامنے رہو۔"
"اگر عادت ہو جائے تو محبت ہونا زیادہ مشکل نہیں ہوگی۔"

"پر انہوں نے منع۔۔۔"

"انکے منع کرنے سے کیا ہوتا ہے یار۔۔ تمہیں اس گھر میں ہمیشہ محفوظ رہنا ہے نا؟"

زینب کے سوال پر اسنے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

"تو بس تھوڑی محنت کرنی پڑیگی۔ تم فکر مت کرو میں کچھ سوچتی ہوں۔"

نویرہ کے کندھے تھتھپاتے وہ کھڑی ہو گئی۔ جبکہ نویرہ نے پہلی بار دل سے دعا کی کہ یوشہ کو اس سے جلدی سے محبت ہو جائے۔

وہ یہاں تین ہفتے سے تھی۔

اس تین ہفتے میں اسے اس گھر سے جتنا مان اور عزت ملی تھی اسکا ڈر کافی حد تک کم ہو چکا تھا وہ الگ بات تھی کہ وہ ڈر صرف گھر کے افراد سے ختم ہوا تھا باہر کا تو اب بھی ویسا ہی قائم تھا۔

بات بات پر یوشہ کا جھڑکنا اور اسے احساس دلانا کہ وہ محض احسان تھا اسے نویرہ کی ذات میں کوئی دلچسپی نہیں یہ بات اسے سکون دیتی تھی لیکن پھر چھنے لگی اور پھر ملال میں بدل گئی۔ اسکی حقارت کی وجہ شاید یہ تھی کہ وہ بچپن سے غلیظ نظروں کے سائے تلے پلی تھی۔ مگر پچھلے ایک ہفتے سے یوشہ کی غیر موجودگی اسنے بہت زیادہ محسوس کی تھی اور غیر ارادی طور پر اسکا انتظار بھی کیا تھا۔

لیکن اب یوشہ کو دیکھتے ہی اسے نئے سرے سے افسوس ہونے لگتا تھا کہ یہ رشتہ صرف ہمدردی اور احسان ہے۔۔ نکاح کی تاثیر اور یوشہ کا کردار اور اسکی نظریں تھیں جواب اسے یوشہ کی توجہ کی طلب ہونے لگی تھی۔ بچپن سے وہ ہر قسم کے رشتے کی توجہ سے محروم رہی تھی حد تک کہ ماں کے رشتے

سے بھی پرہاں آکر اسے ہر رشتے سے محبت ملی تھی سوائے اس رشتے کے جس کی وجہ سے وہ یہاں آئی تھی۔

جاری لیے۔۔

طبیعت ناساز ہے یہ بھی بمشکل لکھا ہے۔۔ اپنی رائے کا اظہار کریں۔۔ خوش رہیں۔۔

Edit by Amal Fatima. 😊

جال



قسط۔ نمبر۔ 18 #

۔ از عمیمہ۔ مکرم #

"وہاں سب ٹھیک ہے؟"

"ہاں سب ٹھیک ہے یہاں۔ تم بتاؤ"

"جی یہاں بھی سب ٹھیک ہے اور کیس کا کیا ہوا۔ کوئی خطرہ؟"

تم جانتی ہو کہ کوئی پریشانی ہوئی بھی تو میں تمہیں نہیں بتاؤنگا۔ لیکن یہاں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ یہ " لوگ صدا کے بیوقوف تھے اور رہینگے۔

یہ لوگ ابھی بھی وہی کر رہے ہیں جو میں کروا رہا ہوں۔

"یہ لوگ لکھے رہینگے اور ہمارا کام ہو جائیگا۔

اطمینان سے کہا۔



"ڈاکٹر کین شپمنٹ مانگ رہا ہے۔"

پریشانی سے کہا۔

"کتنے وقت میں۔۔ ابھی شپمنٹ دیے صرف پانچ ماہ ہوئے ہیں۔"

اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

"ہمم۔۔"

آگے سے صرف ہنکارا بھرا۔۔

"کتنا وقت دیا ہے اس نے۔؟"

"تین مہینے میں مانگی ہے۔ اور اتنے وقت میں مجھے نہیں لگتا ہم دے سکیں گے۔ کیس بہت غلط وقت ری"

"اوپن ہوا ہے ہر قدم پر محتاط رہنا ہے۔

پریشانی اسکے لہجے سے عیاں تھی۔

تم پریشان مت ہو میری جان میں ڈاکٹر کین سے بات کر لونگا۔"

"اور اس سے چھ مہینے کا وقت لے لونگا۔ مجھے یقین ہے وہ پرانی پارٹنر شپ کا خیال کریگا۔

بولا اسنے سکون سے تھا پر پریشانی اسے بھی ہوئی تھی۔

ایک کام کرو پرانے اور اعتماد والے بندوں کے علاوہ سب کو فارغ کروادو اور چونچ جائیں انکے کام"

کی قیمت دگنی کرو اور ان سے ہی دگنا کام لو۔ ابھی ہر قدم محتاط ہو کر اٹھانا ہے۔

"باقی میں سنبھال لونگا۔

"کیا ہم کہیں دور جا کر ایک خوبصورت اور بے فکر زندگی نہیں گزار سکتے؟"

وہ کافی تھکے تھکے انداز میں بولی۔ وہ فوراً سیدھا ہوا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

فکر مندی سے پوچھا۔

ہاں ٹھیک ہوں پر میں اب تک ان سب میں ایڈجسٹ نہیں ہو پائی میں کوشش کر رہی ہوں پر میری "خواہش ہے کہ میں تمہارے ساتھ فکر اور پریشانیوں سے دور حسین زندگی گزاروں۔ وہ خاموشی سے اسے سنتا رہا وہ سمجھ سکتا تھا وہ اسے اس سے بہتر جانتا تھا۔

"میری بات سنو میری زندگی اگر تم سے یہ سب نہیں ہو رہا تو تم چھوڑ دو میں سنبھال لوں گا۔"

نہیں میں سنبھال لوں گی۔ "تم بس اپنا خیال رکھو بہت زیادہ احتیاط کرو۔ اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں مرجاؤں گی۔"

خبردار کوئی الٹی بات کی۔ "

"میں جانتا ہوں اور مجھے تمہاری فکر بھی ہے۔"

"ہمم۔"

"تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی کیا کوئی پریشانی ہے؟"
وہ حقیقتاً پریشان ہو رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ بس تمہاری یاد آ رہی تھی۔"
دکھی لہجے میں کہا۔

"ابھی آ جاؤں۔؟"
فورا پوچھا۔۔



"نہیں۔۔۔ جب فارغ ہوں تب آئیے گا۔ جب کوئی خطرہ نا ہو۔"
فورا منع کیا۔

"خطرہ تو میری جان کو جب ہوتا ہے جب میں تم سے زیادہ دن دور ہوتا ہوں۔ میں کل آؤنگا۔"

"سنو۔۔۔"
وہ پکار بیٹھی۔

"بولو۔"

"کیا ہم یہ سب چھوڑ نہیں سکتے؟"

وہ جانتی تھی وہ اسے ٹال دے گا۔

یہ آخری شپمنٹ ہے۔۔ اسک بعد ہمارے پس اتنا بیلنس ہوگا کہ ہماری اولاد بھی اپنی ساری زندگی عیاشی سے گزارے گی۔

میرا وعدہ ہے تم سے کہ میں تمہیں بہت جلد ایک خوبصورت زندگی دونگا جس میں صرف تم اور میں ہوں گے۔ ڈاکٹر کین کی شپمنٹ پوری کرنے کے بعد ہم یہاں سے دور چلے جائینگے جہاں تم بولو وہاں۔ وہ محبت سے سمجھاتا ہوا بولا۔ اسکا اپنا ارادہ بھی اب یہی بن چکا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"اچھا ہوا یوشہ تم آگئے کل ہمیں نویرہ کے گھر جانا ہے۔"

رات کے کھانے پر میزہ نے سنجیدگی سے یوشہ کو مخاطب کیا یوشہ کے ساتھ باقی سب نے بھی چونک کر دیکھا۔ نویرہ کی چچ پر پکڑ مضبوط ہوئی اسنے بے اختیار یوشہ کو دیکھا۔ وہ یہاں یوشہ کی بدولت محفوظ تھی۔ اسکا میسجیا یوشہ تھا اور انجانے میں ہی صحیح پر وہ یوشہ سے شوہر والی توقعات لگائے بیٹھی تھی۔ اسی لمحے یوشہ کی بھی نظر اس پر پڑی۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی یوشہ کے دیکھنے پر اسنے نفی میں سر ہلایا۔

اسکی آنکھوں میں خوف کی لکیر وہ دیکھ رہا تھا۔

"ریلیکس۔"

زینب نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ فوراً نظریں جھکا گئی۔ یوشہ کو اس پر پیار کے ساتھ رحم بھی آیا اور یہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی کہ وہ اس پر بھروسہ کرتی ہے جیسی زینب کی پارٹنر بننے کے باوجود وہ اپنا پارٹنر یوشہ کو سمجھتی تھی۔

www.urdu novels mania.com

"کیوں ماما؟"

یوشہ نے گلاس میں پانی انڈیلتے نارمل لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ میں چاہتی ہوں باقاعدہ رخصتی کروں۔ کوئی گھر آتا ہے تو وہ نویرہ کا تعارف پوچھتا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میری ہو کسی تعارف کی محتاج ہو۔"

اور میرے بہت ارمان ہیں تمہاری شادی کے لیے اور اسکے لیے نویرہ کی ماں سے ملنا ضروری ہے۔

"

"ہاں منیزہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ایک بار ملاقات ضروری ہے میں بھی تمہارا انتظار ہی کر رہا تھا"

آہاد نے تائید کی۔

"آ۔۔۔ آپ۔۔۔ لوگ وہاں۔۔۔ مت جائیں۔"

یوشہ کے کچھ بولنے سے پہلے نویرہ بول اٹھی۔

"کیوں بیٹا؟"

آہاد نے نرمی سے پوچھا۔



"۔۔۔ بس وہ۔۔۔"

"یہ تو ضروری ہے نامیرا بچہ آپ دونوں کا رشتہ ہم نے سب پر واضح بھی تو کرنا ہے نا۔"

منیزہ نے سمجھایا۔

تو ماں آپ گھر میں ہی ایک دعوت رکھ لیں اور سب کو بتادیں کہ کچھ حالات کی وجہ سے شادی ویسی نہیں کر سکے۔

"ولیمہ زینب کی شادی کے ساتھ کر لینگے۔

یوشہ نے اپنی رائے دی۔

جبکہ اپنی شادی کا ذکر سن کر زینب کا حلق تیک کڑوا ہو گیا۔

"لیکن جب سب نویرہ کی فیملی کے متعلق پوچھینگے تو کیا کہینگے؟ یہ ضروری ہے یوشہ۔۔۔"

"وہ نہ۔۔۔ یوں۔۔۔ مانیگی۔۔۔"

نیزہ کی بات کا جواب نویرہ نے دیا۔ اسے سوچ کر ہی گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔ اسے اپنی ماں پر ایک فیصد کا یقین نہیں رہا تھا۔

وہ اس سے محبت کرتی تھی۔ اور اسکو نشاء کی یاد بھی آتی تھی لیکن اب وہ دوبارہ اس گھر میں نہیں جانا چاہتی تھی اسے یوں لگتا تھا کہ اگر وہ وہاں گئی تو واپس نہیں آ سکے گی۔

"تو ہم کوشش کرینگے۔۔۔ انکو سمجھاینگے۔۔۔"

"وہ۔۔۔ مجھے وہیں۔۔۔ رکھ لینگے۔۔۔"

اسنے اپنا خدشہ ظاہر کیا ساتھ ہی آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر گرجا اسنے سرعت سے صاف کیا۔
منیزہ سوالیہ نظروں سے آہاد کو دیکھنے لگی۔ نویرہ کا اس قدر خوف انہیں افسوس ہوا۔۔

"ہم ساتھ ہونگے نا آپکے میرے بچے کوئی کیسے رکھ لے گا آپکو اپنے ساتھ۔"

آہاد نے نرمی سے سمجھا یا۔

"وہ۔۔۔۔۔ رکھ۔۔۔۔۔ لینگی۔۔۔۔۔ وہ نہی۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے ماما اور پاپا آپ لوگ کل چلے جائیے گا اور ساتھ نویرہ کو بھی لے جائیے گا میں کوشش کرونگا ساتھ چل سکوں لیکن اگر اچانک میٹنگ آجائے تو آپ بیچ کر لیجیے گا۔

نویرہ کی بات کاٹتے اسنے بات ہی ختم کر دی۔۔۔ پھر ایک نظر نویرہ کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لیے شکوہ کناں نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

تم میری بیوی ہو میری مرضی اور اجازت کے بغیر کوئی تمہیں اپنے پاس ایک لمحے کے لیے نہیں

"روک سکتا پھر وہ تمہاری ماں ہی کیوں نا ہو۔۔"

سب کے سامنے سنجیدگی سے کہتا وہ پلیٹ اٹھاتے اٹھ گیا اسکا کھانا مکمل ہو چکا تھا۔

وہ جو کسی کی بات نہیں سمجھ رہی تھی یوشہ کا ایک جملہ اسکا دل مطمئن کر دیا شاید وہ یہی چاہتی تھی یوشہ کا ساتھ اسکا اعتبار۔۔

"مام آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟"

یونیورسٹی کی چھٹی تھی۔

چھٹی کے دن وہ دوپہر تک سوتی تھی۔ لیکن ابھی صبح دس بجے اسکو سامنے دیکھ نیزہ کو کافی حیرت ہوئی تھی۔

حیرت اسکے جلدی اٹھنے سے زیادہ اسکی تیاری پر تھی۔

گھٹنوں تک شارٹ قمیض پر جلیز۔۔ بازوؤں پر شفون کا ڈوپٹہ پھیلائے بالوں کو ہائے پونی میں قید کیے وہ بالکل روز کی طرح تیار تھی۔

www.urdu novels mania.com

"ہاں نویرہ کے گھر جا رہے ہیں۔ آج تو چھٹی ہے نا تم کہاں کی تیاری پکڑے بیٹھی ہو؟"

نیزہ نے اسکی تیاری پر تنقیدی نگاہ ڈالتے پوچھا۔

وہ میں سوچ رہی تھی کہ جب تک آپ لوگ وہاں ہیں مجھے حور آنٹی کے گھر چھوڑ دیں۔ کافی دن "ہو گئے۔۔"

مسکرا کر کہتے وہ منیرہ کو منتظر نظروں سے دیکھتی رہی۔

"کیوں جانا چاہتی ہو؟"

"آپ ہر بات میں مجھ پر شک کیوں کرتی ہیں۔۔"

منیرہ کے سوال پر اسے جھنجھلاہٹ ہوئی۔

"کیونکہ تمہاری حرکتیں ایسی ہیں۔ خیر میں لے چلتی ہوں لیکن دیہان رہے ہونے والا سسرال ہے"

"وہاں جا کر فضول گوئی کی یا اپنی طرف سے بونگیاں ماری تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

اچھے سے دھمکا کر وہ زینب کو باہر جانے کا اشارہ کرتی خود آمنہ کے کمرے میں چلی گئی جہاں سے نوریہ اب تک باہر نہیں نکلی تھی۔

ہاں تو مسٹر میکی آج کچھ تو تمہارے لیے اتنا اسپیشل کرونگی کے تم ساری عمر یاد رکھو گے کے زینب "

"شاہ سے پنگا لیا تھا۔ خود آکر ہاتھ جوڑ کر رشتہ ناتوڑا تو میرا نام بھی زینب شاہ نہیں۔"

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر پیٹھنے لگی جب یوشہ نے اسکے آگے ہاتھ کر دیا۔

"کدھر چڑیل؟"

آئبر و اچکاتے پوچھا۔

"اپنے ناہونے والے سسرال۔"

پونی جھلاتے وہ اطمینان سے بولی۔

اسکے جواب پر یوشہ گہرا مسکرایا۔

"سچ کہوں تو میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تمہاری شادی ییکھی سے بلکل ناہو۔"

گاڑی سے ٹیک لگاتے سنجیدگی سے کہا۔

"ہیں نامیری اس سے نہیں ہونی چاہیے نا؟"

اپنی بات پر یوشہ کو راضی دیکھ وہ خوشی سے چمکی منزل اچانک بلکل سامنے نظر آنے لگی۔

ہاں بلکل۔ میں بچپن سے اسے جانتا ہوں میں نے آج تک اس میں ایسی کوئی برائی یا اسے ایسا کوئی

"گناہ کرتے نہیں دیکھا جس کی اسے اتنی بڑی سزا ملے کے اس سے تمہاری شادی کر دی جائے۔"

زینب جو بغور اسے سن رہی تھی اسکی بات مکمل ہوتے اسکی شفاف رنگت میں غصے سے سرخی گلنے لگی جو وہ بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

زینب نے اسے گھورتے غصے سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ کر ویسے ہی بند کر دیا۔

گاڑی تمہاری سوچ سے زیادہ مہنگی ہے اسے اپنے میک اپ کی طرح سستامت سمجھو۔۔ ناہی "اپنی طرح باگڑ۔۔ نازک سی گاڑی ہے میری۔

زینب کو تنگ کرنے کے لیے وہ کھڑکی سے اندر جھانکتے جتانے لگا۔

جواباً زینب رخ موڑے بیٹھی رہی۔ وہ دو لوگوں کے آگے ہی ہارتی تھی ایک منیزہ۔۔ کیونکہ منیزہ ہی واحد ہستی تھی جسکی وہ نظروں سے بھی ڈرجاتی تھی۔ دوسرا یوشہ۔۔ کیونکہ یوشہ اس سے کہیں زیادہ حاضر جواب تھا اسکی حاضر جوابی یوشہ کے سامنے پانچ فیصد بھی نہ تھی۔

"چلو یوشہ پہلے زینب کو حور کے پاس چھوڑ دو واپسی پر لے لینگے"

منیزہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

اسکی نظر نویرہ پر پڑی جو مکمل سفید کپڑوں میں خود بھی روئی گالہ محسوس ہو رہی تھی۔ یوشہ کے دل نے شدت سے خواہش کی کہ وہ اسے چھو کر دیکھے، گویا وہ حقیقت میں تھی یا خواب تھا۔ پر اپنی خواہش پر خود کو دلاسہ دیتے فطحال سر جھٹک کر اسکے لیے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا۔

نویرہ نے اب تک یوشہ کو دیکھنے سے گریز کیا تھا لیکن اسکے دروازہ کھولنے پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میں ہوں ساتھ"

نویرہ کے دیکھنے پر اسنے سرگوشی نکالنا۔ جو نویرہ کی سماعت تک با آسانی پہنچا۔
نویرہ کے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد یوشہ نے دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اسکی نظر فرنٹ مرر پر پڑی تو نظریں نویرہ سے ٹکرائی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے دیکھنے پر فوراً نظریں جھکا گئی۔

اسکا ایک جملہ "میں ہوں ساتھ" نویرہ کو نجانے کتنی امیدیں دے گیا۔

اسے ایک بار پھر خواہش ہوئی کہ یوشہ جیسا بہترین انسان اس سے محبت کرے جو بنا کسی مفاد کے اس کی مدد کر رہا تھا اسے اپنا نام دیا تھا اپنی پہچان دی تھی ساتھ اس نام کی اور اسکی حفاظت بھی کر رہا تھا۔
اسکی آنکھیں نم ہونے لگی۔ وہ اس سے محبت میں یہ سب نہیں کر رہا تھا یہ سب محض اسکا احسان تھا اسکی ہمدردی۔۔ آنکھوں میں اترتی نہی پیچھے ڈھکیلتے وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

جاری ہے۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔۔

اور 800 لائکس پر کل ہی سرپرائز ایپی۔۔ بارہ بجے تک۔۔

قسط۔ نمبر۔ 19 #

۔ از عمیمہ۔ مکرم #

"زینب اگر مجھے کوئی بھی شکایت ملی تو اچھا نہیں ہوگا۔"

حورین کے گھر کے باہر گاڑی رکی۔ زینب کے ہاتھ دروازے کی جانب اٹھتے دیکھ منیزہ نے اسے وارن کیا۔

ایک کام کریں آپ مجھے بھیجیں ہی نہیں۔ میں جا ہی نہیں رہی مطلب حد ہوتی ہے پورے راستے"

"نصیحتیں کرتی آئی ہیں۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

غصے سے وہ جھنجھلائی پورے راستے وہ وقفہ وقفہ سے منیزہ کی نصیحتیں سن رہی تھی۔

وہاں بد تمیزی مت کرنا۔"

کسی سے بھی بحث مت کرنا۔

آواز نیچے رکھ کر بات کرنا۔

اب وہ تمہارا سسرال ہے تھوڑا شرم اور جھجھک کر لینا۔

سر پر ڈوپٹہ اوڑھ کر بیٹھنا۔

کم بولنا۔

اور بھی نجانے کیا کیا۔

"جارہی ہو یا واپس گھر ڈراپ کر کے جاؤں؟"

منیزہ نے اسے غصے میں منہ پھلائے دیکھ پوچھا۔

"جارہی ہوں۔"

منیزہ کو بنا دیکھے وہ گاڑی سے اتری اور پٹننے کے انداز میں دروازہ بند کیا۔

"اما آپ اس سے سب سے زیادہ روڈرہتی ہیں کیوں؟"

یوشع نے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا۔ اس سوال کا جواب وہ جانتا تھا پھر بھی اس نے پوچھا کیونکہ منیزہ

نویرہ کے سامنے اسے ہمیشہ ڈانٹتی ہی تھی۔

اور اسکا یہ رویہ نویرہ کے سامنے منیزہ کو ظالم ثابت کر رہا تھا۔

"کیونکہ محبت بھی سب سے زیادہ اسی سے کرتی ہوں۔"

منیزہ نے گھر کے اندر داخل ہوتی زینب کو دیکھا پھر گاڑی آگے بڑھ گئی۔

"یعنی ہم سے نہیں کرتیں؟"
مصنوعی ناراضگی سے پوچھا۔

کرتی ہوں یوشع ساری اولادیں ماں باپ کے لیے برابر ہوتی ہیں۔ بس زینب سے زیادہ لگاؤ اس لیے ہے " کیونکہ اس پر میری توجہ زیادہ رہتی ہے۔ وہ تھوڑی کم عقل ہے۔ اور ویسے بھی جب پورے گھر سے لاڈ ملے تو ایک کا ڈر دل میں ہونا چاہیے۔

اور ابھی تم یہ پوچھ رہے ہو نا پر مجھے سو فیصد یقین ہے اسکے دماغ کی ایک رگ اضافی ہے جس سے میں بہت اچھے سے واقف ہوں وہاں جا کر یہ کوئی الٹا کام نہ کرے میں مان ہی نہیں سکتی۔ اللہ رحم کرے

منیزہ نے ساتھ اپنا خدشہ بھی بتایا جو بالکل درست ثابت ہونے والا تھا۔
نویزہ نظریں نیچے کیے مسکرا دی۔

ہم جانتا ہوں۔ اچھی بات ہے شادی سے پہلے میچی کو بھی تو پتا چلنا چاہیے کہ اسکی شادی کس بلا سے " ہو رہی ہے۔ کم از کم خود کو تیار ہی کر لے گا۔
منیزہ نے ہنستے ہوئے اسکے بازو پر تھپڑ رسید کیا۔

"اسلام و علیکم۔"

زینب نے سر پر تو نا صحیح پر اپنے وجود پر ڈوپٹہ کسی تھان کی طرح پلیٹ لیا تھا۔
شفون کا ڈوپٹہ سنبھالے نہیں سنبھل رہا تھا کبھی ایک بازو سے نیچے گر جاتا تو کبھی دوسرے بازو سے۔

"و علیکم السلام میرے چاند۔ باقی سب کہاں ہیں؟ اکیلی آئی ہو۔۔؟"
دروازے کی جانب نگاہ ڈالتے انہوں نے زینب کو گلے لگایا۔

"نہیں وہ بس مام کو کام سے جانا تھا نا اسلیے۔۔ میں یہاں آگئی۔"

"بہت اچھا کیا میں تو ویسے ہی تمہیں بہت یاد کر رہی تھی۔ بیٹھ جاؤ"
محبت سے زینب کو دیکھتے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"گھر میں آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے کیا؟"

زینب نے لاؤنج خالی دیکھ پوچھا اکثر صبح حورین کے ساتھ ہی ملتا تھا۔

"نہیں تمہارے انکل کی میٹنگ تھی اور یچی پولیس اسٹیشن۔۔"

"اچھا پھر میں یہ ڈوپٹہ اتار دوں مجھ سے سنبھل نہیں رہا اور بہت گرمی بھی لگ رہی ہے۔"

حورین پہلے تو اسے دیکھتے ہنسی وہ لڑکی اسنے بالکل صحیح پسند کی تھی اسے ایسی لڑکی ہی تو چاہیے تھی اپنے یچی کے لیے زندگی سے بھرپور، چلبلی، باتونی، شوخ اور چنچل جس کے آنے سے گھر میں رونق ہو جائے۔

"ہاں میری جان اتار دو۔۔"

"بہت شکریہ۔۔ بس مام کو مت بتائیے گا آپ کو پتا ہے نا۔"

رازدانہ انداز میں حورین کو بتایا۔ جواباً ہنستے ہوئے حورین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم بیٹھو میں تمہارے لیے جو س لے کر آتی ہوں۔۔"

حورین کہتی ہوئی کھڑی ہونے لگی کہ زینب کی بات پر ایک بار پھر ہنسی۔

"میں ناشتہ کرونگی۔ وہ اٹھنے میں دیر ہوگئی مام نکل رہی تھیں تو میں نے ناشتہ نہیں کیا۔"

اسنے جھٹ سے بولا بھلا بھوک کیسے برداشت ہوتی۔

"اچھا تم بیٹھو میں ناشتہ لاتی ہوں۔۔۔"

"میں مدد کرواؤں؟"

خیال آیا تو ادب پوچھ لیا۔

"نہیں تم بیٹھو۔۔۔"

مسکرا کر حورین کچن کی جانب بڑھ گئی۔



شرم

حفاظ

جھجھک

کم بونا

سر پر ڈوپٹہ لینا

آتے ساتھ ہی وہ نیزہ کی تمام نصیحتوں کا اچار بنا کہ کھا چکی تھی۔

"صداقت کے گھر کی بیک سائیڈ کی سی سی ٹی وی فوٹج ملی؟"
زوہیب سے سوال کیا۔

"جی سر بہت مشکل سے ری کور کی ہے۔"

"یو ایس بی کہاں ہے زوہیب؟"
سیٹی کے پوچھنے پر زوہیب نے نا سمجھی کا اظہار کیا۔

سر وہ تو میں جمال کو دے چکا ہوں رات کو ہی اور ساتھ بتا بھی دیا تھا کہ وہ بہت ضروری ہے اس
نے آپ کو نہیں پہنچائی؟

زوہیب نے شدید حیرت سے پوچھا وہاں کسی کو بھی جمال سے ایسی غیر ذمہ داری کی توقع نہیں تھی۔

"جمال کہاں ہے اسے بلاؤ"

یچی کو غصہ تو بہت آیا پر ضبط کر گیا۔

"!سروہ آج نہیں آیا اس۔۔۔"

"کیا مطلب ہے نہیں آیا؟ اسکو اندازہ ہے کہ ہم اس کیس پر کتنی محنت کر رہے ہیں؟" عباس کی مکمل بات سننے سے پہلے یچی بھڑک اٹھا۔۔

"سراسکی بیوی کی طبیعت خراب ہے۔ ہاسپٹل لے جانا ضروری تھا۔" عباس نے اس کے متعلق وضاحت دی۔

"اسکو کو بیوی کو ہاسپٹل سے واپس لانے کے بعد سیدھا پولیس اسٹیشن آئے۔" ماتھا مسلتے کہا۔

www.urdu novelsmania.com

سر میں نے کہا تھا تو اسنے منع کر دیا کہہ رہا تھا جس ہاسپٹل جانا تھا وہ کافی دور ہے اور کچھ ضروری ٹیسٹ "کرواتے شام ہو جائیگی۔"

"ڈیم اٹ جاتے جاتے یو ایس بی دے کر نہیں جاسکتا تھا۔؟"

یہی کرسی ڈھکیلتے کھڑا ہو گیا مہینہ ہونے کو آیا تھا پر وہ لوگ اب بھی خالی ہاتھ تھے۔
انکو صرف دو چیزوں کا علم ہو جاتا تو یہ کیس انکے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا۔ ایک صداقت کا قاتل اور
دوسرا بینک اکاؤنٹ کی ڈیٹیلز۔

"اس اکاؤنٹ کی ڈیٹیلز کا کیا ہوا۔؟"
یہی کا غصے بھرارخ ایک بار پھر زوہیب کی طرف تھا۔

"سر میں پوری کوشش۔۔۔"

کوشش نہیں چاہیے مجھے۔۔۔ مجھے نتیجہ چاہیے سنا تم لوگوں نے۔ چار دن کا وقت ہے زوہیب
"تمہارے پاس قانونی طریقے سے یا غیر قانونی طریقے سے کیسے بھی کر کے مجھے ڈیٹیلز چاہیے۔۔۔"
زوہیب کی جانب جھکتے اسنے وارننگ دی۔

"جی سر۔"

وہ ڈیٹیلز میرے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں جانی چاہیے۔ کسی کا مطلب کسی بھی تمہارے پاس بھی
"نہیں۔۔۔"

زوہیب نے ایک نظر عباس کو دیکھا جو ان دونوں کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

"جی سر۔"

آج غصہ اسکے سر پر سوار تھا۔

کہیں سے بھی کچھ بھی ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔ اوپر سے آج اسکے ساتھی بھی صرف ناکامی ہی سنا رہے تھے۔ سب سے زیادہ غصہ اسکا جمال پر تھا جو سب سے ذمہ دار تھا لیکن اتنے ضروری معاملے میں اسنے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا تھا۔

وہ جمال کو فون ملانے لگا لیکن مستقل بیل جانے کے باوجود فون نہیں اٹھایا۔

"یہاں بیٹھے بیٹھے وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کام کرو۔"

ان دونوں کو خود کو دیکھتے پا کر اس نے دانت پیستے کہا تو دونوں سلام ٹھوکتے کہیں سے باہر نکل گئے۔۔

"بیٹا پہلے آپ جاؤ ہم آپکے پیچھے آئینگے۔"

نویرہ کے کہنے پر اسنے یوشع کو دیکھا جس نے پلکیں جھپکتے ایک بار پھر اشارے میں یہی کہا کہ میں ہوں ساتھ۔ نویرہ دروازہ کھول کر باہر نکلی سست روئی سے دو قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ پیچھے مڑ کر امید سے دیکھا کہ شاید وہ ساتھ چلیں لیکن انکے خاموشی سے دیکھنے پر وہ لب کچلتی آگے بڑھی اور دروازہ عبور کر گئی۔ دروازہ کے اندر داخل ہو کر اسنے ایک نظر پھر منیزہ اور یوشع کو دیکھا دل بری طرح ڈر بھی رہا تھا کہیں وہ اسے چھوڑ کر چلے نا جائیں۔

وہ گھر میں داخل ہوئی تو تمام ملازم اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی مجرم ہو یا عجوبہ۔ اسے اپنا آپ لرزتا ہوا محسوس ہوا۔ مجرموں کی طرح نظریں جھکاتے وہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھی جس کے کھلے دروازے سے اسے نشاء نظر آئی تھی۔

ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر اس سے پہلے وہ نشاء کو پرکاری اسکی نظر نشاء کے سامنے صوفے پر بیٹھے مرد پر پڑی۔

جو عمر میں لگ بھگ اسکی ماں کی عمر کا ہی تھا۔
سیاہ شلوار قمیض میں ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ گندمی رنگ کا شخص مسکرا کر اسکی ماں سے بات کر رہا تھا۔

"نویرہ میری جان۔"

نشاء کی نظر نویرہ پر پڑی تو وہ کھڑی ہوتی بھاگتی ہوئی اسکے پاس آئی۔ خود میں بھیج کر اسے چومنے لگی۔

کہاں تھی تم؟ اچھا ہوا تم اس رات بھاگ گئی تھی۔ اسی سے ڈر کر بھاگی تھی نا تم۔۔؟ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا۔؟

"اوہ گاڈ میں کتنا ڈر گئی تھی کہ اس رات تمہیں تو کوئی نقصان نہیں ہو گیا۔

نویرہ کو چومتے وہ ایک ساتھ ہی سارے سوال کر گئی۔

ماں تو ماں تھی نشاء کے گلے لگ کر اسکے آنسو بھی روانی سے بہنے لگے۔

"بس میری جان پریشان مت ہو۔ سب ٹھیک ہو جائیگا۔"

نویرہ کی پیٹھ تھپکتے سہارا دیتے وہ نویرہ کو اپنے ساتھ اندر لے گئی۔۔ صوفے پر اپنے ساتھ بٹھایا۔

نویرہ کو خود پر نظروں کا گمان ہوا تو پہلے اسنے دروازے کی جانب دیکھا کہ شاید یوشع یا منیزہ ہوں پروہاں کوئی نہیں تھا اسکا دل ڈوبنے لگا۔ پھر نظر صوفے پر بیٹھے انسان پر پڑی جو اسے ہی بغور دیکھ رہا تھا۔ اسکو دیکھنے کے بعد نویرہ نے اپنی ماں کو دیکھا۔

www.urdu novels mania.com

بیٹا یہ بھی صاحب ہیں۔ صداقت کے دوست ہیں اس دن ہم انہیں کے گھر پارٹی میں گئے تھے۔ اور "یہ میری بیٹی ہے جس کا ذکر میں کر رہی تھی۔ نویرہ۔۔"

نشاء نے مسکرا کر تعارف کروایا تو بھی صاحب مسکرا دیے جبکہ نویرہ فرش کو گھورتے صبح آہاد کے بولے گئے جملے سوچنے لگی۔

میں تو نہیں جاسکتا مزیدہ۔ کیونکہ ابھی نویرہ کی امی عدت میں ہونگی۔ تم یوشع کے ساتھ چلی جاؤ یوشع تو "اب انکا محرم ہے۔۔"

فرش سے نظر ہٹا کر اسنے اپنی ماں کو دیکھا۔

جالی کے آستین کا گلابی لباس اور منہ پر ہلکے میک اپ کیے وہ عدت میں بھی کسی غیر مرد کے سامنے سچی بیٹھی تھی۔

اسکو اچانک بہت گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ اپنی ماں کا کردار مشکوک لگنے لگا۔

گھبراہٹ سے اسنے اپنے ہاتھ سے نشاء کا ہاتھ ہٹایا۔ نشاء نے چونک کر اسکی یہ حرکت دیکھی۔

اور کہاں تھی بیٹا مہینے سے۔ تمہاری ماں کے ساتھ مل کر میں نے تمہاری جھکائے کتنی تلاش کی "

"پولیس میں بھی گیا پر انہیں بھی نہیں معلوم تھا۔

بھٹی نے سیدھے ہوتے اسے مخاطب کیا۔ نویرہ کی سانسیں اب اٹکنے تھیں اتنا وقت ہو گیا تھا پر اب

تک مزیدہ اور یوشع نہیں آئے تھے اور اپنے سامنے بیٹھا شخص اسے دوسرا صداقت نظر آ رہا تھا۔

"میں دوسرے تیسرے دن ہی پولیس سے مل چکی تھی۔"

نظریں جھکائے طنزیہ کہا۔

بھٹی کو اس سے ایسے جواب کی امید نہیں تھی۔ منہ کی کھا کر اسکی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔ نویرہ سے بیٹھنا مشکل ہوا تو وہ اٹھ کر باہر جانے لگی اسے دیکھنا تھا کہیں یوشع چھوڑ کر چلا تو نہیں گیا۔

"کہاں جا رہی ہو نویرہ"

نویرہ کو اپنے برابر سے اٹھتے دیکھ نشاء نے اسکا ہاتھ تھاما۔

"!میں با۔۔۔"

"بچی گھبرائی ہوئی ہے۔ میں بعد میں آؤنگا۔"

کھڑے ہوتے بھٹی نے اپنی قمیض کی شکنیں دور کیں اور آگے بڑھ کر نشاء سے ہاتھ ملایا۔

نشاء سے ہاتھ ملانے کے بعد اسنے نویرہ کے آگے ہاتھ بڑھانا چاہا پھر رک گیا۔

نشاء اسے چھوڑنے ڈرائنگ روم کے دروازے تک گئی۔ ابھی بھٹی دروازے سے نکلا بھی نہیں تھا کہ یوشع اندر داخل ہوا اسکا ٹکراؤ یوشع سے ہوتے ہوتے بچا۔

ایک نظر یوشع کو دیکھتے بھٹی ڈرائنگ روم سے نکل گیا۔ اور نشاء اجنبی نظروں سے یوشع کو دیکھنے لگی

لیکن اسکی نظروں میں جلد شناسائی اتری

یوشع کے پیچھے ہی منیزہ کھڑی تھی۔ منیزہ کی حالت بھی نشاء سے مختلف نا تھی۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔"

حیرت پر قابو پاتے نشاء نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

"اگر مجھے علم ہوتا یہ تمہارا گھر ہے تو میں اس دہلیز پر تھوکنا بھی گوارہ نہیں کرتی۔"
منیزہ بھی دو دو بولی۔

آہا حیرت سے منیزہ منیزہ اور نشاء کو دیکھنے لگا یہی حالت نویرہ کی بھی تھی وہ بھی یوشع کے ساتھ کھڑی حیرت سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

لیکن وہ نشاء کے ساتھ نہیں یوشع کے برابر اسکے ساتھ

کھڑی ہوئی تھی اور اتنی حیرانی میں بھی یوشع نے اسکی یہ حرکت محسوس کی تھی اسکے ہونٹوں پر یکدم مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔

بمشکل حالات کے حساب سے اسکو اپنی ہنسی روکنی پڑی پر یہ بات کافی خوش کن تھی کہ نویرہ اس پر اعتبار کرنے لگی تھی۔

"فورا نکلویاں سے۔۔ تمہارے جیسے لوگوں کو میں لمحہ بھر بھی اپنے گھر پر برداشت نہیں کر سکتی۔"
نشاء نے بنا کسی لحاظ کے گھر سے نکلنے کا کہا۔

نویرہ نم آنکھوں سے منیزہ کو دیکھنے لگی جسکا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا۔

نورہ کو یقین ہو چلا کہ آج اسکا یہاں آنا اسکی سب سے بڑی غلطی تھی جتنی بد تمیزی اسکی ماں کر چکی تھی اور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتی تھیں اور یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ دونوں کہ تعلقات آپس میں بالکل اچھے نہیں تھے۔

اب وہ بھلا کیوں اپنی دشمن کی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جاتی۔
کسی خوف اور امید کے تحت اسنے یوشع کا بازو تھاما۔

یوشع نے چونک کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

نظروں ہی نظروں میں وہ یوشع سے گزارش کر رہی تھی اسے یاد دلارہی تھی کہ اسنے اسکی حفاظت کا وعدہ کیا تھا۔

اسکے بازو پر رکھے ہاتھ کو بازو سے ہٹا کر وہ اپنے ہاتھ میں تھام گیا۔

پہلے میں سوچ میں پڑ گئی تھی کہ بھلا ایسی کونسی ماں ہوتی ہوگی جو اولاد سے اتنا لا تعلق ہو۔ اپنی عیاشیوں میں اتنی لگن کے بیٹی تک کا ہوش نارہے۔
www.urdu novels mania.com

افسوس مجھے تمہارا پتا نہیں تھا ورنہ میں اتنا سوچ کر کبھی اپنا وقت برباد نہ کرتی تمہارا لیول تو مجھے اچھی طرح "معلوم تھا۔

حقارت سے نشاء کو دیکھتے اسنے گہرا طنز کیا۔

"تمہاری اس بکواس سے مطلب؟"

مطلب یہ کہ مجھے تم سے بحث کرنے کا کوئی شوق نہیں۔
"میں یہاں صرف نویرہ کی وجہ سے آئی تھی پر اگر پتا ہوتا اسکی ماں تم ہو تو کبھی نہیں آتی۔"

"نویرہ سے تمہارا کیا تعلق ہے۔؟"

حیرت اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے اسنے ایک نظر نویرہ کو دیکھا پھر منیزہ کو لیکن پھر واپس نویرہ کو دیکھا
جو اس انجان لڑکے کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔ وہ لڑکا منیزہ میں مشابہت رکھتا تھا یعنی منیزہ ہاشم کا بیٹا
تھا۔

"تم نے ہاتھ کیوں تھاما ہوا ہے اسکا۔ چھوڑو ہاتھ؟"
یوشع کو نظر انداز کیے وہ غصہ دباتے نویرہ کو بولی۔

"ہاتھ اس نے نہیں میں نے تھاما ہے اور میں ہرگز نہیں چھوڑونگا۔"
جواب یوشع کی جانب سے آیا۔

"نویرہ۔۔۔ کیا ہے یہ سب؟"

نورہ کے سامنے کھڑے ہوتے اشتعال سے پوچھا۔

"میری ہو ہے نورہ۔۔"

مسکرا کر منیرہ نے اطمینان سے کہا۔

"کیا بخواس ہے یہ نورہ؟"

اب کے منیرہ کو نظر انداز کیے نورہ سے پوچھا۔

جواباً نورہ نے روتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"سوچیے گا بھی مت۔؟"

نشاء کا ہاتھ اٹھتے دیکھ یوشع سختی سے درمیان میں ہی ٹوک گیا۔

www.urdu novelsmania.com

"چلو"

یوشع کو چلنے کا اشارہ کرتی وہ واپس پلٹنے لگی۔

"نورہ تمہارے ساتھ نہیں جائیگی۔"

اب کے نشاء نے منیرہ کو مخاطب کیا۔

میں ویسے بھی یہاں نویرہ کی رخصتی کی نہیں ویسے کی بات کرنے آئی تھی اگر تمہاری بیٹی ناہوتی میں "تب بھی اسے نا

"چلو"

یوشع کو چلنے کا اشارہ کرتی وہ واپس پلٹنے لگی۔

"نویرہ تمہارے ساتھ نہیں جائیگی۔"

اب کے نشاء نے منیرہ کو مخاطب کیا۔

"نویرہ تم نہیں جاؤ گی۔"

نویرہ کا بازو پکڑتے بمشکل خود پر قابو پایا۔

بیوی ہے میری میں اسے کہیں بھی چھوڑنے کا قائل نہیں پھر چاہے وہ اسکی ماں کا گھر ہی کیوں نا

"ہو۔۔"

نویرہ کا بازو نشاء کے ہاتھ سے پھڑوا کر سنجیدگی سے کہا۔

نویرہ۔۔ اگر تم ان کے ساتھ گئی تو میرا تم سے رشتہ ختم۔
"بتاؤ جاؤ گی یا نہیں۔"

"میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں؟"
اپنی بات کا جواب ناپاکروہ غصے سے چلائی۔۔

"چلو"

نشاء کو نظر انداز کیے وہ نویرہ کا ہاتھ تھام کر اسے لیے ڈرائنگ روم سے باہر گیا۔ نویرہ نے کوئی
مزاحمت نہیں کی یعنی یہ اسکی رضامندی تھی۔

جاری لیے۔۔ رائے جا اظہار ضرور جریب اور نکس بھی پورے چاہے
www.urdu novels mania.com
جال

قسط۔ نمبر۔ 20

۔ از عثمیمہ۔ مکرم #

"نورہ میں آپ کے ساتھ کسی قسم کی زبردستی نہیں چاہتی بیٹا آپ ہمارے ساتھ چلنا چاہتی ہو؟"
گھر کے دروازے پر رک کر مزیدہ نے فرضی پوچھا۔ ورنہ نورہ کا جواب اسے بخوبی معلوم تھا۔

"جی"

جلدی سے آنسو پونچھتے اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

"اما آپ کیسے جانتی ہیں انہیں؟"

گاڑی میں بیٹھتے یوشع نے پوچھا تو مزیدہ نے اسے مختصر اپنے اور نشاء کے بابت بتا دیا۔

"زینب کو لیتے ہوئے جانا ہے؟"

گاڑی آگے بڑھاتے ایک نظر نورہ کو دیکھا جو آج مہینے بعد واپس اسی حالت میں تھی۔

ایک ہاتھ کی انگلیوں سے اپنے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی کو نوچ رہی تھی۔

"نہیں ابھی رہنے دو اگر ابھی گئے تو حورین روک لے گی اور میرا موڈ ابھی کہیں جانے کا نہیں ہے۔"

یوشع نے بھی خاموش ہوتے گاڑی آگے بڑھا دی۔

"آئی آپ سارا دن اکیلے گھر میں بور نہیں ہوتیں؟"

حورین کے پیچھے چلتی وہ مستقل بول رہی تھی۔ حورین صرف اسکی باتوں پر مسکراتی جواب دے رہی تھی۔

ہاں نا بہت بور ہو جاتی ہوں جبھی تو چاہتی ہوں میری بیٹی میرے گھر آجائے جلدی سے تاکہ ایسے ہی "مجھ سے ہر وقت باتیں کرتی رہے۔"

حورین نے بہت محبت سے کہا جبکہ زینب کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

حورین کے پیچھے وہ بھی یچی کے کمرے میں چلی آئی۔

کمرے میں سفید رنگ ہوا تھا۔

ہلکے براؤن رنگ کا کارپیٹ اسی کے ہم رنگ پردے بیڈ شیٹ اور بیڈ روم سیٹ۔ کمرے میں پرفیوم کی ہلکی ہلکی خوشبو مہک رہی تھی۔ نفاست سے سیٹ کمرہ دیکھ اسکا دل کیا وہ یچی کو اسکی نفاست پر داد دے پروہ یچی تھا جس کی تعریف کرنا وہ گناہ سمجھتی تھی۔

"آپ یہ کپڑے کیوں نکال رہی ہیں؟"

یچی کی وارڈروب سے حورین کو کپڑے نکالتے دیکھ پوچھا۔

(رضوانہ) ماسی (چھٹیوں پر تھی اسلیے ایسے ہی رکھ دیے تھے اب واپس آئی ہے تو استری کر کے رکھے "گی۔۔"

الماری کا دروازہ بند کرتے حورین نے کپڑے اٹھائے لیکن اگلے ہی لمحے وہ کپڑے زینب نے اسکے ہاتھ سے لے کر واپس بیڈ پر رکھ دیے۔

"کیا ہوا؟"

چونک کے پوچھا۔

"وہ۔۔۔ یہ میں پریس کر دوں؟"

حورین کے حیرت سے دیکھنے پر پہلے تو اسے عجیب لگا لیکن پھر مسکرا کر اپنی گھبراہٹ چھپالی۔

www.urdu novelsmania.com

"ارے یہ رضوانہ کر لے گی تم مہمان ہوم۔۔۔۔۔"

"ابھی تو آپ نے کہا میں آپ کی بیٹی ہوں۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔"

معصومیت سے کہا۔

"لیکن مجھے بہت برا لگے گا۔"

حورین نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔

"پلیز۔۔۔ مجھے خوشی ہوگی۔"

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ ڈریسنگ روم میں پریس رکھی ہے تم وہاں کھڑے ہو کر کمر لو میں روم کا اے سی "آن کر دیتی ہوں نیچے گرمی لگے گی۔۔۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔"

"اچھا دوپہر کے کھانے میں کیا کھاؤ گی بتاؤ میں آج اپنی بیٹی کی پسند کا کھانا بناؤنگی۔" محبت سے پوچھا۔

"آپ جو بھی بناؤنگی وہ مزیدار ہی بنے گا۔ لیکن اگر آپ پوچھ رہی ہیں تو بریانی۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ تھکنے کی ضرورت نہیں ہے جب ایسا محسوس ہو تو چھوڑ دینا" حورین نے بیڈ پر رکھے کپڑوں کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

"جی۔۔"

حورین کے کمرے سے نکلنے کے بعد منیزہ اسکے بیڈ پر بیٹھی کمرے کو بغور دیکھنے لگی۔

اپنی طرح ہی سٹراوڈر اوٹا کمرہ بنا رکھا ہے۔"

اگر کمرے کا رنگ آسمانی ہوتا اور باقی تھیم وائٹ ہوتی تو زیادہ اچھا لگتا۔

اور بیڈ روم سیٹ راؤنڈ ہوتا تو آفت لگتا۔

کمرے کی ہر چیز میں نقص نکالتی وہ ہر چیز بغور دیکھنے لگی۔

ڈریسنگ روم بھی بڑا ہے ہائے۔۔۔ اس سٹرو کا کمرہ کتنا بڑا ہے۔"

اور ایک میری مام ہیں اتنا چھوٹا سا ڈریسنگ روم بنوایا ہے میرے کمرے میں کہ مشکل سے ایک انسان سو سکے خالی۔

اپنے ڈریسنگ روم کا موازنہ یحییٰ کے کمرے کے ڈریسنگ روم سے کرتے اسے یحییٰ سے جلن سی محسوس ہوئی۔

"اسکے ڈریسنگ روم میں تو آٹھ نو بندے آرام سے لوٹ لوٹ کر سو سکتے ہیں۔"

تھوڑی پرانگی رکھے پر سوچ انداز میں کہا۔

"شاید پورے گھر میں سب سے بڑا کمرہ ہے۔۔ کاش یہ کمرہ میرا ہوتا"
حسرت سے کہا۔

توبہ توبہ۔۔ نہیں اللہ تعالیٰ اگر ایسا کمرہ یحییٰ سے شادی کر کے ملنا ہے تو میں اپنے کمرے میں خوش
"ہوں۔"

فوراً سیدھے ہوتے اسنے ساری حسرتیں زہن سے جھٹکیں اور کپڑے لے کر آرن اسٹینڈ کے پاس
آئی۔

"کتنے خوش نصیب ہو یحییٰ تم بہانے سے ہی صبح تمہارے کپڑوں کو میرا ہاتھ لگے گا۔"
ڈرامائی انداز میں کہتے زینب ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے سر پر لے گئی۔

"کیا ہوا ایسے تو نادیکھیں شرم آتی ہے؟"
یحییٰ کا یونیفارم اپنے سامنے رکھ کر اسنے شرم سے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لیے۔

"ارے نہیں پریشان مت ہوں بہت آرام سے جلاؤنگی آپ کو۔"

آنکھیں پٹپٹاتے اسکے یونیفارم کو دیکھا جیسے وہ یونیفارم نہیں تھی ہو۔

"ارے آرام سے بس جل گیا۔ بس بس ہو گیا۔"
اسکی شرٹ ہلکی سی آستین پھر سامنے سے ہلکا سا جلا کر وہ معائنہ کرنے لگی۔

"امم یہاں سے بھی تھوڑا جلنا چاہیے۔"

کمر سے جلا کر وہ مطمئن ہوئی اور ہنگڑ میں ڈال کر الماری میں ٹانگ دیا۔
پھر باقی تمام کپڑوں کا بھی اسنے وہی حال کیا جو یونیفارم کا تھا۔ احتیاط سے جگہ جگہ سے تھوڑا تھوڑا جلاتے اسے پورے دو گھنٹے لگ گئے۔

کپڑوں سے مطمئن ہونے کے بعد باہر آئی۔
ٹیبل پر کچھ فائلز اور مارکر رکھے تھے۔ ایک مارکر اٹھا کر وہ واپس الماری کے پاس آئی۔
الماری کا دروازہ کھول کر اسنے دروازے کے اندرونی حصے پر ایک بڑا سا دل بنایا۔

میرے ناہونے والے شوہر کی خدمت میں میری تھوڑی سی خدمت۔۔۔ بدلہ لینے کا بالکل ناسوچنا"
"کیونکہ پھر ریٹرن میں ملنے والا برداشت نہیں ہوگا۔
نیچے اسماعیلی فیس بنا کر وہ ہٹنے لگی جب کچھ یاد آنے پر واپس آئی۔

کسی کو بتانے کا سوچنا بھی نہیں میرے شو نامیں بلکل مکر جاؤنگی اور آنٹی میری بات پر ہی یقین کرینگی " یہ آپ جانتے ہو۔

مارکربند کر کے اسنے الماری کا دروازہ بند کیا۔
یہ آخری نصیحت صرف اور صرف مزیدہ سے ڈر کر تھی۔
ورنہ حورین اسی پر بھروسہ کرتی اسے یقین تھا۔
اے سی بند کر کے وہ کمرے سے نکل گئی۔

رات کو یچی گیارہ بجے گھر آیا۔ زینب شام چار بجے ہی واپس گھر جا چکی تھی۔

رات کو کھانا لگاتے وقت حورین نے اسکی اتنی تعریفیں کی تھیں کہ اسنے کھانا چھوڑ کر حورین سے پوچھا تھا کہ

"زینب کی تعریف سے پیٹ بھرنا ہے تو میں کھانا چھوڑ دیتا ہوں"
جواباً حورین نے اسے گھوری سے نوازا۔

کمرے میں آکر اسنے ایک مرتبہ پھر جمال کو کال ملائی لیکن جواب موصول نہیں ہوا۔

غصے سے پاگل ہوتے اسنے موبائل بیڈ پر اچھالا اور خود باتھروم میں چلا گیا۔

واپس آیا تو ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں تھا۔

بیڈ پر لیٹے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔ کل اسے صبح جلدی پولیس اسٹیشن پہنچنا تھا۔

اچانک زہن میں زینب کا چہرہ نمودار ہوا۔

"میری معصوم ماں کو کیسے اس لڑکی نے بیوقوف بنایا ہوا ہے۔"

حقارت سے سوچتے زہن جھٹکتے اسنے آنکھیں موند لیں۔

صبح فجر کی نماز پڑھ کر وہ اٹھا۔ حورین کو ناشتے کا کہہ کر اسنے الماری کھول کر اپنا یونیفارم نکالا۔ یونیفارم نکالتے اسکی نظر الماری کے دروازے پر نا پڑی۔ یونیفارم لے کر واشروم گیا فریش ہو کر جب یونیفارم پہننے کے لیے اٹھایا تو آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔ واپس ناٹ ڈریس کا ٹراؤزر ٹی شرٹ پہن کر وہ باہر آیا۔

"امی۔۔۔ امی۔۔۔"

کمرے کے دروازے پر کھڑے اسنے حورین کو بلند آواز میں پکارا۔

کیا ہو گیا ہے یحییٰ پہلی کلاس کے بچے کی طرح امی امی کر رہے ہو۔"

"یہ کیا کر دیا نے؟"

یحییٰ نے اپنے یونیفارم کی شرٹ حورین کے سامنے کرتے پوچھا جو جگہ جگہ سے جلی ہوئی تھی جلے ہوئے نشان دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر جلانی گئی ہے۔
وقفے وقفے سے ہلکی ہلکی جلی ہوئی شرٹ پہننے کے قابل بالکل نہیں رہی تھی۔ حورین نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہنسی روکی۔

"آپ ہنس کیوں رہی ہیں؟"

اچھنبے سے پوچھا۔



"یہ شرٹ دراصل زینب نے استری کی تھی۔ اسکو یہ سب کام نہیں آتے شاید اسلیے ایسا ہو گیا۔"
شرٹ مٹھی میں دبوچے اسکا دل کیا کہ جتنی بے دردی سے زینب نے اسکی شرٹ جلانی وہ اسکا منہ جلا دے اتنا تو وہ بھی زینب کو سمجھ چکا تھا کہ یہ غلطی سے بالکل نہیں ہوا تھا۔ یہ تو کھلا اعلان جنگ تھا۔

"آپ نے اس سے کیوں کروائی استری۔"

ضبط سے پوچھا۔

وہ اتنی محبت سے کہہ رہی تھی میں منع نہیں کر سکی اور ویسے بھی لڑکی ہے جب رشتہ جڑتا ہے تو ایسی " چیزیں اچھی لگتی ہیں تم بھی تھوڑا مزاج ٹھنڈا رکھا کرو منگیتر ہے تمہاری اور اس جلی شرٹ کو نہیں بلکہ اس کے پیچھے اسکی محبت اور خلوص دیکھو کہ اس نے کرنے کی کوشش تو کی نا۔ گرمی میں پورے تین "گھنٹے وہ تمہارے کپڑوں پر وقف کر کے گئی ہے اور تم ہو کہ۔۔

سمجھاتے سمجھاتے آخر میں حورین ڈانٹ کر افسوس سے آگے بڑھ گئی جبکہ زینب اسکے کپڑوں پر تین گھنٹے وقف کر کے گئی ہے یہ سنتے ہی یحییٰ کی دماغ کی نسلیں جھنجھنا گئیں یعنی اسکے باقی کپڑے۔۔ یونیفارم کی شرٹ بیڈ پر پھینکتے وہ وارڈروب کی طرف بھاگا۔

الماری کا دروازہ کھول کر اسنے ساری شرٹس نکال کر بیڈ پر پھینکی اور دیکھنے لگا۔

ہر شرٹ کہیں نا کہیں سے بالکل تھوڑی سی جلی ہوئی تھی لیکن اتنی نمایاں جلی ہوئی تھیں کہ پہنی نا جاسکیں۔ شرٹ کو مٹھی میں دبوچتے اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ زینب اسکے سامنے آئے اور وہ زینب کا منہ بگاڑ دے۔۔

الماری کے دروازے کو زور سے لات ماری۔۔ دروازہ بند ہونے سے پہلے اسکی نظر دروازے پر پھیلی سیاہی پر پڑی اسنے واپس الماری کا دروازہ کھولا لیکن اندر لکھی تحریر پڑھ کر اشتعال کی ایک لہر وجود میں دوڑ گئی۔

بہت زیادہ حلوہ لے لیا ہے تم نے مجھے زینب۔۔۔"

یہ لڑکی جنگلی بھینسے کی طرح ہو گئی ہے۔ لگام ڈالنا ضروری ہو گیا ہے۔۔۔

"زینب کا کیس اب پہلے حل کرنا پڑیگا
کہتے ساتھ اسنے دوبارہ الماری کے دروازے کو لات ماری اور بیڈ سے اپنا موبائل اٹھایا۔

زینب کا نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا۔ لب آپس میں سختی سے بھیجنے تھے۔ مٹھی کو بار بار بند کر کے کھوتا وہ اپنا اشتعال دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"ہیلو۔۔۔"

نیند سے بوجھل آواز۔۔۔

"اوہ لگتا ہے میری پیاری منگیتر سو رہی تھی میری نیند اڑا کر۔"
لجے کو میٹھا رکھتے طنز کیا۔

"اوہ۔۔۔ میرے ناہونے والے شوہر کا فون ہے"

یچی کی آواز سننے اسکی نیند آنکھوں سے فوراً غائب ہوئی۔
طبیعت یکدم فریش فریش محسوس ہونے لگی۔ یعنی اسکی لگائی ہوئی آگ میں یچی جل چکا تھا۔

"آہاں جملہ درست کرو میری جان۔۔"

"ایہ کس طرح بات کر رہے ہو شرم نہیں آتی ایسے چیپ نام سے مجھے پکارا نا تو۔۔۔"

جتنی جلدی خوشگوار ہوا تھا یچی کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر اتنی ہی جلدی خاک ہو گیا۔

ارے اب تو ساری عمر آپکو میرے منہ سے ایسے ہی الفاظ سننے ہیں۔"

"ہاں تو میں کیا کہہ رہا تھا اپنا جملہ درست کرو۔ نا ہونے والے نہیں جلد ہونے والے شوہر۔"

کاؤچ پر بیٹھتے اس وقت اسکا منہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا لیکن لہجے میں شہد سی مٹھاس تھی جو زینب کو بے انتہا کڑوی لگ رہی تھی۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟"

فون کو دیکھتے زینب نے طنز کیا۔

"دماغ نہیں دل خراب ہو گیا ہے۔ تمہاری اس قدر محبت اور خلوص دیکھ کر۔۔"

وانت پیستے کہا۔

اوہو۔۔ ہاں محبت کا تو پتا نہیں پر یقین کرو بہت خلوص سے جلائے تھے سارے کپڑے۔۔ تمہیں "پسند آئے نا؟

مسکراتے ہوئے کہتے وہ واپس بیڈ پر لیٹ گئی۔

ہاں اتنے پسند آئے ہیں کہ ساری عمر تم سے اپنے کپڑے نا استری کروائے تو میرا نام بھی "تھی" نہیں۔

"ہاں دیکھ لو خواب۔۔ خواب دیکھنے پر کوئی پابندی نہیں۔"

سرشاری سے کہا۔

www.urdu novelsmania.com

"آمنہ آپنی کے ساتھ تمہاری شادی بھی ہے۔۔ مجھ سے۔"

اب کے مسکرانے کی باری یحییٰ کی تھی۔

"فضول۔۔"

استہزائیہ کہا۔

فضول تو خیر نہیں۔۔ میں آج ہی امی سے بات کرونگا کہ وہ آمنہ کے ساتھ ہی تمہاری رخصتی لے " لیں۔

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔"
واپس بیٹھتے وہ یقین سے بولی۔

"ایسا ہی ہوگا۔"
وہ بھی یقین سے بولا۔

"میں منع کر دوں گی۔۔"



دیکھ لینگے۔ فحال تم استری کرنے کی پریکٹس کرو آئی پراس ساری زندگی تم سے اپنے کپڑے " استری کرواؤنگا۔ اور تم کروگی بھی۔
کہتے ساتھ یحییٰ نے فون کاٹ دیا۔
اب کوئی دوسرا حل تو بچا نہیں تھا اس لیے کل کا پہنا ہوا یونیفارم واپس زیب تن کرنا پڑا۔

"نہیں میں ناشتہ نہیں کرونگا۔"
حورین کو ناشتہ لگاتے دیکھ فوراً منع کیا۔

"کیوں بھی؟"
صبح نے پراٹھے سے بھرپور انصاف کرتے ایک نظریہ کی کو دیکھتے پوچھا۔

"مجھے آپ لوگوں سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

"ہم کرو۔۔۔ کس متعلق کرنی ہے؟"
حورین نے صبح کے برابر بیٹھتے پوچھا۔
www.urdu novels mania.com

"اپنے اور زینب کے متعلق۔۔۔"

"اگر تم نے پھر رشتہ ختم کرنے کی یا کوئی الٹی بات کرنی ہے تو میں اٹھ جاتی ہوں۔۔۔"
سچی کی بات کاٹتے پوچھا۔؟

نہیں امی۔۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ لوگ انکل آنٹی سے بات کریں کہ وہ زینب کی رخصتی بھی آمنہ کے ساتھ کر دیں۔۔

تیجی نے گویا دونوں کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ کل تک وہ شادی سے انکاری تھا اور آج رخصتی کی بات کر رہا تھا۔

"خیریت یوں اچانک؟"

حورین کی طرح صبح بھی کافی حیران تھا۔

ہاں وہ بس۔۔ زینب واقعی بہت اچھی لڑکی ہے۔۔ میں اپنی روزمرہ کی زندگی سے بہت اکتا گیا ہوں " کچھ چیخ چاہتا ہوں زندگی میں مجھے ایسا لگتا ہے کہ اگر زینب جیسی لائف پارٹنر میری زندگی میں آجائے تو "زندگی کافی پرووق ہو جائیگی۔"

اسکے جواب پر حورین اور صبح دونوں ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے۔

انکویوں خود کو تکتے پا کر تیجی کو شرم سی محسوس ہونے لگی لیکن اگلے ہی لمحے حورین نم آنکھوں سے اپنی کرسی سے اٹھی اور حیران ہوتے تیجی کو گلے لگا لیا۔

بہت خوشی دی ہے یہی تم نے مجھے یقین کرو زینب بہت اچھی لڑکی ہے دیکھنا تمہاری زندگی بہت "نوبصورت ہو جائیگی اسکی سنٹ میں۔

حورین نے اسکا ماتھا چومتے دعا دی۔

"جی اور میں اسکی زندگی کو خوبصورت بناؤنگا۔"

دل ہی دل میں کہتے وہ مسکرایا (کیسی مسکراہٹ)۔

لیکن ابھی تو زینب صرف انیس سال کی ہے۔ چھوٹی ہے یونی میں ابھی ایڈمیشن ہوا ہے۔

"اسکے بیس سال مکمل ہونے میں بھی چند مہینے باقی ہیں۔

صبح نے انکی عقل پر ماتم کیا۔

زینب آگے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے بلکہ پڑھے گی اور آپ دیکھیے گا میرے ساتھ رہ کر اسکی

"پوزیشنز آئینگی۔ امی آپ بات کر لے گا مجھے یقین ہے انکار نہیں ہوگا۔

یہی نے یقین سے کہا۔

"ہاں میں آج ہی بات کرونگی میں تو خود چاہتی ہوں زینب جلدی سے گھر آجائے۔۔۔"

خوشی سے ایک بار پھر یہی کا سر چوم کر وہ ناشتہ کرنے بیٹھ گئی۔

"اب تمہیں بھی اندازہ ہو جائیگا کہ بنگا اپنے لیول کے لوگوں سے لینا چاہیے۔"

دل ہی دل میں زینب کو مخاطب کرتے وہ گہرا مسکرایا۔

جاری ہے۔۔

آج کی اپنی لمبی تھی پرے 16 پیجز کی اور کل جودی تھی وہ بھی لمبی تھی 14 پیجز کی ورنہ عموماً میں 12 یا 10 پیجز کی دیتی ہوں۔ اسلیے آج شارٹ کوئی نابولے۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔



جال

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

قسط۔ نمبر۔ 21 #

۔ از عثمیمہ۔ مکرم #

"جمال آیا ہے؟"

پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہی اسنے حوالدار سے پوچھا۔

"جی آئے ہیں سر۔۔"

حوالدار کی بات کا جواب دیے بنا وہ جمال کے کین کی طرف بڑھ گیا۔
سیکی کین کے اندر داخل ہوا تو جمال فوراً کھڑا ہوا ساتھ ہی سلام ٹھوکا۔

"کل کہاں تھے؟"

بنا کسی رعایت کے سخت لہجے میں پوچھا۔

"بیوی کو ہسپتال لے کر گیا تھا۔"

www.urdu novelsmania.com

"کیا ہوا تھا بیوی کو؟"

دوسرا سوال۔

"سروہ۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"وہ کیا؟"

"سر وہ امید سے ہے۔ کچھ پیچیدگیاں تھیں ڈاکٹر نے ایمر جنسی بلایا تھا۔"
اسکی بات پر سچی کی پیشانی پر پڑے بل ڈھیلے پڑے۔

"بہت مبارک ہو یہ بات تمہیں مٹھائی کے ساتھ بتانی چاہیے تھی۔۔۔"
سچی آگے بڑھ کر اسکے بغل گیر ہوا۔
اور اسکی پیٹھ تھپکتے نرمی سے کہا۔

سر موقع ایسا نہیں تھا کہ خوشی بانٹی جاسکے۔ یہاں دوسروں کے بچوں کی زندگی خطرے میں ہے میں
اپنے آنے والے بچے کی خوشی کیسے مناسکتا تھا۔

ہمم۔۔۔ وہ بھی جلد ٹھیک ہو جائیگا۔
"تیسرا بچہ ہوگا نا ماشاء اللہ سے یہ تمہارا؟"

"جی سر ماشاء اللہ سے۔۔۔"

مسکرا کر کہا۔۔

"ماشاء اللہ۔۔ کیبن میں آؤ میرے۔۔"

آخر میں واپس اپنے خول میں سمٹتی کیچی باہر نکل گیا۔

جمال نے اسکی پشت کو دیکھتے گہری سانس لی پھر پانی پیتے خود بھی اپنے کیبن سے نکل کر کیچی کے آفس کی طرف بڑھ گیا جہاں اسکی توقع کے عین مطابق زوہیب اور عباس پہلے سے موجود تھے۔

جمال مجھے تم سے ایسی غیر ذمہ داری کی توقع بالکل نہیں تھی۔"

"میں نے تمہیں کہا بھی تھا وہ یو ایس بی رات ہی سر کے پاس پہنچا دو زوہیب نے جمال کے آتے ہی دانت پیستے کہا۔

"میں صبح دینے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن ایمر جنسی ہو گئی۔"

جمال نے وضاحت دی اور خود بھی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"فون بھی مصروف بتا رہا تھا مستقل تمہارا؟"

اب کے سوال عباس نے کیا۔

"سردر اصل ہسپتال شہر سے تھوڑا دور تھا سگنل پر ایلم کی وجہ سے۔۔"

"تو شہر میں کم بہترین ہسپتال ہیں وہاں چلے جاتے یہ شہر سے دور جانے کی کونسی تک ہے؟"
جمال کی بات درمیان میں کاٹتے زوہیب نے کڑی تیوریوں سے اسے گھورا۔

اس ہسپتال میں ہماری فیملی ڈاکٹر ہوتی ہیں اور میری بیوی انکے علاوہ کسی اور سے مطمئن نہیں
ہوتی۔

اب کے جمال نے بھی دانت پیستے کہا۔

"!ہاں مگ۔۔۔"

"بحث بند کرو۔۔ جمال وہ یو ایس بی دو جو زوہیب نے تمہیں دی تھی۔"
انکی بحث بڑھتے دیکھتیجی نے ٹوکا اور جمال سے یو ایس بی دریافت کی۔

"سمر آئی۔۔۔ ایم سوری دراصل۔۔۔"

"سوری فارواٹ جمال؟"

یہی کا پارہ ایک دم ہائے ہوا ہاتھ میں پکڑی فائل میز پر پٹختے غصے سے پوچھا۔

سر۔۔۔ کل ہسپتال جاتے وقت روڈ پر لڑائی ہو رہی تھی کچھ لوگوں کی ان کو چھڑانے کے دوران وہ یو "ایس بی میری جیب سے گر گئی۔

سپاٹ تاثرات سے اس نے سچ بتا دیا۔ اسکی بات سنتے وہ تینوں سکتے میں آ گئے۔ سب سے پہلے عباس ہوش میں آیا۔

یہ کیا بکواس ہے جمال ایسے کیسے گر گئی؟ تم اسکو جیب میں رکھ کر گئے کیوں جب اسکی حفاظت نہیں "کر سکتے تھے تو۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

مجھے نہیں علم وہ کیسے گری۔۔۔"

میں بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔

"!میں نہیں۔۔۔"

"آؤٹ۔۔۔"

جمال کی بات درمیان میں کاٹتے یہی نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے کہا جاؤ یہاں سے۔"

اب کے سچی ٹیبل پر ہاتھ مارتے چنچا۔

تم دونوں بھی جاؤ مجھے بینک ڈیٹیلز چاہیے کسی بھی حال میں۔۔۔"

سمجھتا کیا ہے وہ خود کو۔؟"

"وہ ایسے شادی کا بولے گا اور شادی ہو جائیگی۔ ہونہہ

نہند تو سچی کی باتیں سن کر اب آنی نہیں تھی اسلیے کمفرٹ پھینکتے کھڑی ہو گئی۔

حقیقت تو یہ تھی کہ سچی کی باتیں اسے ڈرا گئی تھیں لیکن زینب شاہ نے کبھی ڈرنا سیکھا ہی نہیں تھا۔

www.urdu novels mania.com

"ارے نویرہ اندر آؤ۔۔۔"

باتھ روم میں گھستے اسکی نظر نویرہ پر پڑی جو دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اب زینب کو وہیں کھڑے

کھڑے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے بات کرنی تھی۔۔۔"

"ہاں تو اندر آ جاؤ اور اتنی صبح کیسے اٹھ گئیں؟"
زینب واپس بیڈ پر بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

"آئی نئی مجھ سے ناراض ہیں نا؟"
زینب کے پاس آتے وہ ممنائی۔

یقین کرو تمہارے اس طرح بولنے سے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں بہری ہوں۔۔۔ تھوڑا تیز بولو"
"لڑکی۔۔۔"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"آئی نئی مجھ سے ناراض ہیں نا۔؟"
اب کے وہ تھوڑا تیز بولی۔

"کیوں وہ کیوں ناراض ہو گئی تم سے؟"
حیرت سے پوچھا۔

"میں نے کل سب بتایا تو تھا۔"

زینب کے برابر میں بیٹھتے دکھی لہجے میں کہا۔

اور پھر میں نے بھی تو بتایا تھا لڑکی کہ میری مام تمہیں نشاء کی بیٹی نہیں یوشع کی بیوی کی نظر سے "دیکھتی ہیں وہ ناراض نہیں ہیں اگر ناراض ہوتی تو رات کے کھانے پر چندا چندا بولتی تمہیں۔ زینب کوفت سے ایک بار پھر سمجھانے لگی۔ کل رات بھی وہ ہر تھوڑی دیر بعد زینب سے یہی سوال کرتی اور زینب اسے مطمئن کرنے تک سمجھاتی اب پھر وہ صبح صبح وہی بات لے کر اسکے پاس موجود تھی۔

میری بات سنو نویرہ ان سب فضول باتوں کو زہن سے نکالو اور اپنا فوکس یوشع بھائی پر رکھو یاد ہے نا "کیا کرنا ہے۔ تم نے انکو خود سے محبت کروانی ہے۔ ایک بار محبت ہو گئی تو سب خیر لیکن اگر انہوں نے دوسری شادی کر لی تو پھر تمہارا کیا ہوگا تم بہتر جانتی ہو۔"

www.urdu novelsmania.com

"میں کیا کروں۔۔ کیسے ہوگی انکو مجھ سے محبت۔۔"

پریشانی سے پوچھا۔

"تھوڑی بیویوں والی خدمت کرو انکو اپنی عادت ڈال لو کہ بس انہیں ہر جگہ نویرہ ہی یاد آئے۔"

"کیسے عادت ڈالوں؟"

اسکے سوال پر زینب سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

ابھی بتایا تو ہے کہ عادت ڈالنی ہے۔ اچھا سنو آج سے بھائی کہ سارے کام تم کرو گی۔ انکی پسند کا کھانا "بناؤ اور کپڑے استری کرو انکے گھر آنے کے وقت تھوڑا تیار شیار ہو کر رہو۔"

"مجھے ان میں سے کچھ بھی نہیں آتا۔"

وہ روہانسی ہوئی۔ زینب اسے سنجیدگی سے گھورنے لگی۔

کتنا مشکل تھا اسے سمجھانا۔

تو سیکھو نایار۔ اچھا ابھی سات بج رہے ہیں بھائی اٹھ گئے ہونگے اور ڈیڈ کے ساتھ واک پر گئے۔

ہونگے۔۔ انکے کمرے میں جاؤ اور انکی بنا اجازت انکی الماری میں گھسو اور اپنی پسند کا کوئی شرٹ نکال

"کر پریس کرو۔ پھر انکے لیے ناشتہ خود بناؤ۔۔ جاؤ شاباش یہ کام کرو۔"

زینب نے کھڑے ہوتے اسے بھی اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

"مجھے ناشتہ بنانا نہیں آتا۔"

اففف لڑکی۔۔ میری مام مجھے پھوڑ بولتی ہیں تمہیں پتا نہیں کیا بولینگے۔ ناشتہ بنانا نہیں آتا نا پر دودھ "میں چینی ملائی تو آتی ہوگی؟"

کمر پر ہاتھ رکھتے اب وہ زچ ہو رہی تھی۔

"ہاں آتی ہے۔"

فورا اثبات میں سر ہلایا۔

"ایک گلاس گرم دودھ میں چینی ملا کر دو ٹوسٹ کے ساتھ دے دو۔ ہو گیا ناشتہ۔۔"

مسکرا کر مسئلے کا حل بتایا۔

"چینی کتنی۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

اسکے سوال پر زینب نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔

"آٹھ چمچ۔۔"

مسکرا کر طرز کیا۔

نویرہ نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلا کر کمرے سے نکل گئی۔

زینب کے کمرے سے نکل کر وہ یوشع کے کمرے کی جانب بڑھی۔ کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور کمرہ خالی تھا۔

وہ خاموشی سے دبے قدموں اندر بڑھی اور جلدی سے الماری کھول کر ہاتھ میں آئی پہلی شرٹ نکال کر "کمرے سے باہر ایسے دوڑ لگائی جیسے پیچھے کتا پڑا ہو۔

باہر آ کر اپنی سانس بحال کی دل ایسا ہو رہا تھا جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچا ہو۔

جلدی جلدی شرٹ استری کرتے کمر کی طرف سے استری شرٹ سے چپکی اور شرٹ جھلس گئی۔

دیکھنے پر وہ جلی ہوئی نہیں لگ رہی تھی لیکن چھوٹے پروہ حصہ پا پڑ جیسا کڑک ہو گیا تھا۔

شرٹ واپس کمرے میں سیٹ کر کے رکھی۔ ساتھ شکر بھی ادا کیا کہ وہ جلی نہیں۔

یہ کام کرتے اسے بہت خوف محسوس ہو رہا تھا نجانے وہ اس بات پر اسے کیسے ذلیل کرتا لیکن دوسری

بیوی کا سوچ کر جو ڈر تھا وہ ڈر اس ڈر پر غالب تھا۔

کچن میں داخل ہوئی تو وہاں پہلے سے منیزہ موجود تھی۔

"ارے گڑیا اتنی جلدی اٹھ گئی؟"

منیزہ نے اسے دیکھ محبت سے پوچھا۔ لیکن منیزہ کو دیکھتے ہی اسے کل اپنی ماں کی بد تمیزی یاد کر کے پھر شرمندگی نے آن گھیرا۔

"کیا ہوا؟"

اسکا چہرہ مرجھاتا ہوا دیکھ منیزہ مکمل اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

"میں کل کے لیے۔۔۔ بہت۔۔۔ شرمندہ ہوں۔۔۔ میری۔۔۔"

تمہیں شرمندہ ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔ وہ میرا اور نشاء کا معاملہ تھا اس سے میری بہو کا کوئی تعلق نہیں۔۔۔ اور میری طرف سے کوئی پابندی بھی نہیں ہے میرے بچے تم نشاء سے جب بھی ملنے جانا چاہو جاسکتی ہو۔۔۔
www.urdu novels mania.com
خود سے لگاتے منیزہ نے اسکا سر چومتے پیٹھ تھپکی۔۔۔

"یہاں کچن میں کیا کر رہی ہو صبح صبح؟"
خود سے الگ کرتے پوچھا۔۔۔

"میں۔۔۔ ناشتہ بنانے۔۔۔ آئی تھی۔۔۔"

انگلیاں مروڑتے زروس ہوتے بتایا۔

"کس کے لیے؟"

منیزہ نے شرارت سے پوچھا۔

"اوہ۔۔۔"

اچھا سنو باقی سب کا تو میں نے بنالیا میں ٹیبل پر لگا رہی ہوں بس یوشع کا رہ گیا وہ بنا کے ٹیبل پر لے

"آؤ"

اسکی مشکل منیزہ نے ہی آسان کی اور ناشتہ لگانے لگی۔

www.urdu novelsmania.com

نویرہ نے ڈبل روٹی ٹوسٹر میں ڈالی اور گلاس میں دودھ نکالا۔

زینب کے کہنے کہ مطابق دودھ میں آٹھ چمچ چینی ملائی۔

ڈبل روٹی روٹی ٹوسٹر سے نکال کر پلیٹ میں رکھی۔

ایک ٹرے میں دودھ کا گلاس اور ٹوسٹ رکھ کر باہر آئی تو یہ دیکھ اسے شدید جھٹکا لگا کہ اتنی سی دیر میں یوشع اسکی نکالی ہوئی شرٹ پہنے تیار پیٹھا تھا۔ اور ساتھ آھا د بھی اتنی سی دیر میں سوٹڈ بوٹڈ ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔

یوشع کو ناشتہ کرنے سے مزیزہ نے روکا تھا نویرہ کو کچن سے نکلنے دیکھ اسنے آبر و اچکا ئی۔۔۔۔۔
تو اس لیے روکا گیا تھا اسے ناشتہ سے۔

نویرہ نے بنا اسکی جانب دیکھے کا نپتے ہاتھوں سے ٹرے اسکے سامنے رکھی اور خود سے اسکی برابر والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

آج تو اسکے انداز و اطوار یوشع کو حیران کر رہے تھے۔ وہیں دوسری طرف نویرہ کو اپنی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔ ساتھ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہاں بیٹھے سب لوگوں کو اسکی دھڑکن سنائی دے رہی ہو۔

یوشع نے ایک نظر پلیٹ میں رکھی ٹوسٹ کو دیکھا پھر مزیزہ کو جو اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یوشع کو دیکھنے پر کندھے اچکا گئی۔ یوشع کو نرم بریڈ پسند تھی ٹوسٹ وہ بالکل نہیں کھاتا تھا اور پلیٹ میں رکھے ٹوسٹ دیکھ اسنے ایک نظر اپنے برابر میں بیٹھی نویرہ کو دیکھا جو کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی پھر دل پر پتھر رکھ کر ٹوسٹ اٹھائی جو اسی کی طرح اکڑی ہوئی تھیں۔ پر اب کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

ایک نظر میزہ کے بنائے مزیدار ناشتے کو حسرت سے دیکھتے اسنے ٹوسٹ کو فولڈ کر کے دودھ میں ڈبوایا تاکہ نرم ہو جائے۔

لیکن جیسے ہی پہلا نوالہ منہ میں گیا اسے ابرکائی آئی۔

لیکن اپنی معصوم بیوی کی حوصلہ شکنی نہیں کر سکتا تھا اسکیے بمشکل حلق سے نیچے اتارا۔

حلق سے تو اتار لیا پر اپنے تاثرات نہیں چھپا پایا جس پر غور کرتے میزہ کا قہقہہ نکلا۔

سب نے چونک کر میزہ کو حیرت سے دیکھا جس کی ہنسی نہیں تھم رہی تھی۔ ان سب میں صرف یوشع اسکی ہنسی کی وجہ جانتا تھا۔

"کیا ہوا خیریت ہے اللہ نا کرے کوئی دورا تو نہیں پڑ گیا؟"

آہاد نے میزہ کا ہاتھ پکڑتے تفتیش سے پوچھا۔

ہنسی کے باعث منہ سے کچھ بولا نا گیا تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہنسنے لگی۔

یوشع کے ناراضگی سے گھورنے پر میزہ نے سنجیدہ ہونا چاہا لیکن پھر ہنسی نکل گئی۔

ہنس ہنس کر آنکھوں میں نمی چھلکنے لگی۔ بمشکل اپنی ہنسی پر قابو پاتے اسنے یوشع کی طرف دیکھنے سے

مکمل گریز کیا۔

یوشہ نے ایک نظر پھر اپنی معصوم بیوی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے دیکھنے پر وہ فوراً نظریں پھیر گئی۔ پھر اسکے ظالم ناشتے کو دیکھا۔
 افہف کاش اسکی بیوی یہ خلوص نادکھاتی۔

بڑی مشکل سے اسنے ایک ٹوسٹ حلق میں اتاری اور کس طرح اتاری یہ وہی جانتا تھا۔
 پھر سانس روکے ایک ہی سانس میں دودھ پی لیا۔ دودھ کے آخر میں اسکے منہ میں چینی بھی آئی جو مکمل ہل نہیں ہوئی تھی۔ اسکا پورا جسم جھنجھنا اٹھا۔ دل متلانے لگا۔ اب اسے جلدی سے کمرے میں جانا تھا تاکہ قے کر سکے وہ اٹھنے لگا کے ٹیبل کر رکھی آہاد کی گاڑی کی چابی گری وہ اٹھانے کے لیے یاشع نیچے جھکا ہی تھا کہ چرر رر کی آواز کے ساتھ پیچھے سے شرٹ پھٹتی چلی گئی۔
 سب ایک بار پھر چونک کر آواز کی سمت دیکھنے لگے جہاں یوشع کی شرٹ پھٹی تھی۔
 سب کو ہوش میں منیزہ کے قہقہے نے دلایا جو ایک بار پھر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔
 یوشع بنا رکے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ - نویرہ کو اپنے آپ میں سبکی سی محسوس ہوئی۔

وہ واشروم میں بھاگا اور واش بیسن پر جھکا قہ کرنے لگا۔ گہری گہری سانس لیتے اسکا دل اب بھی عجیب ہو رہا تھا۔

پھر یاد آنے پر قمیض اتاری اسے حیرت ہوئی کہ قمیض ایسے کیسے پھٹ گئی۔

پھٹی ہوئی جگہ پر ہاتھ لگایا تو احساس ہوا کہ وہ حصہ پا پڑ کی طرح اکڑا ہوا کچا ہو چکا تھا۔ اسے علم نہیں تھا کہ اسکی قمیض نویرہ نے پریس کی لیکن منیزہ کی ہنسی سے اب اسے پتا لگ چکا تھا۔

"کیا سازش رچ رہی ہے یہ لڑکی۔ ایسا میٹھا دودھ اگر دودن اور ملا تو میری روح پرواز کر جائیگی۔" شٹرٹ بیڈ پر اچھالتے وہ دوسری شٹرٹ نکالنے لگا۔

رات کو کھانے سے پہلے سب لان میں بیٹھے تھے۔ آج اتفاق سے یوشع بھی گھر میں موجود تھا۔ اسکی نظریں اپنی ظالم بیوی کو تلاش کر رہی تھیں جس نے آج اسکا قتل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور اب نجانے کہاں تھی۔

www.urdu novels mania.com

"حورین کا فون آیا تھا۔"

منیزہ نے آہاد کو بتایا۔ زینب جو موبائل پر مصروف تھی اسکے کان فوراً کھڑے ہوئے۔ صبح یحییٰ سے ہوئی گفتگو دماغ میں گھومی۔

"وہ کہہ رہی تھی آمنہ کے ساتھ ہی زینب کی رخصتی کر دو۔"

مزیدہ کی بات پر زینب کے غصے کا پارہ چڑھنے لگا۔
یعنی سبھی نے خالی خولی دھمکی نہیں دی تھی۔

"لیکن ابھی تو زینب چھوٹی ہے ماما اور پڑھ رہی ہے۔"
آہاد کے کچھ کہنے سے پہلے یوشع نے گفتگو میں حصہ لیا۔

چند مہینے بعد بیس سال کی ہوجانگی اور یہ بالکل صحیح عمر ہے شادی کی۔ آمنہ کی دیر سے ہو رہی ہے کیونکہ اس کے لیے پہلے اتنا بہترین رشتہ نہیں ملا تھا۔ اور رہی پڑھائی کی بات تو زینب کسی غیر کے گھر تو جا نہیں رہی وہاں جا کر جتنا پڑھنا چاہے پڑھے۔ بلکہ سبھی کی تو خواہش ہے کہ زینب گریجویشن کے بعد بھی آگے پڑھے۔

"تمہارے قتل کے بعد تو سیدھا جیل ہوگی مسٹر سبھی مجھے پڑھائی تو دور کی بات ہے۔"
دانت کچپکاتے سوچا۔

"لیکن مزیدہ یہ بہت جلدی ہے۔"
آہاد کا انداز پچاس فیصد رضامندی کا تھا اور پچاس فیصد کشمکش۔۔

آہا دیجی بہت اچھا لڑکا ہے اور حورین اسے بالکل ماں جیسا پیار دے گی میں جانتی ہوں اسکی کوئی بیٹی " نہیں ہے اور وہ شروع سے زینب کو چاہتی ہے یہ ہم جانتے ہیں اسے خواہش ہے کہ زینب جلد از جلد "اس کے گھر میب رونق کر دے اور یہ کوئی غلط خواہش بھی نہیں ہے۔

منیزہ کے سمجھانے پر آہا نے متفق انداز میں سر ہلایا۔ یوشع بھی خاموش تھا یہ اسکی رضامندی کی علامت تھی۔ سب کو اچانک رضامند ہوتے دیکھ زینب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگیں۔

"آپ لوگ مجھ سے محبت نہیں کرتے میں جانتی ہوں پر اتنی بھی نا انصافی نا کریں۔" روتے ہوئے کہا۔

"زینب گڑیا ایسے روتے نہیں ہیں۔۔۔" یوشع اسکے رونے پر فوراً سیدھا ہوا۔ زینب سے لاکھ تفریح صحیح پر اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھنا یوشع کے لیے مشکل امر تھا۔

"کیوں ناروؤں آپ لوگوں کو کہاں فرق پڑتا ہے میرے آنسوؤں سے۔" روتے ہوئے وہ اندر جانے لگی جب آہا کی آواز پر اسے رکنا پڑا۔ "اگر آپکو اعتراض ہے تو بولو میرا بچہ کوئی زبردستی نہیں کرے گا آپکے ساتھ۔"

"مجھے ابھی شادی نہیں کرنی پلیر ڈیڈ۔"
روتے ہوئے کہا۔ اسکے آنسو دیکھ منیرہ بھی کچھ نابولی۔

"ٹھیک ہے نہیں کر رہے رونا بند کرو۔"
اسکا ہاتھ پکڑتے یوشع نے اسے واپس کرسی پر بٹھایا۔

منیرہ تم منع کر دو حورین کو۔"
"کہو فحال زینب کی نہیں کر سکتے انشاء اللہ گرتیجوشن کے بعد کریں گے۔
آہاد کے کہنے پر منیرہ اثبات میں سر ہلایا۔

www.urdu novelsmania.com

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں

لائک کرنا نا بھولیں۔۔

ایسی کل جتنی ہی ہے اسلیے شارٹ کا نعرہ بلند کرنے کی جگہ اپنی بھرپور رائے دیں۔

#amaledits beautifuldtbyAmalfatima ❤️🔥

قسط۔ نمبر۔ 22#

۔ از عمیمہ۔ مکرم #

کھانے کی ٹیبل پر سب بیٹھے تھے منیزہ کے ساتھ آج نویرہ بھی کھانا لگوا رہی تھی۔ اسکے انداز آج بالکل بدلے بدلے تھے۔

خصوصی بہو اور بیوی والے۔

یوشع جانچتی نظروں سے اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی وہ کبھی منیزہ کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرتی کبھی کچن میں چلی جاتی۔

منیزہ نے آخری سالن کا کٹورا میز پر رکھا اور بیٹھ گئی۔

نویرہ صبح کی طرح خاموشی سے یوشع کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ماما یہ کیا ہے؟"

یوشع کے اچانک سوال پر سب نے اس جانب دیکھا جہاں یوشع اشارہ کر رہا تھا۔

یوشع کا اشارہ منیزہ کے رکھے گئے آخری کٹورے کی جانب تھا۔

جس میں مرغی کی ٹانگ کے ساتھ کوئی سیاہی مائل گاڑھا مشروب تھا یعنی سالن۔
 زینب نے کٹورے کو دیکھتے منیزہ کو دیکھا کیونکہ حقیقتاً وہ سالن کافی ڈراؤنا تھا۔
 آہا دبھی سالن کو دیکھنے کے بعد منیزہ کو دیکھنے لگا سیاہ سالن اس سے پہلے منیزہ نے تو کبھی نہیں بنایا
 تھا۔

"سالن ہے"

منیزہ نے آبرو اچکاتے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ کونسے پلانٹ کا سالن ہے اما"

یوشع نے ہنستے ہوئے منیزہ کو دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہی تھی۔

یوشع کے ایسے کہنے پر آہا دسمیت سب کی ہنسی نکلی۔

www.urdu novelsmania.com

"کیا بد تمیزی ہے یہ یوشع کھانے کا مزاق اڑانا گناہ ہے۔"

منیزہ نے دانت پیستے کہا۔ ایک نظر نویرہ کو دیکھا جسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

اسکی آنکھوں کی نمی منیزہ کے ساتھ زینب نے بھی دیکھی تو اسے اس سالن کے پیچھے کاراز سمجھ آیا۔

"اوہ سوری پر یہ کھانا تو بالکل نہیں لگ رہا۔"

یوشع مزاق اڑاتے پھر ہنسا۔

"!بھائی وہ قورمہ ہے آپکو پسند ہے نا اسل۔۔۔"

زینب نے اندازہ لگاتے کہنا چاہا پر یوشع نے اسکی بات درمیان میں کاٹ دی۔

آمنہ جو جانتی تھی کہ یہ سالن نویرہ نے بنایا ہے خاموش تماشائی بنی اپنے بھائی کو تاسف سے دیکھنے لگی جو حقیقت جانے بنا کیا کچھ بول رہا تھا۔

"قورمے پر رحم کھاؤ یا راسکو قورمہ تو ہرگز۔۔۔"

نمیزہ کے گھورنے اور پھر نویرہ کی جانب اشارہ کرنے سے اسکی زبان کو بریک لگا اور اسنے بے ساختہ نویرہ کو دیکھا جو اپنے آنسو روک رہی تھی۔ لمحے کا کھیل تھا اسے اس سالن کے رنگ کا راز سمجھ آیا۔ اسکا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

بے بسی سے آنکھیں میچتے اسنے گہری سانس لی۔ آنکھیں واپس کھول ایک طائرانہ نظر میز پر گھمائی سب کی نظروں کا مرکز وہی تھا۔ آہاد بھی دل جلانے والی مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ مسکراہٹ صاف کہہ رہی تھی کہ بیٹا کہا تھا نا وقت سب کا آتا ہے اب جھیلو اپنی بیوی کو۔

اسکو قورمہ تو نہیں کہینگے ماما۔ یہ کچھ الگ ہے۔ میں آپکو یہی تو کہتا تھا کچھ الگ بنانے کی کوشش کیا کریں۔ روٹین کھانوں سے کچھ ہٹ کے۔۔

"اسکو تو دیکھتے ہی منہ میں لذت کھلتی محسوس ہو رہی ہے

جوش سے کہتے اسنے کٹورا اٹھا کر سالن اپنی پلیٹ میں ڈالا۔

اسکے ایسے بات پلٹنے پر منیزہ نفی میں سر ہلاتے اپنے لے کھانا نکالنے لگی۔ آہا دنے آہر و اچکاتے

داد دینے والے انداز میں اسے دیکھا۔ یوشع نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ اسی کے جیسا ہے جو رو کا غلام

جبکہ نویرہ حیرت اور خوشی کے تاثرات چھپاتے یوشع کو چور نظروں سے دیکھنے لگی جو اسکے بنائے

قورمے کی تعریف کر رہا تھا۔

نویرہ نے پہلی بار بنایا تھا اسلیے مصلحت کے تحت سب کو وہی لینا پڑا۔

پہلا نوالا منہ میں ڈالتے ہی یوشع کو اپنی قسمت پر ہنسی آئی۔

وہ دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ اسنے تو کبھی ایسی خواہش یا دعا نہیں کی تھی کہ اسکی بیوی اسے اپنے

ہاتھوں سے کھانا بنا کر کھلائے یا خدمت کرے پھر یہ ظلم اسکے ساتھ کیوں ہو رہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

ادرک لسن اور جلی ہوئی پیاز اور مرغی کے ملے جلے ذائقے سے صبح کی طرح ایک بار پھر اسکے اعصاب

جھنجھنا اٹھے۔

پر اس بار وہ اکیلا نہیں تھا کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تمام افراد کی حالت اس جیسی ہی تھی۔ اور جس نے کھانا

بنایا تھا وہ مزے سے مسکرا کر دال کھا رہی تھی۔ اپنے ہاتھوں کے بنا کھانا سب کو کھاتا دیکھ وہ الگ

اور انوکھی خوشی ہی محسوس کر رہی تھی۔

آہاد نے حسرت بھری نظروں سے اس دال کو دیکھا جو روز کھانے پر ہوتی تھی پروہ دیکھتا بھی نہیں تھا۔ اسنے امید بھری نظروں سے منیزہ کو دیکھا تو منیزہ نے جواباً گھورا تو مجبوراً وہی کھانا پڑا جو پلیٹ میں منکلا ہوا تھا۔

زینب اس لمحے کو کوس رہی تھی جب اسنے اسے کھانا پکانے کا مشورہ دیا تھا۔

واہ۔۔ کہا تھا نایہ قورمہ بلکل نہیں اسکا ذائقہ منفرد اور بہت الگ ہے۔۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے "میں آسمانوں میں اڑ رہا ہوں۔"

مسکرا کر کہتے یوشع نے ایک اور نوالہ منہ میں ڈالا۔

آمنہ نے اسے غصے سے گھورا۔

نویرہ نے مسکراتے منیزہ کو دیکھا تو جواباً منیزہ بھی محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتی مسکرائی۔

اسکی مسکراہٹ دیکھتے اچانک یوشع کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

بلاشبہ اسکی مسکراہٹ بہت پیاری تھی۔ لیکن اسکی مسکراہٹ جتنی حسرتیں لیے ہوئے تھی یکدم یوشع کی آنکھیں کسی احساس کے تحت نم ہوئی۔

وہ یک ٹک نویرہ کو دیکھنے لگا۔

وہ لڑکی محرومیوں کے جھنجھال سے منکل کر آئی تھی۔ جو خوشیاں وہ اور اسکے بہن بھائی بچپن سے دیکھتے آئے تھے۔ محسوس کرتے آئے تھے وہ ان سب سے محروم رہی تھی۔

اسکا کوئی دوست نہیں تھا حد تک کے اسکی ماں بھی اسکی نہیں تھی۔ وہ لڑکی احساسِ کمتری سے نفسیاتی مریض بن چکی تھی۔ کیسے اسنے اتنی محرومیوں میں اسنے زندگی گزاری ہوگی یہ سوچ ہی اسکے لیے ازیت ناک تھی۔

اسکے برابر میں بیٹھی اس سے عمر میں سالوں چھوٹی اسکی بیوی کے رتبے پر فائز لڑکی اسے جی جان سے عزیز تھی۔

اسکے یک ٹک دیکھنے پر سب یوشع کی جانب متوجہ ہوئے یوشع کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔ سب کی نظروں کا ارتکاب کرتے نویرہ نے یوشع کی جانب دیکھا جو بے اختیاری میں اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ زروس ہوتے نویرہ نے ادھر ادھر دیکھا پر یوشع نے نظریں نہ ہٹائیں۔ اسنے پھر یوشع کو دیکھا کیونکہ اس وقت سب کی نظروں کا مرکز وہ دونوں ہی تھے۔ وہ بے اختیار جھکا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا۔

نویرہ تو وہیں جم سی گئی اور باقی سب بھی ایک دوسرے کو دیکھتے حیرت سے یوشع کو دیکھنے لگے۔ زینب منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی روکنے لگی۔

"بہت بہت مزے کا بنا ہے"

پیچھے ہٹتے اسنے نویرہ کے چہرے کو دیکھا جو اسکی بے باکی پر ٹماڑ کی طرح سرخ ہو چکا تھا۔ اور واپس کھانا کھانے لگا اس بار اسے ادراکِ لسن، چلی پیاز اور مرغی کے ملے جلے آمیزے کا ذائقہ بہت مزے کا لگا۔

آہاد نیچے منہ کرتے اطمینان سے مسکرایا۔ وہ اسکا بیٹا تھا تو کیوں ناسکے دل میں بھی اسکی بیوی بستی وہ بھی تو اسکی طرح شفاف دل رکھنے والا تھا جس میں صرف مزیدہ ہاشم بستی تھی اسی طرح اسکے دل میں بھی نویرہ کا راج ہونا چاہیے تھا۔

مزیدہ بھی نویرہ کا مٹاڑ ہوتا چہرہ دیکھ نفی میں سر ہلاتے مسکرائی اور کھانا کھانے لگی۔

نویرہ سر جھکائے پلیٹ کو دیکھ رہی تھی لیکن درحقیقت اسکا ذہن پیچھے کہیں رہ گیا تھا۔ وہ اب تک اس لمحے کے حصار میں تھی جب اسنے یوشع کا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کیا تھا۔ رنگت اناری ہوئی تھی یوشع کی اتنی سی محبت کا رنگ اس پر ایسا چڑھا تھا کہ ہر کوئی دیکھ سکتا تھا۔ اسے یوشع کے لمس سے گھن ڈر یا گھبراہٹ نہیں ہوئی تھی اسکی گواہ اسکے ہونٹوں پر رقص کرتی مسکراہٹ تھی جس سے وہ خود بھی انجان تھی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

مزیدہ نے حورین کو فون کر کے منع کر دیا تھا اسکے مایوس ہونے پر اسے زینب کے رونے کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ ابھی ان سب کے لیے تیار نہیں ہے۔ حورین خود بھی اس وقت سے گزر چکی تھی اسلیے کچھ ناکما۔

رات کو یچی کے آنے کے بعد اسے تفصیل بتائی تو وہ خاموش ہو گیا۔ یہ تو وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ لڑکی اتنی سیدھی طرح سیدھی نہیں ہوگی اسلیے حل اسکے پاس پہلے سے موجود تھا۔

کمرے میں جا کر اسنے فریش ہوتے زینب کو فون ملایا اور سکون سے لائٹ بند کرتے بیڈ پر لیٹ گیا۔

دوسری بیل پر ہی کال اٹھالی گئی۔

زینب جو یچی کی بازی پلٹنے کے بعد اطمینان سے اپنی دوستوں کے ساتھ خوشی میں پارٹی ڈن کر چکی تھی یچی کی کال دیکھ ہوٹوں پر استہزائیہ مسکراہٹ آئی۔

"اسلام و علیکم۔۔ کیسے ہیں آپ؟"

بھولے پن سے پوچھا۔

اسکی خود اعتمادی پر یچی ہنسا۔۔

"بس بیڈ پر لیٹا آنے والا وقت سوچ رہا ہوں۔"

گہری سانس خارج کرتے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب فارغ لوگ اور کیا کر سکتے ہیں۔۔"

وہ طنز کرنے سے پیچھے نہ رہی۔

لیکن ہمیشہ کی بانسبت یحییٰ کو غصہ نہیں آیا شاید آنے والا وقت سوچ کر ہی اسے لطف آ رہا تھا۔

"ہاں تمہارے خلوص نے ایسا متاثر کیا کہ بس۔۔ خیر جانتی ہو میں ابھی کیا تصور کر رہا ہوں؟" اسکے لہجے پر زینب چونکی وہ آج غصہ نہیں کر رہا تھا نا ہی اسکے چڑانے پر چڑ رہا تھا۔

"کیا؟"

تجسس سے پوچھا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سامنے ڈریسنگ روم میں میرے کپڑے استری کر رہی ہو اور میں ایسے ہی بیڈ "پریٹ کر تمہیں نہا رہا ہوں۔۔" اسکی سنتے زینب نے دانت کچکچاتے فون کو گھورا۔

"فون کو مت گھورو وہ میں نہیں ہوں"

شاید اسے اندازہ ہو گیا تھا۔ زینب نے چونک کر واپس فون کو دیکھا کہیں واقعی وہاں سے یحییٰ تو نہیں دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔"

غصے سے کہا۔

نہیں وہ تو کل ہوگا خوشی سے جب تم خود آئی اور انکل کو کہو گی کہ وہ تمہاری شادی کر دیں آمنہ باجی"

"کے ساتھ۔"

اطمینان سے کہا۔

"تمہارا دماغ واقعی خراب ہو چکا ہے۔ میرا دماغ خراب ہے جو میں ایسا بولونگی۔؟"

وہ طنزیہ ہنسی۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو تمہارا دماغ واقعی خراب ہے کیونکہ کل تم آئی انکل کو ایسا کہو گی۔"

www.urdu novelsmania.com

"میں کسی صورت نہیں کہو گی۔"

زینب نے اسے باور کروایا۔

"!تم ایسا کہو گی ورنہ۔۔۔۔۔"

سچی نے جملہ ادھورا چھوڑا۔

"ورنہ کیا؟"

غصے سے پوچھا۔

ورنہ تم نے اب تک مجھ سے جتنی بھی باتیں کی ہیں ناکال پر ان سب کی ریکارڈنگ میں نمیزہ آنٹی "آہا دانگل اور یوشع کو بھیج دوں گا۔ ساتھ امل والے کیس کی مکمل ڈیٹیلز بھی۔

اب تم نے کال پر مجھ سے کتنی بد تمیزی کی کیا کیا کہا یہ تو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہوگی تمہاری یادداشت ماشاء اللہ سے بہت تیز ہے۔

اور اللہ اللہ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ امل والی بات کی حقیقت جاننے کے نمیزہ آنٹی تمہارے ساتھ کیا کرینگی۔۔

"اوہ مجھے تو سوچ کر ہی جھڑ جھڑی آ رہی ہے۔

مصنوعی اداکاری کرتے وہ حقیقتاً زینب کی سانس حلق میں اٹکا گیا۔

جب کافی دیر تک کوئی جواب نہیں آیا اور خاموشی کا وقفہ بڑھنے لگا تو نیچی کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"کیا ہوا؟ تم سن رہی ہو؟"

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔ مزاق کر رہے ہو۔۔"

زینب نے خود کی گھبراہٹ پر قابو پاتے اپنے لہجے کو مضبوط رکھا لیکن اسکے باوجود سچی اسکی حالت سے واقف آنکھیں بند کیے محظوظ ہو رہا تھا۔

"میرا اور تمہارا مزاق ہے؟"

طنز یہ پوچھا۔

تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارے پاس کوئی ریکارڈنگ نہیں ہے اور تم اہل والی کوئی بات کسی "کو نہیں بتاؤ گے۔

اسے خود سمجھ نہیں آیا کہ وہ بتا رہی ہے یا پوچھ رہی ہے۔

ساری ریکارڈنگ اور کیس کا ڈیٹا میرے فون میں محفوظ ہے۔"

"!سارا کھیل میری فکریٹس پر ہے۔ بس دو سیکنڈ اور ساری ڈیٹیلز۔۔۔۔۔"

سچی نے بات پھر ادھوری چھوڑی۔۔

"!تم ایک نمب۔۔۔۔۔"

ہششش۔۔ یہ کال بھی ریکارڈ ہو رہی ہے مس شاہہہہ۔۔ اسلیے الفاظ کا استعمال ادب کے دائرے "میں کرے گا۔"

شاہ کو لمبا کھینچتے وہ اسے واضح اکسا رہا تھا۔ وہ لب بھیج گئی۔

"آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں۔"

وہ تم سے آپ پر آئی تھی۔

بچی نے آنکھیں کھولتے فون کو دیکھا اور قہقہہ لگا کر ہنسا۔

اسکی ہنسی زینب کو سخت زہر لگی۔

"کیا کہا زرا میں نے سنا نہیں پھر سے کہو۔"

www.urdu novels mania.com

"مجھے بلیک میل۔۔۔"

"آہاں شروع سے۔۔ مطلب آپ سے۔۔"

زینب کی بات درمیان میں کاٹتے وہ اسے مزید سلگا گیا۔

"آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں؟"

اسکی آواز غصے کی شدت سے کپکپانے لگی تھی۔

"ہاں۔۔"

اسنے بخوشی تسلیم کیا۔

"کسی کو بلیک میل کرنا قانوناً جرم ہے میں آپکو جیل بھجوا سکتی ہوں۔۔"

اسکی دھمکی پر یحییٰ پھر ہنسا۔

یہ بھی خوب رہے گا۔ چلو ایک کام کرتے ہیں میں سب کچھ آنٹی انکل اور یوشع کو بتا دیتا ہوں تم جا کر

"!میرے خلاف ایف آئی آر کٹوا دینا حساب برابر ہو جائیگا۔۔ چلو پھر میں فون رکھتا۔۔"

www.urdu novels mania.com

"نہیں رکو۔"

اسکو فون کاٹتے دیکھ وہ فوراً بولی۔

"دیکھیے۔۔ یحییٰ"

جبئی عزت سے اسنے کہا یحییٰ کو بے اختیار ٹھسکا لگا۔

اسکے کھانسنے کی آواز پر زینب نے آنکھیں گھماتے غصہ ضبط کیا۔

"!دکھائیے مس شاہ۔۔"

انداز واضح چڑانے والا تھا۔

میں نے جو بھی کیا یعنی جو بھی بد تمیزیاں آپ کے ساتھ کیں اور آپ کے کپڑے جلانے اور جو بھی کیا "اسکو میری نادانی سمجھ کر معاف کر دیں۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔

اپنی انا کو فحال ایک طرف رکھتے اسنے مصلحت سے کام لیا۔

زہن میں ایک ہی بات آئی کہ وقت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔

پرسامنے تکیجی تھا۔ یہی مثال اسکے زہن میں بھی آئی کہ زینب اسی محاورے پر عمل کرتے اس سے معافی مانگ رہی ہے۔

وہ گہرا مسکرایا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اس معافی کی ضرورت نہیں مس شاہ۔۔ یقین کریں آپکی پر خلوص محبت سے مجھے بہت محبت ہو گئی "ہے۔"

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔"

اسکی بات کو نظر انداز کیے زینب نے اپنے مطلب کی بات کی۔

"کیسا نہیں کرونگا؟"

انجان بنے پوچھا۔

"جیسا آپ کہہ رہے تھے۔"

لب بھیختے کہا وہ اسے بری طرح زچ کر چکا تھا۔

"میں کیسا کہہ رہا تھا؟"

اب کے زینب نے موبائل نیچے کرتے اسے کئی القابات سے نوازہ پھر گہری سانس لیتے فون واپس کان سے لگاتے لہجہ نارمل کیا۔

"یہی ریکارڈنگ وغیرہ میرے گھر والوں کو سنانے کا۔"

"صحیح ہے میں بالکل ایسا نہیں کرونگا کچھ بھی۔"

اسکے اتنی جلدی مان جانے پر زینب کو حیرت ہوئی لیکن اگلے ہی لمحے اسکا دوسرا جملہ اسکا بچا کچا خون خاک کر گیا۔

"اگر تم نے کل انکل آنٹی کو خود کہا کہ تم شادی کرنا چاہی ہو آمنہ باجی کے ساتھ ہی۔"

"!دیک۔۔۔"

اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں بنا کوئی وارننگ دیے ساری چیزیں شیر کر دوں گا۔"

ویسے بھی سب میری فگر ٹپس پر ہے۔ اور اب مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ سوؤنگا تو تمہارے اچھے اچھے خواب دیکھو نگا ناجاں میں ہونگا تم ہوگی۔۔۔ میرے کپڑے ہونگے اور استری ہوگی اور اسکے ساتھ تمہارا بے پناہ خلوص اور محبت۔۔۔

"گڈ نائٹ۔۔۔"

زینب کو سچ پا کرتے وہ فون بند کر گیا وہ بیچ و تاب کھاتی رہ گئی مگر بے بسی ہی بے بسی تھی۔ وہ اسکی نیند مکمل اڑا چکا تھا۔ اب کے اسنے زینب کو ایسا پھنسا یا تھا کہ اسے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

بیڈ پر بیٹھ کر وہ اپنا سر تھام گئی۔

جاری ہے۔۔۔

♥ اپنی رائے کا اظہار لازم کریں۔۔۔

قسط۔ نمبر۔ 23_24

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #

میری جان سمجھنے کی کوشش کرو۔۔ میں فعال نہیں آسکتا۔ یہاں کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔۔ کیس "!" بگڑ۔۔۔

جمال کین میں ٹہلتے فون پر گفتگو میں اس قدر مہو تھا کہ دروازے پر کھڑے زوہیب کو نادیکھ سکا جو اسے ہی عجیب مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
 "میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔"
 کہتے ساتھ مقابل کی بنے سنا اس نے فون کاٹ دیا۔
 www.urdu novels mania.com

"وہ۔۔۔ دراصل میری وائف کا فون تھا۔ طبیعت کچھ ناساز تھی بلارہی تھی میں نے منع کر دیا۔"
 جمال نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کال کی بابت بتایا۔

"تم اپنی پرسنل کال کا مجھے کیوں بتا رہے ہو؟ اور میں نے تو تم سے کوئی صفائی مانگی ہی نہیں"

اسنے جمال کی وضاحت پر چوٹ کی اسکی مشکوک نظریں جمال کو عجیب لگیں۔

"میں صفائی نہیں دے رہا صرف بتا رہا تھا۔"

جمال کو اسکا انداز بالکل پسند نہیں آیا تھا مگر ضبط کر گیا۔

خیر تمہاری وجہ سے جو نقصان ہوا ہے کیس میں وہ قابل قبول نہیں ہے۔ اسلیے کچھ بھی کر کے وہ یو"

"ایس بی تلاش کرو اور اگر وہ نہیں ہو سکتا تو وہ فوٹج واپس کو رکرو۔

سنحتی سے کہتے وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔

جمال نے غصے اسکی پشت کو گھورا ایک نیا سر درواسکے ساتھ جڑ گیا تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

پوری رات آنکھوں میں کاٹتے وہ یہی سوچ رہی تھی کہ ایسا کیا کرے کہ تیجی نامی بلا ٹل جائے۔

پر کوئی ایک طریقہ بھی اسکے شاطر دماغ میں نہیں آیا تھا کہ تیجی سے پیچھا چھڑوا سکے۔

صبح فجر کی نماز پڑھ کر اسنے بہت دعا کی کہ کسی طرح یہ تیجی کا چمپڑا اسکی زندگی سے عافیت سے بند ہو جائے۔

دل تو کیا اسکی شہادت کی دعا مانگ لے پر پھر فوراً حورین اور صبح کا سوچ کے اپنے اوپر افسوس کر کے توبہ کی۔

فجر کے بعد سوئی وہ منیزہ کے بار بار اٹھانے پر بھی نا اٹھی نتیجہ یہ نکلا کہ یونیورسٹی کی چھٹی ہوئی۔

"یوشع کہاں جا رہے ہو۔؟"

آج وہ آفس نہیں گیا تھا۔

جینزٹی شرٹ میں پی کیپ لگائے باہر جاتے دیکھ منیزہ نے اسے کچن کے دروازے سے ہی آواز لگائی۔

"جی کام سے جا رہا تھا۔ آپ کو کوئی کام تھا؟"

موبائل پر تیزی سے انگلیاں چلاتے پوچھا۔ اسکی نظریں موبائل پر ہی تھیں جب اسکے آگے کسی نے دودھ کا گلاس کیا۔

اسنے چونک کر دودھ کا گلاس دینے والی کو دیکھا۔

سامنے ہی وہ نظریں جھکائے دودھ کا گلاس لیے کھڑی تھی۔

اتنی سی عمر میں اسکی خالصتاً بیویوں والی عادتیں دیکھ وہ حیران تھا پر اسکا یہ انداز اس پر چلتا تھا۔ یوشع کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا لیکن دودھ کا گلاس دیکھتے اسے اپنی کل والی حالت یاد آئی۔

"نہیں شکریہ۔۔۔ میرا پیٹ بھرا ہوا ہے۔۔۔"

اپنا ہاتھ پیچھے کھینچتے مسکرا کر منع کر دیا۔

"چینی نہیں ہے دودھ میں۔۔۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ تم دودھ اور چائے میں چینی نہیں پیتے۔"

نورہ کے پیچھے کھڑی منیزہ نے اسے بتایا تو اس نے ایک نظر دودھ کے گلاس کو دیکھا پھر نورہ کو۔ پھر دودھ کا گلاس تھام کے کچن کے اندر گیا۔

کرسی پر بیٹھ کر پہلے ہلکا سا چکھا۔ اپنی تسلی کر کے دودھ پیا۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"اسلیے بلایا تھا۔"

کھڑے ہوتے اس نے منیزہ سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔ ضروری بات کرنی ہے بیٹھو۔۔۔"

"جی۔۔۔"

وہ تابعداری سے بیٹھ گیا۔

اسکی نظر نورہ پر پڑی جو وہیں کھڑی اپنے آپ کو مصروف ظاہر کر رہی تھی۔

میں سوچ رہی تھی قریبی دوست اجاب کو بلا کر تمہارے اور نویرہ کے نکاح کی دعوت کر لوں اور پھر "سادگی سے اسے تمہارے کمرے میں شفٹ کر دوں میں نے آہاد سے بات کی تو انہوں نے کہا تم سے "مشورہ کروں پہلے۔۔"

نویرہ دل و جان سے انکی جانب متوجہ تھی۔

"اجی کر لیں مجھے کیا اعتراض ہوگا لیکن کمرے میں شفٹ۔۔۔"

وہ جو کل اسکے بوسے پر اس خوش فہمی میں تھی کہ شاید یوشع کو اس سے محبت ہوگئی ہے ابھی اسکا لیکن سن کر اسے اپنا دل دکھتا ہوا محسوس ہوا۔

منیزہ نے یوشع سے پہلے اس سے بات کی تھی اور وہ اپنی رضامندی دے چکی تھی۔

لیکن ویکن کچھ نہیں یوشع ہر رشتے کے تقاضے ہوتے ہیں۔ نکاح کیا ہے تم نے بیوی ہے تمہاری یہ "کونسا طریقہ ہے بیوی تمہاری ہے اور کسی بے کار شہ کی طرح دوسرے کمرے میں پڑی ہے۔ منیزہ کے سختی سے پوچھنے پر وہ خاموشی اختیار کر گیا۔ اب وہ کیسے اپنی منطق سمجھاتا کہ وہ نویرہ کو اتنا وقت دینا چاہتا تھا اسے اپنی عادت ڈال کر اتنا محتاج کر دینا چاہتا تھا کہ وہ اسکے پاس اپنی رضامندی اور محبت سے آئے ناکہ کسی زبردستی یا ڈر کے باعث۔

اور یہ ایسے ہی ممکن تھا۔ وہ اسکی ذات کی نفی نہیں کرتا تھا اور کرتا بھی کیسے وہ اسی کی ذات کا حصہ تو بن چکی تھی اور اپنی ذات کی نفی کوئی نہیں کرتا۔

"ماما۔۔"

تم اور زینب اس قابل ہی نہیں ہو کے مشورہ مانگا جاسکے۔۔ میری غلطی تھی۔ اس ہفتے کے اندر "دعوت ہے تمہارے نکاح کی اسکے بعد میں نویرہ کو تمہارے کمرے میں شفٹ کر دوں گی۔ مجھے تمہارے "مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاتھ جھاڑتے فیصلہ سنایا اور کچن سمیٹنے لگی۔

مطلب صاف تھا کہ میں نے جو بولنا تھا بول چکی اب جاسکتے ہو۔

اسنے نویرہ کو دیکھا جو اسکی جانب پیٹھ کیے کھڑی تھی۔

خیر یہ بھی اچھا تھا کم از کم اسکی صورت صحیح سے دیکھنے تو ملتی۔ کندھے اچکاتے وہ کچن سے نکل گیا لیکن جاتے جاتے نویرہ کے دل میں مایوسی کا نقطہ لگا گیا۔

کئی نئے خدشات اسے لاحق ہوئے۔ اب تو وہ کسی صورت یہاں سے نہیں جاسکتی تھی کیونکہ اسکی ماں کے گھر میں نیا صداقت وہ دیکھ آئی تھی۔

اسے کسی صورت یوشع کے قریب ہونا تھا۔

اور اسکا یہ خوف اسکا قریب آنا یوشح اچھے سے سمجھتا تھا لیکن وہ ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ نویرہ کسی مجبوری یا ڈر سے اسکی جانب قدم بڑھائے وہ اسکے ہمقدم ہونے کا ارادہ تبھی رکھتا تھا جب نویرہ اپنا پہلا قدم محبت سے اسکی جانب بڑھائے۔

"ہاں میری جان بولو۔"

زوہیب نے اسکرین پر جگمگاتا نام دیکھا تو ساری تھکن پل میں غائب ہوئی۔

"تم جانتی تو ہو حمنہ یہ کیس بہت مشکل ہے۔۔"

سامنے سے نجانے کیا کہا گیا کہ وہ محبت سے پورے لہجے میں اسے سمجھاتا ہوا بولا۔

"تم میرے پاس کیوں نہیں آ جاتی۔ وہاں کے تمہارے سارے کام کوئی دوسرا دیکھ لے گا۔"

کرسی پر جھولتے یہ اسکا سب سے حسین وقت ہوتا تھا جب وہ حمنہ کی آواز سنتا تھا۔

یہ کیس بخار بن کر ایسا چڑھتا تھا کہ اتر ہی نہیں رہا تھا۔

ورنہ اسنے نجانے کیا کیا پلان کیا تھا کہ چھٹیاں لے کر حمنہ کو پورا پاکستان گھمائے گا۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ تمہارے پیپر زکب ہیں؟ اور اسکی بھی تیاری کر رہی ہو یا نہیں؟"

بات بدلتے پوچھا۔ کیونکہ حمہ کی سوئی اسکو اپنے پاس بلانے پر اٹکی تھی۔۔

مجھے ڈر لگتا ہے اکیلے زوہیب۔۔ کبھی کبھی مجھے پراندہیرے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور سانس "اکھڑنے لگتی ہے۔"

فون سے نم آواز ابھرتی زوہیب کو بے چین کر گئی۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا حمہ کہ تم میرے ساتھ رہو میں تمہارا یہاں کہ میڈیکل کالج میں ٹرانسفر کروادونگا اور تم یہاں رہ کر بھی کام کر سکتی ہو۔ پر مجھے تمہاری یہ ضد سمجھ نہیں آتی کہ تم ہمارا ریلیشن "کیوں چھپانا چاہتی ہو۔"

وہ ہلکا سا جھنجھلایا۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"میں غصہ نہیں کر رہا صرف بات کر رہا ہوں۔"

آگے سے نجانے کیا کہا گیا۔۔ کہ اسکا لہجہ فوراً محبت سے چور ہوا۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ اپنا پورا خیال رکھنا کسی بھی چیز کی فکر مت کرنا کوئی بھی مسئلہ ہو یا کوئی بھی بات ہو"

مجھے کہنا ڈرنا مت۔۔۔

"ہمم۔ خدا حافظ۔"

فون بند ہوا تو وہ آنکھیں موندتے حمہ کو سوچنے لگا۔
اسکی زندگی کا سب سے خوبصورت اور پر مسرت باب۔۔

"سمیرا۔۔ اف کتنا روتی ہو یا رتم۔۔"
اپنے گود میں اپنی نومہینے کی بچی کو جھلاتے وہ اسکے رونے پر خود بھی رونے والا ہو چکا تھا۔

"کیسے سنبھالتی ہے تمہاری ماں تمہیں میری تو سمجھ سے بالاتر ہے۔"
اپنی روتی ہوئی بچی کو منہ بسورتے کہا۔
www.urdu novels mania.com

"تم یہاں کھڑی مجھے دیکھ رہی ہو اور میں کب سے پاگلوں کی طرح بلا رہا ہوں"
بچی کو لیے پیچھے مڑا تو سمیرا کو فیڈر پکڑے دروازے پر کھڑے پایا۔

"تو کس نے بولا تھا پاگلوں کی طرح بلائیں۔ نارمل انسانوں کی طرح بلاتے تو میں یوں آجاتی۔"

چٹکی بجاتے اسنے شانے اچکائے اور عباس کی گود سے بچی لے کر بیڈ پر لٹا کر فیڈ دی۔

"حاضر جواب نہیں ہو گئی ہو بہت۔"

اسکے سامنے کہنی کے بل لیٹتے وہ اسے آنکھیں سکڑتے گھورنے لگا۔

"آخر ڈی ایس پی عباس کی بیوی ہوں کیا حاضر جواب نہیں ہونا چاہیے؟"

سوال کے جواب میں سوال کیا۔

"ہمم۔۔ اچھا اور اگر میں ڈی ایس پی نا ہوتا تو؟"

"تو مجھے کیا پتا۔۔ ڈی ایس پی نا ہوتے تو شاید پان والے ہوتے"

سوچنے کے انداز میں کہتی وہ کھلکھلا کر ہنس دی جبکہ وہ صرف گھور کر رہ گیا۔ وہ اسکے پان کھانے پر چوٹ کر رہی تھی۔ بظاہر اس میں کوئی عیب نہیں تھا لیکن وقتاً فوقتاً اسکا پان کھانا سمیرا کو بالکل نہیں پسند تھا۔ پروہ یہی بول کر ٹال دیتا تھا کہ وہ شوقیہ کھا رہا ہے۔ اور اپنے ساتھ اسے بھی میٹھا پان کھلاتا تھا۔

"تم بھی کھاتی ہو پان۔۔"

جتایا۔

"کھاتی نہیں ہوں آپ زبردستی کھلاتے ہیں۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کچھ دنوں بعد آپ زین اور زریں"

"[بیٹی] کو بھی پان کھلانا شروع کر دینگے پھر گھر کے باہر ایک بورڈ لگا دینگے کہ پان ہاؤس۔"

"بہت زیادہ ہی زبان چلنے لگی ہے تمہاری۔۔"

عباس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازہ جسکا اس پر رتی برابر اثرنا ہوا۔

ویسے میں سوچتا ہوں ہم بڑھاپے میں ایک تخت لے لینگے اس پر ساتھ بیٹھا کرینگے ایک پان کا پودا لگا"

"لینگے اس پر سے تازہ پان کے پتے توڑ کر پان بنایا کرینگے۔ میں تمہیں ایک پان دان بھی دلا دوں گا۔"

سمیرا کو محبت سے دیکھتے وہ مستقبل تصور کرنے لگا۔

شرم کریں کبھی تو کچھ اچھے خواب دکھایا کریں۔ آپکو میرا دماغ خراب لگتا ہے جو میں یوں پاندان والی"

"بڑھیا بنو گی؟"

تیوری چڑھا کر پوچھا۔

مجھے تو بہت پہلے سے ہی تمہارا دماغ خراب لگتا ہے۔۔ تمہیں پوچھنے کا خیال اب آیا چلو خیر ہے آیا تو"

"صحیح۔"

بیڈ سے کھڑے ہوتے وہ سمیرا کو منہ کھولنے پر مجبور کر گیا۔

"پر مجھے یہ دماغ خراب لڑکی سے بہت محبت ہے۔"

اسکے کھلے منہ کو دیکھتے اسکے گال پر بوسہ دیتے وہ کمرے سے نکل گیا۔

پیچھے وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے گہرا مسکرائی۔

"ہیلو۔۔"

کافی سوچ بیچار کے بعد ہمت کر کے اسنے یحییٰ کو فون ملا یا تھا۔

جو تیسری بیل پر اٹھایا گیا۔

www.urdu novels mania.com

"بولو۔"

انداز مصروف سا تھا۔

"پلیز میری سوری ایکسیپٹ کر لیں۔۔"

روہانسی لہجے میں کہا۔ ایک لمحے کو تو وہ اسکے لہجے پر چونکا لیکن اگلے ہی لمحے اسے یاد آیا وہ زینب شاہ ہے ڈرامہ کوئین اور ساتھ ہی وہ مثال بھی یاد آئی کہ وقت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے جب زینب اس سے ایسے بات کرتی تھی تو اسے صاف ایسا لگتا تھا جیسے وہ اسے گدھا بول رہی ہے۔ اور یہ سوچ آتے ہی رحم کی ساری حسیں بند ہو جاتی تھیں۔

"میں ایکسیپٹ کر چکا ہوں زینب اور آپ یوں بار بار مجھے سوری مت بولو مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔" یحییٰ کے نرم لہجے پر وہ چونکی پھر مسکرائی۔

"بہت شکریہ۔ اب آپ پلیز وہ ریکارڈنگ وغیرہ ڈیلیٹ کر دیں۔"

مدعا بیان کیا۔ یحییٰ نفی میں سر ہلاتے مسکرایا۔

"کردونگا اور کچھ؟"
 www.urdu novelsmania.com

اسکے ایسے بولنے پر زینب نے فون کو گھورا۔

"ٹھہر کی کہیں کا"

ہو نہٹوں سے صرف جنبش کی ایسا بولنے کا فحال تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"نہیں بس آپ وہ ریکارڈنگس ڈیلیٹ کر دیں"

"اوکے کر دونگا۔۔۔ بلکہ شادی کے بعد تم خود اپنے ہاتھوں سے کر لینا۔"
مزے سے کہا۔

"شادی؟ کس کی شادی؟"
"سچی کی بات سے ماتھے پر بل پڑے۔"

"ہماری شادی یار۔۔۔ بھول گئی؟"
مصنوعی افسوس سے پوچھا۔

"اب میں نے معافی مانگ تولی ہے اور میں شرمندہ بھی ہوں تو پھر آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟"
دانت پیستے پوچھا۔

"مت مانگو معافی۔۔۔ مجھے تمہارے منہ سے معافی سننا بالکل اچھا نہیں لگ رہا۔"
انگلی میں پین گھماتے اسنے حوالہ کو باہر جانے کا اشارہ کیا جو چائے کا کپ لیے اندر آ رہا تھا۔

"میری برداشت کی حد مت آزماؤ"
بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کرتی وہ مٹھیاں بھیج گئی۔

"کیا تمہیں غصہ آ رہا ہے؟"
مصنوعی حیرت سے پوچھتے وہ مکمل زینب کا دماغ خراب کر چکا تھا۔

"تم ایسے ہو ہی نہیں کے تم سے معافی مانگی جائے۔ میں غلط تھی۔۔۔"
زینب غصے سے پھٹ پڑی۔ فون کی دوسری طرف تیجی کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"چلو شکر تم نے دل سے مانا تم غلط ہو۔"
اسکا یہ جملہ بھی جلتی تیلی کا کام کر گیا۔
www.urdu novels mania.com

"اگر تم نے مجھ سے شادی کی تو آئی پراس میں تمہاری زندگی برباد کر دوں گی"
زینب دہی دہی آواز میں چلائی۔

"ارے ہم تو آپکا خلوص اور محبت دیکھتے ہی برباد ہو گئے تھے۔"
آہ بھرتے کہا۔

"یہ سستے عاشقوں کا نائٹک بند کرو۔ بہت اچھے سے جانتی ہوں میں تمہیں۔"

"اففف تم مجھے جانو میں تمہیں جانوں ایسے ہی زندگی گزر جائے۔۔۔"

ہنستے ہوئے شاعرانہ انداز میں کہا۔

"مجھے جاننے سے پہلے اللہ کرے تم۔۔۔"

بولتے بولتے وہ رکی۔

"ہاں ہاں بول دو کہ شہید ہو جاؤں"

اسکی ادھوری بات سچی نے مکمل کی۔ زینب کچھ لمبے سوچ میں پڑ گئی کہ وہ کیسے اتنا صحیح اندازہ لگا سکتا ہے۔

کیا وہ واقعی اسے اچھے سے جان گیا تھا۔ پھر زہن جھٹکتے دوبارہ گویا ہوئی۔

"اب جب میں صلاح صفائی کے لیے آگے بڑھ رہی ہوں تو تم بھی اپنی انا کو ایک طرف رکھ دو"

شاید گزارش کی تھی۔

ارے یا اس سے بڑا صلاح صفائی کا ثبوت کیا دوں کے تم سے شادی کر رہا ہوں۔ اپنی زندگی میں "تمہیں شامل کر رہا ہوں کتنے حسین حسین خواب دیکھے ہیں میں نے ان دنوں میں۔۔۔۔۔ اپنے تمہارے "اور میری استری کے

سنجیدگی سے کہتے پہلے وہ زینب کو حیران کر گیا لیکن اسکے آخری جملے پر زینب کا صبر جواب دے گیا۔

"تمہیں جو کرنا ہے کرو میری جوتی بھی تم سے شادی نہیں کرے گی۔"

جوتی سے کرنی بھی نہیں ہے مجھے تو مس زینب۔۔۔ شاہہ سے کرنی ہے۔۔۔"

اوہ ہاں ویسے میں بھی شاہہ ہوں پتا ہے؟ میرے پاپا کے نانا شاہ تھے۔ میرے پاپا بھی اپنے نام کے ساتھ نانا کا سر نیم لگاتے ہیں اس طرح اگر میں اپنے پر نانا کا سر نیم اپنے ساتھ لگاؤں تو میں بھی شاہ ہوا نا۔

"اب تو تمہیں بھی خوشی خوشی مان جانا چاہیے۔"

اپنے نام کا اتنا مذاق اڑتے دیکھ اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ"

ایک ایک لفظ پر زور دیتی وہ کس طرح ضبط کر رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

تمیز سے۔۔ میں نے کہا تھا مجھے مت اکساؤ اگر پہلے کچھ کہہ نہیں رہا تھا تو اسلیے کیونکہ میرا یوں اتنا لو نہیں تھا کہ بچوں (زینب کے ساتھ انکے مقابلے پر اتر آؤں پر تمہیں سکون نہیں ملا اسلیے تم نے مجھے بھی نہیں لینے دیا اب مجھے جتنا سکون مل رہا ہے تم اسکا اندازہ بھی نہیں لگا سکتی۔

اور ایک بار تم رخصت ہو کر آ جاؤ پھر تمہاری ذات سے اور سکون حاصل ہوگا۔ میری الماری اور اس میں رکھے کپڑے تمہیں چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں۔ اور ہاں اپنی آگے پڑھائی جاری رکھنے کا مائنڈ مت رکھنا میرا تمہیں پڑھانے کا بلکل ارادہ نہیں ہے جاہل کو جتنا بھی پڑھا لو وہ جاہل کا جاہل ہی رہتا ہے۔۔

"تم۔۔۔"

میری بات ختم نہیں ہوئی۔ دوسری بات آئی پر اس اگر آج میرے گھر تمہاری ماما کا فون نہیں آیا کہ تم نے خود شادی کے لیے ہاں کر دی ہے تو میں خود آنکھل آنٹی کو کال کر کے سب بتاؤنگا۔

www.urdu novelsmania.com

"او کے مس شاہ۔۔۔۔۔"

بات مکمل کرتے اسنے زینب کو بولنے کا موقع دیے بنا کال کاٹ دی۔

"یا اللہ۔"

سر ہاتھوں میں گرا لے وہ سر تھام گئی۔

ابھی کال بند ہوئے دو منٹ بھی نا ہوئے تھے کہ پھر فون بجا۔

سکرین پر مشاء کانک لکھا آ رہا تھا۔ اسنے تھکے انداز میں فون کان سے لگایا۔

"یار تم لوگ چلے جاو میرا موڈ نہیں ہے۔"
فون اٹھاتے ہی اداسی سے کہا۔

یار زینب یہ کیا بات ہوئی۔ دو مہینے سے ٹال رہی ہو تم جانتی ہو تمہارے بغیر پارٹی نہیں کریگا گروپ "
"پھر بھی کل ہی ہامی بھری تھی اور آج منع ہم تمہیں پاگل دکھ رہے ہیں۔؟
مشاء کی غصے بھری آواز فون سے ابھری۔

"میں بھی پاگل نہیں ہوں۔ میں نے نہیں کہا کہ میرے بغیر مت جاؤ۔"
جواباً اسنے مشاء سے زیادہ غصے میں کہا۔

یار پر تم جانتی ہو ہم کسی ایک کے بغیر بھی پارٹی نہیں کریں گے۔ تم نے اچانک واپس اپنا موڈ کیسے بدل
"لیا۔"

زینب کے غصے کو دیکھتے وہ نرم پڑی۔ ایک لمحے کے لیے تو زینب کا دل کیا اسے سب بتادے پر
خاموش رہی اسے اپنے مسائل کسی سے شیئر کرنے کی عادت نہیں تھی۔

"پریش نہیں ملی مجھے۔"

"وہ تو تمہیں پہلے بھی نہیں ملی تھی۔ تم چھپ کر جا رہی تھی۔"
اسکا جھوٹ پکڑتے مشاء نے پھر سوال کیا۔

"میرا موڈ نہیں ہے یار۔ اور ویسے بھی فیملی کو چیٹ کرنا مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔"

اس میں چیٹ کرنے والی کوئی بات ہے ہی نہیں۔ تم کسی لڑکے کے ساتھ نہیں جا رہی۔ دوسری
"بات تمہاری فیملی کو نہیں پتا چلے گا۔"

"یارر پھر بھی۔"

وہ اکتا رہی تھی۔ سچی کی باتیں اسکے دماغ میں ہتھوڑے کی مانند بج رہی تھیں۔

ایک تو مجھے تمہاری فیملی کا ماحول سمجھ نہیں آتا۔ اتنے تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود ایسی سوچ، کپڑوں
"پروک ٹوک، کہیں آنے جانے پر روک ٹوک مطلب حد ہے۔"

مشاء نے بیزارگی سے کہا۔ زینب انکے گروپ کا اہم حصہ تھی اور سب سے امیر بھی اسکے باوجود ان
سب کو حیرت ہوتی تھی کہ اسکے گھر والے کس طرح کی سوچ رکھتے تھے۔۔

"بعد میں بات کرونگی۔"

مشاء کی کوئی بات اسکے سمجھ نہیں آئی تھی اسکے ذہن میں سچی کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ مشاء کی کال کاٹتے وہ آنکھیں موند کر لیٹ گئی۔

رات کو کھانے کے بعد وہ خاموش خاموش سی سب کے ساتھ بیٹھی تھی اسکی خاموشی مزیدہ نے نوٹ کی تھی پر پوچھنے پر وہ انکار کر گئی۔

یوشع کسی کام سے باہر گیا تھا اور اسکی کسی نویرہ پوری کر رہی تھی۔
وہ سب باتوں میں مگن تھے جب زینب کے فون پر سچی کا میسج آیا۔
www.urdu novelsmania.com

"ٹائمز اپ۔"

اس سے پہلے وہ اسکے میسج کا کوئی جواب دیتی یا کچھ سوچتی اسکے کان میں آھا دکی آواز پڑی۔

"وعلیکم السلام سچی بیٹا کیسے ہو؟"

"ڈیڈ وہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔"
اس سے پہلے وہ آگے کوئی بات کرتے زینب یکدم بول پڑی۔ سب نے اسے چونک کر دیکھا۔
فون کے دوسری طرف یحییٰ مسکرایا۔

"بیٹا میں فون پر بات کر لوں اسکے بعد آپ سے بات کرونگا۔"

"نہیں مجھے ابھی کرنی ہے اور پہلے کرنی ہے۔"
آہاد کے دوبارہ کال پر بات کرنے سے پہلے وہ تیزی سے بولی۔

بیٹھ جاؤ خاموشی سے کسی دوسرے کے بات کرتے ہی ساری باتیں یاد آتی ہیں تمہیں۔۔۔ پہلے فون
"پر بات کر لیں وہ پھر کر لینا بات۔"

منیزہ نے اسے ڈانٹتے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
وہ ہاتھ آپس میں مروڑتی لب کاٹتی بیٹھ گئی۔

"ہاں بولو بیٹا۔۔۔"

آہاد واپس فون کی جانب متوجہ ہوا۔

"کچھ نہیں انکل وہ بس خیر خیریت پوچھنی تھی آپ پہلے زینب سے بات کر لیں میں پھر کال کر لوں گا۔" اسکا مقصد کامیاب ہو چکا تھا۔

وہ جانتا تھا اس وقت انکا فیملی ٹائم ہوتا تھا جس میں کبھی یوشع کسی کام کی وجہ سے ساتھ نہیں ہو تو الگ بات پر وہ سب ایک ساتھ لازم بیٹھتے تھے۔

اچھا ٹھیک ہے میں خود آپکو کال کرتا ہوں کچھ دیر میں۔۔۔" اللہ حافظ

فون رکھنے کے بعد آھا دنے ناراضگی سے زینب کو گھورا وہ نظریں جھکا گئی۔

"بہت غلط بات ہے بیٹا ایسے نہیں کرتے۔"

www.urdu novelsmania.com

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ آپ کہو کیا بات کر رہے تھے؟" زینب کو خاموش دیکھ اسکی بات جاننی چاہی۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔"

اسکو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے۔ کتنا مشکل تھا یہ بات کرنا۔

"کیا وہ۔۔"

اب کے منیزہ نے پوچھا۔

"وہ۔۔ وہ ڈیڈ۔"

سختی سے آنکھیں میچتے دل میں ڈھیروں بددعائیں وہ یحییٰ کو دے چکی تھی۔

"زینب۔۔"

"میری شادی کر دیں آمنہ باجی کے ساتھ۔"

ایک ہی سانس میں بول کر وہ وہاں سے اٹھ کر بھاگ گئی۔

اسکے پیچھے سب کے منہ کھل گئے۔ ہوش میں آتی نویرہ اسکے پیچھے گئی جبکہ منیزہ اور آہاد ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"یہ اچانک کیا ہوا؟ کل تک تو یہ منع کر رہی تھی۔"

آہاد نے حیرت سے پوچھا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے یحییٰ نے منایا ہے اسے۔"
کچھ سوچتے منیرہ نے خیال ظاہر کیا۔

"زینب اور یحییٰ ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں؟"
آہاد کو برا نہیں لگا تھا پر حیرت ضرور ہوئی تھی۔

"مجھے ایسا لگتا ہے۔"

"آپ کو غلط بھی تو لگ سکتا ہے۔۔"

میرا تجربہ زینب کے معاملے میں غلط نہیں ہو سکتا آہاد اسکی چال سے میں بتا سکتی ہوں وہ کس
جانب جا رہی ہے۔
www.urdu novelsmania.com

اور مجھے ایسا ہی لگتا ہے کہ وہ یحییٰ کے منانے پر مانی ہے ورنہ کل تک تو وہ کسی صورت نہیں مان رہی
"تھی۔ خیر یہ بہتر ہے اگر رابطے میں ہے تو صحیح یہی ہے کہ نکاح میں آجائیں۔
منیرہ نے گویا اسکی بات پر رضامندی دی تھی۔

"وہ دباؤ میں آکر تو نہیں کہہ رہی؟"

آھا دے خدشہ ظاہر کیا۔

وہ زینب ہے۔۔۔ پتا ہے میں زینب کو اتنے اچھے سے اسلیے جانتی ہوں کیونکہ وہ میرے جیسی ہے "اسلیے اسکو قابو کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔ دباؤ تو دور کی بات وہ کسی کو خاطر میں نالائے۔
منیزہ نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا۔۔۔

"پھر حورین کو خوشخبری دے دوں کل اداس ہو گئی تھی۔"
منیزہ ہنستے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

وہ بہت خوش تھی۔ کل زینب کے انکار سے وہ بھی اداس ہو گئی تھی لیکن زبردستی نہیں کر سکتی تھی۔

منیزہ کے فون کرنے کے کچھ دیر بعد ہی یحییٰ کو پہلی جیت مل چکی تھی۔
اسنے زینب کو فون کیا لیکن اسنے ایک کال بھی موصول نہیں کی۔
یوشع کو یہ بات کا علم ہوا تو وہ شدید حیران ہوا اسنے زینب سے پوچھا تو وہ ٹال گئی۔

اگلے دن منیزہ نے قریبی احباب کو دعوت میں مدعو کیا اور نویرہ اور یوشع کے رشتے کو آفیشلی اناؤنس کر دیا۔

ایک ساتھ اتنی محبتیں عزت اور مان پا کر اسے اپنا آپ معتبر لگ رہا تھا لیکن ایک خلاء سی تھی دل میں وہ یوشع کی بے رخی تھی۔

دعوت کے بعد منیزہ نے نویرہ کا سامان یوشع کے کمرے میں شفٹ کر دیا۔

رات کو نویرہ لاکھ کوشش کے باوجود یوشع کے کمرے میں نہیں جا پا رہی تھی۔
وجہ سے وہ خود بھی انجان تھی۔

"نویرہ بیٹا یہاں کیوں کھڑی ہو تھک گئی ہوگی آرام کرو۔"
اسکی جھجک اور باہر کھڑے ہونے کی وجہ جانتے ہوئے بھی منیزہ نے انجان بنتے پوچھا۔

"وہ۔۔۔ جی بس پانی پینے آئی تھی۔"

"آپ جاؤ میں بھجواتی ہوں۔"

منیزہ نے وہیں کھڑے ہی اسے جانے کا اشارہ کیا۔

نیزہ کو وہیں کھڑے دیکھ اسے کمرے میں جانا پڑا کمرے میں قدم رکھتے ہی اسکا سر چکر اگیا۔
بیڈ پر کپڑوں کا انبار لگا تھا۔

فرش پر بھی چیزیں بکھری پڑی تھیں۔ وہ کہیں سے بھی ایک سمجھدار آدمی کا کمرہ نہیں لگ رہا تھا۔
یوشع الماری میں منہ دیے ساری چیزیں باہر پھینکتے کچھ تلاش کر رہا تھا۔ وہ حیرت سے سب دیکھنے لگی
جب ایک شرٹ اس کے منہ پر آکر گری وہ جو کچھ قدم آگے بڑھی تھی ہٹ بڑا کر پیچھے ہوئی۔

"!بہت۔۔۔"

جاری ہے

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

جال

www.urdu novelsmania.com

قسط_26_25#

از عمیمہ مکرم #

یوشع الماری میں منہ دیے ساری چیزیں باہر پھینکتے کچھ تلاش کر رہا تھا۔ وہ حیرت سے سب دیکھنے لگی جب ایک شرٹ اسکے منہ پر آکر گری وہ جو کچھ قدم آگے بڑھی تھی ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی۔۔۔

"بہت جلدی نہیں آگئی تم؟"
گردن پیچھے موڑتے یوشع نے آنبر و اچکائی۔
جواباً وہ خاموش رہی۔

"اتنی دیر سے میں انتظار کر رہا ہوں"
واپس الماری میں منہ دیتے وہ مصروف سے انداز میں بولا۔۔

"کیوں؟"
وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔ دل کو ایک بار پھر خوش فہمی ہو چلی تھی۔ وہ کچھ قدم آگے بڑھی۔

"کیونکہ مجھے کام سے باہر جانا ہے لیکن جانے سے پہلے تمہیں کام سمجھا دوں۔"
ایک چھوٹا سا میموری کارڈ جیب ڈالتے وہ کھڑا ہوا۔
نورہ نے الجھتے اسکے ہاتھ میں کارڈ کو دیکھا۔

وہ کارڈ ڈھونڈنے کے لیے اس نے پوری الماری الٹ دی تھی۔ اسکو ضرورت ہی کیا تھی اتنی چھوٹی چیز ایسے رکھنے کی۔ یا پھر وہ کچھ زیادہ ہی خاص تھا۔

"کون۔۔۔ سے کام؟"

ہاتھ آپس میں مروڑتے وہ نظریں جھکا گئی۔ بہت زہن جھٹکنے کے باوجود وہ اپنے لیے دلہن جیسا ویلکم سوچ چکی تھی۔

لیکن یہاں ویلکم یوشع کی قمیض نے منہ پر بوسہ دیتے کیا تھا۔

دیکھو اب یہ کمرہ تمہارا بھی ہے۔ زبردستی ہی گھس آئی ہو پر اب آگئی ہو۔ تو میں کچھ باتیں تمہیں "سمجھا دوں۔ مجھے گندگی بالکل نہیں پسند میں بہت نفاست پسند انسان ہوں۔

نویرہ کے سامنے ہاتھ باندھتے کھڑا وہ سکون سے بولا۔

لیکن جواباً جس انداز میں نویرہ نے کمرے کو دیکھا اسے ایک لمحے کے لیے شرمندگی ہوئی لیکن پھر بے شرمی سے شانے اچکا دیے۔

اسلیے کمرہ مجھے بالکل صاف ستھرا چاہیے۔"

کونے والی الماری جو ہے وہ تم لے لو اس میں نیچے میرا سامان رکھا ہے وہ رہنے دینا۔

دوسری بات میں اپنا بیڈ شیر نہیں کرونگا اس بارے میں کوئی سازش کرنے کا سوچنا بھی مت۔

"اور ویسے بھی تم اتنی چھوٹی ہو یہ کاؤچ ہی تمہارے لیے بہت بڑا ثابت ہو جائیگا۔
اپنے پیچھے کاؤچ کی طرف اشارہ کیا۔

"میرے بیڈ کی چادر روزانہ تبدیل کرنا۔ دھول مٹی مجھے بالکل نہیں پسند ماسی سے اپنے سامنے کھڑے
"ہو کر صفائی کروانا

نورہ کا دل کیا وہ اسکے کمرے پر تھوک کر چلی جائے۔

لیکن ایسا کرنا ابھی ٹھیک نہیں تھا اسے یوشع کے دل میں جگہ مضبوط کرنی تھی۔

پردل میں وہ ارادہ کر چکی تھی کہ ایک باریوشع کو اس سے محبت ہو جائے پھر وہ بھی بدلہ لے لے گی۔

"اب جلدی شروع ہو جاؤ الماری سیٹ کرو جب تک میں کام فارغ کر کے آ رہا ہوں۔"

"لیکن یہ تو آپ۔۔۔ کے کپڑے ہیں۔۔۔"

احتجاج کرنا چاہا۔

"کیا مطلب ہے؟ میں اور تم الگ ہیں؟"

پوری آنکھیں کھولے وہ جس انداز میں پوچھ رہا تھا نورہ کو خواہ مخواہ شرمندگی نے آن گھیرا۔

شوہر کے کام بیویاں ہی کرتی ہیں اب میں خودیہ سب کرتے ہوئے اچھا لگؤنگا؟ تمہاری غیرت گوارہ " کرے گی؟

صد مے سے پوچھا۔ اسکے پوچھنے پر نویرہ نے فوراً سے نفی میں گردن ہلائی۔
اسکی اس حرکت پر منہ دوسری طرف کیے بہت مشکل سے ہنسی روکی۔ وہ سوچ کر رہ گیا کہ اتنی سیدھی لڑکی اسے کیسے مل گئی۔

"میں۔۔۔ کر دوں گی۔"

ہامی بھرتے اسنے رونا روک کر پھیلے کمرے کو دیکھا۔ سب کچھ سمیٹنا اسکے لیے بہت مشکل تھا اسنے تو یہ کام کبھی کیے ہی نہیں تھے۔

یوشع پھر کچھ کہنے لگا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ اس وقت کوئی ملازمہ تو ہو نہیں سکتی تھی اور اگر زینب ہوتی تو دستک دینے کا فریضہ کبھی انجام نادیتی۔

"یہ سب کیا ہے یوشع؟"

ہاتھ میں پانی کا جگ پکڑے منیزہ نے صد مے سے پوچھا۔
گھر کے ملازمین کو یوشع کی الماری سائیڈ ٹیبلز اور ڈریسنگ ٹیبل کی صفائی کی اجازت نہیں تھی۔ وجہ یہی تھی کہ اسے کسی پر اعتبار نہیں تھا اسکا کام ایسا تھا کہ وہ گھر میں بھی محتاط رہتا تھا جسکی وجہ سے اسکے کمرے کی آدھی صفائی منیزہ کرتی تھی۔ اور کل ہی اسکی الماری کی ساری چیزیں ترتیب سے رکھی تھیں۔

"میرے کپڑے ہیں۔۔"

نارمل انداز میں کہتا وہ منیرہ کا دماغ گھما گیا۔

اندھی میں بھی نہیں ہوں مجھے دکھ رہا ہے یہ کپڑے ہیں۔"

"لیکن انکا ایسا حال کس نے کیا؟

جگ سائیڈ ٹیبل پر پٹختے پوچھا۔

"ایک ضروری چیز نہیں مل رہی تھی وہ ڈھونڈ رہا تھا۔"

پی کیپ سر پر رکھتے اسنے منہ پر ماسک لگایا۔

"یہ سب اب صاف کون کریگا۔؟"

ایک تو غلطی اس پر تضاد لا پرواہ انداز منیرہ ہاشم کو بری طرح غصہ دلا رہا تھا۔

"یہ کریگی۔۔"

وہی لا پرواہ انداز سے نویرہ کی طرف اشارہ کرتے وہ کاؤچ پر بیٹھ کر جو گرز پہننے لگا۔

"اتارو۔۔"

منیزہ کی سخت آواز پر فیتا باندھتا اسکا ہاتھ رکا۔۔

"کیا؟"

اوپر دیکھتے نا سمجھی سے پوچھا۔ جبکہ نویرہ وہاں ایسے خاموش کھڑی تھی جیسے ہو ہی نا۔۔

"اپنے جوتے اتارو۔۔"

"پر کیوں؟"



"فورا اتارو یوش۔۔"

لجہ تنبیہ کرتا تھا۔

"ماما سچ بتائیں پہلے وقت میں غنڈی تو نہیں تھیں؟"

جواباً منیزہ کو چل اتار تے دیکھ نویرہ بھی چونکی اور یوش بھی سیدھا ہوا۔

"اتار رہا ہوں جوتا آپ کیوں تکلیف کر رہی ہیں۔۔"

جھنجھلاتے ہوئے جوتے پاؤں سے اتارے۔۔

دس منٹ ہے یوشع تمہارے پاس کمرہ پہلے جیسا صاف ناملا تو ایک نہیں دونوں چپلیں اتارونگی "

"میں۔۔

"اب تو میری بیوی آگئی نا وہ کر لیگی۔۔"

منہ بگاڑتے کہا۔

بیوی آئی ہے ملازمہ نہیں۔"

"دس منٹ بعد آونگی اگر کمرہ صاف نہیں ملا تو دیکھنا۔

غصے سے دھمکاتے منیزہ نے نویرہ کا ہاتھ تھاما اور باہر جانے لگی۔ ان سب کے درمیان وہ نا سمجھی سے کبھی یوشع کو دیکھنے لگی کبھی منیزہ کو۔

ابھی تو کمرے میں انٹری ہوئی تھی اور واپس اسے دکھ ہوا۔

"اسے کہاں لے کر جا رہی ہیں؟"

"دس منٹ بعد واپس آجائگی۔ جب تک کمرہ صاف کرو"

"ہیلو۔۔"

"کس کا فون ہے؟"

عباس تولیے سے بال رگڑتا باہر نکلا نظر سمیرا پر پڑی جو اس کا فون کان سے لگائے ماتھے پر بل ڈالے کھڑی تھی۔

پتا نہیں کس کا فون ہے۔۔۔ پانچویں بار فون کیا ہے میں اٹھاتی ہوں تو آگے سے کوئی جواب نہیں دیتا۔

غصے سے فون کا ٹیٹہ وہ عباس کو غصے سے گھورنے لگی۔

یار جواب کوئی اور نہیں دے رہا ہے اور غصہ مجھ پر؟ شاید اسکو نہیں پتا ہوگا کہ فون کے دوسری طرف "تم ہو ورنہ کبھی ایسی گستاخی نا کرتا۔
شرٹ پہنتے اسنے بات مزاق میں اڑائی۔

"اسنے میری آواز سن کر فون کاٹا ہے۔"

"ارے یار اتنا سیریس کیوں ہو رہی ہو۔؟ رنگ نمبر آتے رہتے ہیں دل پر مت لو۔"

سمیرا کے ہاتھ سے موبائل لے کر اس نے بیڈ پر رکھا۔

"لیکن یہ تشویش کی بات ہے"

اچھا ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں وہ کون ہے جس نے سمیرا کو اگنور کیا۔۔ پھر کوئی سزا سوچینگے۔۔ اب "

"جلدی سے چائے لے آؤ سمیرا میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔"

اثبات میں سر ہلاتے وہ کمرے سے باہر نکل گئی لیکن نکلنے سے پہلے عباس اور اسکے موبائل پر کٹیلی

نگاہ ڈالنا نہیں بھولی۔۔

"افف شادی کر کے مجھ معصوم کی جان پھنس گئی۔۔"

ہنستے ہوئے وہ نمبر ری ڈائل کرنے لگا۔

نورہ واپس آئی تو کمرہ بلکل صاف ستھرا تھا جیسے کچھ دیر پہلے یہاں کچھ پھیلاوا تھا ہی نہیں۔ اندر ہی اندر وہ یوشع سے مرعوب ہوئی۔

یوشع کمرے میں نہیں تھا۔ وہ شاید موقع غنیمت جان کر نکل چکا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند کرتی وہ کمرے کو بغور دیکھنے لگی۔ نفاست سے سیٹ کمرہ بہت دلکش لگ رہا تھا۔

درمیان میں کنگ سائیڈ بیڈ

درمیان میں شیشے کی میز اسے سامنے دو سنگل سٹروں سے

ایک طرف لمبا کاؤچ، ڈریسنگ ٹیبل اور اس پر چمکتی روشنائی، دیوار گیر الماری، سائیڈ ٹیبل پر مدھم روشنی بکھیرتے لیمپ اس پر تضاد اے سی کی ٹھنڈک فوں خیز ماحول میں آتے ہی نیند حاوی ہونے لگی۔

سست روئی سے چلتی وہ بیڈ تک آئی حسرت سے نرم بیڈ کو دیکھا پھر تنکیہ اٹھا کر کاؤچ پر رکھا۔ ایک نظر اپنے کپڑوں کو دیکھا جو سونے کے لیے بلکل نامناسب تھے۔ الماری کے سامنے کھڑے ہو کر اسے سمجھ نہیں آیا کہ کونسے کونے کی الماری اسکی ہے۔ جو الماری قریب تھی پہلے وہ اس جانب بڑھی لیکن الماری کا دروازہ کھلتے ہی وہ ایک بار پھر ہڑبڑا کر پیچھے ہٹی۔

کپڑوں کا انبار اسکے اوپر گرتے فرش پر گر گیا۔

وہ ہکا بکا سی ان کپڑوں کو دیکھنے لگی جو کچھ دیر پہلے کی ہی طرح واپس بکھرے اسکو سلامی پیش کر رہے تھے۔

"تو یہ تھی انکی نفاست اور صفائی۔"

جل کر سوچتے اسنے بکھرے کپڑوں کو دیکھا نیند تو کپڑوں کو دیکھتے ہی غائب ہوئی تھی۔

سارے کپڑے بیڈ پر ڈالتے وہ روہانسی ہوئی انہیں ایک دوسرے میں لپیٹنے لگی۔

اگر اسکو ایسے کام کرتے مزیدہ دیکھ لیتی تو زینب کو سلیقہ مند ہونے کا خطاب دے چکی ہوتی لیکن جو بھی تھا اسکے کام میں یوشع سے زیادہ نفاست تھی۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ کمرے کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا رات کو یوشع نہیں آیا تھا۔

ناشتے پر باہر آئی تو معلوم ہوا کہ دودن کے لیے ایمر جنسی یوشع کو دوسرے شہر جانا پڑ گیا ہے۔ اسے نجانے کیوں بہت چبھا تھا۔

وہ اگر دودن کے لیے جا رہا تھا تو بتا تو سکتا تھا یا اسکی ذات اتنی غیر ضروری تھی۔ اپنے دکھ کا اظہار اسنے نہیں کیا تھا لیکن اسکے چہرے پر لکھی ادا سکی تحریر کوئی بھی پڑھ سکتا تھا۔

یوشع کی تعریف کے بعد اسے کھانا بنانے کا شوق ہوا تھا۔ اور اب روز دن میں ایک وقت کا کھانا وہ بنا رہی تھی جو جبراً سب کو کھانا پڑتا تھا لیکن کسی کے ماتھے پر ایک شکن نہیں آتی تھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ اب اسکے کھانے کا ذائقہ کھانے لائق ہو چکا تھا۔

"مام مجھے جانا ہے۔۔"

سادہ سیاہ شلوار قمیض پہنے بالوں کی پونی بنائے وہ منیزہ کے سامنے منہ بنائے کھڑی تھی۔

"پہلی بات منہ سیدھا رکھ کر بات کیا کرو۔ اور کہاں جانا ہے؟"

سبزی کاٹتے مصروف انداز میں پوچھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"حورین آنٹی کے پاس۔"

"کیوں خیریت؟"

منیزہ نے چونک کر پوچھا۔ کہاں تو وہ حورین کے گھر جانے سے کتراتے تھی اور اب خود سے دوسری بار پوچھ رہی تھی۔

"وہ بس حور آنٹی کو میری یاد آ رہی تھی تو وہ انہوں نے بولا آ جاؤ مجھے منع کرنا اچھا نہیں لگا۔"

زینب مجھے تمہاری حرکتیں ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔ اور یوں بار بار منہ اٹھا کر ہونے والے سسرال "جانا بہت معیوب لگتا ہے۔
ڈھکے چھپے الفاظ میں انکار کیا۔

"ٹھیک ہے میں بول دیتی ہوں آنٹی کو کہہ مام کہہ رہی ہے معیوب لگے گا۔"

"اس طرح نہیں منع کرو۔ کہہ دو پڑھائی میں مصروف ہو مام کے ساتھ چکر لگاؤنگی۔"
منیزہ نے گھورا بھلا زینب کے فتنے سے وہ لاعلم تھوڑی تھی۔

"میں ایسا نہیں کہوں گی ہونے والی ساس ہیں وہ میری کیا کیننگی پڑھائی کے بہانے ٹال رہی ہوں میں۔"
منیزہ نے سبزی چھوڑا سے بغور دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔؟"

منیزہ کی نظروں سے خائف ہوتے اسنے نظریں چرائیں۔

افسوس کے ساتھ زینب تمہارے کچھ نا کرنے کے باوجود مجھے تم سے خوف رہتا ہے۔"

کل تک تم اس رشتے کو توڑنے کی جی توڑ کوشش کر رہی تھی اور آج تمہیں اس رشتے سے لگاؤ ہو گیا یہ بات ناقابل یقین ہے۔

یوشع اور آحاد بھی بیوقوف نہیں ہیں تمہارے آگے خاموش ہو جاتے ہیں کیونکہ تم پر بہت اعتبار کرتے ہیں ایسا مت کرنا کچھ کہ اعتبار کے ساتھ تمہاری اہمیت بھی ختم ہو جائے۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے مام۔؟ میں نے ایسا کیا کیا ہے جو آپ مجھ سے اتنا روڈرہتی ہیں۔"

وہ جھنجھلائی۔

روڈرہتی ہوں اسی لیے اب تک کچھ نہیں کیا۔ جاؤ جلدی واپس آنا۔ اور کوئی بھی فضول حرکت وہاں نہیں ہونی چاہیے زینب۔۔۔ حورین تم سے بہت محبت کرتی ہے اگر تم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تم اسے اتنا زچ کر دو کہ وہ پیچھے ہٹ جائے تو اچھا نہیں ہوگا۔

جب سے زینب نے شادی کے لیے رضامندی دی تھی وہ بہت خوش تھی لیکن کل رات آحاد کہ بار بار کہنے پر کہ اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ اچانک زینب نے ہاں کیوں کی۔ اگر سچی سے رابطہ ہوتا تو وہ ایک دن پہلے ہی روتے ہوئے کیوں انکار کرتی۔

"ٹھیک ہے۔"

مزید کوئی بحث کیے بنا وہ باہر نکل گئی۔

"ہاں بولو۔"

"سر بینک اکاؤنٹ کی ڈیٹیلز بہت مشکل سے ملی ہیں۔ ایم ایم ایس آپکو بھیج دی ہیں دیکھ لیں۔۔۔"

زوہیب کی بات مکمل ہوتے ساتھ اسکے چہرے پر اطمینان پھیلا شاید اس بار بازی انکی تھی۔

"اور میں نے جو کہا تھا؟"

سر ڈیٹیلز صرف آپ کے پاس ہیں میں نے خود بھی نہیں دیکھیں ناکسی اور کو دی ہیں انفیکٹ میں۔"

"اپنے پاس سے ڈیلیٹ بھی کر چکا ہوں آپ بے فکر رہیں۔"

یہی انکی بے اعتباری پر ایک لمحے کے لیے اسے غصہ آیا تھا لیکن پھر ضبط کر گیا یہ اسکا کام تھا اسے یہی

کے آرڈرز فالو کرنے تھے۔

"گڈ۔"

کستے ساتھ رابطہ منقطع کیا اور ایم ایم ایس کھول کر دیکھی اس میں کسی بینک اکاؤنٹ کی ڈیٹیلز تھیں۔
 موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسنے اپنا یونیفارم نکالا اور فریش ہونے چلا گیا۔
 اسے فوراً پولیس اسٹیشن جانا تھا یہ ڈیٹیلز اسے عباس کو دینی تھی اور اسکے ساتھ مل کر آج ہی سب
 انفارمیشن نکالنی تھی۔

زینب حورین کے گھر پہنچی تو گھر خالی تھا لاؤنج میں ماسی ڈسٹنگ کر رہی تھی۔
 ماسی سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ حورین کے سر میں درد تھا اسلیے ناشتے کے بعد آرام کی غرض سے سو گئی۔
 وہ بنا کوئی دوسری بات کیے یچی کے کمرے کی جانب بڑھی۔
 اسے معلوم تھا یچی آج دیر سے جائیگا۔ صبح حورین سے خیر خیریت پوچھتے اسے معلوم ہوا تھا کہ یچی کو
 صبح دیر سے جانا ہے اور آج اسکا یہاں آنے کا مقصد بھی روبرو یچی سے بات کر کے اس کھیل کو ختم
 کرنا تھا جس میں وہ بری طرح ہار رہی تھی۔
 یچی کے کمرے میں قدم رکھا تو کمرہ خالی تھا باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔
 وہ صوفے پر بیٹھی تو اسکی نظر بیڈ پر رکھے یچی کے موبائل فون پر پڑی۔
 ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے اور آنکھیں چمک اٹھیں۔

اسنے تیزی سے یچی کا موبائل اٹھایا لیکن اس پر لگے پاسورڈ کو دیکھ مسکراہٹ ایسے غائب ہوئی جیسے
 تھی ہی نہیں۔

یہی موبائل تو ساری فساد کی جڑ تھا۔ دو تہیں پاسور ڈڑائے کرنے کے بعد بھی پاسور ڈ نہیں کھلا۔ لیکن یہ سنہرا موقع اسے پھر نہیں ملتا تھا۔ پانی گرنے کی آواز بند ہوئی تو وہ تیزی سے سوچنے لگی کہ کیا کرے دروازہ کھلنے کی آواز پر اسے تیزی سے فون زمین پر پھینکا پھر جلد ہی اس پر دو سے تین مرتبہ پاؤں مار دیا۔۔ نافون بچا تھا نا ہی زینب شاہ کے خلاف کوئی ثبوت۔

واشروم کے دروازے پر وردی میں کھڑا یچی سکتے کے عالم میں زمین پر ٹوٹے فون کو دیکھ رہا تھا۔

"اب دکھالینا مسٹر یچی میرے خلاف سارے ثبوت میرے گھر والوں کو۔۔"

ناک چڑھاتے اسے استرا یہ کہا لیکن خونخوار تیور لیے یچی کو اپنی جانب پڑھتے دیکھ وہ سہمی لیکن پھر ازلی بہادری کا مظاہرہ کرتے ڈٹ کر کھڑی ہو گئی ورنہ دل تو کہہ رہا تھا کہ فوراً بھاگ جاؤ۔

یچی نے اس کے پاس پہنچ کر کچھ کہا نہیں لیکن اگلے ہی لمحے یچی کا ہاتھ بلند ہوتے اس کے گال پر نشان چھوڑ گیا۔

وہ جس نے ایسا تصور بھی نہیں کیا تھا لڑکھڑا کر زمین پر گری۔

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ گال کے ساتھ ساتھ دماغ بھی سن ہو گیا۔

اپنے چکراتے سر کو سنبھالتے اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا۔

یہ میزہ ہاشم کے بعد دوسرا شخص تھا جس نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ پر میزہ کے تھپڑ اور یچی کے تھپڑ میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

خون کی بوند فرش پر ٹپکی تو اس کے حواس فوراً بیدار ہوئے اسکا ہونٹ کونے سے بری طرح پھٹا تھا جس سے خون رس رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ سوچتی یا کرتی تھی نے بازو سے کھینچتے اسے اپنے روبرو کھڑا کیا۔

تم کیا کر چکی ہو تمہیں اندازہ نہیں ہے اور میرا جو کرنے کا دل کر رہا ہے اسکا اندازہ تم لگا نہیں سکتی " اس سے پہلے میں یہیں کھڑے کھڑے تمہاری قبر بنا دوں فوراً دفع ہو جاؤ ایک ایک لفظ پر زور دیتے وہ زینب کو مزید سہمنے پر مجبور کر گیا اسکی نظریں اسکی بات کی سچائی کی گواہی دے رہی تھیں۔

تیزی سے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھی کے ہاتھ جھٹکتے ہی وہ کمرے سے باہر بھاگی۔

"جال۔۔۔"

بیڈ کی چادر نوچ کر زمین پر پھینکتے اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ زینب کو جان سے مار دے۔ اپنے ٹوٹے فون کو اٹھاتے وہ غصے سے مٹھیاں بھینچنے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زینب تیزی سے باہر بھاگتی گھر سے ہی باہر نکل گئی تھی۔

ڈرائیور تو اسے چھوڑ کر جیسی جا چکا تھا۔

تیزی سے آگے بڑھتے وہ کچھ دور ایک گھر کے باہر رکی۔

پودے کی آڑ میں بیٹھتے اسنے اپنے آنسو صاف کیے پھر ڈوپٹے سے ہونٹ کا کنارہ۔
 جس گال پر تھپڑ پڑا تھا وہ تو سن ہو چکا تھا لیکن اسکے علاوہ پورے چہرے اور سر کی ہڈیوں میں بری طرح
 ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ آنکھوں سے لبالب آنسو بہہ رہے تھے۔
 کہاں وہ منیرہ کے نرم ہاتھوں کا نرم تھپڑ کھانے والی اسی پر روتی تھی لیکن آج جو تھپڑ پڑا وہ صحیح معنوں
 میں اسکا پورا وجود سن کر گیا۔

اپنے دکھتے سر کو تھامتے اسنے بیگ سے فون نکالا اور ڈرائیور کو فون کیا۔

تم۔۔۔ ہو۔۔۔ ہی گھٹیا۔۔۔ انسان۔۔۔"
 تمہیں۔۔۔ کیا لگتا ہے۔۔۔ اس تھپڑ سے میں۔۔۔ ڈر گئی۔۔۔ اب۔۔۔ تم۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔ کر لو۔۔۔ میں
 "۔۔۔ کسی صورت۔۔۔ تم سے شادی نہیں۔۔۔ کرونگی۔۔۔ پھر چاہے تم۔۔۔ میری۔۔۔ ریکارڈنگ۔۔۔
 روتے روتے کہتے وہ آخر میں بات ادھوری چھوڑ گئی۔
 www.urdu-novelsmania.com

"اللہ کرے۔۔۔ تم۔۔۔ شہید۔۔۔ ہو جاؤ۔۔۔"
 غصے سے آسمان کی طرف دیکھتے کہا۔

نہیں۔۔۔ تمہارے جیسے۔۔۔ گھٹیا۔۔۔ عورتوں۔۔۔ پرہاتھ۔۔۔ اٹھانے والے۔۔۔ انسان کو۔۔۔"

"شہادت۔۔۔ نہیں۔۔۔ ملنی چاہیے۔ اللہ کرے تمہیں۔۔۔ ہرٹ اٹیک آجائے اور۔۔۔۔۔ تم مر جاؤ۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ واپس جا کر یحییٰ کو جان سے مار دے۔ اسے یحییٰ سے پہلے تو چڑھ تھی پر اب انتہائی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ اور وہ ایسا ہی کرتی لیکن اب جو روپ اس نے یحییٰ کا دیکھا تھا وہ بہت خوفناک تھا۔

"عباس۔۔۔"

پولیس اسٹیشن پہنچتے ہی اسنے بلند آوازیں پکارا۔ دماغ کی ابھری نسیں اسکے غصے کو ظاہر کر رہی تھیں۔ اسے پکار کر یحییٰ رکا نہیں تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"یس سر۔"

وہ بھی یحییٰ کے پیچھے اسکے کین میں داخل ہوا۔

"یہ موبائل لو۔ مجھے اسکے اندر کا تمام ڈیٹا چاہیے آج کے آج۔ کور کرو فوراً۔۔۔"

یچی کا موبائل تھام کر وہ باہر نکل گیا۔۔ اور یچی کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔
دماغ سے زینب کو جھٹکتے وہ ماتھا مسلنے لگا وہ اس وقت زینب کو قطعی نہیں سوچ سکتا تھا ورنہ اسکی
دماغ کی نسین پھٹ جاتیں۔۔

ڈرائیور کے ساتھ پہلے وہ ہسپتال گئی۔ دوائی لے کر وہ گھر گئی اور کسی سے بنا کوئی بات کیے اپنے
کمرے میں چلی گئی۔
اسکی خاموشی کے پیچھے بھی اسکی اپنی وجہ تھی اگر وہ یچی کے اس تھپڑ کا کسی کو بتاتی تو سب وجہ پوچھتے۔
لیکن اتنا تو وہ خود سے عہد کر چکی تھی کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے منیزہ مارے یا آھا دنارا ض ہو جائے
وہ یچی سے تو کسی صورت شادی نہیں کرے گی۔
منیزہ کے حورین کو کال کرنے پر معلوم پڑا کہ زینب تو وہاں آئی ہی نہیں۔ منیزہ نے بے ساختہ گھڑی کو
دیکھا جو شام کے چار بج رہی تھی اور وہ صبح گیارہ بجے گئی تھی۔ حورین سے بعد میں بات کرنے کا کہتے
اسنے پریشانی سے باہر قدم بڑھائے تاکہ ڈرائیور سے پوچھ سکے لیکن پھر ڈرائیور کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ
تو سوا بارہ بجے ہی واپس آچکی تھی۔ منیزہ حیران بھی ہوئی تھی اور غصہ بھی آیا تھا۔
وہ زینب کے کمرے میں گئی۔

بیڈ پر کمفرٹ مٹھی میں دبوچے وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔
 منیزہ اسکے پاس گئی تو اسکا سوجھا گال اور پھٹا ہونٹ دیکھ دل پر ہاتھ پڑا۔
 بے ساختہ پریشانی سے اسنے زینب کے گال کو چھوا تو اسکا چہرہ بری طرح تپ رہا تھا۔

"زینو۔۔۔"

منیزہ نے اسکا گال ہلکا سا تھپتھپایا تو اسنے تکلیف سے ہلکی سی آنکھیں کھولیں۔

یہ کیا ہوا ہے زینب۔۔۔ یہ ہونٹ کیوں پھٹا ہوا ہے تمہارا۔۔۔ اور۔۔۔ اور یہ گال بھی سوجھا ہوا ہے۔"
 "تم تو حورین کے گھر گئی تھی نا۔"

اسکا گال سہلاتے پوچھا۔

منیزہ کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

www.urdu novels mania.com

"وہ میں گر گئی تھی۔۔۔ چھوٹا سا۔۔۔ ایکسیڈینٹ ہو گیا بس۔"

کہتے ہوئے وہ آنکھیں واپس موند گئی۔

منیزہ فوراً کمرے سے باہر منکلی ڈاکٹر کو فون کیا۔

ڈاکٹر نے سکون کا انجیکشن لگا کر آرام کا کہا۔ وقتی بخار تھا تکلیف کے باعث ہوا تھا۔

"سر ڈیٹا کور ہو گیا ہے۔"

شام پانچ بجے عباس واپس آیا۔

"ڈیٹا کور کرنے میں اتنی دیر لگتی ہے؟"

وہ جو انتظار کر کر کے بمشکل اپنا غصے دبا رہا تھا عباس کو پانچ گھنٹوں بعد واپس آتے دیکھ غصے سے پوچھا۔

"ہو گئی تھی کور کرنے میں وقت لگ گیا Damage سوری سر۔ میسوری"

عباس کے ہاتھ سے یو ایس بی لے کر اسنے لیپ ٹاپ میں لگائی اور ڈیٹیلز دیکھنے لگا۔

عباس بھی اسکے ساتھ وہیں بیٹھ گیا۔

دو گھنٹے کی مزید چھان بین کے بعد انہیں معلوم پڑا کہ وہ یو ایس بی میں موجود انفارمیشن انکے لیے بالکل ناکارہ تھی۔

جس اکاؤنٹ کی انفارمیشن انہوں نے نکلوائی تھی وہ اکاؤنٹ تین ماہ پہلے ہی کھلا تھا اور اس سے صرف اسی لڑکے کے اکاؤنٹ میں پیسے بھیجنے کا کام کیا گیا تھا۔
یعنی وہ اکاؤنٹ بھی صرف انکا وقت ضائع کرنے کے لیے کھلوا یا گیا تھا۔

"ڈیم اٹ"

سروہ صرف ہمیں گھما رہے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا صداقت کا اس کیس سے کوئی تعلق تھا۔
مجھے لگتا ہے ہمیں صداقت کے قاتل کو چھوڑ کر اس کیس پر پوری توجہ دینی چاہیے۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو عباس۔"

"صداقت کا شاید اس کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

سچی بھی مستحق تھا۔

www.urdu novelsmania.com

رات کو گھر آنے پر اسے علم ہوا کہ حورین اور صبح زینب کی عیادت کے لیے گئے ہیں۔
زینب کی طبیعت خرابی کا سن کر اسے شرمندگی نے آن گھیرا بے شک زینب کی حرکت غلط تھی اور
بہت غلط تھی پر اسکا ہاتھ اٹھانا اس سے زیادہ غلط تھا۔

یکدم نظروں کے سامنے اسکا سوجھا گال اور پھٹا ہونٹ آیا تو سر میں نئے سرے سے درد شروع ہو گیا۔

اپنے مارے گئے تھپڑ کا بری طرح ملال ہونے لگا۔

وہ تھکن کے باوجود وہیں بیٹھے حورین اور صبح کا انتظار کرنے لگا۔

ایک گھنٹے بعد حورین اور صبح کی واپسی ہوئی جب تک وہ یونیفارم میں وہیں صوفے پر بے چین بیٹھا تھا۔ حوریں سے زینب کی طبیعت معلوم کی تو پتا چلا کہ ایکسیڈینٹ کی وجہ سے منہ پر چوٹ آئی ہے گال بری طرح متاثر ہوا ہے اور ہونٹ بھی پھٹ گیا۔ حورین کے جملے نئے سرے سے اسے شرمندگی کے سمندر میں ڈھکیل گئے۔

تھپڑ مارنے سے پہلے اسے یہ سوچنا چاہیے تھا کہ وہ نازک سی جان اسکا زور نہیں برداشت کر سکتی تھی۔ غصے میں بھی اسے اپنے اعصاب پر قابو رکھنا چاہیے تھا۔

وہ جو پہلے ہی پریشان تھا زینب کی طبیعت کا سن کر اسکا دل اسے ملامت کرنے لگا اور زہن مزید تھک گیا۔

تھکے قدموں سے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

رات کے تین بجے وہ گھر میں داخل ہوا۔ کمر میں ٹیس اٹھ رہی تھی۔

دودن پہلے اسے ایمر جنسی دوسرے شہر کسی اہم کیس میں جانا پڑا تھا۔

وہاں مشن کے دوران اسکی کمر پر لوہے کی راڈ لگی تھی۔

کمرے میں داخل ہوا تو ٹھنڈک کا احساس ہوا نظر کا وچ پر پڑی تو بے ساختہ ہونٹ مسکراہٹ میں

ڈھلے۔ وہ اسی امید سے تو آیا تھا دل میں انوکھی سی خوشی تھی کہ وہ اسکے کمرے میں ہوگی۔ بیڈ پر کا وچ

کے سامنے بیٹھے وہ بغور لیمپ کی مدھم روشنی میں اسکا پرسکون چہرہ دیکھنے لگا۔

پھر کچھ یاد آنے پر جیب سے موبائل نکالا اور سم ڈالنے لگا اس دودن کے مشن کے دوران اسے اپنی

سم استعمال کرنے سے منع کیا گیا تھا۔

موبائل آن کر کے برابر میں رکھا اور اپنا ٹی شرٹ اتارا۔

شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر کمر دیکھی تو نیل پڑا تھا۔

کریم لگا کر اسنے موبائل آن کیا اور فون پر نمبر ڈائل کرتے کمرے سے باہر نکل گیا۔ ٹی شرٹ وہیں بیڈ

پر پڑی تھی۔

www.urdu novels mania.com

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 27_28

۔ از عثمیمہ۔ مکرم #

اپنے کمرے سے نکل کر وہ لان میں گیا۔ پانچ منٹ بعد کال بند کر کے وہ اپنے کمرے کے بجائے زینب کے کمرے میں گیا۔ فون بھلے بند تھا لیکن گھر میں کیا ہو رہا ہے ساری معلومات اسے حاصل تھی۔

ڈرائیور اسے پہلے ہی خبر کر چکا تھا کہ کیسے زینب کو اسنے روڈ سے بری حالت میں پک کیا تھا۔ زینب کے سرہانے پیٹھ کر اسلٹنے لیمپ جلایا۔

زمری سے پیشانی کو چھوا جواب بی ہلکی گرم تھی۔ پھر اسکے گال چھوتے معانہ کیا سو جھن تواب نہیں تھی لیکن ہونٹ کا پھٹا کنار اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا تھا بھلا یہ کیسا ایکسڈینٹ تھا جس میں صرف گال سو جھا تھا اور ہونٹ کا کنار ا پھٹا تھا باقی جسم پر ایک خراش نہیں آئی تھی۔ پر سوچ نظروں سے وہ سوئی ہوئی زینب کو دیکھنے لگا۔ کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد وہ اسکے سر پر پیار کرتے اٹھا اور لیمپ بند کر کے باہر نکل گیا۔

واپس اپنے کمرے میں آیا تو نویرہ ویسے ہی گہری نیند میں تھی اسکو خود کو بھی اب تھکن سے نیند آنے لگی تھی لیکن صبح چار بجے اسے پھر جانا تھا۔ فون میں اگر الارم لگاتا تو ساتھ نویرہ کے اٹھ جانے کا خطرہ تھا۔ کچھ لمحے وہ یونہی بیٹھے نویرہ کو دیکھنے لگا۔

پھر گہری سانس لے کر بیڈ پر پیٹ کے بل لیٹ گیا۔

صبح نویرہ کی آنکھ کھلی تو کمرہ روز کی طرح خالی تھا۔

لیکن آج کمرہ کچھ الگ تھا۔

بیڈ پر ٹی شرٹ اور باتھ گاؤن پڑا تھا۔ صوفے پر پین اور کچھ کاغذ تھے ڈریسنگ ٹیبل کی چیزیں بھی بکھری ہوئی تھیں۔

اسے اچانک سب فریش فریش لگا یعنی وہ واپس آچکا تھا۔

خوشدلی سے اٹھتے اسنے یوشع کا پھیلاوا سمیٹا اور فریش ہو کر باہر نکل گئی۔ لیکن ناشتے پر بھی مایوسی ہوئی۔

چوکیدار سے آھا کو معلوم ہوا تھا کہ وہ رات تین بجے کے قریب آیا تھا اور ساڑھے چار بجے واپس چلا گیا تھا۔

ایسے ہی تو کرتا تھا وہ جس سے منیزہ کو سخت چڑھ تھی وہ کبھی بھی بنا بتائے اچانک چلا جاتا تھا اور دنوں اس سے رابطہ بھی نہیں ہوتا تھا۔

وہ کچن میں سبزی کا ٹیٹے یوشع کے متعلق سوچنے لگی نظر نویرہ کے چہرے پر تھی وہ خاموش تو پہلے ہی تھی پر اب منیزہ کو کافی بجھی بجھی لگ رہی تھی اب اس بارے میں سوچنا ضروری تھا پہلے وہ شادی شدہ نہیں تھا پر اس کے ساتھ اب ایک اور ذات جڑ چکی تھی جس پر توجہ دینا اس کا اولین فرض تھا۔

"اسلام و علیکم۔"

سوچوں سے باہر نکلتے منیزہ نے کچن کے دروازے کی طرف دیکھا جہاں وردی میں تکی لکڑا تھا شاید وہ پولیس اسٹیشن جانے سے پہلے وہاں آیا تھا۔

"و علیکم السلام بیٹا بیٹھو۔"

منیزہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ساتھ نویرہ کو چائے کا اشارہ کیا۔

www.urdu novelsmania.com

"کیسے ہو بیٹا اور گھر میں سب کیسے ہیں"

خوشدلی سے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہیں۔۔ اور میں بھی"

خیر خیریت کے بعد ادھر ادھر کی باتیں ہونیں اتنے میں نویرہ نے یحییٰ کے سامنے چائے کا کپ رکھا جو اس نے مسکرا کر تھام لیا۔

"پی کر بتاؤ کیسی بنی ہے میری بہو بہت مزے کی چائے بناتی ہے۔۔"

کچھ دنوں سے نویرہ چائے اچھی بنا رہی تھی۔ یحییٰ نے مسکرا کر پہلا سپ لیا اسے ایسا معلوم ہوا اس نے منہ میں کڑوا با دام رکھ لیا ہو۔

لیکن پہلے ہی منیزہ تعریف کر چکی تھی کہ وہ کچھ کہہ ناسکا صرف مسکرا دیا۔

چائے پیتے وہ مستقل سوچ رہا تھا کہ شاید اللہ کی طرف اسے یہ زینب پر ہاتھ اٹھانے کی سزا ملی ہے۔ بمشکل چائے ختم کر کے اس نے دکھی دل سے چائے کی تعریف کی جو نویرہ نے بہت خوشی سے قبول کی۔ وہ بے مقصد نظریں ادھر ادھر دوڑانے لگا۔۔۔

منیزہ اسکے آنے کا مقصد بخوبی جانتی تھی لیکن وہ کہنے میں جھجھک رہا تھا۔ منیزہ کے کہنے پر وہ شکریہ کہتے زینب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ کمرے میں بیٹھی مستقل اپنا دماغ چلا رہی تھی۔ بخار کم تھا پر ابھی اترا نہیں تھا۔ بظاہر تو گال بھی ٹھیک تھا پر اندر جبرے میں تکلیف تھی۔
اسنے اپنے گال کو جھوا۔

"اللہ کرے تم مر جاؤ"

غصے سے بد دعا دی کل سے یہ بد دعا نجانے وہ کتنی بار دے چکی تھی۔

یہ تو طے تھا کہ وہ یحییٰ سے شادی نہیں کرتی لیکن جوش اترا تو ہوش آیا کہ اسکے ختم بولنے سے رشتہ ختم نہیں ہوگا اسکو کوئی بڑی وجہ دینی ہوگی۔

سر سے ایک بوجھ تو اترا تھا کہ اب یحییٰ کے پاس اسکے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھے۔ اب وہ کچھ بھی آرام سے کر سکتی تھی۔

ایک بار تو زہن میں آیا کہ اس بیماری اور تکلیف کی اصل وجہ گھر میں بتا دے اسے یقین تھا یہ جاننے کے بعد کے اسنے زینب پر ہاتھ اٹھایا وہ کبھی شادی نہیں کرتے اسکی یحییٰ سے لیکن اس سے پہلے اس تھپڑ کی وجہ پوچھی جاتی تو وہ کیا کہتی؟ اور یحییٰ کو جتنا وہ اب تک جانی تھی اسے یہی امید تھی کہ وہ گھٹیا شخص سارا قصور اس پر ڈال دے گا اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ اسکی شادی یحییٰ سے ہی ہوگی۔

دوسرا اہل جو تھا وہ یہ تھا کہ اسے کوئی پسند ہوتا جس کے بارے میں وہ آہاد کو بتاتی تو پھر وہ یحییٰ سے شادی کے لیے زبردستی ناکر تا لیکن یہ بھی اپنا ہی قصور تھا کہ کوئی لڑکا پسند کیا نہیں۔

اپنی سوچوں کے گھوڑے دوڑاتے وہ مسلسل سوچ رہی تھی کہ کیا کرے اب جو بھی کرنا تھا آریا پار کرنا تھا۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب دروازہ بجاسر جھٹکتے اسنے اجازت دی اسے معلوم تھا اس وقت نوریہ ہی ہوگی اگر نیزیہ ہوتی تو دستک نادیستی۔

"تم۔۔"

"یچی کو دیکھتے ہی وہ غصے سے چیخنی اسے یہ خیال بھی نارہا کہ گھر میں نیزیہ ہے۔"

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنی شکل میرے سامنے لانے کی منگو میرے کمرے سے اس سے "اپہلے۔۔"

"کیا بد تمیزی ہے زینب یہ۔۔" www.urdu novelsmania.com

یچی کے پیچھے آتی نیزیہ کو زینب کی آواز سن کے ہی غشی طاری ہوئی وہ اپنے ہونے والے شوہر سے کیسے مخاطب ہو رہی تھی اسکے الفاظ اور لہجے دونوں میں عزت رتی برابر بھی نہ تھی۔

"مام۔۔"

منیزہ کو دیکھ کر غصہ دور پریشانی لاحق ہوئی کیونکہ منیزہ کی نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ بہت غلط کر بیٹھی ہے۔

"سوری کہو فوراً"

منیزہ نے غصہ ضبط کرتے سنجیدگی سے کہا۔ "یچی کو سبکی محسوس ہوئی اگر منیزہ جان جاتی کہ اسکی بیٹی کا یہ حال یچی نے کیا ہے تو یقیناً زینب نے تو پھر بھی عزت سے باہر جانے کا کہا منیزہ تو دھکے مار کر گھر سے نکالتی۔

زینب شاہ کے علاوہ ہر کوئی یہ بات جانتا تھا کہ منیزہ کی جان زینب میں بستی ہے۔

"مر کر بھی نہیں۔۔۔"

دل میں کھتی وہ خاموشی سے نظریں جھکا گئی۔ دل تو کیا معافی کی جگہ یچی کے گال پر بھی ایسا ہی تھپڑ مارے کے بولنے میں بھی تکلیف ہو جیسے اسے ہو رہی تھی۔

"!زین۔۔۔"

اسکی ضرورت نہیں آئی ہم لوگوں کے درمیان تو ایسا مزاق اور غصہ چلتا رہتا ہے۔ میں بات "کر لونگا"

یہی نے سعادت مندی سے کہا۔ منیزہ بمشکل مسکرائی پھر افسوس اور ملامت بھری نظروں سے زینب کو دیکھا۔

"مذاق میں ہو یا لڑائی میں اگر اب تم تمیز بھولیں زینب تو میرا پڑھایا تمیز کا سبق تمہیں پسند نہیں آئیگا۔" غصے سے کہتی منیزہ کمرے سے نکل گئی۔ اسکا اپنا داغ الجھ چکا تھا۔ پہلے تو اسکی اور یحییٰ کی کبھی بات نہیں ہوتی تھی پھر زینب کا بار بار رشتے کے لیے منع کرنا پھر رشتے کے لیے مان جانا پھر منع کرنا پھر مان جانا پھر شادی نا کرنے کے لیے رونا پھر اگلے دن خود سے شادی کے لیے کہنا۔

پھر حورین کے گھر جانا پھر وہاں سے زخمی حالت میں واپس آنا پھر یحییٰ کا اس سے ملنے آنا پھر زینب کا بد تمیزی کرنا اور یحییٰ کا خاموش رہنا۔

زینب کی بد تمیزی سے اسے اندازہ ہوا تھا کہ اسے یحییٰ سے پہلی بار بد تمیزی نہیں کی تھی بلکہ پہلے بھی کی تھی یعنی ان دونوں کا آپس میں رابطہ تھا۔

منیزہ اپنا سر تھام کر کچن میں آئی تاکہ کچھ بنا سکے۔ وہ یہی مطلب اخذ کر چکی تھی کہ زینب اور یحییٰ رابطے میں تھے اور خوش بھی جب دونوں کے درمیان لڑائی ہوتی تھی تب وہ رشتے سے انکار کرتی تھی اور جب لڑائی ختم تو رشتے کے لیے راضی۔ اب اسے جلد ہی شادی کرنی تھی تاکہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہو جائیں اور رشتہ مضبوط ہو جائے۔

وہ بیڈ کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا اور زینب کو دیکھنے لگا جو قطعیت سے چہرے کا رخ موڑے بیٹھی تھی انداز صاف تھا (جاسکتے ہو)۔۔

"سوری۔۔"

کچھ دیر بعد وہ مدھم آوازیں بولا جو زینب نے بخوبی سنا اسنے چونک کر یچی کو دیکھا اسے اس بات کی بلکل امید نہیں تھی کہ وہ جاہل پولیس والا اس سے معافی طلب کرتا۔ وہ اپنی حیرت پر قابو کرتی واپس رخ موڑ گئی اور اسکے دوبارہ بولنے کا انتظار کرنے لگی کیونکہ یچی کے منہ سے سوری سن کے اسکو سکون محسوس ہوا تھا انا کو بھی خاصی تسکین حاصل ہوئی تھی البتہ انداز اب بھی ویسا تھا کہ جاسکتے ہو۔۔

www.urdu novels mania.com

"سوری"

کچھ دیر گھومنے کے بعد پھر کہا۔

"نہیں چاہیے آپ کی طرح سڑا ہوا سوری خود رکھ لیں۔"

غصے سے کہا۔ لیکن غصے میں بھی اس بار وہ تمیز نہیں بھولی۔

"ٹھیک ہے"

اطمینان سے کہا پر آنکھوں میں شرارت تھی۔

"اچھا کس لیے سوری کہہ رہے تھے ویسے آپ۔"

اسکے اس طرح ٹھیک ہے بولنے پر وہ تلملا گئی ابھی تو اسکے منہ سے اور معافی سننی تھی۔

"جس جس سے تمہیں تکلیف ہوئی اسکے لیے۔"

اسکے بخار سے تپتے سرخ چہرے کو دیکھتے کہا۔ آنکھوں میں پیلاہٹ سی تھی شاید زیادہ بیمار تھی۔

"تھپڑ مارا تھا آپ نے مجھے۔"

www.urdu novelsmania.com

دانت پیس کر کہا۔

"سوری"

"مجھے بلیک میل بھی کیا۔"

ایک اور شکایت۔

"سوری"

گہری سانس لی۔

"مجھے کتا بھی کہا تھا"

غصہ بڑھنے لگا۔

"امم ہم۔"

اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"کتا نہیں کہا تھا حرکتوں کو کتا جیسے کہا تھا ویسے بھی کتا میل ہوتا ہے۔"

اسکے الفاظ درست کیے۔

"ہاں وہی۔ مطلب وہی نکلتا تھا۔"

نظریں پھیریں۔

"اب سچ بولنے پر بھی سوری کہنا پڑیگا۔ سوری"
پہلی بات منہ میں بڑبڑائی۔

نہیں چاہیے آپ کا سوری۔۔۔ منکلیں میرے کمرے سے۔ پہلے جو مرضی آئے کر لو پھر سوری بول"
"دو۔

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر وہ رخ مکملی موڑ گئی۔
وہ پہلے اسے دیکھتا رہا پھر کمرے سے باہر جانے لگا۔

"میں آنٹی کو شکایت کرونگی"
اسکو باہر جاتا دیکھ فوراً سیدھے ہوتے غصے سے کہا۔
وہ پلٹا اور ہونٹوں پر دو انگلیاں رکھے بغور اسے دیکھا۔

www.urdu novelsmania.com

"کیا شکایت کروگی؟"
جیب میں ہاتھ ڈالتے فرصت سے اسے دیکھنے لگا۔

"یہی کے آپ نے مجھے تھپڑ مارتا تھا"

"ٹھیک پھر ساتھ وجہ بھی بتانا کہ کیوں مارا تھا"
پہلے والی تھوڑی بہت شرمندگی اب کہیں بھی نہیں تھی۔

"میں انکو بتاؤنگی آپ نے مجھے بلیک میل کر کے زبردستی اس رشتے کے لیے مجبور کیا ہے۔"

"ٹھیک ہے پھر جب وہ پوچھیں گی کہ کس بات پر بلیک میل کیا تو وہ میں بتاؤنگا"

یہ غلط فہمی دور کر لیں کے میں آپ س شادی کرونگی زینب شاہ کو موت قبول ہوگی پر اب سچی نہیں۔"

بیڈ سے کھڑے ہوتے وہ سچی کے سامنے آئی۔ وہ صرف اس چھوٹی مگر آفت سی لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا جو ہر بار اسے غلط ثابت کرتی تھی کہاں تو وہ شرمندہ تھا لیکن اتنا بھاری تھپڑ کھا کر بھی وہ ویسی کی ویسی ہی تھی وہ صرف اسے دیکھتے نفی میں سر ہلاتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdu novels mania.com

"رکو۔۔"

زینب خود سے اس کے سامنے آئی۔

"معافی چاہیے؟ سچی دل والی۔"

سجیدگی سے پوچھا وہ بغور اسے دیکھنے لگا اسکے بدلتے تاثرات سے وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ کیا بات کرے گی اسکی سوچ کہاں تک جاسکتی ہے۔

زینب کی سوچ بھی اس ملاکی طرح تھی جسکی دوڑ مسجد تک تھی اسکی سوچ بھی گھوم پھر کر اس رشتے کی خلاصی کی طرف جاتی تھی۔

"ہمم۔"

اسکی سوچ جانتے ہوئے بھی اس نے پوچھ لیا۔

"اس رشتے سے انکار کر دو۔"

نہیں کرونگا۔۔۔ تمہیں کل تھپڑ تمہاری حرکت کی وجہ سے پڑا تھا میرے موبائل کے اندر اتنی "امپورٹنٹ ڈیٹیلز تھیں جس سے بہت بچوں کی جانیں جڑی تھیں لیکن کل تمہاری ایک بچکانہ حرکت کی وجہ سے تم بہت سے بچوں کی جانیں خطرے میں ڈال چکی ہوئی اگر اس میں کوئی کارآمد لنک ہوتا۔ مجھے شرمندگی صرف اس بات پر ہے کہ میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم "ٹھیک ہو تم غلط ہو زینب شاہ۔"

زینب کو ایک طرف کر کے وہ کمرے سے نکل کر تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔
زینب اسکی بولی ہوئی باتوں کو سوچنے لگی۔

"جھوٹا کہیں کا اپنا گناہ چھپانے کے لیے مجھ پر تہمت لگا رہا تھا۔"
بیڈ ہر لیٹتے نخوست سے کہا۔

"تو تم صوفے پر کیوں سوتی ہو؟"
زینب نے سوپ کا پیالہ چھوڑ کر حیرت سے پوچھا۔

"انہوں نے کہا ہے۔"
وہ منہ بناتے بولی۔

صحیح جا رہی ہو لڑکی کل کو وہ تمہیں کمرے سے پھر گھر سے نکلنے کا بھی بول دینگے اور تم خاموشی سے
"نکل جانا۔"

زینب نے تاسف سے اسکی تابعداری کو دیکھا۔

"ایسا مت بولیں۔"

پریشانی سے کہا۔

میں تو صرف کہہ رہی ہوں کل کو ایسا ہی ہوگا۔ تم آج ہر بات پر تابعداری کر رہی ہو اسلیے کیونکہ وہ تم سے محبت کریں محبت ایسے ہی نہیں ہو جاتی یا رانکو پہلے اپنی عادت ڈالو اور عادت ایسے جی جی کرنے سے نہیں پڑگی۔۔

اسکی عقل پر ماتم کرتے اسنے پیالہ سائیڈ پر رکھا اور سیدھی ہوئی۔ یوشع کو گئے پھر دو دن گزر چکے تھے اور اسکی غیر موجودگی میں بھی وہ کاؤچ پر سو رہی تھی۔

"میں کیا کروں پھر۔۔"

حوصلہ کرو لڑکی نکلنا تو ایسے بھی پڑیگا اگر ایسے ہی رہی تو ایک بات اپنی چلا کر دیکھ لو کیا پتا بات بن جائے۔

"میں کیسے چلاؤں۔"

اسکے بھولے پن سے پوچھنے پر زینب نے اسے ایسے دیکھا جیسے کچا چا جانگی یہ پہلی شخصیت تھی یوشع کے بعد جو اسے صحیح طریقے سے زچ کرتی تھی۔ بھلا اتنا بھولا کوئی کیسے ہو سکتا تھا۔

"نویرہ آج کے بعد تم بیڈ پر سوگی۔۔"

ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا۔

"پر کیسے انہوں نے منع کیا ہے۔۔"

وہ جھنجھلائی بجائی کہہ رہا تھا کہ بیڈ پر نہیں سونا اور بہن کہہ رہی تھی بیڈ پر ہی سونا۔

وہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ اور ان کے منع کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کیا کہا تھا تم سے کہ تم "

انکی بیوی ہو اور کمرہ تمہارا بھی ہے تو بس جب کمرہ تمہارا ہے تو کمرے موجود ہر چیز پر بھی برابر سے

"تمہارا حق ہے۔۔ اپنے حق کے لیے بولو۔۔"

جوش میں آتے زینب کو خیال ہی نہیں رہا اور ہاتھ لگنے سے سوپ کا باؤل جو بیڈ پر رکھا تھا لڑھک کر نیچے

گرا اور اس میں موجود گرم سوپ پھج۔۔ زینب کی تھائی پر گر گیا۔

www.urdu novels mania.com

"آ۔۔ آ۔۔ یا اللہ۔۔۔ نکل گئی جان میری۔۔"

اپنی تھائی مسلتے وہ بری طرح تلملانی۔

"نک۔۔ کیا ہوا۔۔"

نویرہ پریشانی سے اسکی طرف بڑھی۔

"کچھ نہیں۔۔ سوپ نے بھی تمہاری موٹی عقل پر ماتم کرتے خود کشی کر لی۔"
نورہ نے غم آنکھوں سے اسے دیکھا اور کمرے سے باہر نکلنے لگی جب زینب نے اسکا ہاتھ تھاما۔

سی۔۔۔ ادھر آویار۔۔۔"

رویا نہیں کرو بات بات پر لڑکیوں کو مضبوط ہونا چاہیے۔
"اور میں تمہاری استاد ہوں نا تو استاد کی ڈانٹ پر کوئی روتا ہے۔
زینب نے گھورتے ہوئے ناراضگی سے کہا۔

"نہیں۔۔۔"

نورہ نے اسکی ناراضگی کے ڈر سے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

www.urdu novels mania.com

دیکھو آج بیڈ چھوڑو گی کل کمرہ پھر ایک دن گھر بھی چھوڑنا پڑیگا۔۔ تمہارے ساتھ ظلم جب تک ہوگا"
جب تک تم برداشت کرو گی۔ اپنا حق چھوڑنا بھی خود پر ظلم کرنا ہے۔ ایک بار ہمت کر کے کوشش
"کرو صرف پہلی دوسری بار ڈر لگے گا۔۔

زینب نے اپنے پاؤں پر ہوتی جلن کو نظر انداز کیے اسے اس بار نرمی سے سمجھایا۔

"میں کوشش۔۔۔ کرونگی۔۔"

"اور ہاں تھوڑا تیار ہوا کر رہا کرو تا کہ یوشع بھائی کو بھی پتا لگے کہ تم اس رشتے سے خوش ہو۔"

"جی۔۔"

اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا اب جاؤ مام کے پاس فون آیا تھا یوشع بھائی آج آئینگے۔"

نویرہ نے فوراً اسے دیکھا۔ جیسے تصدیق چاہی ہو کہ وہ صحیح کہہ رہی ہے۔۔

"اب جاؤ تھوڑی دیر آرام کر لو۔"

نویرہ مسکرا کر خاموشی سے اپنے اور یوشع کے کمرے میں آئی۔

بیڈ کو دیکھتے وہ زینب کی باتیں سوچنے لگی۔۔ اتنا بڑا بیڈ تھا اگر وہ بھی سو جاتی تو کیا برا تھا۔

"لیکن میں ساتھ کیسے۔۔ سوؤنگی۔۔۔"

ایک نئی فکر لاحق ہوئی۔

"درمیان میں تکیے رکھ لوں گی۔"

زمین میں فوراً مسئلے کا حل آیا۔

وہ فیصلہ کر چکی تھی وہ اب حق نہیں چھوڑنے والی تھی۔

بیڈ پر بیٹھ کر اس نے درمیان میں تکیے رکھ کر دونوں جگہ ناپی اتنی جگہ تھی کہ وہ دونوں اپنے حصے میں سکون سے سو سکتے تھے۔ دل میں ڈر بھی تھا کہیں وہ ذلیل کر کے کمرے سے ہی نازکال دے لیکن اسے یقین تھا ایسا نہیں ہوگا کیونکہ فیروزہ اسکے ساتھ تھی۔

تکیے واپس جگہ پر رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکلی یوشع آج آنے والا تھا اسے معلوم تھا لیکن کس وقت یہ اسے نہیں پتا تھا۔

رات کو کھانے پر بھی یوشع نہیں تھا۔ نویرہ کو اپنے تیار ہونے پر غصہ آیا زینب کی بات مان کر وہ ہلکا پھلکا تیار ہوئی تھی۔ گہرے جامنی رنگ کا سوٹ اس پر کانوں میں فیروزہ کے دیے چھوٹے سے آویزے پہنے ہلکی سی لالی ہونٹوں پر لگائے وہ اپنے تعین بہت اچھا تیار ہوئی تھی۔ اسکی اتنی سادی تیاری پر کسی نے بھی غور نہیں کیا تھا اسکے ہونٹوں پر لگی لالی ناہونے کے برابر تھی۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ لوگ روٹین کے مطابق لان میں ساتھ بیٹھے وہ باہر بیٹھی بھی بار بار دروازے کی جانب دیکھتی رہی لیکن یوشع نہیں آیا اسکی بے چینی دیکھتے فیروزہ کو اس پر پیار آیا۔

کچھ وقت ساتھ بیٹھ کر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے نویرہ کمرے میں جانے لگی تو منیزہ نے اسے پرکارا۔۔

"جی۔۔"

"یوشع رات کو ایک بجے تک آئیگا جاگ کر اپنی طبیعت مت خراب کرو سو جاؤ" اسکے ماتھے پر پیار کرتے منیزہ نے اسکی بے چینی ختم کی۔ اور پھر سر پیار کرتے اسے کمرے میں بھیجتے خود بھی کمرے میں چلی گئی۔

رات بارہ سے ایک کا وقفہ بہت مشکل سے کٹا۔ پھر ایک سے سو ایک پھر ڈیڑھ پھر دو۔۔ دو بجے اسکی حالت غم و غصے سے بری ہونے لگی۔ دل میں شک نے انگریزی لی وہ جاتا کہاں تھا دو دو دن تک۔

اور اسکے دو دو دن بعد آنے پر بھی اسکے گھر والے کچھ نہیں کہتے تھے۔ کہیں وہ پہلے سے شادی شدہ تو نہیں تھا جو اپنی بیوی اور بچوں کے پاس چلا جاتا تھا۔ یا اسنے نویرہ سے شادی کے بعد دوسری شادی کر لی تھی۔ زینب بھی تو بات بات پر اسے یوشع کے دوسری شادی کر لینے کا کہتی تھی۔ اسکو اس بار رونے کی جگہ غصہ آنے لگا۔ صحیح تو کہہ رہی تھی زینب اگر ایسا ہوا نہیں تھا تو ہو سکتا تھا وہ کیوں اپنی جگہ خود چھوڑ رہی تھی۔

غصے سے بیڈ پر لیٹتے اسنے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

ابھی اسکو لیٹے پانچ منٹ ہی گزرے تھے جب کمرے کا دروازہ کھلا۔

وہ جو غصے سے پاگل ہو رہی تھی یوشع کی موجودگی محسوس کر کے سانس اٹکی۔

سارا غصہ اور زینب کی پڑھائی پٹیاں کہیں دور جا سوتیں۔

وہ اس وقت اسکے منع کرنے کے باوجود اسکے بیڈ پر لیٹی تھی۔

اسنے ہاتھ کے نیچے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں۔

بہتر یہی تھا کہ وہ سوتی بن جاتی۔

یوشع کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ روشن پایا۔ اسکی نظر سب سے پہلے بیڈ پر پڑی جہاں نویرہ آنکھوں پر

ہاتھ رکھے لیٹی تھی وہ ایسے تو نہیں سوتی تھی یعنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے سونے کا نائم کر رہی تھی۔

"او ہیلو یہاں سے اٹھو۔۔۔ میرے بیڈ پر سونے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری؟"

یوشع اسکے سر پر کھڑے ہوتے پکارنے لگا پر وہ ویسے ہی لیٹی رہی۔

"تمہاری انگلیاں ہل رہی ہیں اسلیے ڈرامہ بند کرو اور اٹھو۔"

چوری پکڑے جانے پر وہ آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتی بیٹھ گئی اور یوشع کو دیکھنے لگی۔

میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہو؟ پہلے کمرے میں گھس آئی اب بیڈ پر۔۔ کہا تھا ناصوفی پر جگہ ہے "

"تمہاری۔؟"

ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

"یہ۔۔ میرا بھی۔۔ بیڈ ہے۔"

ہمت جمع کرتی وہ سامنے دروازے کی جانب دیکھتی ہوئی بولی۔ زینب کی پڑھائی پٹی وہ پڑھ تو رہی تھی پر دل ڈر بھی رہا تھا۔

یوشہ نے بغور اسے دیکھا یقیناً زینب کی صحبت کا اثر تھا اسنے مسکراہٹ دبائی۔۔

"واقعی؟"

طنز یہ پوچھا۔

"وہ صوفی پر سونے۔۔۔ سے میری۔۔ کمر میں۔۔ درد ہوتا ہے۔۔ تو اسلیے۔۔"

زینب کی سکھائی باتوں کو چولے میں ڈالتے وہ الٹا بول گئی۔

تو؟ میں کیا کروں؟۔۔ یہ میرا کمرہ ہے کمرے میں جگہ دے دی کافی ہے۔۔ بیڈ پر آنے کی کوشش "کی تو کمرے سے بھی باہر پھینک دوں گا۔"

آستین چڑھاتے وہ مکمل عورتوں جیسا لڑھکتا تھا۔

"یہ میرا بھی۔۔ کمرہ ہے۔ تو کمرے کی ہر چیز پر میرا بھی حق ہے۔"

وہ بھی ماتھے پر بل ڈالے غصے سے بولی۔ اب کہ یوشہ کے لیے بڑا جھٹکا تھا دو مہینوں میں وہ زینب کی صحبت میں کیا سے کیا ہو گئی تھی مزید کچھ وقت رہتی تو یقیناً یوشہ کو کمرے سے باہر پھینک دیتی۔۔

"اوہو حق۔۔ بڑی حق کی باتیں کر رہی ہو کس نے سکھائی بے بی کو یہ باتیں؟"

منہ پر انگلی رکھتے وہ اس پر طنز کرنے لگا۔

میں بچی نہیں ہوں ساری باتیں سمجھ آتی ہیں مجھے جب کمرہ میرا ہے۔۔ سارے۔۔ کام میرے "ہیں تو بیڈ میرا کیوں نہیں۔۔ ہے؟"

یوشہ کا جملہ اسے سلگا گیا تھا۔

نظریں دیوار پر مرکوز کیے اسنے یوشہ کی طرف دیکھنے سے گریز کیا ورنہ فراٹے بھرتی زبان اسکی نظروں سے ہی خاموش ہو جاتی اور آج اسے بولنا تھا۔

"اور کیا کیا سکھایا ہے بے بی کوزینب نے؟"
اب کے اسنے چونک کر یوش کو دیکھا اتنا صحیح اندازہ؟

ایسے مت دیکھو الفاظ اور لہجے سب پہچانتا ہوں میں یہ الفاظ زینب کے سکھائے ہوئے ہیں اور لہجہ "
"بھی اسی کا چرانے لگی ہو تم۔۔۔"
سنجیدگی سے کہتے وہ اسکی پول کھول گیا۔

"ایسا۔۔۔ کچھ نہیں ہے۔۔۔"
نظریں جھکاتے مزید احتجاج کی ضرورت نہیں تھی وہ اسکی چوری پکڑ چکا تھا۔

"اب خود جاتی ہو صوفے پر یا میں لے جاؤں۔۔۔"
نورہ کے دیکھنے پر سوالیہ آنسو اچکاٹی۔ اسکی سنگدلی پر شدید غصہ آیا۔
دوسری طرف وہ چاہتا تھا کہ نورہ اس سے مزید بحث کرے۔

"میں مزیدہ آنٹی کو شکایت کرونگی"

کچھ نا سمجھ آنے پر آخر میں اسنے کھڑے ہوتے بچوں کی طرح دھمکی دی اور تنکیہ اٹھا کر صوفے پر رکھا اس سے پہلے وہ صوفے پر لیٹتی اسے ہاتھ پکڑ کر واپس بیڈ پر بٹھایا۔

تم جانتی ہو میں ماما سے ڈرتا ہوں اسلیے انکی تڑیاں لگا رہی ہوں مجھے۔ خیر ابھی اپنی من مانی کر لو میں بھی " دیکھ لونگا چالاک لڑکی۔۔

وہ جانتا تھا اس سے زیادہ وہ بحث نہیں کریگی اسلیے جان بوجھ کر یہ ظاہر کیا جیسے وہ نمیزہ کے ڈر سے اسکی بات مان رہا ہے یعنی اسکی دھمکی کارآمد ہے۔

"آپ بھی وہی۔۔۔ ہیں۔۔۔"

دوبدو جواب دیا۔

"یوشع نے اسکو بغور دیکھتے سوالیہ انداز میں آنبر و اچکاٹی۔ جیسے پوچھا ہو کیا ہوں؟

www.urdu novelsmania.com

"چالاک۔۔ لڑکے۔۔"

بول کر وہ فوراً بیڈ پر ٹانگے اوپر کیے پیٹھ گئی یعنی وہ بیڈ سے اترنے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتی تھی اسکے انداز دیکھتے وہ بھی بیڈ پر چڑھا۔۔۔ اور تنکیے ہاتھ میں پکڑے درمیان میں رکھنے لگا۔

"خبردار جو یہ تنکیے درمیان میں سے مٹے۔

یوشہ نے بیڈ کے درمیان تکیوں کی قطار لگاتے نویرہ کو جتایا۔
جب کہ اس کی قدر بد تمیزی پر نویرہ کا غصہ بڑھنے لگا وہ جو کرنے کا سوچتی تھی وہ اس سے پہلے یوشہ کو دیتا
تھا بھلا وہ اسے سمجھ کیا رہا تھا۔

"یہ تمہاری حدود ہے اور یہ میری۔ تمہاری ٹانگ یا ہاتھ میری حدود میں نہیں آنا چاہیے۔۔۔"
اپنا تکیہ درست کرتے درمیان میں موجود لائن کی طرف اشارہ کیا۔

جبکہ غصے سے اب نویرہ کی ناک پھلنے لگی تھی۔ لب بھینچے وہ ضبط سے یوشہ کو گھورنے لگی۔

ایسے کیا گھور رہی ہو؟ اب تم کیا چاہتی ہو؟ میں تمہارے سارے ارادے سمجھتا ہوں پہلے کمرے پھر
"بیڈ تک رسائی حاصل کر لی۔ پر میں تمہیں اپنے وجود تک نہیں پہنچنے دوں گا۔
اسکے ماتھے پر انگلی بجاتے وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

جب برداشت جواب دے گئی تو یوشہ کے مڑتے ہی اسنے درمیان میں رکھے تکیے پوری جان سے
نیچے پھینکے۔ یوشہ چونک کر پیچھے ہوتا حیران اسے دیکھنے لگا آج کل وہ اسکی توقع سے زیادہ شدید ردِ عمل
دینے لگی تھی۔

یوشہ کو حیرانی سے تکتے دیکھ غصے سے اپنا تکیہ درست کرتی وہ کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔

در حقیقت اس نے وہ تکیے نہیں پھینکے تھے بلکہ تکیے کو یوشہ سمجھ کر پھینکا تھا۔ نجانے وہ اسے کیا سمجھ رہا تھا۔

کافی دیروہ نویرہ کی پشت کو دیکھتا رہا پھر بھرپور مسکراتے اپنا تکیہ درست کرتے اس سے کچھ فاصلے پر لیٹ گیا۔

آج تو زندگی اور حسین لگ رہی تھی اس کے پاس ہونے کا احساس ہی حسین ترین تھا اسے یقین تھا کہ جلد ہی وہ خود اسکی جانب محبت سے قدم بڑھائے گی یوشہ کو اپنی عادت ڈالنے کی چکر میں وہ خود انجانے میں یوشہ کی عادی ہو رہی تھی یہ جانے بغیر کہ عادت محبت سے زیادہ جان لیوا ہوتی ہے۔۔

رات ایک بجے کا وقت تھا وہ چاروں اورانکے ساتھ دو پولیس اہلکار اور تھے۔

عباس کے پلان کے مطابق جو انفارمیشن انہیں ملی تھی اس کے مطابق وہ اس سفسان بلڈنگ میں آئے تھے جہاں چھ مہینے سے کنسٹرکشن رکی ہوئی تھی۔

عباس جمال اور ایک اہلکار اوپر کی طرف اور زوہیب۔ یحییٰ اور دوسرا کانسٹیبل دوسری سمت گئے۔

کچھ آگے پڑھے ہی تھے کہ زوہیب کے پاؤں سے کچھ ٹکرایا نیچے دیکھتے ہی اسکے منہ سے دلخراش چیخ نکلی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

جال #



قسط نمبر۔ 29 #

از عمیمہ مکرم #

کچھ آگے بڑھے ہی تھے کہ زوہیب کے پاؤں سے کچھ ٹکرایا نیچے دیکھتے ہی اسکے منہ سے دلخراش چیخ نکلی۔

اسکے چیخنے پر باقی سب بھی اس سمت آئے۔ زوہیب نے فوراً رخ پھیرتے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔
 یحییٰ اور باقی سب نے اس سمت دیکھا تو بے ساختہ منہ پر ہاتھ گئے۔
 نیچے ہی لائن سے تین بچوں کی لاشیں تھیں۔ جن کے جسم سے اعضاء نکال لیے گئے تھے۔

جمال کو ابکاٹی آئی تو وہ دوسری سمت گیا جہاں دو جوان اور ایک ادھیڑ عمر آدمی کی لاش پڑی تھی۔

"سمر۔"

جمال کے پکارنے پر وہ سب اس سمت متوجہ ہوئے۔

"سمر یہ مرڈر کچھ دیر پہلے ہی ہوئے ہیں۔"
 عباس نے منہ پر رومال پھیرتے لاش کے ارد گرد پہلے خون کو دیکھتے کہا جو تازہ تھا۔

www.urdu novels mania.com

"ہر جگہ کی تلاشی لو۔"

یحییٰ کے کہنے پر سب محتاط ہو کر دو دو میں تقسیم ہو گئے۔
 اب یہ کیس انکے ہاتھ سے نکل رہا تھا۔ یہ کیس وہ اوپر خبر پہنچنے دیے بغیر سولو کر رہے تھے۔ کیونکہ پچھلے
 پہینوں میں وہ یہ کیس دنیا کے سامنے جیت چکے تھے۔

لیکن اب یہ کیس انکے بس میں نہیں رہا تھا اور دوسری جانوں سے وہ کھیل نہیں سکتے تھے۔
لیکن اگر یہ خبر باہر منگلتی تو میڈیا پر لازم نشر ہوتی جس سے عوام خوفزدہ ہوتی اور پولیس پر سے انکا اعتماد اٹھ جاتا جو پہلے ہی ناہونے کے برابر تھا۔
پر اب تو وہ یہ لاشیں دنیا کی نظروں سے نہیں چھپا سکتے تھے۔

"سر نیچے تھرڈ فلور پر تین اور لاشیں ہیں۔"
زوہیب کے رپورٹ کرنے پر اسنے سختی سے آنکھیں میچیں۔

پوری عمارت سے بارہ لاشیں دریافت ہوئی تھیں جن میں سے چار بارہ سے پندرہ سال کے بچوں کی تھیں باقی بڑی عمر کے آدمیوں کی۔
لاشوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ انکو مارے زیادہ وقت نہیں ہوا۔

www.urdu novels mania.com

"سر یہ لیٹر ملا ہے بچے کی لاش کے ساتھ۔"
عباس نے خون میں بھرا کاغذ بڑھایا جس پر سیاہ تحریر لکھی تھی۔

بچپن میں پسندیدہ کھیل چور پولیس تھا۔ اور چور بننا اس سے زیادہ پسند تھا اور اس کھیل میں جیت ہمیشہ میری ہی ہوتی تھی۔

کچھ عادتیں بہت کچی ہوتی ہیں جو جوانی میں بھی نہیں جاتیں جیسے میری ہے جیتنے کی۔
اور میری پسند بھی بدلی نہیں۔

تم لوگ مجھ سے نہیں جیت سکتے اس کا اندازہ اب تک تم لوگوں کو ہو جانا چاہیے تھا۔
اس لیے ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔

یہ لاسٹ تین مہینے مجھے میرا کھیل مکمل کرنے دو اس جیت کے بعد وعدہ رہا کہ یہ کھیل مکملی ختم
ہو جائیگا یہ میرا آخری کھیل ہے۔۔ اس کے بعد جیت تم لوگوں کی۔
رہی فائدے کی بات تو بنا کسی کو خبر کیے تم لوگوں کی سوچ سے زیادہ معاوضہ تم لوگوں کو مل جائیگا۔
اگر جواب ہاں ہو تو مبارک تین مہینے بعد جیت تمہاری۔۔
اور اگر نا ہے تو یہ پہلی ریڈ تھی اس لیے بہت کم تحفے (لاشیں) رکھی ہیں۔
"ہر بار تحائف میں 10 گنا اضافہ ہوتا جائیگا۔"

www.urdu novelsmania.com

جیسے جیسے یچی پڑھتا جا رہا تھا اسکی آنکھوں میں سرخی گھل رہی تھی اور ماتھے کی نسین ابھرنے لگی
تھیں۔

"تین مہینے ہیں ہمارے پاس۔ اور اگر ہم جیتے بھی تو اس تین ماہ میں بہت کچھ ہار جائینگے۔۔"
کاغذ موڑ کر پھینکتے یچی انتہائی سر دلچے میں بولا۔

"مطلب سر۔۔"

جمال نا سمجھی سے بولا۔

مطلب اس کاغذ میں صاف لکھا ہے۔ یہ اسکا آخری داؤ ہے جو وہ کھیل رہا ہے تو یقیناً اس داؤ میں بہت سے معصوم بچے شکار ہونگے اگر ہم تین مہینے سے پہلے جیت بھی جاتے ہیں تو نجانے جب تک "ایسی کتنی لاشوں کو دیکھنا پڑیگا۔ کرب سے کہا۔



"کہنا کیا چاہ رہے ہو؟"

سوال عباس کی طرف سے ہوا تھا۔

ان لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا اور میڈیا میں خبر پھیلا دواتنی کہ ملک کے ہر شہر گاؤں گلی محلہ "سب کو پتا چل جائے۔ ہر کوئی اپنے بچوں کو محفوظ رکھے اگر اپنا کام چھوڑنا پڑے تو چھوڑیں پر اپنے بچوں کی حفاظت کریں۔

"مجھے جیتنے کی لالچ نہیں پر جیت میں اس درندے کی بھی نہیں ہونے دوںگا۔

آنکھ کا کنارہ صاف کرتے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

"پر سر اس سے لوگ ڈر جائینگے انکا بھر۔۔۔"

ہم پر بھروسے سے زیادہ انکی اولاد کی حفاظت ضروری ہے عباس۔۔ اس بھروسے کا تم کیا کرو گے " جب سوتے وقت بھی تمہاری نیند تمہیں ملامت کر گی۔۔۔

اس وقت ہماری عزت سے زیادہ ضرور دوسری جانیں ہیں۔

وہ کاغذ کے ٹکڑے پر لکھی تحریر واضح چیلنج ہے۔۔۔

یعنی روک سکو تو روک لو ورنہ حرام کے ٹکڑوں پر پلنے والے کتے بن جاؤ۔۔

اب اس کیس میں جو بھی مجرم ملے سیدھا انکا وٹنٹر کرو اوپر میں سنبھال لوں گا کوئی پوچھے تو یہی کہنا سیلف "ڈیفنس میں کیا۔۔۔

کہتے ہوئے وہ نیچے اتر گیا جبکہ جمال اور عباس خاموش کھڑے ان معصوم بچوں کی لاشیں دیکھتے ہی کئی کے الفاظ پر غور کرنے لگے۔ زوہیب باقی کارکنوں کو فون کرنے لگا۔۔۔

صبح یوشع کی آنکھ کھلی۔

ہاتھ پھیلاتے زور سے انگڑائی لینی چاہی تو ہاتھ نویرہ کے منہ پر گیا جسے نویرہ نے نیند میں فوراً ہٹایا۔۔

یوشع چونک کر پلٹا تو نظر نویرہ پر پڑی جو ایک ہاتھ تکیے پر سر کے پاس رکھے دوسرا درمیان میں رکھے تکیوں پر تھا وہ یوشع کی جانب ہی کروٹ لیے سو رہی تھی۔

ماتھے پر دو تین بالوں کے ساتھ دو تین بل بھی تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کچھ لمحے پہلے یوشع کا ہاتھ کا نیند میں خلل کرنا کتنا گوارا گزرا تھا۔

رات کو تھکا ہارا وہ نویرہ کی پشت کو دیکھتے لیٹا جلد ہی گہری نیند میں چلا گیا۔
صبح آنکھ کھلنے پر غائب دماغی میں اسے بالکل یاد نہیں رہا تھا کہ اسکے برابر میں نویرہ ہے۔
نویرہ کو دیکھتے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔

اسکے ماتھے پر پڑے ننھے ننھے بل اسکے معصوم چہرے پر چرچ رہے تھے۔ ایک ہاتھ بڑھا کر اسے ہاتھ نویرہ کے سر میں ڈالا اور آہستہ سے سہلانے لگا۔

کچھ لمحے بعد سر میں سکون محسوس کرتے اسکے ماتھے کے بل غائب ہوئے۔۔۔
یوشع نے گھڑی میں وقت دیکھا جو صبح کے نو بج رہی تھی۔

اسے جانا تھا پر نویرہ کو ایسے سوتے چھوڑ کر جانا اسے بہت بے چین کر رہا تھا۔ کل رات جتنی زبان اسنے یوشع کے سامنے چلائی تھی۔ وہ ایک بار پھر اسے ویسے ہی بحث کرتے دیکھنا چاہتا تھا۔

نویرہ کے چہرے کو دیکھتے بجلی کی طرح اسکے دماغ میں ایک بات آئی۔ ویسے بھی منیرہ کا کہنا تھا کہ زینب اور یوشع کا دماغ شیطان کی بھی درس گاہ ہے جہاں سے شیطان روز کچھ نیا سیکھ کر جاتا ہے۔۔۔

اسنے احتیاط سے ایک تکیے کو درمیان سے ہٹاتے نویرہ کا ایک پاؤں اٹھا کر اپنی کمر پر رکھ لیا

اس دوران وہ کسمائی پر نیند شاید گہری تھی۔۔

اور پھر ایک ہاتھ سر کے نیچے لیے وہ نویرہ کو دیکھنے لگا جس کے تاثرات اب بگڑ رہے تھے۔

پانچ منٹ بعد جب نویرہ واپس نیند میں پرسکون ہوئی تو اسے حیرت ہوئی۔ ایک طرف خیال آیا کہ سونے دو گہری نیند میں ہے جبے اسنے اگلے لمحے ہی جھٹک دیا۔
پھر زور سے کھانسا۔

اسکے کھانسنے پر ایک بار پھر منہ بناتے نویرہ نے اپنی آنکھیں ہلکی سی کھولیں۔
نظر اپنے بلکل قریب لیٹے یوشع پر پڑی جو ماتھے پر بل ڈالے اسے غصے سے گھور رہا تھا۔
کچھ دیر غائب دماغی سے اسے دیکھنے کے بعد اسکے حواس اچانک بیدار ہوئے اور وہ فوراً اٹھ بیٹھی پر
بیٹھنے پر اپنی ٹانگ یوشع کے اوپر دیکھ اسے جھٹکا لگا۔
اسنے یوشع کو دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"۔۔ مم۔۔ میں نے۔۔ نہیں۔۔ رکھی۔"

اپنی ٹانگ ہٹاتے فوراً صفائی دی۔

"نہیں تم نے تھوڑی رکھی ہے میں نے رات کو سوتے ہوئے خود رکھ لی تھی۔۔"

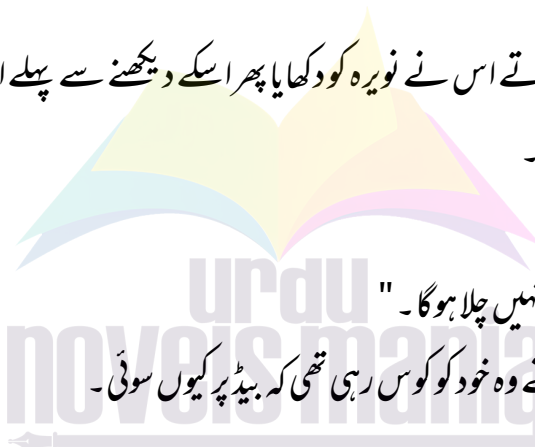
طنز کیا۔

"کیوں؟"

اسکے سوال پر یوشع نے اب کی بار سچ میں غصے سے دیکھا جس نے حد ہی کر دی تھی۔

پوری رات تم مجھے اپنا تکیہ سمجھ کر اپنی دس کلو کی ٹانگ میری نازک کمر پر رکھ کر سوئی ہو اب دیکھو کتنی "سو جھن ہو گئی ہے۔"

اپنی کمر سے ٹی شرٹ اٹھاتے اس نے نویرہ کو دکھایا پھر اسکے دیکھنے سے پہلے اپنی ناہونے والی سو جھن پر شرٹ ڈال لیا۔۔



"مجھے۔۔۔ نیند۔۔ میں پتا نہیں چلا ہوگا۔" اتنی شرمندگی محسوس کرتے وہ خود کو کوس رہی تھی کہ بید پر کیوں سوئی۔

www.urdu novels mania.com

ہاں اب تو یہی کہوگی۔ یعنی تمہاری عزت۔۔ عزت۔۔ ہماری عزت کچھ نہیں۔ یہ تو وہی بات ہو گئی "تھوڑا کتا ٹامی سا ڈاکتا۔۔ کتا؟"

صدے سے پوچھا۔

"ایسی بات۔۔ نہیں ہے۔"

تو پھر کیسی بات ہے۔۔ اگر ابھی یہی ٹانگ میں نے رکھ دی ہوتی غلطی سے تو تمہاری غیرت جاگ "جانی تھی کہ میری نیند کا فائدہ اٹھایا مجھے چھو امیرے پر ٹانگ رکھ دی ہے نا؟ اسکا جھکا چہرہ اوپر کرتے آنسو واچکاتے پوچھا۔

"میں ایسا۔۔ کچھ۔۔ نہیں کہتی۔۔ آپ کی طرح۔۔! اگر آپ کہتے غلطی سے۔ ہوا تو میں یقین کر لیتی۔" جواباً طنز کرتے اسنے یوشع کو احساس دلانا چاہا کہ وہ بلا وجہ بات کو بڑھا رہا ہے۔

"اب تو تم یہی کہو گی۔"

"ٹھیک ہے میں آج سے بیڈ پر نہیں سوؤں گی۔" بیڈ سے کھڑے ہوتے غصے سے کہا۔

یوشع کی باتیں اسے صبح صبح غصہ دلا گئیں تھیں وہ لڑکا ہو کر اتنا اوور رمی ایکٹ کرتا تھا جیسے وہ کوئی حسینہ ہو اور نویرہ خود کوئی موالی غنڈہ اسکی یہ حرکتیں نویرہ کو سخت غصہ دلاتی تھیں۔

ایسے کیسے نہیں سوگی۔۔؟

آج میں تمہاری کمر پر ٹانگ رکھ کر سوؤں گا پھر پوچھوں گا۔۔

"ویسے تمہاری کمرے جیسی کمر پر شاید فرق نا پڑے۔۔
آخر میں اسکی کمرے کو دیکھتے کہا۔

"آپکی ہوگی کمرے جیسی۔۔ کمر۔۔ میں ساری باتیں منیزہ آنٹی کو بتاؤنگی۔۔"
کل رات کی دھکی یاد آئی جس سے یوشع ڈراتا تھا تو فوراً ٹری لگائی۔

"یہ تمہاری سوئی منیزہ آنٹی پر کیوں اٹکنے لگی ہے۔۔"
اسکے سامنے کھڑے ہوتے آنبر و اچکائی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں اگر۔۔ مجھے۔۔ پریشان کیا تو میں انہیں بتا دوں گی۔۔"

"کیا ہم دوستی نہیں کر سکتے؟"
نویرہ کے سامنے منیزہ سے ڈرنے کا ٹانک کرتے آفرکی۔

"نہیں۔"

فوراً منع کیا۔۔

"کیوں؟"

حیرت سے پوچھا۔

"بس۔۔۔"

کہتے ساتھ وہ فوراً با تھروم میں بند ہو گئی۔

انداز ایسا تھا کہ یوشع جیسوں کو تو منہ بھی نا لگائے۔

لیکن ان سب کے دوران وہ یوشع کی نظروں سے اپنے گھٹنے پر لگا چھوٹا سا خون کا نشان نا چھپا سکی۔

"دوستی تو تمہیں کرنی ہی پڑیگی نویرہ وہ بھی پکی والی۔"

باتھروم کے دروازے کو سنجیدگی سے دیکھتے وہ کمرے سے نکل گیا صبح والی تازگی اب چہرے پر کہیں بھی نہیں تھی۔

www.urdu novelsmania.com

میڈیا میں یہ خبر آگ کی طرح پھیلی تھی ہر نیوز چینل پر اسی متعلق خبریں نشر ہو رہی تھیں۔

پورا پولیس ڈیپارٹمنٹ ایکٹو ہو چکا تھا۔

جن کی لاشیں ملی تھیں انکے گھر والے ٹیوی پر آ۔۔ آکر مجرموں کے ساتھ پولیس والوں کو بھی انکا ساتھی بول کر گالیوں سے نواز رہے تھے۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میں پتا چلا تھا کہ ان بچوں کے جسم سے اندرونی اعضاء غائب تھے۔

جنہیں مہارت سے آپریٹ کر کے نکالا گیا تھا ایسے جسے دوسرے جسم میں ٹرانس پلانٹ کیا جاسکے۔

اب تک جو وہ کھیل رہے تھے وہ بچن والا چور پولیس تھا۔

"اب جو ہوگا وہ اسکی سوچ سے دس قدم آگے کا ہوگا۔

نیوز پر چلتی خبریں دیکھتے ہی نے استہزایہ کہا۔

"ان سب سے کیا فائدہ ہو گیا ہمیں؟ بلکہ اٹا ہماری نوکریاں خطرے میں پڑ گئیں۔"

زوہیب یحییٰ کو دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

www.urdu novels mania.com

آج شام چار بجے انکی میٹنگ تھی ڈی آئی جی اور دوسرے ہیڈز کے ساتھ یہ معاملہ دب جاتا اگر میڈیا سے چھپا لیا جاتا تو لیکن میڈیا کے ہاتھ لگنے سے بڑے بڑے لوگ اس میں شامل ہو چکے تھے۔ اس کیس میں بھی سب کو اپنا مفاد نظر آ رہا تھا اگر کوئی سیاسی لیڈر کی وجہ سے وہ مجرموں تک پہنچ سکتے تو یقینی اس بار الیکشن میں جیت اسکی ہی ہونی تھی۔

زوہیب صحیح کہہ رہا ہے۔ ذمہ داری تو اب بھی ہم پر ہی لاگو کی جائیگی اوپر سے ہمارے سروں پر ایک "لیڈر تھوپ دیا جائیگا جو کیس تو حل نہیں کر پائیگا پر کیس ختم ہونے تک اسکی غلامی ہمیں کرنی پڑگی۔ عباس نے زوہیب کی تائید کی۔

پہلے زوہیب تمہاری بات کا جواب دے دوں کے ان سب سے حاصل کیا ہوا ہے تو کیا حاصل ہوا" اس کا اندازہ تمہیں جلد ہوگا جب بچوں کی گمشدگی کی ایف آئی آر ستر فیصد کم ہو جائیگی۔ اب جو والدین بے خبر تھے ہماری امید سے زیادہ محتاط رہینگے۔۔۔

اور عباس اگر ایک انسان کے حکم ماننے کے عیوض مجرم پکڑا جاتا ہے تو مجھے ایک کیا دس کے حکم ماننے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں ہوگی۔ اور اگر وردی اترنے کا ڈر ہے تو اگر میں یہ سب نہیں سنبھال پاتا تو میں خود ہی اس وردی کو اتار دوں گا "جب حق ادا نہیں کر سکتے تو پہننے کا بھی کوئی حق نہیں بنتا۔ اسکے جواب پر وہ دونوں لاجواب ہوتے خاموش ہو گئے۔ خوش تو وہ اب بھی نہیں تھے یحییٰ کے فیصلے سے پروہ اپنی جگہ صحیح تھا اسلیے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔

جاری ہے۔۔۔

آج بہت مصروف تھی اسلیے ڈبل نہیدے سکی کوشش کرونگی کل تین دے کر حساب برابر کرلوں۔
کوشش کرونگی وعدہ نہیں کر رہی۔۔ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 30#

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #



"مام میں دوست کے گھر جاؤں؟"
ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد اب وہ مکمل صحت یاب تھی۔

"کونسی دوست کے گھر؟"

مہر سہری سا پوچھا۔

"مائشہ کہ۔۔"

"یہ مائشہ کون ہے؟"

منیزہ نے آج سے پہلے اس دوست کا نام نہیں سنا تھا۔

"یونی میں کچھ وقت پہلے ٹرانسفر ہوا ہے۔۔ آپ کیلنگی تو ملو ادو لگی۔"

"ٹھیک ہے جاؤ پہنچ کر فون کرنا اور جلدی آنا۔"

منیزہ نے بنا کچھ کہے اجازت دے دی۔

"ڈوپٹہ صحیح سے اوڑھو۔"

اسکے کندھے پر جھولتے ڈوپٹے کو دیکھ ٹوکا۔

جینز پر لال لمبی قمیض اس پر سفید ڈوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔

زینب نے گہری سانس لیتے ڈوپٹہ پھیلا کر اوڑھا اسے یہ بات سمجھ نہیں آتی تھی کہ اس دور میں منیزہ ایسا کیوں کرتی تھی اسکی تمام دوستیں جینز ٹی شرٹ، سلویس، چست کپڑے پہنتی تھیں اسے بھی ایسی ماڈرن ڈریسنگ کا بہت شوق تھا جس کا اظہار وہ کئی بار منیزہ کے سامنے کر چکی تھی اور جواب میں انکار ہی ملتا تھا۔ اس پر تضاد ڈھیلی قمیض پہننے کے باوجود ڈوپٹے پر تنقید، منیزہ کا روکنا ٹوکنا اسے سخت جھنجھلا نے پر مجبور کرتا تھا۔

اپنے ہائے کلاس فرینڈ سرکل میں اسی وجہ سے اسکا بہت مزاق بنتا تھا۔

ڈرائیور کو لوکیشن دیتے اسنے مائشہ کا نمبر ڈائل کیا۔

"ہاں میں نکل گئی ہوں تمہارے گھر کے لیے۔۔۔ پندرہ منٹ میں پہنچ جاؤنگی۔۔۔"

فون اٹھاتے ہی کہا۔

"ہاں یار ویسے ہی پندرہ منٹ لیٹ ہو تم جلدی آؤ۔۔۔"

دوسری طرف وہ اجلت میں تھی۔

"ہاں صحیح ہے۔۔۔ باقی سب تمہارے گھر پہنچ رہی ہیں یا ڈائریکٹ پارٹی میں۔۔۔"

مس زینب باقی سب کے گھر والوں کا دماغ آپ کے گھر والوں کی طرح خراب نہیں ہے وہ تیار ہو کر

"پہنچ بھی چکی ہیں۔ تم جلدی آؤ تمہارے کپڑے میں نے نکال کر رکھیں ہیں۔۔۔ ہری اپ۔۔۔"

دوسری طرف دانت پیستے کہا ایک تو زینب شاہ کی وجہ سے رات کی پارٹی کی جگہ دن میں پارٹی رکھی تھی

اس پر بھی وہ لیٹ تھی۔

میں ایسے ہی نہیں چل سکتی۔؟ میں نے کبھی ایسے کپڑے پہنے نہیں مجھے شرم آئیگی سب کیا

"بولینگے۔۔۔"

ناخن دانتوں میں دباتے اپنی پریشانی بیان کی۔

"اففف لڑکی تمہارا دماغ بھی خراب ہو گیا ہے کیا؟ ان کپڑوں میں ایسی کیا برائی ہے؟ کپڑوں سے کچھ نہیں ہوتا کردار صاف ہونا چاہیے۔ اور رہی بات لوگ کیا کہیں گے تو زینب شاہ کب سے لوگوں کی فکر کرنے لگی؟"

آخر میں ہنستے ہوئے پوچھا؟

"مجھے کیا میری جوتی کو بھی فرق نہیں پڑتا لیکن مجھے خود کو عجیب لگے گا۔"

کستے ہوئے وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ اسے فرق پڑتا تھا۔

منیزہ کی نظروں سے، آہاد کی نظروں سے اور یوشع کی نظروں سے۔۔

www.urdu novelsmania.com

شروع شروع کی جھجھک ہوگی زینب اور ویسے بھی وہاں جانے والا کوئی نہیں ہوگا کسی کو کیا پتا تم کیسے کپڑے پہنتی ہو۔۔

"اب باتوں میں وقت ضائع مت کرو اور جلدی پہنچو۔۔"

"ہاں بس پانچ منٹ۔۔"

کال منقطع کرتے وہ وقت دیکھنے لگی۔ دل بار بار نفی کر رہا تھا۔ اسنے سنا تھا لوگوں کا دل انہیں غلط پر اکساتا ہے غلط پر اکساتا ہے پر فیضہ کا کہنا ٹھیک تھا وہ الٹی کھوپڑی کی ہی نہیں الٹے دل کی بھی مالک تھی۔

اپنے خیالات جھٹکتی وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔
اسے بھی حق تھا اپنی زندگی اپنے مطابق گزارنے کا۔
صحبت کا رنگ ایسا چڑھا تھا کہ تربیت کا رنگ اترنے لگا تھا۔

میٹنگ کے بعد وہ گھر آیا تو بہت زیادہ تھکا ہوا تھا۔
سب یہ سمجھے تھے کہ اس میٹنگ میں انہیں ایک ٹیم دی جائے گی کوئی نیا سربراہ ڈیل کرنے کے لیے
دیا جائیگا لیکن جو ٹاسک انہیں دیا گیا تھا وہ مزید پریشان کر گیا تھا۔

میٹنگ میں ساری ذمہ داری یحییٰ کے کندھوں پر ہی ڈالی گئی تھی اور بہترین ٹیم تو پہلے ہی اسکے پاس
تھی اس کے باوجود اسے کچھ مزید اچھے ایماندار اور ذمہ دار پولیس ٹیم بنانے کا حکم ملا تھا جسکو ڈیل اسے
خود کرنا تھا۔

لیکن ساتھ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ پچھلی بار انکی بیوقوفی اور جھوٹی جیت کے باعث بہت کچھ خراب ہو چکا ہے

اگر اس بار باعافیت یہ کیس نہیں بننا تو ان سب کی وردی خطرے میں تھی۔

وردی کی فکر اسے نا تھی بلکہ اس زمرہ داری کی فکر تھی جو اسکے کندھوں پر لادی گئی تھی۔

اپنے نام کے ساتھ جڑے صبح کے نام کی فکر تھی جسکی وجہ سے آج اونچے عہدے والے بھی اسے عزت دیتے تھے۔

ان ماں باپ کی فکر تھی جن کی اولادیں نجانے کہاں کہاں سے غائب ہونے والی تھیں۔

یہ تو طے تھا کہ مقابل اپنا داؤ کارآمد ثابت کرنے کے لیے سر کی بازی لگانے والا تھا۔

لان کی کرسی پر بیٹھتے اسنے آنکھیں موندیں داغ میں یہی سب سوچیں چل رہی تھیں سر میں درد اپنے سنجے گاڑ رہا تھا۔

پھر اچانک ان سوچوں کو چیرتے ایک چہرہ سامنے آیا۔

www.urdu novelsmania.com

"وہ نیم کا پودا دیکھ رہے ہو؟"

ہاں جو بھی ہے اسکے کچھ پتے توڑ کر لے جاؤ پیسٹ بنا کے چہرے پر لگاؤ کیا پتارنگت میں کچھ افاقہ "ہو جائے۔"

آنکھیں موندے ہی اتنی پریشانی کے باوجود اسکے لب مسکرائے۔

"مجھے کتا بھی کہا تھا۔۔"

"وقت کا کچھ پتا تھوڑی ہے کیا پتا شادی سے پہلے کسی پولیس مقابلے میں شہید ہو جاؤ۔۔"

"زینب شاہ نام ہے میرا۔۔"

"میں معافی مانگ تو رہی ہوں صلاح صفائی کر کے معاملہ سیٹ کر لیتے ہیں۔۔"

"کیا بات ہے ایسے آنکھیں موندے کیوں مسکرایا جا رہا ہے۔"

حورین کے شرارت سے پوچھنے پر اسنے چونکتے آنکھیں کھولیں۔

حورین کی بات پر اسے معلوم پڑا کہ وہ مسکرا رہا تھا۔

حیرت انگیز طور پر اسنے یہ بات محسوس کی کہ اسکا سر کا درد بھی غائب تھا وہ ساری پریشانیاں بھولے

زینب شاہ کو سوچ رہا تھا۔

"کچھ نہیں بس ویسے ہی آپ بیٹھیں۔۔"

مسکرا کر سیدھا ہوا۔

کچھ تو ہے جو اتنی پریشانی میں بھی مسکرا رہے ہو۔۔۔

"زینب کو سوچ رہے تھے نا؟

حورین کے ڈائریکٹ نام لینے پر وہ گڑبڑایا جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔
اسکے اس طرح ہڑبڑانے پر حورین ہنسی۔

"کہا تھا نا اسکی سنگت میں زندگی۔۔۔ زندگی سے بھرپور اور خوبصورت ہوگی۔"

"کیا باتیں لے کر بیٹھ گئیں آپ۔"

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ سنجیدہ ہوا۔

www.urdu novels mania.com

وہی جو باتیں تم سوچ رہے ہو۔"

"خیر ہے کوئی نہیں سوچ سکتے ہو ہونے والی بیوی ہے۔۔۔

پھر چھیر ڈا۔

"یار۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے سوچ لو نہیں کہتی کچھ۔۔ کھانا لگا رہی ہوں فریش ہو کر آؤ"

خویرین کے جانے کے بعد وہ حیرت زدہ سا سوچنے لگا۔

یہ بات اسکے لیے حیران کن تھی کہ اسکے سکون کا باعث وہ لڑکی بنی تھی جو بنی ہی اسکا سکون برباد کرنے کے لیے تھی۔

شاید ٹھیک کہتی ہیں امی۔۔۔"

"تمہاری سنگت میں خوبصورت کا تو پتا نہیں پر کافی ایڈوانس ہوگی۔ ویسے بھی مجھے ایڈوانس پر پسند ہیں۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ زینب شاہ کو قبول کر رہا تھا۔

پہلی بار۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کھڑے ہوتے وہ فریش ہونے چلا گیا کیونکہ بھوک شدید تھی پریشانی سے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

یوشع اوپر کمرے میں تیزی سے وائٹ بورڈ پر نشان بناتے مارکنگ کر رہا تھا۔

اوپر کمرے میں آنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی سوائے آہاد صبح اور یحییٰ کے۔۔

لیکن اجازت ناہونے کے باوجود زینب شاہ کا راج ادھر بھی چلتا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ زینب شاہ کا راج ہر اس جگہ چلتا تھا جہاں آہاد اور یوشع ہوتے تھے۔

کیونکہ ان دونوں کے دلوں پر بھی اس کا راج تھا۔

یوشع کی نظر دیوار پر لگی پینٹنگ پر پڑی تو وہ ٹھٹھکا یہاں تو کوئی پینٹنگ تھی ہی نہیں۔

مار کر رکھ کر اس پینٹنگ کی طرف بڑھا پینٹنگ کو غور سے دیکھنے پر اسے اندر ایک تحریر لکھی نظر آئی جسے پڑھ کر اسنے دانت پیسے۔۔



"میں الوہوں۔۔"

نیچے ایک اور لائن لکھی تھی۔

"حیران ناہو آپ واقعی ہی ہیں۔۔ یوشع شیخ۔"

اس تحریر کے اوپر الگ الگ گہرے رنگ بکھرے تھے جس سے وہ تحریر واضح نہیں ہو رہی تھی۔

اور یہ حرکت کس کی تھی وہ جانتا تھا۔

بھلا زینب شاہ کے علاوہ اتنی بد تمیزی کون کر سکتا تھا کسی کو اجازت ہی کب تھی۔

پیننگ دیوار سے اتار کر ڈسٹ بن کی زینت بنائی اور واپس مار کر پکڑے بورڈ پر پنز لگاتے اخبار کے ٹکڑے اٹچ کرنے لگا۔

"تم اندر کیوں آئی؟"

پیچھے آہٹ محسوس کر کے مڑا تو دروازے پر نوریہ کو چائے کا کپ لیے دیکھ سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ چائے۔۔۔ آپ اس وقت پیتے ہیں نا۔۔۔"

باقاعدہ یوشع نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔ نجانے اسے کیا ایک سلیقہ مند بیوی بننے کا بھوت چڑھا تھا۔ یہ مہربانی بھی زینب کی ہی تھی۔

"لیکن میں نے مانگی تو نہیں تھی۔"

مارکر ٹیبل پر رکھتے وہ نوریہ کی جانب آیا اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیے اس کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا جو ابھی نظروں سے کمرے کو دیکھ رہی تھی جو کمرہ کم کباڑ خانہ زیادہ لگ رہا تھا۔

"یہ لو۔۔۔"

یوشع کی آواز پر اس نے چونک کر یوشع کو دیکھا جو اس کی طرف گن بڑھا رہا تھا۔۔۔

"نن۔۔۔ کم۔۔۔ کک۔ کیوں؟"

سہمتی ہوئی وہ فوراً دروازے سے لگی۔

ڈرومت تمہیں مار نہیں رہا بلکہ موقع دے رہا ہوں ایک بار میں ہی مار دو یوں سازش رچ کے تھوڑا "تھوڑا مارنے کی ضرورت نہیں۔ گن واپس اسکی جانب بڑھائی۔

"نک۔ کیوں۔۔۔؟ مم۔ میں سمجھی نہیں۔ نہیں۔"

"یوں روز روز ایسی چائے۔۔ یعنی اتنی اچھی چائے پلا کر مجھے خوشی سے مت مارو۔"

گن ٹیبل پر رکھتے دکھی دل سے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ دیکھا۔
نورہ نے چائے کے کپ کو دیکھا۔

"اچھ۔۔ اچھی نہیں بنی کیا۔؟"

پہلی بار وہ یوشع کا طنز سمجھی تھی۔

مصلحت کے تحت ہی صحیح پروہ چاہ کر بھی چائے کی تعریف نا کر سکا۔

"تم سارا دن کیا کرتی ہو۔"

اسے لیے وہ کمرے سے باہر نکلا۔

"کھانا۔۔ بنانا سیکھ رہی ہو۔۔"

ہاتھ مروڑتے بتایا۔

"عمر کیا ہے تمہاری۔۔؟"

ایک اور سوال۔۔۔

"انیس سال کی ہو گئی ایک ہفتے پہلے۔۔"

منہ بناتے بتایا۔

"برتھ ڈے تھی تمہاری؟ مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔؟"

اسے سچ مچ حیرت ہوئی تھی۔

"میں۔۔ نے تو کسی کو بھی نہیں بتایا۔۔"

سادگی سے کہا۔



"اچھا۔۔"

کچھ سوچتے وہ خاموش ہو گیا۔

چند انیس سال یہ چولہا چوکی کرنے کی عمر نہیں ہے پڑھائی پر دیہان دو۔۔ یہ چائے وغیرہ سب ماما "کے زِم میں چھوڑ دو۔

اسکا سر تھپکتے بڑکپن سے سمجھایا۔

"میں کیسے۔۔۔ پڑھوں؟"

وہ تو اسکے چندا بولنے پر ہی دل خوشی سے پھوٹتا محسوس کر رہی تھی۔

میں تمہارے کالج وغیرہ کا دیکھ لوں گا۔ تم فلحال زینب سے کتابیں لے کر پڑھنا شروع کرو بلکہ "زینب ہی تمہیں پڑھا دے گی پڑھائی میں کافی ہوشیار ہے وہ۔ اور سیکیکٹس بھی سیم ہیں تم دونوں "کے۔۔

وہ زینب سے بدلا لے چکا تھا

اب زینب کو اسے پڑھاتے کتنا مزہ آنے والا تھا اسے بخوبی اندازہ تھا۔

"ٹھیک۔۔ ہے۔۔"

ہم۔ اس طرح کھانا پکانے میں اپنا قیمتی وقت ضائع مت کرو۔۔
"جاؤ جلدی سے زینب کو بتاؤ کہ تم آج سے ہی اس سے پڑھوگی

"وہ گھر۔۔ پر نہیں ہیں۔۔"
نورہ نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔

"کہاں ہے؟"
حیرت سے پوچھا اسے اس متعلق بلکل نہیں پتا تھا۔

"اپنی دوست کے گھر گئی ہیں۔"
www.urdu novelsmania.com

اچھا صحیح تم جا کر ماما کے ساتھ باقی کام دیکھ لو مجھے ابھی کچھ ضروری کام ہیں ہم رات میں باتیں
"کرینگے۔۔"

اسکا گال تھپتھپاتے وہ واپس روم کی طرف بڑھ گیا۔

وہ اور آہا زینب کی طرف سے بے فکر رہتے ہیں کیونکہ جانتے تھے مزید اس کے پل پل کی خبر رکھتی ہے۔

دوسری طرف نویرہ اسکی اتنی فکر اور نرم لہجے پر ہی حیران تھی وہ پل میں کچھ ہوتا تھا اور پل میں کچھ۔
کہاں صبح اس سے لڑھکتا تھا اور اب اتنے پیارے پیارے ناموں سے پکارتے اسکی فکر بھی کر رہا تھا۔

بلیک جینز پر سلیولیس ہائی نیک پہنے بالوں کو کندھوں پر بکھیرے وہ زینب شاہ تو بالکل نہیں لگ رہی تھی۔

خود کو شیشے میں دیکھتے وہ کافی حیران تھی ساتھ پریشان بھی اسے ایسے کپڑے پہننے کا بہت شوق تھا لیکن اب جب پہن لیے تھے تو باہر نکلنے میں مشکل پیش آرہی تھی۔
اپنے اندر کے ڈر کو جھٹکتے اسنے اکڑ کر شیشے میں دیکھا۔

www.urdu novels mania.com

"تم زینب شاہ ہو دنیا کی نظروں کی پرواہ تمہیں نہیں ہونی چاہیے۔"

خود کو مطمئن کرنا چاہا پر اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے آج ضمیر کچھ زیادہ ہی نیک ہو گیا تھا جو بار بار ملامت کر رہا تھا۔

"اگر مام کو پتا چل گیا یا یوشع بھائی کو۔"

دل نے ڈرانا چاہا۔

"افف مام کو کیسے پتا چلے گا اور بھائی تو پارٹیز وغیرہ میں جاتے ہی نہیں۔"

ایک بار پھر خوف کو جھٹکا۔

"لیکن اگر۔۔۔"

"زینب باہر بھی آجاؤ یا ر۔۔"

باتحروم کے باہر سے مائشہ کی بے زار آواز آئی۔

ہاں آرہی ہو۔۔ تم بہت اچھی لگ رہی ہو زینب اور اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے سب کرتے

ہیں اس عمر میں تو بس مام کچھ زیادہ نیک طبیعت ہیں بڑے ہونے کے بعد میں بھی ہو جاؤ گی۔

ابھی صرف چل کرو ویسے بھی یہ مہینہ اس سبھی نامی بلا کی وجہ سے بہت ٹینشن زدہ تھا۔

"اور وہاں کوئی جاننے والا تھوڑی ہو گا تمہارا۔"

جلدی جلدی اپنا اعتماد قائم کرتے ایک نظر اپنے ہوش رہا سراپے پر ڈال کر وہ باہر نکل گئی یہ سوچے

بغیر کہ خود کو اتنی وضاحتوں کی ضرورت وہیں پیش آتی ہے جہاں انسان غلط ہو۔

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 31_32

۔ از عمیمہ۔ مکرم #



کلب میں قدم رکھتے ہی زینب کو لگا جیسے وہ کسی اور جہاں میں آگئی۔۔۔
دن کے وقت بھی یہاں رات کا سماں تھا۔

حیرت اسے اس بات پر تھی کہ کہاں وہ اپنے لباس کو بے باک سمجھ رہی تھی لیکن یہاں لڑکیوں نے
جتنے برہنہ لباس پہنے تھے ان سب میں سے مناسب اسی کا تھا۔
وہاں آکر وہ اپنے لباس سے مطمئن ہو گئی تھی۔
یہاں زینب شاہ پر وہ مثال صحیح جڑتی تھی امد ہوں میں کا نثار راجہ۔۔

فحش لباس میں اسکا نیم عریان لباس مہذب لگ رہا تھا۔

اپنے لباس سے مطمئن ہوتے وہ اپنی دوستوں کے ساتھ لوگوں کی بھیڑ چیرتی اندر جانے لگی۔

اس دوران اسے پہلی بار دل کے ساتھ دماغ نے بھی یہاں آنے کے فیصلے پر ملامت کی۔

لوگوں کے درمیان سے گزرتے اسے لوگوں کے جسم اپنے جسم سے لگتے ہوئے محسوس ہوئے جس

دوران کافی ٹچ اسے ایسے محسوس ہوئے جیسے جان بوجھ کر چھو رہے ہوں۔

اپنے جسم کو ان سب سے بچانے کے باوجود وہ نہیں بچا پارہی تھی۔ وہیں اسکی دوستیں ہنستے ہوئے

اتنے آرام سے آگے بڑھ رہی تھیں کہ دولحے کے لیے زینب کو لگا کہ وہ سب صرف اسے ہی چھو

رہے ہیں۔

شاید یہی وہ تعلیم اور اسٹینڈرڈ تھا جس سے اسکے گھروالے محروم اب تک جہالت پر چل رہے تھے جس

کا طعنہ اسکی اپر کلاس دوستیں اسے دیتی تھیں۔

"تمہارے موڈ کو کیا ہوا؟"

کاؤنٹر کے پاس پہنچ کر مائشہ نے تیز آواز میں پوچھا اسکے باوجود اتنی تیز میوزک میں وہ بمشکل اسکی بات

سن پائی۔

"یہاں سب بہانے بہانے سے چھو رہے ہیں۔۔۔"

غصے سے کہا۔

وہ زینب شاہ تھی اسے کسی لڑکے کا دیکھنا برداشت نہیں تھا تو چھوٹا کیسے ہوتا لیکن وہ یہاں خود کو خود ہی دعوت عام بنا کے لوگوں کو دعوت دینے آئی تھی۔ یہاں اگر کوئی اسے چھوٹا تو وہ پلٹ کر تھپڑ بھی نہیں مار سکتی تھی۔

اوہو کم آن یا راتنی سی بات پر منہ بنا رہی ہوں یہ سب نارمل ہے اتنے رش میں ہاتھ وغیرہ لگ جاتا " ہے کوئی جان بوجھ کر نہیں چھوٹا۔

ہاتھ کے اشارے سے جوس کا آرڈر کرتی وہ زینب کے کان کے قریب جھک کر بولی۔

"پر مجھے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا۔"

"اچھا ٹھیک ہے ہم وہاں خالی جگہ پر چلتے ہیں پھر وہاں کوئی غلطی سے بھی نہیں چھوٹے گا تمہیں۔۔۔" ساتھ کھڑی لائبر نے گلاس اسے تھماتے خود بھی گلاس تھاما اور کلب کے تھوڑے خالی حصے میں آگئیں جہاں سے ڈانس فلور اور کاؤنٹر کچھ ہی دور تھا۔

"یہاں سے عجیب سی بدبو آرہی ہے۔۔۔"

آدھا جوس کا گلاس پیتے وہ کچھ بہتر ہوئی تھی جب اسے بہت سی الگ الگ خوشبوؤں کے درمیان عجیب سی دل متلا دینے والی بدبو چاروں سو پھیلتی محسوس ہوئی۔

ہاں مجھے بھی بس یہ ایک ہی چیز یہاں بہت بری لگتی تھی پر اب سونگ سونگ کر اتنی بری نہیں لگتی " عادت ہو گئی ہے ۔
مائشہ نے شانے اچکائے ۔

"کونسی بو؟"
زینب نے حیرت سے پوچھا ۔

"ڈرنک کی ۔۔"



"کونسی ڈرنک ۔"

اپنے جوس کے گلاس کو حیرت سے دیکھتے پوچھا ۔

"شراب یار ۔"

مائشہ جھنجھلائی ۔ آج زینب اپنی حرکتوں سے اسے گنوار لگ رہی تھی جو سب کے سامنے اسکی بے عزتی کروانے پر تلی تھی ۔

"تم نے میرے جوس میں شراب ملوائی ہے۔۔؟"

غصے سے دانت بھیختے پوچھا۔

"تم کیا پاگل ہو گئی ہو زینب؟ اگر تمہارے جوس میں شراب ملی ہوتی نا تو تم یوں ہوش میں بیٹھ کر میرا"

"دماغ نا کھمار ہی ہوتی۔۔"

جواباً ماشہ نے بھی دانت پیسے۔

او کے اب گھورنا بند کرو تمہارے جوس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ڈرنک نہیں کرتا"

"یار۔۔"

زینب کے غصے سے گھورنے پر ماشہ کا لہجہ نرم پڑا۔

"تم لوگوں نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ یہاں شراب بھی ہوتی ہے۔"

جوس کا گلاس کراہیت سے واپس ٹیبل پر رکھتے پوچھا۔

نجانے کس کس نے اس گلاس میں حرام مشروب پیا تھا۔

"کیوں تم بچی ہو تمہیں نہیں پتا تھا زینب کے کلب میں شراب بھی ہوتی ہے؟"

لاشبہ نے طنز کیا۔

"مجھے حقیقتاً اندازہ نہیں تھا ورنہ میں کبھی ایسی غلیظ جگہ نہیں آتی۔"
وہ جی بھر کر خود کو کوس رہی تھی۔

زینب چل کر وہاں کون کیا کر رہا ہے کیا پی رہا ہے کیا کھا رہا ہے اسکو چھوڑو اور اپنا انجوائے کرو"
یار۔۔

ماشہ میں تھوڑا ڈانس کرونگی کرن میرے ساتھ چل رہی ہے تم زینب کو ریلیکس کروا کر لے آؤ پہلی بار
"آئی ہے اسلیے گھبرا رہی ہے۔۔"

لائبہ جس کا گلاس ختم کر کے اٹھی اور کرن کے ساتھ لوگوں کے جھنڈ میں گم ہو گئی۔
زینب تاسف سے اپنی عزیز دوستوں کو دیکھنے لگی۔

اپنی کلاس کی زہین لڑکی پڑھائی میں اے ون۔۔ زینب وہ لڑکی تھی جس کے ساتھ کلاس کی اچھی طالب
علم دوستی کی خواہشمند تھیں ایک وجہ اسکا کردار بھی تھا۔

کہ باوجود وہ اپنے اساتذہ کی پسندیدہ تھی وہ لڑکی اپنا معیار اس کلب میں بیٹھ کر Gathering اتنی بری
گرا رہی تھی۔

اتنا اندازہ تو اب اسے خود کو بھی ہو رہا تھا کہ یہاں شریف لڑکیاں تو ہرگز نہیں آتی تھیں۔ یہی سوچتے
اسکے زہن میں تیزی سے ایک سوال آیا۔

"تو کیا میں بھی شریف نہیں ہوں۔۔؟"

اس خیال کے آتے ہی اسے گھٹن ہونے لگی۔

نہیں میں تو صرف انجوائے کرنے آئی ہوں میں ان لوگوں کی طرح فحش لباس تو نہیں پہنی ہوئی ناہی"

"شراب پی رہی ہوں۔ اور نا کسی لڑکے کی بانہوں میں جھول رہی ہوں۔

اپنے لباس سے وہ بالکل مطمئن تھی۔ اپنے آپ کو خود ہی اپنے کردار کی وضاحت دیتے وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ اسنے آج تک کسی کو بھی کبھی اپنے کردار کی وضاحت نہیں دی تھی۔ اور اب یہاں انجوائے کرنے کی بجائے وہ اپنا کردار تول رہی تھی۔

urdu
novels
mania
www.urdu novels mania.com

"زینب کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔ افف"

زینب کی سنجیدگی سے بیزار ہوتے ماشہ اکتائے لہجے میں بولی۔

"یاریہ تیز روشنی اور میوزک کی وجہ سے میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔ دماغ پر لگ رہی ہیں۔"

اپنا ماتھا مسلتے اسکا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔ دماغ پر لگتا میوزک اور رنگ برنگی جلدی بتیاں اسکے اعصاب پر بھاری پڑ رہی تھیں۔

اور پھر بار بار ضمیر جھنجھوڑ کر اسے آئینہ دکھا رہا تھا کہ جہاں وہ آچکی ہے یہ محفل شریف لڑکیوں کی تو بلکل بھی نہیں تھی گھما پھرا کر اسکا ضمیر اسے بتا رہا تھا کہ آج سے اسکا شمار بھی انہیں لڑکیوں میں تھا جو ایسی محفلوں کی زینت بنتی تھیں۔

لاکھ وضاحتوں کے باوجود وہ اپنے کردار کو صاف نہیں کہہ پارہی تھی۔

"زینب۔۔"

"ہم واپس چلیں۔۔"

سیدھے ہوتے اسنے فوراً پوچھا۔

"نہیں زینب۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہوا بھی تو آئے ہیں۔۔"

www.urdu novelsmania.com

"مائشہ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔"

"اچھا جوس پیو۔"

مائشہ نے اسکا بچا ہوا جوس اسکی جانب بڑھایا۔

"نہیں مجھے نہیں پنیار۔۔"

وہ اب روہانسی ہو رہی تھی۔

زینب میری بات سنو۔۔ تمہاری کیفیت میں سمجھ سکتی ہوں تم یہاں پہلی بار آئی ہو اسلیے تیز روشنی اور میوزک تمہیں ڈسٹرب کر رہی ہے یہ فیکٹ ہے فرسٹ ٹائم میں میرے ساتھ بھی ہوا تھا۔ لیکن جب تم چل کرو گی انجوائے کرو گی تو سب اچھا لگے گا۔

دوسری بات تم اس بات سے ڈر رہی ہو کیونکہ تم گھر والوں کو بنا بتائے آئی ہو تو اس بارے میں بھی بے فکر ہو تمہارے گھر کیا خاندان یا جاننے والوں میں سے بھی کوئی یہاں نہیں بھٹکے گا۔

"اگر کوئی میرے گھر تمہیں لینے بھی گیا تو چوکیدار کہہ دے گا کہ مال گئی ہیں۔

مانشہ نے اسکا ہاتھ تھامتے اسے نرمی سے سمجھایا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"!لیکن۔۔۔"

لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔ یہ جگہ بالکل بھی بورنگ نہیں ہے۔۔۔ تم یہاں انجوائے کرو گی تو اس سے اچھی

جگہ تمہیں کوئی نہیں لگے گی اور یہ اپنے دماغ سے نکال دو کہ تم کچھ غلط کر رہی ہو۔ اپنی زندگی پر اتنا اختیار

"تو ہر کسی کو ہونا چاہیے کہ وہ اپنی مرضی سے سانس لے سکے

اسکی بات پر زینب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اٹھو چلو ڈانس کرتے ہیں۔۔۔"

زینب کا ہاتھ پکڑتے ماشہ اسے کھڑا کرنے لگی۔

"نہیں میں ڈانس نہیں کرونگی۔"

ہاتھ چھڑواتے بے دلی سے کہا۔

"یار زینب ناخود بخوائے کر رہی ہوں مجھے کرنے دے رہی ہو۔"

غصے سے جھجھلاتے کہا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"میں نے منع نہیں کیا تم جاؤ"

"تمہارے بغیر نہیں جاسکتی نایار۔ چلو نا۔"

ضدی ہوتے ہاتھ واپس کھینچا۔

"سب ہیں یار میں سب کے سامنے۔۔"

ادھر دیکھو وہاں کوئی بھی تمہیں کسی کو دیکھتا ہوا نظر آ رہا ہے؟ یہاں سب اپنا اپنا مزہ کر رہے ہیں کوئی "تمہیں نہیں دیکھ رہا۔ ایک بار وہاں چل کر ڈانس شروع تو کرو پھر نایہ میوزک چجے گا نالائٹ بلکہ تمہارا "دل کرے گا تم یہاں سے جاؤ ہی نا۔

زینب کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر وہ ایک بار پھر لوگوں کا جھنڈ چیرتی زینب کو اپنے ساتھ ڈانس فلور پر لے گئی۔

"کہیں جانے کی تیاری ہے کیا؟"

"جی ہاں ہاں میں بریانی کا ڈبہ پکڑے اندر آیا تو یوشع کو پی کیپ پہنے باہر نکلتے دیکھا۔ اسے باہر جانے کی نشانی تھی وہ بنا پی کیپ اور ماسک کے باہر نہیں نکلتا تھا۔

www.urdu novels mania.com

"ہاں بس۔۔۔ کام سے ضروری۔ تم کیسے یہاں خیریت؟"

ہاتھ ملاتے خوش دلی سے پوچھا۔

"ہاں وہ امی نے کوفتہ بریانی بنائی تھی تو زین۔۔۔"

"ارے واہ آنٹی کو کیسے پتا چلا کہ مجھے کوفتے اور بریانی دونوں بہت پسند ہیں۔"

سیکھی کی بات درمیان میں کاٹتے بائیک کی چابی جیب میں ڈالی اور ڈبہ ہاتھ سے لے لیا۔

"ارے ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔"

"نہیں وہ تم باہر جا رہے تھے تو۔"

"کوئی مسئلہ تھوڑی ہے یا پہلے بریانی کھاتے ہیں پھر چلتے ہیں۔"

سیکھی کا کندھا تھپکتے وہ سیکھی کو اپنے ساتھ لیے اندر چلا گیا۔

نمیزہ جو خود آمنہ اور نویرہ کے ساتھ شاپنگ پر جانے کے لیے نکل رہی تھی سیکھی کو دیکھتے اس سے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

یوشع کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد سیکھی کے اسرار پر نمیزہ جانے کے لیے راضی ہو گئی۔

"تمہارے کیس کے متعلق مجھے پتا چلا۔ کافی پیچیدہ ہے کیا؟"

یوشع نے باہر نکلتے پوچھا۔

"ہاں کچھ زیادہ ہی میری تو نیندیں بھی اڑ گئیں ہیں۔"

گہری سانس لیتے کہا۔

"انشاء اللہ جلد حل ہو جائیگا۔۔ فکرت کرو اپنے مائنڈ کو ریلیکس رکھو تبھی فوکس کر پاؤ گے۔"

"کوشش تو کر رہا ہوں یوشع بس جلد سب عافیت سے ہو جائے۔۔"

"میرے ساتھ چلو اچھے سے مائنڈ فریش کرونگا پھر کل دیکھنا کیسے دماغ چلے گا۔"
بائیک کی جگہ وہ یچی کی گاڑی کی طرف بڑھا۔

"کدھر؟"

ڈرائیونگ سیٹ پر یوشع کو بیٹھتے دیکھ پوچھا۔

"چلو تو صحیح خود پتا چل جائیگا۔"

یچی بھی کندھے اچکاتے گاڑی میں بیٹھ گیا ویسے بھی آج کی میٹنگ کے بعد دماغ کو آرام کی ضرورت تھی۔

"اگر تم کسی پر تشدد کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو میں تمہارے ساتھ جانے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتا۔"

کلب کے کاؤنٹر کے نیچے جھکے یوشع کو اندر سے ایک لمبا بلیڈ اور ہتھوڑی نکالتے دیکھ کر یچی فوراً پیچھے ہوا۔

جس فیلڈ میں تم ہو تمہارا دل مضبوط ہونا چاہیے یچی یہ ہاتھ صرف مظلوموں پر اٹھتے ڈرنے چاہیے ظالم پر نہیں۔

سنجیدگی سے کہتے یوشع نے بلیڈ جوتے کے تلے میں گھسایا۔

اور ہتھوڑے کو ہاتھ کی آڑ میں ایسے لیا کہ وہ چھپ گیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

"تم مجھے اپنے ساتھ اس لیے لائے تھے۔"

یچی نے کڑے تیوریوں سے پوچھا۔

"میں نے سوچا تمہیں تھوڑا تجربہ دے دوں۔۔"

اتنے سیریس موقع پر بھی وہ ایسے بیہو کر رہا تھا جیسے پارٹی میں آیا ہو۔۔

"کیسا تجربہ۔۔"

کلب میں تھرکتی لڑکیوں کو دیکھ نخوست سے نظریں پھیریں۔

"زینب کے متعلق تجربہ۔۔"

زینب کا نام سن کے وہ جو بیزار تھا فوراً متوجہ ہوا۔۔

"مطلب۔۔"

نا سمجھی سے پوچھا۔

میری بہن بالکل میری طرح ہی ہے۔۔ یونود؟ کھنے میں چل اور کیوٹ پر بالکل خوشوار پرانافش جیسی "

ہنستے ہوئے وہ سیکنڈ فلور کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

یہی نفی میں سر ہلا کے خاموش ہو گیا بھلا اس سے بہتر کون جانتا تھا کہ وہ پرانا نہیں شارک تھی۔۔ پر معصوم شارک۔

لیکن وہ کہہ ناسکا کیونکہ ساتھ چلتا یوشع اپنی بہن کی محبت میں اس کے سر پر ہاتھ میں پکڑی ہتھوڑی بھی مار سکتا تھا۔

روم کے باہر پہنچ کر یوشع نے چابی نکالی اور لاک کھولنے لگا۔

"میرا منہ نظر آ رہا ہے یوشع یہاں کیمرے لگے ہیں۔"

سیکھی نے دانت پیستے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جو خود تو ماسک لگائے بہت پر سکون تھا پر اسے پھنسانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

اب تو تم ہونے والے بہنوئی ہو یا ریا سا تھوڑی کرونگا میں تمہارے ساتھ۔۔ اگلے پندرہ منٹ " کیمرے آف رہینگے سارے تم بس لائیو فلم انجوائے کرو میری جگہ زینب کو تصور کرنا وہ بھی بالکل ایسی "ہی ہے۔۔"

ایک آنکھ دباتے وہ ہنستے ہوئے دروازہ کھولنے لگا۔

"تم مجھے ہر وقت زینب سے ڈراتے کیوں رہتے ہو اسکے پیچھے وجہ؟" سیکھی نے عجیب لہجے میں پوچھا۔ یوشع کا دروازہ کھولتا ہاتھ رکا۔

ڈراتا نہیں ہوں آگاہ کرتا ہوں تاکہ اگر وہ کوئی ایسی حرکت کرے بھی تو تم تحمل سے معاملہ دیکھ لو وہ " چھوٹی ہے جذباتی ہے مجھے امید ہے تم اسکا نیچر سمجھ کر اسے محبت سے ڈیل کرو گے اسکی غلطیوں کو "نظر انداز کرو گے۔

دروازے پر چابی لگی چھوڑے وہ مکمل سیکھی کی طرف گھوما۔

تیجی نے حیرت سے پہلے چابی کو دیکھا پھر یوشع کو، وہ اتنے اہم کام کو چھوڑ کر یہاں زینب کو ڈسکس کر رہا تھا۔

اس سے تیجی کے لیے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ زینب اسکے لیے کیا معنی رکھتی ہے وہ اسے زینب سے ڈرا نہیں رہا تھا بلکہ خود ڈرا ہوا تھا کہ تیجی اسکے لیے غلط ثابت نا ہو۔ اسکی فکر سمجھتے تیجی بے ساختہ مسکرایا۔

"اپنی بہن سے زیادہ تمہیں میری فکر نہیں کرنی چاہیے؟"

تیجی کے سوال پر اسکا قہقہہ نکلا یہ تو حقیقت تھی اسے تیجی کی فکر زیادہ کرنی چاہیے تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر ان دونوں نے چہرہ موڑ کر اس سیاہ فام آدمی کو دیکھا جو دروازے کے درمیان کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا گلے ہی لمحے اسنے اپنی جیب سے پھرتی سے ریو الورنکا لنی چاہی جب یوشع نے ہاتھ میں پکڑی ہتھوڑی اسکے سر پر ماری اور اگلے ہی لمحے ایک ہاتھ سے اسکا منہ دبوچتے اسکی چیخ رو کی اور دوسرے ہاتھ سے ریو الورنچھین کے تیجی کی جانب اچھالی۔

دروازہ لاک کرتے تیجی نے پھرتی سے ریو الورن پکڑی۔

ریڑھ کی ہڈی پر ہتھوڑی مارتے یوشع نے اسے زمین پر دھکا دیا۔

ہتھوڑی اتنی شدید ماری گئی تھی کہ ہڈی ٹوٹنے کی آواز باہر تک آئی تھی۔

سیجی نے یوشع کے چہرے کو دیکھا جہاں کچھ وقت پہلے تک خوبصورت مسکراہٹ تھی اور اب وہ کوئی ظالم انسان لگ رہا تھا جسکے چہرے کے تاثرات انتہائی سخت اور سرد تھے۔

"ڈیٹیلز کہاں ہیں"

بال دبوچتے اسکا منہ اوپر کیا جو تکلیف سے کراہ رہا تھا۔

"مجھے۔۔۔ نہیں تم کون۔۔۔ سی ڈ۔۔۔ ڈیٹیلز کا۔۔۔ پوچ۔۔۔ آ۔۔۔ آہ۔۔۔"

بات مکمل ہونے سے پہلے یوشع نے ایک اور بار ہتھوڑی اسکی کمر پر ماری۔

"جلدی بتاؤ ڈیٹیلز کہاں ہیں؟"

دوبارہ پوچھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"مج۔۔۔ ہے۔۔۔ قسم۔۔۔ سے۔۔۔ نہ۔۔۔ میں پتا۔۔۔ تم کیا۔۔۔ آہ۔۔۔ آہ۔۔۔ بتا۔۔۔ بتا رہا۔۔۔"

روتے ہوئے وہ تکلیف سے چلانے لگا۔

"جلدی۔۔۔"

"لیپ۔۔۔ ٹاپ۔۔۔"

بیڈ پر لیپ ٹاپ کی جانب اشارہ کیا۔

"پاسورڈ کیا ہے؟"

اسکے سامنے لیپ ٹاپ آن کر کے رکھا۔

"9...s383...t...hv"

پاسورڈ ڈالتے ہی لیپ ٹاپ آن ہو گیا۔۔

یو ایس بی لگائے یوشع کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر چلنے لگیں۔۔

پانچ منٹ بعد ہونٹوں پر مسکراہٹ نے چھپ دکھلائی۔

لیپ ٹاپ کا سارا ڈیٹا اڑا کر اس نے چار پانچ بار ہتھوڑی سے مارا اور یو ایس بی جیب میں ڈالی۔۔

"اب تمہاری زندگی تو ویسے بھی بیکار ہو چکی ہے۔۔"

اسکی کمر کو دیکھتے یوشع اسکے سامنے گھٹنا ٹکائے بیٹھا۔

"مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ چھو۔۔۔ رُ دو۔۔۔ تمہیں۔۔۔ جو چاہے۔۔۔ ہیے تھ۔۔۔ امل۔۔۔ گیا۔۔۔"

"مجھے تو سکون چاہیے تھا جو تمہارے جیسے ناپاک وجود کا دنیا سے بوجھ ہلکا کر کے ملے گا۔"
 بیڈ سے چادر کھینچ کر اپنے اوپر اوڑھی۔
 مہارت سے جوتے کے تلے سے بلیڈ نکالا۔

اس سے پہلے سامنے لیٹا شخص کچھ سمجھتا بہت جلد اسنے بلیڈ اسکی گردن کی سائیڈ پر جاتی رگ پر پھیر دیا۔
 خون فوارے کی مانند نکلتا یوشع کے اوپر اوڑھی چادر کو داغدار کر گیا۔
 چادر سے ہی ہاتھ صاف کرتے وہ کھڑا ہوا اور یسحی کو اشارہ کرتے کمرے سے باہر نکل گیا۔
 یسحی ریوالور اسکے مردہ وجود پر پھینکتے کمرے سے باہر نکل گیا۔
 کلب سے باہر نکلتے وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"تمہاری ہوائیاں کیوں اڑی ہوئی ہیں۔"

یسج ٹائپ کرتے یوشع نے ہنستے ہوئے اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھا۔

میری ہوائیاں کیوں اڑینگے پر انسان ہوں ایسے قتل دیکھ دل عجیب ہو جاتا ہے۔۔ مجھے تو تم پر حیرت "
 "ہو رہی ہے تمہیں دیکھ بلکل معلوم نہیں ہو رہا کہ تم ابھی ایک انسان کی جان لے کر آرہے ہو۔۔"

یوشع: "انسان کے ساتھ تم ایک پولیس آفیسر بھی ہو۔۔ اور میں ایک انسان نہیں۔۔ انسان نما
"درندے کی جان لے کر آ رہا ہوں۔"

"سچی: "کیا۔۔ کیا تھا اس نے؟"

کچھ دنوں پہلے کراچی سے ملتان جانے والی بس کا بریک فیل ہوا تھا جس کی وجہ سے چھپن لوگ شہید
"ہوئے تھے وہ اسی درندے کے کہنے پر ہوا تھا۔
نفرت سے بتایا۔"

"تو اس نے ایسا کیوں کیا کوئی خاص مقصد؟"

اسنے صرف اپنے لباس کے کہنے پر کروایا۔ بہت لمبا کیس ہے یا پھر کبھی سمجھاؤنگا ابھی تو بس سمجھو
"آخری مراحل چل رہے ہیں اسکے بعد اس انسان کو بھی جہنم نصیب ہوگی انشاء اللہ۔۔
بات مکمل کرتے اسنے فون ملا یا۔"

"آج کا مشن کامیاب رہا امانت میرے پاس ہے۔۔۔ میں یہاں صرف دو منٹ اور روکوں گا۔"
کہتے ہوئے وہ فون کا ٹٹے لگا جب آگے سے کچھ کہے جانے پر رکاماتھے پر بل نمودار ہوا۔

"کون؟"

"زینب؟"

اب کے غصے سے پوچھا۔

زینب کے نام پر سچی متوجہ ہوا۔

"کیا بجواس ہے یہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔"

مشکل سے غصہ ضبط کرتے کہا۔

"اگر تو یہ تمہاری غلط فہمی نکلی تو زمرہ دار تم خود ہو گے۔"

فون کا ٹیٹے یوشع گاڑی سے اترا۔۔

"سب خیریت ہے کیا ہوا؟"

سچی نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تم ایک کام کرو میری گاڑی لے کر گھر جاؤ مجھے ایک اور کام آگیا ہے۔۔"

مسکرا کر کہتے وہ بات ٹال رہا تھا۔ اور اپنے تاثرات چھپانے میں وہ ماہر تھا اسکے باوجود ابھی وہ اپنے تاثرات چھپانے میں ناکام رہا تھا۔

"میں فارغ ہوں ساتھ چلتا ہوں"
"یہی بھی گاڑی سے اترنے لگا۔"

"اسکی ضرورت نہیں ہے یہی تم گھر جاؤ مجھے دیر لگے گی۔"
مجبوراً یہی خاموشی سے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا یہی کی گاڑی آگے بڑھتے ہی وہ جس کلب سے نکلے تھے اس سے تھوڑا دور دوسرے کلب کی طرف بڑھ گیا۔

ڈانس فلور پر وہ ناچ کم اور اپنا بچاؤ زیادہ کر رہی تھی جو بدبو وہاں بیٹھ کر کم آرہی تھی یہاں ہر سمت سے وہی بدبو آرہی تھی اسے اب ابکائی آنے لگی تھی۔
وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ آج کا دن اسکی آزادی کا سب سے یادگار دن رہے گا یہ دن اب اسکے لیے واقع یادگار ہو گیا تھا لیکن بری یادوں میں

"مائشہ اب چلتے ہیں۔۔"

اسنے مائشہ کے قریب جھک کر کہا ہی تھا جب کسی نے بازو سے کھینچ کر پلٹایا۔ اس سے پہلے وہ پکڑنے والے کو دیکھتی منہ پر تھپڑ پڑا۔

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ وہ لڑکھڑا کر نیچے گرمی ایک لمحے کے لیے وہاں موجود تمام لوگ ٹہر گئے سب کو رکتے دیکھ ڈی جے نے میوزک بھی بند کر دیا۔

وہ جس کا سر تھپڑ کی شدت سے گھوم رہا تھا چہرہ اموڑ کر تھپڑ مارنے والے کو دیکھا تو سانس سینے میں ہی اٹک گئی اے سی کی ٹھنڈک ہونے کے باوجود اسکی ہتھیلیوں میں پسینہ آیا اور ماتھے پر بھی ننھی ننھی موندیں نمودار ہوئیں۔

ابھی سب سکتے میں ہی تھے کہ اسنے آگے بڑھتے اسے بازو سے اٹھایا اسکی پکڑ اتنی سخت تھی کہ وہ لب بھیچ گئی۔

ابھی وہ اسے لیے مڑتا ہی جب ایک لڑکا آگے بڑھا اور اسے پیچھے دھکے دیتے زینب کا ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچا اور اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیا زینب کا چہرہ مزید سفید پڑا جیسے جسم میں خون ہی نا ہو یوشع کے ڈر سے اسکے حواس کام نہیں کر رہے تھے۔

"کون ہے تو اور ہمت کیسے ہوئی لڑکی پر ہاتھ اٹھانے کی اکیلا سمجھ رکھا ہے کیا۔؟"

وہ لڑکا اکڑ کر بولا شاید کسی امیر باپ کی اولاد تھا۔

یوشع نے ایک خونخوار نظر زینب پر ڈالی جو بنا بازو کی شرٹ میں اس لڑکے کے بازو میں کھڑی تھی۔

"تو کون ہے؟"

غصے سے پوچھا ساتھ ہی آگے بڑھتے اسکو گریبان سے پکڑ کر کھینچا۔

"بوائے فرینڈ ہوں اسکا تو کون ہے؟"

وہ لڑکا اب بھی اکڑ کر کھڑا تھا ساتھ ہی اسکے چچے اسکے پیچھے کھڑے تھے۔

"بہن ہے میری۔"

غصے سے کہتے یوشع نے ایک زوردار مٹکا اسکی ناک پر مارا وہ اسکے لیے تیار نہیں تھا۔ لڑکھڑا کر نیچے گرا۔ زینب ہوش میں آتے اپنی دوستوں کو دیکھ رہی تھی کہ کہیں سے کسی کے جسم پر سکارف یا ڈوپٹہ مل جائے پر صد افسوس وہاں کسی ایک لڑکی کے جسم پر بھی ڈوپٹہ دوررو مال بھی نہیں تھا۔ اپنی برہنہ بازو پر ہاتھ رکھتے وہ خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

کچھ وقت پہلے وہ جو اپنے کپڑوں سے مطمئن تھی اب دل کر رہا تھا خود کو ختم کر لے۔

اس لڑکے کے ساتھ کھڑے لڑکے یوشع کو مارنے آگے بڑھے ہی تھے جب پیچھے سے کسی نے کارڈ آگے کیا جسے دیکھتے وہ لوگ ٹہر گئے۔

یوشع نے نظریں موڑ کر دیکھا تو یحییٰ کھڑا ان لڑکوں کو غصے سے گھورتے اپنا کارڈ دکھا رہا تھا۔
کمال ضبط سے اسنے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

اسکی بہن اپنے ہونے والے شوہر کے سامنے اپنی عزت گرا چکی تھی۔ یحییٰ کی نظر زینب پر پڑی جو ہاتھ لپیٹے چہرہ نیچے کیے کھڑی تھی۔

اس پر نظر پڑتے ہی اس نے حقارت سے نظر پھیری۔

یوشع پر نظر پڑی تو وہ اسکے ضبط پر داد دیے بنا نارہ سکا۔

اس وقت اسکی کیا حالت تھی یحییٰ سمجھ سکتا تھا۔

اپنی جیکٹ اتارتے اسنے زینب کی جانب بڑھانی چاہی پر اس سے پہلے زینب جیکٹ تھامت یوشع نے درمیان میں روک دیا۔

"یہ ان لڑکیوں کو دی جاتی ہے جو خود کو چھپانا چاہتی ہوں ناکہ اس جیسی لڑکی کو۔"

نفرت سے کہتے اسنے زینب کو دیکھا اور بازو سے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھینچنے لگا۔

زینب کے منہ پر یہ طماچہ تھا اور یہ طماچہ اسے ان دونوں طماچوں سے زیادہ زور سے لگا تھا جو یحییٰ اور یوشع نے مارا تھا۔

"تم یہ گاڑی کی چابی لے لو۔ میں کیب لے لونگا۔"

گاڑی کی چابی یوشع کے ہاتھ میں تھاتے وہ بنا ایک نظر غلط زینب پر ڈالے نکل گیا۔

مت چھپانے کی کوشش کرو اپنا نیم برہنہ جسم۔۔ میں تو محرم ہوں تمہارا مجھ سے کیوں شرم آرہی ہے۔۔ تم جیسی لڑکیوں کو شرم کا ڈھونگ نہیں کرنا چاہیے۔

اسکے بازو پر اپنی انگلیاں گڑاتے اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ زینب کی جان لے لے۔ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر روتی ہوئی زینب کو دھکے دیتے وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

ریش ڈرائیونگ کرتے اسنے زور سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔
زینب خوف سے کھڑکی سے لگی۔

"بھ۔۔"

"ناٹ کا سنگل ورڈ زینب۔۔ ورنہ میں اس گاڑی کو کہیں بھی ٹھوک دوں گا۔"
وہ غصے سے چلایا۔ زینب مزید دروازے سے لگی سسکیاں روکنے لگی۔

اس لمحے اسکا دل زرد پتے کی طرح تھر تھرا رہا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ ہی دیر میں جسم سے جان نکل جائیگی اور روح پرواز کر جائیگی۔
گاڑی گھر کے پورچ میں رکی۔

اب کے زینب کا دل کیا کہ جلد ہی اسکی روح نکل جائے۔ منیرہ اور آہاد کے سامنے ایسے جانا موت سے بدتر تھا۔

اگر وہ ایک لمحے کے لیے پہلے ہی خود کو گھر والوں کے سامنے اس لباس میں تصور کر لیتی تو شاید نا پھنسی۔

"اترو۔۔۔"

زینب کی طرف کر دروازہ کھولتے بنا اسکی جانب دیکھے سختی سے کہا۔

"بھائی۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔"

"میں نے کہا اترو۔۔۔"

اب کے وہ اتنی زور سے چیخا کہ چوکیدار بھی انکی جانب متوجہ ہوا۔ زینب فوراً باہر نکلی

یوشع اسکو بازو سے کھینچتے کمرے میں لایا۔

"یہاں سے باہر مت نکلنا اگر مجھے تمہاری شکل نظر آئی تو مجھے نہیں پتا میں کیا کر بیٹھونگا۔"

دروازہ بند کرتے وہ واپس گھر سے باہر نکل گیا ورنہ اگر گھر میں رہتا تو نجانے غصے میں زینب کے ساتھ کیا کر جاتا۔

کیب میں بیٹھا وہ غائب دماغی سے کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا۔

دل میں کہیں ٹیس سی اٹھی تھی۔

وہ زینب سے چڑتا تھا کیونکہ وہ بدتمیز تھی پر اسے اتنا یقین تھا کہ وہ کردار کی مضبوط لڑکی ہے۔ لیکن آج یوں اسے نیم عریاں لباس میں کسی دوسرے لڑکے کے بازو میں دیکھتے وہ اسکے دل سے مکملی اتر چکی تھی۔ بدتمیز لڑکی کے ساتھ تو وہ پھر بھی خوش رہ سکتا تھا لیکن کمزور کردار کی لڑکی کے ساتھ بالکل نہیں۔

وہ اس بات پر مہر لگا چکا تھا کہ زینب شاہ اسے ڈیزرو نہیں کرتی وہ اسکے معیار سے بالکل نیچے تھی جتنا نیچے جانا سبھی کے بس میں نہیں تھا۔

اسے دکھ تھا اپنی ماں کی معصومیت پر جو زینب کی محبت میں میں اندھی ہو چکی تھیں۔

جاری ہے۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 33

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #

گھڑی میں وقت دیکھتے وہ بیڈ پر بیٹھی یوشع کا انتظار کر رہی تھی شاپنگ سے کچھ دیر پہلے ہی انکی واپسی ہوئی تھی۔

کھانا وہ لوگ باہر سے کھا کر آئے تھے۔ زینب کا دروازہ بھی لاک تھا، آمنہ اور منیرہ تھکن کی وجہ سے جلدی کمروں میں چلے گئے تھے۔

اسے شاپنگ سے واپس آنے کی جلدی تھی کیونکہ اسکا دل یوشع کو دیکھنے کا کر رہا تھا۔

اپنی کیفیت پر وہ خود بھی حیران تھی۔ اسے یوشع کی آج کی بات یاد تھی جب اسنے کہا تھا کہ رات کو باتیں کرینگے اور اب گیارہ بجنے کو آئے تھے وہ گھر بھی نہیں آیا تھا۔

کمرے میں ٹہلتی وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی۔

اپنا تنقیدی معائنہ کرنے لگی۔

پھر کچھ یاد آنے پر الماری سے شاپنگ بیگز نکالے آج میرہ نے خصوصی نئی دھنوں والی شاپنگ اسے کروائی تھی۔

شاپنگ بیگ سے اپنے لیے نیل پالش اور لپ اسٹک نکال کر اسنے بیگ واپس اندر رکھے۔
فحال اسے صرف یہی دو چیزیں لگانا آتی تھیں۔

بہت احتیاط سے اپنے ناخن کو سرخ کرنے کے بعد وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے ہونٹوں پر بھی سرخی لگانے لگی۔

بیس منٹ اپنے آپ پر وقت کرنے کے بعد اسنے بغور خود کو دیکھا۔ اسکو اچانک اپنا آپ خوبصورت لگا بلش کرتے ایک بار پھر وہ باقاعدہ اپنا جائزہ لینے لگی۔

پھر انگلی پر سرخی لگاتے اپنے گالوں پر مسلی۔۔ پھر وہی انگلی آنکھوں کے اوپر مسلی۔۔

"اب ٹھیک ہے۔"

اپنے میک اپ سے مطمئن ہو کر اسنے لپ اسٹک ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

مزید آدھا گھنٹہ گزرا تو اسے بے چینی ہونے لگی۔

کمرے سے باہر نکل کر اسنے ایک نظر زینب کے کمرے پر ڈالی جس کا دروازہ اب بھی بند تھا۔
ایک دم خیال آیا کہ کہیں یوشع پھر بنا بتائے دودن کے لیے تو نہیں چلا گیا۔ دل اداس ہونے لگا۔
اپنی بدلتی حالت سے انجان وہ اپنے خیال جھٹکنے لگی۔

لان میں پودوں کے قریب اداسی سے انکودیکھتے اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی۔
پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے بس سایہ نظر آیا اندر جانے والا شاید بہت جلدی اندر چلا گیا تھا۔
پہلے اسے چور کا گمان گزرا لیکن پھر نظر چوکیدار پر پڑی جو باہوش و حواس تھا۔ پھر یوشع کا خیال گزرتے وہ
خود بھی تیزی سے اندر گئی لیکن خالی کمرہ دیکھ اسے دکھ ہوا۔

پھر اوپر آفس روم کا خیال آتے اسے اپنے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھا دیے۔
اوپر پہنچ کر دیکھا تھا اسکا شک صحیح تھا۔ آفس روم کی لائٹ جل رہی تھی۔

www.urdu novels mania.com

آہستگی سے قدم اٹھاتے وہ دروازے کے سامنے آئی اور کمرے کا دروازہ کھولا۔
سامنے ہی وہ سیاہ ٹی شرٹ اور جینز میں میز پر ہتھیلیاں جمائے کھڑا تھا چہرہ اسکا نیچے جھکا ہوا تھا۔ پی
کیپ فرش پر گری تھی۔

کمرے میں کسی کی آہٹ محسوس کر کے اسنے سختی سے لب دباتے اپنے آنسو روکے۔
آج اسکے بھروسے اور اعتماد کو چوٹ پہنچی تھی وہ بہت ازیت ناک تھی۔

زینب سے صرف اسے انتہائی محبت ہی نہیں بلکہ اعتبار بھی تھا۔ اسکے لیے نظر رکھوانا یا کال میسجز ٹریس کرنا بالکل مشکل نہیں تھا۔ لیکن وہ آج تک ایسی سوچ بھی زہن میں نہیں لایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اسکی بہن اپنی آبرو کی حفاظت کرنا جانتی ہے اسکی چال میں لچک نہیں دیکھی تھی اسنے کبھی۔ پر اب اسکو افسوس تھا زینب پر نہیں اپنے اوپر۔ غصہ بھی اسے زینب سے زیادہ اپنے پر تھا۔ وہ جانتا تھا اسکی بہن شریف ہے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا اسکی صحبت خراب ہے۔ وہ جانتا تھا اسکی بہن عزت کے معاملے میں محتاط ہے پر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ عمر میں تو چھوٹی ہی تھی اس عمر میں انسان بہک سکتا تھا۔

وہ سب جانتا تھا۔

اگر اعتبار کے ساتھ تھوڑی نظر رکھ لیتا اسی کی حفاظت کے لیے تو اس میں کوئی برائی نہیں تھی۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"کیوں آئی ہو یہاں؟"

نورہ کو دروازے پر کھڑا دیکھ غصے سے پوچھا۔

غصے میں وہ اسکی تیاری پر بھی غور نہ کر سکا۔

"وہ م۔۔۔"

"منع کیا تھا نا۔۔ کہ یہاں مت آنا"

اب کہ وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے چلایا۔

"مم۔ می۔۔"

اسے اتنے غصے میں چلاتے دیکھ نویرہ کے لیے اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا۔

"فورا نکلویاں سے۔۔"

انگلی کے اشارے سے غصہ ضبط کرتے کہا۔

وہ گھنٹوں بعد گھر لوٹا تھا اس کے باوجود اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔

"میں نے کہا جاؤ"

اپنی جگہ پر جے دیکھ وہ پھر زور سے بولا۔ اگلے ہی لمحے نویرہ دروازہ کھولتے تیزی سے باہر بھاگی۔

www.urdu novels mania.com

کمرے میں آکر کاؤچ پر بیٹھے وہ رونے لگی۔ جلد ہی اسکی ہچکیاں بندھ گئیں اتنے دنوں اور زینب کی ٹرینگ کا اثر تھا کہ اسے یوشع سے ڈر نہیں لگتا تھا لیکن ابھی اس کا غصہ بھراروپ دیکھ کر ایک بار پھر خوف محسوس ہو رہا تھا۔

روتے روتے معلوم ہی ناہوا کہ کتنا وقت ہو گیا۔

کاؤچ پر بنا تکیے ہی لیٹے وہ اپنی سسکیاں روکنے لگی۔

ڈر کے ساتھ آج کچھ نیا درد بھی محسوس ہوا تھا۔

اپنی ذات کی تذلیل اور نفسی شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

دروازے پر آہٹ محسوس کرتے وہ سانس روکے لیٹ گئی ایسے جیسے سوچکی ہو۔

نویرہ پر چلانے کے بعد آفس روم کا نقشہ مزید بگاڑ کر بھی جب سکون نہیں ملا تو اسے حل نماز نظر آیا۔

وہ جو خود کے سامنے رونے سے کترارہا تھا کہ وہ کمزور نہیں ہے نماز میں ہچکیوں سے رو دیا۔

وہ کمزور تھا وہ اللہ کا کمزور بندہ ہی تھا۔

اپنا غم اللہ کے سامنے بولنے کے لیے جب اسکا دل ہلکہ ہو گیا تو اسے نویرہ کا خیال آیا۔

اپنا دکھتا سر دباتے وہ کمرے میں گیا پہلے نظر بیڈ پر پڑی جو خالی تھا پھر کاؤچ پر جہاں وہ چہرہ ہاتھوں کے

نیچے چھپائے لیٹی تھی اسکو دیکھتے اس محسوس ہوا جیسے وہ سانس بھی نہیں لے رہی تھی اسی سے اسے

یقین ہوا کہ وہ جاگ رہی ہے۔۔ فریش ہو کر واپس آکر وہ بیڈ پر لیٹا کاؤچ پر لیٹی نویرہ پر نظر پڑی وہ ویسے

ہی اسکی طرف پشت کیے لیٹی تھی۔

"بیڈ پر آؤ"

کمرے میں سنجیدہ آواز گونجی۔

نورہ کی سانس اٹکی پر وہ دم سادھے لیٹی رہی۔

"میں دوبارہ نہیں دوہراؤنگا نورہ بیڈ پر آؤ"

اب کے سختی سے کہا۔

نورہ خوف سے فوراً اٹھی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔ درمیان میں تکیے نہیں تھے اسے آج افسوس ہوا تکیے پھینکنے پر اب اتنی ہمت نہیں تھی کہ خود سے تکیے درمیان میں رکھتی۔
بیڈ پر ایک کونے میں سمٹ کر وہ یوشع کی طرف پشت کیے لیٹ گئی۔

کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ یوشع نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا اسکا سر اپنے بازو پر رکھتے بنا کچھ سمجھنے کا موقع دیے اسکا سر اپنے سینے پر ٹکا کر اپنے حصار میں لیے آنکھیں موند گیا۔
وہ دیکھ چکا تھا اسکے ہونٹوں اور گالوں کی سرخی۔

وہ سمجھتا تھا کہ یہ کس لیے ہے۔
www.urdu novels mania.com

خود کو یوشع کے حصار میں پا کر اسکی سانس رک چکی تھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے پیچھے ہٹاتی یا کچھ بول پاتی۔

تیزی سے آنسو نکلنے یوشع کے سینے پر گرنے لگے کپکپاتے ہاتھ اسکے سینے پر ٹکے تھے۔

اپنے آنسو روکنے کی بہت کوشش کی کہ کہیں وہ اس کے آنسوؤں پر بھی غصہ نہ ہو جائے لیکن وہ ایسے لیٹا رہا بنا کسی حُص و حرکت کہ جیسے سو رہا ہو لیکن یہ وہ بھی جانتی تھی کہ وہ جاگ رہا ہے۔

نامحسوس طریقے سے اسکے بالوں پر لب رکھتے وہ اسکے آنسوؤں کی نمی محسوس کرنے لگا۔

کچھ وقت بعد آنسو سسکیوں میں اور پھر سسکیاں ہچکیوں میں بدلنے لگیں۔ محبتوں سے محروم وہ لڑکی اب اسکی محبت کے لیے تڑپنے لگی تھی۔

وہ توجہ چاہتی تھی یوشع کی اسے بھی باقی لڑکیوں کی طرح یہ احساس چاہیے تھا کہ اسکا شوہر اس سے محبت کرتا ہے یہ یقین بھی کہ اسکے علاوہ کوئی اور اسکی جگہ لے کر اسکی زندگی میں نہیں آئیگی شاید یہ اسکی محبت ہی تھی جبے وہ اپنے ڈر کا نام دیتی تھی۔

اسے اب ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ یوشع سوچکا ہے کیونکہ اگر وہ ہوش میں ہوتا تو اب تک اسکی ہچکیوں اور رونے پر کمرے سے نکال چکا ہوتا۔

روتے روتے نجانے کب آنکھ لگی کہ وہ اسکے بازوؤں میں ہی سو گئی۔

اسکی سانسیں دھیمی اور پرسکون محسوس کر کے یوشع نے سر اٹھا کر ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا آنکھیں بند دیکھ سر واپس اپنے سینے سے لگائے وہ خود بھی سکون سے آنکھیں موند گیا۔

رات کس ازیت سے کٹی یہ وہی جانتی تھی۔

دنیا کی پروانا کرنے والی زینب شاہ یوشع کی آنکھوں میں اپنے لیے حقارت اور بے اعتباری دیکھ پوری رات ٹپٹی تھی۔

کتنا مشکل تھا کسی اپنے اور عزیز کی آنکھوں میں نفرت دیکھنا۔

زینب شاہ کو اپنا آپ گہرائیوں میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا جن سے باہر آنا اسے ناممکن لگ رہا تھا۔ اسے ناکل سب کے سامنے اپنے منہ پر پڑنے والے تھپڑ کی پروا تھی نا اپنی دوستوں کے سامنے اپنی انا ٹوٹنے کی نا ہی یچی کی نظروں میں حقارت اور تذلیل کی۔۔۔۔۔ فکر تھی تو صرف اور صرف اپنے بھائی کی نفرت کی۔

ابھی تو اسے منیزہ اور آہاد کی بے رخی بھی دیکھنی تھی یہ سوچ سوچ کر اسکا سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ پوری رات روتے جاگتے صبح اسکا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔ کروٹ بدلنے پر اسے بیڈ کے گدے سے آگ نکلتی محسوس ہوئی۔ ایسا محسوس ہونے لگا جیسے کسی نے جسم تندور کی بھیڑ میں جھونک دیا ہو۔

www.urdu novelsmania.com

دفعاً اسے اپنے ماتھے پر نرم سالمس محسوس ہوا۔ آنکھیں کھولنی چاہیں پر فوراً بند کر گئی۔ یہ لمس منیزہ ہاشم کا تھا اور اسکی آنکھوں میں وہ حقارت اور بے اعتباری اس کی برداشت سے باہر ہوتی۔ آنکھیں کھولنے پر وہی دیکھنے کو نالے اس سے بہتر اسے آنکھیں بند کرنا لگا۔

اپنی سمجھداری، فضول دوستوں اور خواہشات کو لاکھ ملامت کرنے کے باوجود اسکے دل کا بوجھ قائم تھا۔ کچھ وقت بعد اسکے دماغ پر غنودگی طاری ہونے لگی اور دیکھتے دیکھتے وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

آنکھ کھلنے پر اسکی نظر سب سے پہلے اپنے سینے پر بکھرے بالوں پر پڑی پھر نویرہ کے وجود پر جو اس سے چمٹی گہری نیند میں تھی۔

اس وقت وہ جتنے قریب یوشع کے تھی ہوش میں ہوتی تو تصور بھی نا کر پاتی۔

اسکا سر اپنے سینے سے ہٹا کر آہستہ سے تکیے پر رکھا پھر اسکے ہاتھ کو اپنی کمر سے ہٹا کر اسکے پیٹ پر ٹکا کر نویرہ کو بیڈ پر کیا۔

نظر اسکے چہرے پر گئی تو ساری پریشانیاں بھولے وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

کل رات جو بہت محنت سے ہونٹوں پر سرخی سجائی تھی وہ پورے منہ پر گلال پھیلا چکی تھی جیسے بچے

چاکلیٹ کھاتے ہوئے اپنا منہ گندا کرتے ہیں ویسے ہی نویرہ کا منہ سرخی سی گندا ہوا تھا۔

اسکے چہرے سے ہٹ کر یوشع کی نظر اپنے ٹی شرٹ پر گئی اسکی ہلکے آسمانی رنگ کی ٹی شرٹ سینے

کے حصے سے گندی ہو رہی تھی جگہ جگہ سرخی لگی تھی۔

کھنی کے بل لیٹتے وہ نویرہ کو بغور دیکھنے لگا۔

وہ اسکو پہلی بار دیکھتے ہی اپنا دل ہار چکا تھا۔ وہ بہت معصوم تھی شاید اسی لیے نہیں جانتی تھی کہ جس سے اسنے شادی کی ہے وہ بہت شاطر انسان ہے۔ لوگوں کو انکے چہرے کے تاثرات اور گفتگو سے پہچاننے والا بھلا اسے کیسے نا پہچانتا جو ہر وقت اسکے ساتھ رہ رہی تھی۔

اسکی ہوشیاری پر ہنستے یوشع نے نفی میں سر ہلایا اور اسکے ماتھے پر ہلکا سا لبوں سے چھوتے وہ نویرہ پر چادر درست کرتے اٹھ گیا۔

فریش ہو کر کمرے سے باہر آیا تاثرات نارمل رکھنے کے باوجود سختی لیے ہوئے تھے۔
 باہر آنے پر زینب کی طبیعت خرابی کا علم ہوا لیکن کل جو چوٹ زینب نے اسے پہنچائی تھی اسکے بعد اسنے زینب کی طبیعت خرابی کا سن کر کچھ محسوس نہیں کیا تھا۔
 البتہ زینب کے نام پر اسکے تاثرات مزید سخت ہوئے تھے۔۔



"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔"

فون اٹھانے پر روتی ہوئی آواز ابھری۔
 اسکی تکلیف بھری آواز پر مقابل ٹرپ اٹھا۔

"کیا ہوا ہے۔۔ سب ٹھیک۔۔ ہے نا تم۔۔ تم رو کیوں رہی ہو۔۔"

کرسی سے کھڑے ہوتے وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا۔۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے میں۔۔ میں مر جاؤنگی۔"

سکتی ہوئی آواز۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔ مجھے پریشان مت کرو پلیز تم جانتی ہو تمہاری یہ باتیں مجھے تکلیف دیتی ہیں"

میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے ایسا لگتا ہے میں مر جاؤنگی۔"

میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں ہم۔۔۔۔ ہم کہیں دور چلتے ہیں نا۔

"پلیز۔۔۔ یہاں سے بہت دور۔۔۔"

وہ چیخنے کے بعد آخر میں رو پڑی۔

"ہم چلیں گے۔۔۔ بہت جلد چلیں گے۔۔۔ تھوڑا انتظار۔۔۔"

مجھ سے نہیں ہوتا انتظار۔۔۔"

مجھ سے نہیں ہوتا۔

"ہم یہ سب چھوڑ نہیں سکتے کیا؟"

سکی روکتے امید سے پوچھا۔

میں جانتا ہوں یہ تمہارے لیے بہت مشکل تھا۔ میں نے تمہیں اسی لیے منع کیا تھا میں تم سے اسی "

"لیے یہ حقیقت چھپانا چاہتا تھا تاکہ تم سکون سے رہ سکو۔

وہ کرسی پر واپس بیٹھتے آنکھیں بند کر گیا۔۔

میرا سکون صرف تم ہو۔۔ ہم کہیں دور چلتے ہیں نا ان سب چیزوں سے دور چلے جاتے ہیں بہت "

"دور۔۔۔

ایک بار پھر بھگی آواز مقابل کے ضبط آزمانے لگی۔

جاری ہے۔

آج اتنا ہی لکھ سکی۔ کل انشاء اللہ لمبی لکھنے کی کوشش کرونگی۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور دیں لائک کرنا نا بھولیں۔۔

maiijldipostkrtiepireadythilekinnetissuethai 🙄🙄🙄🙄

#جال

قسط۔ نمبر۔ 34#

۔ از عمیمہ۔ مکرم #

میرا سکون صرف تم ہو۔۔ ہم کہیں دور چلتے ہیں نا ان سب چیزوں سے دور چلے جاتے ہیں بہت "

"دور۔۔۔"

ایک بار پھر بھیگی آواز مقابل کے ضبط آزمانے لگی۔

"اچھا میری بات سنو۔"

کھڑے ہوتے اسنے گہری سانس لی۔ اسے فون کی دوسری طرف اپنی متاع جان کو نارمل کرنا تھا۔ اس سے پہلے اسکو خود کو نارمل کرنا ضروری تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"ہمم۔"

"کمرے سے نکلو فوراً۔"

میں نہیں نکلونگی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے وہ سب باہر کھڑے ہیں وہ سب بچے مجھے مار "دینگے۔"

اسکی زہنی کیفیت مزید بگڑ رہی تھی۔

"کون سے بچے۔۔"

آنکھیں میچتے اسنے اپنے بال مٹھی میں دبوچے۔

"وہی جن کے۔۔ ساتھ۔۔ میں نے۔۔ میں نے وہ سب کیا۔۔ انکی۔۔۔ آنکھی۔۔۔"

"سٹاپ اٹ۔۔"

اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے وہ غرایا۔

جواباً وہ لرزتی سسکیاں لینے لگی۔

"میری بات سنو۔۔ کچھ غلط نہیں ہو رہا۔۔ وہ سب مر چکے ہیں۔"

"لیکن وہ مجھے نظر آرہے ہیں۔"

وہ بے بسی سے چیخی۔

مقابل کو اب اپنا وجود سنبھالنا مشکل لگنے لگا۔ کیونکہ جو اس سے دور ٹپ رہی تھی وہ اسے زندگی سے

زیادہ عزیز تھی۔

اسکی یہ کیفیت جب سے تھی جب سے وہ اس سے ملا تھا

جب سے وہ اسکے بزنس میں شامل ہوئی تھی اس سے پہلے سے تھی۔

وہ اپنے ماضی سے ڈرتی کبھی کبھی اس اندھیرے ماضی کی مسافر بن جاتی تھی۔

لیکن ایسی حالت اسکی مہینوں میں ہوتی تھی اور یہ اتفاق تھا یا اسکی خوش قسمتی کے جب بھی اسکی وہ

حالت ہوتی تھی وہ اسکے پاس ہوتا تھا۔

لیکن جب سے وہ اسکے بزنس میں شامل ہوئی تھی یہ اسکا تیسرا دور تھا۔ لیکن اب جو کیفیت وہ بتا رہی

تھی اسکے لیے خطرناک تھی۔

"میری جان میری بات سن رہی ہونا۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ جلدی سے کمرے سے باہر نکلو۔۔"

"اگ۔۔ اگر۔۔ وہ باہر ہوئے۔۔ تو؟"

کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتے وہ خوف سے پوچھنے لگی۔

مقابل کی گرفت اپنے بالوں پر مضبوط ہوئی۔

اسے اب یہ کھیل جلد سے جلد ختم کرنا تھا وہ اسے لے جانا چاہتا تھا یہاں سے دور اتنی دور کے وہاں ان

دونوں کے سوا کوئی نا ہو جہاں وہ اسکے سارے اندھیروں میں اپنی محبت کے دیے جلا کر اسکا حال اور

مستقبل روشن کر دے۔

جہاں یہ مجبوری اور مصلحت کے فاصلے نا ہوں۔

نہیں ہیں وہ باہر۔۔ میں سی سی ٹی وی میں دیکھ رہا ہوں میری جان کوئی نہیں ہے۔۔ جلدی میری "بات بھی نہیں مانگی میری گڑیا؟

پیارے پچکار تے وہ اسے سنبھالنے لگا۔

"مم۔۔ مان رہی ہو۔۔ں"

آنسو پوچھتے وہ کھڑی ہوئی۔

بلکل آہستگی سے قدم اٹھاتی وہ دروازے کی سمت بڑھی۔

دھڑکن کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اسے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"کھولو دروازہ۔۔"

فون سے سنجیدہ آواز اسکے کانوں میں گونجی۔

"لیکن۔۔۔"

"لیکن کچھ نہیں کھولو دروازہ۔ میں دیکھ رہا ہوں کچھ نہیں ہے وہاں۔"

اسکے جھوٹ پر بھی وہ اتنا تحفظ محسوس کرتی تھی کہ اسنے دروازہ کھول دیا۔

اور باہر واقعی کوئی نہیں تھا اسکے دل کی دھڑکن نارمل ہوئی۔

"اب باہر نکلو کمرے سے۔۔"

اسکی بات مانتی وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔

"فریج میں سے پانی کی بوتل نکالو۔۔"

اسکے حکم کی تکمیل کرتے اسنے پانی کی بوتل نکالی۔

"اب گھر کی چابیاں اٹھاؤ۔۔"

"گھر لاک کر کے باہر نکلو۔۔"

اسکا حکم مانتی وہ گھر سے باہر نکلی دروازہ لاک کیا۔

اتنی دیر میں اسکی کیفیت کچھ بہتر ہوئی۔۔

"پانی پیو جلدی سے۔۔"

"اب گہری سانس لیتی بلاک بی کے سامنے پارک میڈواک کر کے جاؤ"

"پارک آگیا۔"

پانچ منٹ بعد وہ پارک کے اندر داخل ہوئی۔

"اب سکون سے سانس لو واک کرو اور مجھ سے باتیں کرو۔"

دس سے پندرہ منٹ اس سے بات کرنے کے بعد جب وہ نارمل ہو گئی تو اسنے پیار سے سمجھاتے فون کاٹ دیا۔

پر اب اسے جو بھی کرنا تھا جلد از جلد کرنا تھا لیکن جب سے بات میڈیا تک پہنچی تھی اور انکے پیچھے اسپیشل ٹیم کام کر رہی تھی جسکا حصہ ہونے کے باوجود وہ اپنی کوئی خاص مدد نہیں کر پارہا تھا۔ پولیس اسے لفٹ ٹائم دے رہی تھی دونوں طرف کور کرتے وہ حقیقتاً خود کو کسی گیم کے آخری لیول پر محسوس کر رہا تھا جو پچھلی تمام لیولز سے زیادہ مشکل تھی۔

"یوشع۔"

وہ کمرے میں فائل کھولے بیٹھے اہم نقاط پر غور کر رہا تھا جب حورین نے اسے یوشع کے آنے کا بتایا۔

وہ چونکا زینب کو کلب میں ایک ہفتے پہلے دیکھا تھا۔
یوشع سے بھی وہ اسکی آخری ملاقات تھی۔
اسکے بعد دو تین دن تک وہ ڈسٹرب رہا تھا اسنے حورین کو اس شادی سے منع کرنے کی بہت کوشش
کی لیکن اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیسے منع کرے۔
وہ چاہ کر بھی حورین کو حقیقت سے آگاہ نہیں کر پایا تھا شاید یہ مفیزہ اور آھا دکا لحاظ تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔ کیسے ہو؟"

یوشع ہاتھ ملاتے بمشکل مسکرایا۔

"و علیکم السلام۔۔ میں ٹھیک تم کیسے ہو؟"

وہ یوشع کو بغور دیکھ رہا تھا

اسے ایسا لگا جیسے یوشع نظریں چرا رہا تھا۔

جن بھائیوں کی بہن زینب جیسی غلطیاں کرتی ہوں شاید وہ ایسے ہی نظریں چراتے ہیں۔
اس خیال پر وہ افسوس سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

"میں بھی ٹھیک۔ تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔"

بنا کسی تہید کہ یوشع نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

"اندر آؤ"

وہ یوشع کے منع کرنے پر اسکو لیے لان میں لگی کرسیوں پر بیٹھ گیا۔

"میں گھما پھرا کر بات نہیں کرونگا" یحییٰ اور شاید تم بھی میری ضروری بات کا اندازہ لگا سکتے ہو"

"!موضوع گفتگو زینب کی ذات ہے۔۔۔"

وہ پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا سمجھنا مشکل تھا۔

"!صحیح۔۔ ایک مہینہ ہے تم دونوں کی۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رکا پھر یحییٰ کے چہرے کو بغور دیکھا۔

وہ سپاٹ چہرہ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ نجانے کیوں یوشع کے دل پر بوجھ سا پڑا نجانے سامنے بیٹھا وہ شخص جس سے اسکی بہن منسوب تھی نجانے اسکی غلطی پر کیا فیصلہ کیے بیٹھا تھا۔

"کھل کر بات کرو یوشع۔۔۔"

اسکی مشکل یحییٰ نے آسان کی۔

میں جانتا ہوں جو تم نے دیکھا اسکے بعد کوئی بھی غیرت مند لڑکا نہیں چاہیگا کہ ایسی لڑکی سے اسکی "اشادی ہو جو کسی دوسرے لڑکے۔۔۔"

یہ کہنا بھی اسکے لیے خون کا گھونٹ پینے کے برابر تھا۔

وہ ضبط سے لب بھیج گیا

سیکھی نے بھی مٹھی بند کر کے ضبط کیا۔

وہ بہت مختلف ہے سیکھی باقی ساری لڑکیوں سے۔ میں نے جو دیکھا اسکے بعد بھی میں اتنا یقین رکھتا ہوں کہ اسکے کردار کی گواہی دے سکتا ہوں۔ اسکا کردار صاف ہے۔ اس لڑکے سے اسکا کوئی تعلق نہیں تھا

"لیکن اسکی غلطی چھوٹی نہیں تھی شاید اسی لیے آج میں اسکے کردار کی وضاحت دے رہا ہوں۔

وہ ٹھہرا سیکھی بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ یہ زینب کی محبت ہی تھی کہ اسے بے حیاء لباس میں دیکھنے کے باوجود وہ یقین سے اسکی پاکیزگی کی گواہی دے رہا تھا۔

زینب۔۔۔ میری بہن ہے اور مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے اب بھی۔۔۔"

لیکن اسکے کردار کی گواہی میں نے ہرگز اسلیے نہیں دی کیونکہ وہ میری بہن ہے۔

وہ نادان ہے ہوشیار ہے پر سمجھدار نہیں ہے۔ وہ خود کو بہت میچور سمجھتی ہے کیونکہ گھر میں سب اسکی سنتے ہیں اسکی چلتی ہے وہ ڈومینٹنگ ہے لیکن ہے تو گھر کی شیر میں اور ڈیڈ اس سے جان بوجھ کر "یوقوف بننے ہیں۔"

وہ رکا۔ یچی کو ایک نظر دیکھا جو اسے ہی خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔
یچی کے لیے سمجھنا مشکل ہو رہا تھا کہ یوشع کا مدعا کیا ہے۔

زینب مجھ پر بوجھ نہیں ہے میری ہر چلتی سانس کے ساتھ اسکی فکر میرے لیے بڑھ جاتی ہے۔"

اب کے وہ یچی کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

میں چاہتا ہوں کہ زینب کی شادی تم سے ہو کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم میں وہ حس ہے کہ تم ایسے ہی اسے محبت سے رکھ سکو جیسے میں اور ڈیڈ رکھتے ہیں۔

"لیکن میں تم سے جانا چاہتا ہوں کہ کیا تم اب بھی اس سے شادی۔۔۔ کرو گے؟
وہ بولا تو یچی خاموشی سے اسے دیکھنے لگا اب وہ اسکے مقصد کو سمجھا تھا۔

وہ یہاں زینب اور اسکے رشتے سے ڈر کر آیا تھا۔ ایک مہینے بعد شادی تھی اگر وہ رشتے سے انکار کرتا تو بدنامی ہوتی یہ ڈریوش کو یہاں کھینچ لایا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ اسے زینب کے کردار کی وضاحت دے رہا تھا۔

میں جانتا ہوں زینب کی غلطی ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اسکی غلطی بڑی ہے۔ لیکن اتنی بڑی نہیں کہ "میں اسے زبردستی کے رشتے کی بھیٹ چڑھا دوں۔"

میں لوگوں کی باتوں سے زیادہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ ایک ان چاہا ہمسفر بن کر زندگی گزارے۔ میں نے زینب کو چمن کے انمول پھول کی طرح رکھا ہے اسکا بے مول ہونا مجھ سے برداشت نہیں ہوگا میں زینب کے تم سے شادی کے تمام اختلاف سے آگاہ تھا لیکن وہ اعتراضات میری نظر میں بے معنی تھے لیکن اب تمہارا اعتراض بہت معنی رکھا ہے اگر تم اس رشتے پر اب بھی راضی ہو اور پورے فرائض اور عزت کے ساتھ نبھانے کا ارادہ رکھتے ہو تو بہت اچھا ہے۔ اگر تم راضی نہیں ہو اور اب تم نہیں چاہتے زینب سے شادی تو مجھے بتا دینا میں منع کر دوں گا کیونکہ تمہارے پاس جو منع کی "وجہ ہوگی میں نہیں چاہتا کہ تم کسی کے سامنے کویہ میری درخواست ہے۔"

تجی ضبط کرتے خاموش رہا اسے امید نہیں تھی کہ وہ یہاں بھی زینب کی فکر میں آیا تھا۔ اسکی عزت اسکی خوشی، اسکی زندگی کی فکر میں آیا تھا۔

وہ اب بھی یہاں زینب کی محبت میں آیا تھا۔

خود غرض ہی تو تھا وہ بھی زینب شاہ کی طرح۔

وہ زبان سے کہہ نہیں رہا تھا پر انداز وہی تھا جو زینب شاہ کا تھا دنیا جائے جہنم میں۔۔

لیکن ایک چیز جو سبکی نے بغور دیکھی تھی وہ اسکا لہجہ تھا جو سنجیدہ ہونے کے باوجود جھجھک اور دکھ لیے ہوئے تھا۔

یہ سوچتے اسکی مٹھیاں ڈھیلیں پڑیں کہ وہ زینب کے کردار کی وضاحت دے چکا تھا اور یقیناً یہ ایک بھائی کے لیے آسان نہیں تھا کہ وہ بہن کے کردار کی گواہی دیتا۔۔

"حمنہ - حمنہ"

گاڑی ڈرائیو کرتے اسنے حمنہ کو پکارا جو سیٹ سے سرٹکائے گہری نیند میں جا چکی تھی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

تمہیں پتا تو ہوگا۔"

کہ میرے دل میں کیا ہے۔

"تمہیں ہے جب سے چاہا ہواؤں میں اڑتا ہوں۔

میوزک کی آواز تیز کرتے اسنے اتنی تیز کردی کے حمنہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

"یہ کیا ہے؟"

غصے سے زوہیب کو دیکھتے اسنے تقریباً مارتے ہوئے میوزک بند کیا۔

"کیا ہے؟"

وہ معصوم بننے چونکا۔

"زیادہ معصوم مت بنیں زوہیب میں۔۔۔"

ابھی اسکا جملہ بھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ گاڑی میں رنگ ٹون گونجی۔ چونکہ فون گاڑی کے میوزک سسٹم سے کنیکٹ تھا اسلیے زوہیب کے کال ریسپونڈ کرتے ہی گاڑی میں عباس کی آواز گونجی۔

"جی سر؟"

حسنہ کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

"زوہیب تم ابھی کہاں ہو؟"

اجلت میں پوچھا۔

"میں باہر ہوں کام سے خیریت؟"

"ارجنٹ گھر پر پہنچو میٹنگ رکھی ہے ضروری۔۔۔"

عباس کی آواز پر حمنہ نے خاموشی سے زوہیب کو دیکھا پھر غصے سے رخ موڑ گئی۔

"سمر ارجنٹ نہیں آسکتا کوش۔۔۔"

"کوشش نہیں زوہیب تمہیں لازم پہنچا ہے ہم اپنے ٹارگیٹ کہ بہت قریب پہنچ چکے ہے زرا سی "دیری ہمارے لیے مشکل پیدا کر سکتی ہے۔۔۔"

زوہیب نے لب بھیختے ایک نظر رخ موڑے بیٹھی حمنہ کو دیکھا پھر گویا ہوا۔۔۔

"سمر میں ابھی دور ہوں میں پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن مجھے پھر بھی تین گھنٹے لگینگے۔۔۔"

زوہیب کی بات پر عباس چونکا۔

"تم اتنا کتنا دور ہو زوہیب کہ تمہیں پہنچنے میں تین گھنٹے لگ جائینگے۔۔۔؟"

عباس کا لہجہ جھٹتا ہوا تھا۔

زوہیب نے غصے سے بھوئیں بھیخیں۔

"سمر پرسنل کام سے آیا تھا۔"

لہجہ کو بمشکل نارمل رکھا لیکن الفاظ چھتے ہوئے تھے۔

"تین گھنٹے بعد تم یہاں ملو مجھے۔۔"

کتے ساتھ کھٹاک سے فون کاٹ دیا۔ زوہیب نے حمزہ کی جانب دیکھا جو غصے سے رخ موڑے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"حمزہ۔۔۔"

"جائیں زوہیب آپ کا جانا زیادہ ضروری ہے۔۔"

بے لچک لہجے میں کہا۔

"!حمزہ تم میرے ساتھ کیوں نہیں چلیتی یار۔۔ اس طرح ہ۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

میں اس موضوع پر بحث نہیں چاہتی زوہیب۔۔ آپ پر میں نے کوئی الزام نہیں رکھا نا ہی کچھ کہا اسلیے

"آپ بھی مجھ سے بحث مت کریں۔۔۔"

ٹکاسا جواب دیتی وہ رخ واپس پھیر گئی۔ زوہیب کو بھی خاموش رہنا بہتر لگا کیونکہ ابھی وہاں جوانن کرنا زیادہ ضروری تھا حمزہ کو تو وہ بعد میں منالیتا۔

جاری ہے۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

beautiful poster by @ZamalFatima 🔥

#جال

#قسط۔ نمبر۔ 35

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #

زینب گھر کے لان میں ٹہل رہی تھی۔ گھر میں سب شاپنگ پر گئے تھے شادی میں کم وقت باقی تھا۔ اسے شادی کی فکر تھی دن قریب آرہے تھے اور اسے مزید سے بات نہیں کی تھی۔ وہ یحییٰ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی پر اس سے بڑی پریشانی ابھی اسے یوشع کی ناراضگی کی تھی وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی پر اسے موقع نہیں مل رہا تھا۔ اگر یوشع گھر میں سب کو بتا دیتا غصہ کرتا چلاتا یا مارتا تو ممکن تھا اسکا ملال کم ہو جاتا اور دل پر سے بوجھ اتر جاتا لیکن اس دن اسے کمرے میں بند کر کے جانے کے بعد اسے زینب کو مڑ کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

ناہی اس نے گھر میں کسی کو بتایا تھا۔ اسکی خاموشی اسکا نظر انداز کرنا زینب کے لیے زیادہ بڑی سزا ثابت ہوا تھا۔

وہ لان میں ٹہل ہی رہی تھی جب پورچ میں گاڑی رکی۔

اسنے مڑ کر دیکھا یوشع گاڑی سے اتر کر لمحے میں اندر چلا گیا۔

وہ خاموشی سے خالی پورچ کو دیکھنے لگی کہاں تو وہ اسے زچ کر کے اسکا خون جلا دیتا تھا اور اب تو منہ ایسا موڑا تھا کہ زینب کی موجودگی اسکے لیے بے معنی تھی۔ خود کی ذات کی اتنی نفی دیکھ اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

ہمت کر کے اسنے اپنے قدم اندر کے جانب بڑھائے۔

یوشع کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر اسنے آنسو صاف کیے اور خود پر ضبط کرتے دروازے پر دستک دی۔ یہ اسکی پہلی دستک تھی اس سے پہلے وہ دھڑلے سے یوشع کے کمرے میں گھسیتی تھی۔

دستک پر بیڈ پر بیٹھے یوشع نے دروازے کی جانب دیکھا۔

چہرے پر سرد تاثرات ابھرے گھر میں کوئی نہیں تھا اور دروازے پر دستک دینے والے کا اندازہ

اسے تھا۔

"جاؤ یہاں سے"

بناکسی لحاظ کے سخت آواز میں کہا۔ زینب لب بھیج گئی۔

قدم واپس پلٹنے کو تھے پر یہ موقع مشکل سے ملا تھا۔

خود کو مضبوط کرتے وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

"میں نے کہا تھا جاؤ۔"

دانت پیستے یوشع نے غصے سے کہا۔

"بھائی۔۔۔"

"اپنے منہ سے مجھے بھائی مت کہنا میں ایک بے حیا لڑکی کا بھائی نہیں ہو سکتا۔"

"ایسا مت کہیں پلیز مجھ سے غلط۔۔۔"

"جان بوجھ کر جو کی جائے وہ غلطی نہیں ہوتی زینب۔۔۔"

زینب کے روبرو کھڑے ہوتے وہ انتہائی سرد نظروں سے اسے گھورنے لگا۔

"میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔۔۔"

اپنی صفائی پیش کی۔

"کلب تمہیں تمہاری دوستیں گن پوائنٹ پر لے کر گئی تھیں؟"
اسکے سوال پر زینب نے صرف نم پلکیں اٹھاتے اسے دیکھا۔

"اگر گن پوائنٹ پر بھی لے کر جا رہی تھیں تو میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ زینب شاہ مرنا پسند"
"کر سکتی ہے پر اپنی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں۔
زینب شرمندگی سے نظریں جھکا کر آنسو پینے لگی۔

"اپنے جسم کو شوپیس کی طرح سجا کر پیش کرنے سے کیا حاصل کر کے آئی ہو؟"
سوال تھا یا تیر جو زینب شاہ کے دل اور کردار کو زخمی کر گیا تھا۔

"میں بتاؤ کیا حاصل کر کے آئی ہو؟"
تھوڑی سے اسکا چہرہ اونچا کر کے وہ استہزایہ مسکرایا۔
www.urdu novels mania.com

"اپنے وجود پر غلیظ لمس، غلیظ نظریں اور غلیظ القابات حاصل کر کے آئی ہو؟"

"بھائی۔۔۔"

بے بسی سے وہ پکار بیٹھی۔

وہ ہوشیار لڑکی درحقیقت، حقیقت سننے کی عادی نہیں تھی۔

جو چیز حاصل کر چکی ہو اسے سننے میں کیوں برا لگ رہا ہے؟
تمہیں پتا ہے جب تمہاری جیسی لڑکیوں کو ایسے بے باک لباس میں ایسی جگہ دیکھا جاتا ہے تو کیا کہا جاتا ہے۔

افسوس کیا مال ہے۔

کیا آئیٹم ہے ایک بار ہاتھ لگ جائے۔
"اریشتم۔۔۔۔"



"خدا کے لیے بھائی۔"

جب کانوں میں اور سننے کی سکت نارہی تو وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی ہچکیوں سے رودی وہیں اپنے منہ سے اپنی بہن کے لیے ایسے الفاظ ادا کرتے یوشع کی اپنی آنکھیں برسے کوتیار تھیں۔ یہی جملے یا اس سے بھی غلیظ جملے نجانے اور کتنے لوگوں نے اسکو دیکھ کر کہے ہونگے۔ یہ سوچ ہی اسے نوچ رہی تھی۔

"تم اپنے ساتھ تحفے میں ہمیں بھی بہت کچھ دے چکی ہو زینب۔۔۔"

آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا۔

زینب نے نظر اٹھا کر روتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ وہ رو رہا تھا۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ یہ تھا کہ وہ اسکی وجہ سے رو رہا تھا۔ آنسو پونچھنے والے کو روتے دیکھنا کتنا اذیت ناک تھا زینب کو اب اندازہ ہوا تھا۔

مجھے تم تحفے میں بے اعتباری دے چکی ہو۔"
مجھے یہ احساس دے چکی ہو کہ بہنیں بھروسے کے قابل نہیں ہوتیں۔
"تم نے ثابت کر دیا کہ میں ایک بے غیرت بھا۔۔۔"

"خدا کے لیے بھائی۔"
بلند آواز میں چیختی وہ یوشع کے سینے سے لگی گئی۔
یوشع نے اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ اسے مضبوطی سے پکڑے کھڑی رہی۔

"ہٹو پیچھے۔۔۔"

"آپکو جو سزا دینی ہیں دے دیں پر پلیزیوں مت کریں۔۔۔ پلیزی ایسا مت کریں۔"
یوشع کے سینے سے لگی وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"یوشع: "سزا تو تم مجھے دے چکی ہو تمہارا بھائی ہونے کی۔۔"

"زینب: "نہیں بھائی۔۔"

"تم پر اعتبار کرنے کی۔"

وہ پھر بولا اس بار اسکی آواز رندھی ہوئی تھی۔

"تم سے محبت کرنے کی۔۔"

"بھائی معاف کر دیں۔ پلیز۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔ معاف کر دیں۔۔"

www.urdu novelsmania.com

"نہیں کر سکتا معاف میں۔ پیچھے ہٹو جاویہاں سے۔۔"

یوشع نے جھنجھلاتے اسے پیچھے کرنا چاہا پر وہ ہاتھ اسکے گرد اور مضبوطی سے پکڑ گئی۔

"آپکو جو سزا دینی ہے دے دیں پر اس طرح مت کریں پلیز۔۔ معاف کر دیں بھائی۔۔"

"ٹھیک ہے میری ایک شرط ہے اگر مان جاتی ہو تو معاف کر دوں گا۔"

اسکے رضامند ہونے پر زینب اس سے الگ ہوئی اور فوراً چہرہ صاف کیا۔

"جی بولیں میں آپ کی شرط مانوں گی۔"

وہ مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی پر یوشع کی اگلی بات اسکے گرد سنائے بکھیر گئی۔

ویسے تو کوئی بھی ہو تو انکار ہی کریگا اور ممکن ہے جو سب یحییٰ نے دیکھا ہے اسکے بعد وہ بھی انکار ہی "کرے۔ لیکن اگر وہ ہاں کرتا ہے تو تمہاری طرف سے کسی طرح کا انکار نہیں ہونا چاہیے۔"

"لیکن میں یحییٰ سے شا۔۔۔ ادی نہیں کرنا چاہتی۔"

زینب نے نفی میں سر ہلاتے بتایا۔

یہ سزا اسکے لیے بہت بڑی تھی۔

میں نے تمہاری خوشی نہیں پوچھی۔ سزا بتائی ہے۔ اگر پوری کر سکتی ہو ٹھیک ورنہ دوبارہ معافی

"طلب مت کرنا۔"

سر دلجے میں کہتے وہ رخ موڑ گیا۔

ایک بار پھر زینب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

آنسو پونچھتے وہ کمرے سے نکل گئی۔ اسکے جانے کے بعد یوشع نے نم آنکھوں سے دروازے کو دیکھا پھر کاؤچ پر گر گیا۔

"میں نے تمہیں منع کیا تھا پھر تم واپس کیسے ان سب میں شامل ہو سکتی ہو۔" بمشکل خود کو چلانے سے بعض رکھے وہ غصے سے بولا۔
وہ اسکی محبت کا یونہی فائدہ اٹھاتی تھی۔

"تم مجھ پر غصہ کر رہے ہو؟" جو اباً ناراضگی سے پوچھا

"ہاں کر رہا ہوں۔۔ تمہیں میں نے منع کیا تھا نا" وہ غرایا۔

"میں اب ٹھیک ہوں۔۔"

اسکو حقیقتاً غصے میں دیکھ وہ ممنائی۔

"تو تم یہ چاہتی ہو کہ میں تمہاری طبیعت خراب ہونے کا انتظار کروں؟ رحم کھاؤ مجھ پر یار۔۔ میں یہاں
"دیکھوں یا وہاں دیکھوں تمہاری فکر سے میں یہاں کام پر فوکس نہیں کر پاؤنگا
وہ جھنجھلایا۔

"میری طرف سے بے فکر ہو پرامس اب میری طبیعت خراب نہیں ہوگی۔"
وہ اسے منانے لگی۔

نہیں تو نہیں تم آرام کرو یہ سب کام مجھ پر چھوڑ دو اپنی طرف سے مجھے بے فکر کر دو باقی میں سنبھال
"لونگا۔"

"اگر میں ساتھ رہی تو ہم سب کچھ بہت جلد کر لینگے۔"
اسے قائل کرنا چاہا۔

"مجھے جلدی نہیں ہے تم دو رہو ان سب سے۔۔"

اب کے وہ دوبارہ غصے سے بولا۔

"لیکن میں تمہارا ساتھ دینا چاہتی ہوں"
وہ بھی ضدی ہوئی۔

"تم سمجھ کیوں نہیں رہی یار۔"

سر پر ہاتھ پھیرتے وہ گہری سانس لیتے خود پر ضبط کرنے لگا۔ ویسے بھی اسے اپنی جیت کا کوئی ممکن راستہ نظر نہیں آ رہا تھا اس پر تضاد اسکی فکر۔۔۔

"تم جانتی ہونا اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں مر جاؤنگا"
بے بسی سے کہا۔

وہ کہاں اس پر زبردستی کر سکتا تھا۔

میں جانتی ہوں اور تم بھی جانتے ہو میں اپنی حفاظت بھی صرف اسی لیے کرتی ہوں کیونکہ تمہاری جان
"میری جان سے جڑی ہے۔"

سجیدگی سے اسنے اس انداز میں کہا کہ پریشانی میں بھی اسکے چہرے پر ان دیکھی خوشی بکھر گئی۔
زندگی کا تصور ہی جس کے ساتھ تھا وہ بھی اسے ہی اپنی زندگی تصور کرتی تھی۔

رات کے کھانے پر سب کھانا کھاتے شادی کی تیاریاں ڈسکس کر رہے تھے آج منیزہ کی زبردستی پر زینب بھی سب کے ساتھ موجود تھی لیکن یہ یوشع جانتا تھا کہ وہ اسکی معافی کی وجہ سے باہر آئی ہے۔ جبکہ زینب کی خاموشی کا مطلب وہاں سب ہی اسکی شادی اخذ کر رہے تھے۔

یوشع کی نظر نویرہ پر گئی وہ بغور اسے دیکھنے لگا۔

اس رات کے بعد جب وہ اسکے پہلو میں روتی ہوئی سوئی تھی اسکے بعد یوشع اسکے قریب نہیں گیا تھا نا ہی اس سے بات کی تھی۔ وجہ یہ بھی تھی کہ اس دن کے بعد سے نویرہ اس سے دور دور رہی تھی۔ لیکن آج کچھ بدلا ہوا تھا۔ وہ تیار تیار تھی۔

یوشع اسکا جائزہ لینے لگا یوں بھی اسے جی بھر کر دیکھنا اسکا شرعی حق تھا۔

سر می رنگ کی قمیض پر سیاہ شلوار اور سیاہ ڈوپٹہ ہی کندھوں پر پھیلانے بالوں کی ڈھیلی پونی بنائے کندھے پر ایک طرف ڈالی تھی۔

ہونٹوں پر گلابی رنگ تھوڑا گہرا لگا تھا۔ آنکھوں کے دوڑوں کو کاجل سے سیاہ کیے وہ یوشع کو ملکہ لگی۔ اپنے دل کی ریاست کی ملکہ۔

"اتنا بے شرم تو میں بھی نہیں تھا۔"

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جب کسی نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی وہ چونک کر پیچھے ہوا۔

آہا دجوا اسکی طرف جھکا تھا سیدھا ہوا اور تاسف سے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

انداز صاف کہہ رہا تھا کہ زیادہ نہیں بس تھوڑی شرم کا مظاہرہ کر لو۔

کھانے کے بعد روز کی طرح وہ لوگ ساتھ بیٹھے لیکن تھکن کی وجہ سے جلدی اپنے کمروں میں چلے گئے۔

"م۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے۔۔۔"

یوشع لیپ ٹاپ سے ہینڈ فرمی کنیکٹ کیے ماتھے پر بل ڈالے اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔

نویرہ اسکے پاس آکر ہاتھ مروڑتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

www.urdu novels mania.com

"کیا؟"

کانوں سے ہینڈ فرمی نکال کر اسنے سوالیہ نظروں سے نویرہ کو دیکھا جوا بھجی اور پریشان کھڑی تھی۔

"مجھے بات کرنی ہے۔۔۔"

بناٹکے کہا۔ اسے دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا کہ وہ بہت تیاری کے ساتھ آئی ہے۔ اس نے یہ جملہ ایسے

ادا کیا تھا جیسے سبق یاد کر کے سنایا ہو۔

یوشع نے نچلاب دباتے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم بیٹھو میں کچھ ضروری کام کر لوں پھر بات کرتا ہوں"
بیڈ کی طرف اشارہ کرتے اسنے واپس بینڈ فری لگالی۔
نویرہ بھی بیڈ پر بیٹھ کر اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

یوشع کے فارغ ہونے کے انتظار میں اسے جمائیاں آنے لگیں۔
گھڑی میں وقت دیکھا تو اسے غصہ آیا اسے انتظار کرتے گھنٹہ ہونے والا تھا۔
اسنے پھر سے یوشع کو پکارا۔

"مجھے بات کرنی ہے۔۔۔"
جواباً یوشع نے اسے دیکھا یعنی وہ اسکی آواز سن چکا تھا پھر نظر انداز کیے واپس کام میں لگ گیا۔
اسکا انداز نویرہ کو بہت چھجا۔

پر آج نمیزہ نے اسے سمجھایا تھا کہ پہل کرنے میں کوئی برائی نہیں نا ہی اپنی انا مارنے میں۔
ضبط کرتی وہ بیٹھی رہی پانچ منٹ بعد کانوں سے بینڈ فری نکال کر یوشع نے لیپ ٹاپ بند کیا پھر کھڑے
ہوا لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور نویرہ کے سامنے بیٹھ کر سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"کس سے بات کر رہے ہیں؟"

اپنے پیچھے سے سمیرا کی آواز سن کر عباس فوراً پیچھے پلٹا۔

کان سے فون ہٹا کر فون کاٹا اور جیب میں ڈالتے گہری سانس لی۔

سمیرا کو دیکھا جو ملامت بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے اس کا رویہ بھی بدل گیا تھا وہ حد درجہ اسکے ساتھ روڈ ہونے لگی تھی۔

"کام کی کال تھی سمیرا۔"

"کوئی لڑکی سے کیا کام تھا آپکو؟"

سینے پر ہاتھ باندھتے غصے سے پوچھا۔ اسکے الفاظ کے ساتھ نظریں بھی ملامت کر رہی تھیں۔

www.urdu novelsmania.com

"ٹیم کی ہی لیڈی تھی سمیرا تم مجھ پر شک کر رہی ہو؟"

ماتھے پر بل ڈالے کہتا وہ سمیرا کے روبرو آیا۔

میں نے آپ سے محبت کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برقی عباس۔۔۔ یقین کریں محبت میں شراکت " برداشت نہیں کر سکتی میں۔۔۔

آنکھوں سے آنسو گرنے لگے جو عباس کو بے چین کر گئے۔

"تمہاری محبت تمہاری ہے میں تمہاری محبت میں شراکت نہیں کرتا" سنجیدگی سے کہا۔

"آپ کی ہر قسم کی محبت صرف میرے لیے ہونی چاہیے عباس"

"کیا ہو گیا ہے سمیرا ایسے کیوں بیہو کر رہی ہو یار۔"

وہ جھنجھلایا۔

www.urdu novelsmania.com

یہ تو میں جاننا چاہتی ہوں عباس آپ ایسے کیوں بیہو کر رہے ہیں۔ کس سے بات کر رہے تھے آپ " ابھی کہ اس سے بات کرتے آپ کے الفاظ بھی مسکرا رہے تھے کہ آپکو میری موجودگی کا احساس بھی "ناہوا

وہ آج حساب بے باک کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے سمیرا۔ - ہو کیا گیا ہے تمہیں۔ شادی کو سالوں ہو گئے اور تم پہلی بار "ایسی باتیں کر رہی ہو سمیرا کے کندھے تھا متے پوچھا۔

کیونکہ اب سے پہلے میں نے آپ کے انداز بدلتے نہیں دیکھے تھے۔ " آپ کے فون پر کسی انجان نمبر سے فون آتا ہے میں اٹھاتی ہوں تو کوئی جواب نہیں دیتا اور کاٹ دیتا ہے۔ " سمیرا کی بات پر اسنے گہری سانس لی۔

"ہاں تو اس میں میری کیا غلطی ہے سمیرا انک نمبر سب کے پاس آتے ہیں"

www.urdu novelsmania.com

آتے ہیں پر انسان کے انداز نہیں بدلتے عباس۔ " یوں رات گئے چھت پر اکیلے باتیں کرنا۔ - چھت کی طرف روتے ہوئے اشارہ کرتے وہ عباس پر شک کرتے اندر سے گھل رہی تھی۔

"تم سو گئی تھیں تم ڈسٹرب نا ہو اسلیے چھت پر آ گیا۔ "

اپنا سر تھامتے صفائی پیش کی۔

"آج سے پہلے تو آپ میری نیند کی پرواہ کیے بغیر کال اٹھا لیتے تھے"

عباس نے اسے بغور دیکھا۔۔

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

جال



قسط۔ نمبر۔ 36 #

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #

"اب بول کیوں نہیں رہی۔۔"

نورہ کے سامنے بیٹھے اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔

اسکی سنجیدگی دیکھ نویرہ کو گھبراہٹ ہونے لگی۔
ہوٹوں پر زبان پھیرتے اسنے کہنے کی کوشش کی پھر ب بھیج گئی۔

"اگر کچھ کہنا نہیں ہے تو میں اپنا باقی کام دیکھ لوں۔"

سنجیدہ نظر اس پر ڈال کر وہ اسکے پاس سے اٹھا اور لپ ٹاپ اٹھا کر واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔
وہ کئی لمحے اسے دیکھتی سوچتی رہی کہ کیسے کہے کیونکہ اسے یقین تھا جواباً یا تو اسے جھڑکی ملے گی یا تیر
جیسی چبھتی باتیں۔

کیونکہ سامنے والے نے اس پر شادی کر کے احسان کیا تھا۔

وہ ایک بار پھر لپ ٹاپ کی جانب متوجہ تھا جب وہ صوفے پر اسکے سامنے بیٹھی۔
نیچے منہ کیسے ہی یوشع نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی یوشع کے دیکھنے پر نظریں
جھکا گئی۔

گہری سانس لیتے اسنے لپ ٹاپ ایک طرف کیا اور سنجیدگی سے نویرہ کو دیکھنے لگا۔

"اگر تم یہ سوچتی ہو کہ میں ابھی تمہاری منت سماجت کرونگا کہ پلیز بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو تو تم غلط سوچ رہی
"ہو۔ جو کہنا ہے صاف اور سیدھے سے کہہ دو ورنہ سو جاؤ۔"

الفاظ اور لہجہ سخت ناتھا تو نرم بھی ناتھا۔

"ہہ۔۔۔ ہم دوستی۔۔۔ نہیں۔۔۔ کر سکتے۔۔۔"

اپنے ماتھے پر آتا پسینہ ہتھیلی سے صاف کرتے وہ لڑکھڑاتے لہجے میں پوچھ گئی۔

"بلکل نہیں۔۔۔"

سپاٹ تاثرات سے صاف انکار کیا۔

بے عزتی کے احساس سے نویرہ سے کچھ بولا ناگیا۔ وہ لڑکی ہو کر اسکی طرف قدم بڑھا رہی تھی رشتے کو بچانا چاہتی تھی اور وہ ہر بار کی طرح اسکے احساسات کو اسکی طرح بے مول کر جاتا تھا۔

"کیوں؟"

وجہ جانی چاہی۔ جب سے اسنے اپنی ذات پر غور کرنا شروع کیا تھا اسے یہ احساس ہوا تھا کہ اس میں کوئی کمی تو نہیں تھی۔ خوبصورت ناسہی پر وہ خود کو پرکشش لگی تھی۔ اسکو یقین تھا کہ یوشع کے ناقبول کرنے کی وجہ اسکا کردار ہے جو لڑکی بچپن سے کسی ہوس کے مارے کی دسترس میں رہی ہو اسکا کردار مشکوک ہی رہنا تھا۔

کیا تم اندازہ نہیں لگا سکتی؟

"اگر میں تمہاری طرف مائل نہیں ہوتا تو کوئی تو وجہ ہوگی۔ افسوس کہ تم اب تک نہیں پہچانی۔۔۔"

طنزیہ ہنستے وہ لپ ٹاپ اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"صداقت کو میں۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔ کبھی۔۔۔۔۔ خود کو۔۔۔۔۔ چھوٹے نہیں دیا۔۔۔"

نم لہجے میں کرچی ہوتے دل کے ساتھ وہ اپنے کردار کی صفائی دے گئی۔

یوشع کے تاثرات یکدم سرد ہوئے۔ سختی سے آنکھیں بند کر کے اسنے گہری سانس لی ویسے تو یہ لڑکی معصوم تھی پر چند لمحوں میں اسکے اعصاب پر بھاری پڑ جاتی تھی۔

اسکے یہ الفاظ اسکے ہاتھوں کے بنے کھانے اور چائے سے زیادہ کڑوے تھے۔۔۔

"یہ صداقت کہاں سے بیچ میں آیا؟"

دانت پیستے غصے کو قابو کیا۔

"کیونکہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

ایک اور نوکیلی کیل تم نے میرے دل میں پیوست کر دی ہے نویرہ۔۔۔ تم اب تک صداقت کے فیض سے باہر ہی نہیں نکلی ہو۔

میں نے تم سے نکاح کیا تمہارے قریب نہیں آیا تمہیں تحفظ دیا تاکہ تم صداقت کو اپنا برا خواب سمجھ کر دل و دماغ اور زندگی سے نکال پھینکو اور تم مجھے اسی کا طعنہ دے رہی ہو۔

"در اصل تمہاری زہنیت ہی بیمار ہے۔ مہربانی کر کے اپنی سوچ کا میرے ساتھ موازنہ مت کرو۔۔۔
خود پر ضبط کرنے کے باوجود اسکا لہجہ اور الفاظ سخت ترین ہو چکے تھے۔

"تو۔۔۔ پھر۔۔۔ دھتکارتے کیوں۔۔۔ ہ۔۔۔"

آنسو آنکھ کے کنارے آٹکا۔

اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے یوشع نے قطعیت سے اسکا جملہ کاٹا اور جو جملہ پھر اسنے ادا کیا وہ نویرہ کا وجود جھنجھوڑ گیا۔

"کیونکہ تم نفسیاتی ہو۔۔۔"

اگر وہ اسے صداقت کا طعنہ دیتا تو شاید اسکو اتنا گرہ نا گزرتا جتنا یہ گزرا تھا۔

تکلیف کی شدت سے اسکے ہونٹ آپس میں ایسے چپکے کے بولنے سے انکاری ہو گئے۔
کوئی سوال کوئی جواب کچھ بچا ہی نہیں تھا۔ اسنے بھی وہی کہا تھا جو اسکی ماں کہنے لگی تھی۔

ابھی کچھ لمحے پہلے سامنے کھڑا شخص اسے صداقت کے فیض سے منگلنے کا کہہ رہا تھا اور اب اسی حالت پر
اسے طعنہ دے رہا تھا جس کا زمرہ دار صداقت تھا۔ صداقت کو تو وہ خود نہیں بھولا تھا۔

زہن میں باتیں تیزی سے چلنے لگیں ساتھ ہی ایک کے بعد ایک گرتا آنسو ہتھیلی میں جمع ہونے لگا۔۔۔

"یہ کیا ہے؟"

اسے محسوس نہیں ہوا کہ یوشع اسکے سامنے کب بیٹھا۔
نورہ نے جب نظر اٹھا کر اسکے ہاتھ میں موجود چیز دیکھی تو حواس جھنجھنا اٹھے کتنا ڈھونڈا تھا اس نے اس چیز کو۔۔

لیکن یوشع کے ہاتھ میں وہ چیز دیکھ اسے حیرت کا شدید جھٹکا بھی لگا تھا۔
وہ وہی باریک پتلی پھری تھی جس سے اسنے صداقت کی آنکھ ضائع کی تھی۔
اس دن وہ پھری ہاتھ واپس کھینچنے پر اسکے ہاتھ میں ہی تھی گھر سے بھاگتے ہاتھ سے گر کر ڈوپٹے میں جا اٹکی۔

اپنے ڈوپٹے میں ہی چھپا کر اسنے وہ پھری اپنے پاس رکھ لی تھی۔ لیکن جب اس گھر میں پہلے دن ہی وہ خود کو زہنی سکون دینے کے لیے اپنے ہاتھ پر کٹ لگا رہی تھی تو یوشع کے اچانک آنے پر گھبرا کر تکیے کے نیچے رکھی تھی۔ لیکن اس دن وہ پھری تکیے کے نیچے سے غائب تھی پھر لاکھ ڈھونڈنے کے باوجود نہیں ملی تھی۔

www.urdu novels mania.com

"بولو۔۔ کیا ہے یہ؟"

ماتھے پر بل ڈالے سختی سے پوچھا۔۔

"چھ۔ پھری۔۔"

کپکپاتے ہاتھوں سے منہ صاف کرتے کہا۔

یہ نارمل چھری نہیں ہے۔۔۔ یہ ٹارچر کٹ کی چھری ہے۔۔۔
 "تمہارے پاس کہاں سے آئی۔۔۔"
 ایک اور سوال۔

اسنے نظر اٹھا کر یوشع کو دیکھا جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے جواب چاہیے نوریہ مجھے نظروں کی زبان بلکل نہیں آتی۔"
 ایک اور طنز کیا۔

"دو۔۔ دوست۔۔۔ سے منگائی تھی۔۔۔"

"ناممکن یہ نارملی ملتی ہی نہیں ہے۔"
 نفی میں سر ہلایا۔

"وہ۔۔۔ یو۔۔۔ یو۔۔۔ ایس گئی۔۔۔ تھی وہاں۔۔۔ سے لائی تھی۔۔۔ باقی مجھے۔۔۔ کچھ نہیں معلوم۔۔۔"
 رونا ایک بار پھر جاری ہوا تھا۔

"صحیح۔۔۔ اس کے استعمال کا طریقہ معلوم ہے۔؟"

اسکے سوال پر نویرہ نے صرف اسے سہمی نظروں سے دیکھا۔

اس سے نسیں اور رگیں کیسے کٹتی ہے معلوم بھی نہیں پڑتا۔

حیرت ہے تم اب تک زندہ کیسے ہو۔۔۔

"خیر جب یہاں آئی تھی ماما اور میں نے تمہیں خود کو ٹارچر کرنے سے منع کیا تھا؟

چھری ٹیبل پر پھینکتے اب کے سکون سے پوچھا۔

"جج۔۔۔ جی"

یہاں تمہیں کوئی تکلیف ہوئی؟ کسی نے تمہیں زہنی ازیت دی یا جسمانی؟ تم سے نکاح ہونے کے

باوجود میں نے کبھی تمہارے قریب آنے کی کوشش کی یا کوئی ایسی بات بھی کی جس سے تم خوفزدہ ہو

"یا زہنی پریش میں آؤ؟

اسکے سوال نویرہ کو پریشان کر رہے تھے کیونکہ وہ جواب نہیں مانگ رہا تھا درحقیقت اسکو آئینہ دکھا رہا

تھا۔

"نہیں۔۔۔"

یک حرفی جواب۔

"تو پھر خود کو ٹارچر کیوں کرتی ہو؟"

"میں اب نہیں کرتی۔۔"

وہ تیزی سے بولی۔۔

یوشع منہ پر انگلی رکھے کچھ لمحے خاموشی سے دیکھتا رہا پھر اٹھ کر اسکے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا۔

نویرہ نا سبجھی سے دیکھنے لگی اگلے ہی لمحے یوشع کے عمل پر اسے جھٹکا لگا۔

اسکا ایک پاؤں اپنے گھٹنے پر رکھ کر یوشع اسکی شلوار کا پانچہ اوپر کرنے لگا۔ نویرہ نے پاؤں کھیپتا چاہا لیکن وہ اپنی گرفت مزید سخت کر گیا۔

شلوار گھٹنوں تک اوپر کی اور پھر پہلے اسکے گھٹنے کو دیکھ کر نویرہ کو دیکھا اور طنزیہ مسکرایا اسے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔

نویرہ کے گھٹنے پر لگے تازہ زخم سب بیان کر رہے تھے۔

وہ اپنے گھٹنے کو خاموشی سے دیکھے گی جس پر نئے زخم بھی تھے۔

اسے اندازہ نہیں تھا یوشع کو اس کا علم بھی ہو سکتا ہے اسنے اپنی ہتھیلی زخمی نہیں کی تھی۔

اب کہو کہ اب نہیں کرتی۔۔"

"یہ زخم ایک دن سے پرانا نہیں ہے۔۔۔
اسکے گھٹنے پر لگے ایک باریک سے کٹ کی طرف اشارہ کیا۔

"یہاں تمہیں ایسی کونسی ازیت دی جاتی ہے جو تم یہ نفسیاتی پناہ کرتی ہو؟ بولو؟"
افسوس سے پوچھا۔
جواباً وہ مجرم کی طرح نظریں جھکائے رونے لگی۔

"کیا میرے گھر والے تمہیں ٹارچہ کرتے ہیں؟ یا میں کرتا ہوں؟"

تم پر فیکٹ نہیں ہو نویرہ۔ انسان کو صرف خوبصورتی نہیں چاہیے ہوتی۔"
ایک مرد کو بیوی کی شکل میں ایک زہنی اور جسمانی مضبوط سہارا چاہیے ہوتا ہے جسمانی تو چھوڑ ہی دو
"جب زہن ہی نارمل نا ہو تو بات کرنا بیکا رہے۔۔۔"
افسوس سے کہتے وہ کھڑا ہو گیا۔

یہ چھری رکھی ہے تم جیسے چاہو اسے استعمال کرو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ اور تم اس بات کی فکر بلکل
مت کرو کہ میں تمہیں گھر سے نکال دوں گا یا دوسری شادی کروں گا۔

یہ میک اپ وغیرہ کر کے بلاوجہ اتنی محنت مت کرو تمہیں اس گھر سے کوئی نہیں نکال رہا ناکالے گا
 "تم ریلیکس زندگی گزارو۔
 لیپ ٹاپ اٹھا کروہ کمرے سے نکل گیا۔

کمرے کی کھڑکی پر کھڑا وہ بہت پریشان تھا زہنی ازیت اتنی بڑھ چکی تھی کہ رات دو بجے بھی نیند آنکھوں
 سے کوسوں دور تھی۔۔

تین مہینے میں سے ایک ماہ گزر چکا تھا۔ لیکن انکے ہاتھ کچھ بھی نہیں لگا تھا۔ لیکن اپنی جی جان لگانے کی
 بدولت بچوں کی گمشدگی میں اسی فیصد کمی آئی تھی۔

لیکن جو بیس فیصد غائب ہو رہے تھے وہ بھی اہمیت رکھتے تھے۔ ماں باپ کو بار بار میڈیا کے ذریعے
 صورت حال سے آگاہ کیا جا رہا تھا۔ پر ملک کی کچھ جاہل عوام تھی جنکا کہنا تھا کہ یہ بھی کسی سیاسی پارٹی کی
 سازش ہے عوام کو بیوقوف بنانے کے پریشان کر رہے ہیں۔

اوپر سے پریشہر بھی بڑھ رہا تھا۔

دوسری طرف گھر ایک سکون کی جگہ بچی تھی لیکن اب وہاں بھی اسکی شادی کی تیاریاں جاری تھیں۔
 اسکی سوچوں کا محور اس وقت زینب کی ذات تھی۔
 وہ اپنے نصیب کے آگے گھٹنے ٹیک گیا تھا۔

وہ انکار کرنا چاہتا تھا وہ زینب کو خود کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔ وہ بد زبان تو پہلے ہی تھی پر اسے بے باک لباس میں کسی اور کے ہانوں کی زینت بنے دیکھ اسے زینب کو قبول کرنا خود سے نا انصافی لگ رہی تھی۔

لیکن حورین کی خوشی دیکھ اسکے لیے کہنا مشکل ہو گیا تھا اس پر مزید اور آہاد کی عزت اسکا یہ اقدام انکی عزت خراب کر سکتا تھا۔ اور اس پر تضاد یوشع کی نظروں میں ڈر۔۔۔ اس وقت یوشع نے اس سے زبردستی نہیں کی تھی۔

ناہی بھیک مانگی تھی پر اسکی آنکھوں میں خوف کی لکیر وہ پڑھ چکا تھا۔

اس وقت وہ انکار نہیں کر سکا تھا اور اقرار کرنا اسکے لیے ممکن نہیں تھا تو خاموش رہا جانے اسکی خاموشی کا کیا مطلب یوشع نے اخذ کیا تھا۔ پر حقیقت تو یہ تھی کہ نا وہ اگل پارہا تھا نا گل پارہا تھا۔ نا انکار ممکن تھا نا اقرار۔

اپنے دکھتے سر کو تھا متے وہ بیڈ پر گر گیا۔ زینب شاہ جب سے اسکی زندگی میں داخل ہوئی تھی اسکی خوشیوں اور سکون کو گرہن لگ گیا تھا۔۔۔

"مائشہ۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔۔"

غصے سے پوچھا۔۔۔

"کیوں؟"

"میں گھر کے باہر کھڑا ہوں۔۔۔"

دکھتے سر کو تھاما۔

"کس کے گھر کے باہر۔۔۔"

چونک کر موبائل کو دیکھا۔

"ہمارے گھر کے باہر۔۔۔"

نرمی سے کہا۔

ہمارا نہیں صرف میرا۔۔۔

"آپ کو تو یاد بھی نہیں رہا کہ بیوی ہے ایک اور بھی آپکی۔۔۔"

گہری سانس لیتے اسنے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ اسے امید تھی کہ اب یہی ہوگا وہ پچھلے ہفتے نا آنے پر اس پر طنز کریگی۔



"دروازے پر تالا لگا ہے مائشہ کہاں ہو تم۔؟"

اسکے طنز کو نظر انداز کیے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سامنے شوریٰ کے نیچے جو پرانے جوتے رکھے ہیں اس میں چابی ہے دروازہ کھول کر اندر آ جاؤ"

کہتے ساتھ وہ فون کاٹ گئی۔

چابی نکال کر دروازہ کھولا تو وہ لاؤنج میں ہی سامنے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم اندر ہو تو باہر سے تالا کیوں لگایا ہے؟"

حیرانی سے پوچھا۔

"کیونکہ میں یہاں اکیلی رہتی ہوں۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔"

وہ سادے سے انداز میں بول رہی تھی پر سامنے کھڑا شخص بے انتہا شرمندہ ہوا تھا۔

اسکی بیوی اسکے ہوتے ہوئے بے تحفظ تھی۔

ڈر سے باہر سے تالا لگا کر سوتی تھی۔

آگے بڑھ کر اسنے مائشہ کو پیچھے سے بانہوں میں لیا۔

"مجھے آپکے پیار کی ضرورت نہیں ہے جا کر اپنی پہلی بیوی کو دیں۔۔۔"

کرسی سے کھڑے ہوتے وہ اسے پیچھے ہٹاتی ہٹنے لگی لیکن وہ پھرتی سے اسکا رخ اپنی جانب کیے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر باندھ گیا۔

"یہ ہر بات میں پہلی بیوی کیوں آجاتی ہے؟"
اسکے خوبصورت چہرے کو نظروں میں بسائے پوچھا۔

"کیونکہ وہ ہمارے درمیان ہے ہی۔۔۔"

"تم چاہتی ہو میں اسے چھوڑ دوں؟"
سنجیدگی سے پوچھا۔

"اگر میں کہوں ہاں تو؟"
آئبرو اچکاتے وہ بغور اسکے تاثرات دیکھنے لگی

"تم اس گٹھی میں خوش رہ لو گی پھر کہ تمہاری وجہ سے ایک عورت کا گھرا جڑ گیا۔"
سوال پر سوال پوچھا۔

"میں صرف پوچھ رہی تھی میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔"

نظریں پھیرتے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پھر کیا چاہتی ہو؟"

ایک ہاتھ سے اسکے بال کان کے پیچھے کیے۔

"آپ کو چاہتی ہوں اپنے پاس۔۔ برابر ہی چاہتی ہوں۔۔"

"میں تو دینے کو تیار ہوں۔۔۔ آج ہی میرے ساتھ چلو۔"

"میں نہیں چل سکتی۔۔۔ آپ جانتے ہیں۔۔"

www.urdu novelsmania.com

تمہارے خود کے پالے ہوئے خدشات تمہیں بے سکون رکھتے ہیں اور مجھے بھی۔۔ خیر میں تمہارے

"ساتھ زبردستی نہیں کرونگا۔ لیکن موڈ ٹھیک کرو اپنا فوراً۔۔"

اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ کو کیا پرواہ میرے موڈ کی۔۔"

نروٹھے پن سے کہا۔

یقین کرو اتنی محبت سے میں کسی سے بات نہیں کرتا۔ اتنا غصہ اور بد تمیزی بھی میں کسی کی برداشت "نہیں کرتا جتنی تمہاری کرتا ہوں۔۔"

"اپنی پہلی بیوی کی بھی نہیں؟"

بے ساختہ پوچھا۔ لیکن مقابل کی گھوری پر فوراً سیدھی ہوئی۔

"کوئی احسان نہیں کرتے مجھ پر۔۔ غلطیاں کرتے ہی کیوں ہیں۔۔"

تمہاری مثال پتا ہے کیا ہے (گرے تو گرے پر ٹانگ اوپر۔)"

"کچھ بھی ہو جائے ہار مت ماننا تم ہنسے ہوئے اسکے ماتھے پر لمس چھوڑا۔"

"تو آپ چاہتے ہیں میں ہار جاؤں۔۔"

اسنے جس انداز میں پوچھا سامنے کھڑے شخص کو لگا وہ ایک بار پھر اسکی محبت میں گرفتار ہوا ہے جیسے پہلی بار ہوا تھا۔

کبھی نہیں۔۔ میں ہمیشہ تمہیں خود سے جیت تے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ خود سے ایک قدم "آگے۔"

مائشہ مسکرا کر اسکے سینے پر سر ٹکا گئی۔

رات کے تین بجے وہ واپس کمرے میں آیا تو نویرہ کو ہنوز صوفے پر بیٹھے دیکھ چوڑکا۔ اسکی آنکھیں رونے کے باعث سو جھ چکی تھیں۔۔

"نویرہ؟"

یوشع کے پکارنے پر اسنے اوپر دیکھا پھر دوبارہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے رو دی۔

"کیا ہوا ہے۔۔"

اسکے اس طرح رونے پر اور اتنی دیر تک رونے پر وہ پریشان ہوتے اسکے پاس بیٹھا۔ شلوار اب تک ویسے ہی گھٹنوں سے اوپر تھی اسکی شلوار نیچے کر کے اسنے نویرہ کا رخ اپنی جانب کیا۔ اگر اسے علم ہوتا کہ وہ اسکے آنے تک روتی ہی رہیگی تو وہ پہلے آ جاتا۔۔

"مم۔۔ میں۔۔ پاگل۔۔ نہیں ہوں۔۔"

ٹڑپ کر کہا۔

یوشع لب بھیچ گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے نہیں ہو۔۔ رونا بند کرو۔۔"

"میں۔۔ نفسیاتی نہیں ہوں۔۔"

وہ پھر بولی۔



"ہاں بالکل نہیں ہو یا رونا تو بند کرو۔۔"

"میں۔۔ نے یہ۔۔ یہ صداقت کی۔۔ وجہ سے نہیں۔۔ کاٹا۔"

ایک نیا انکشاف۔۔

"پھر۔۔؟"

یوشع نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"آپ۔۔۔ آپ کی وجہ۔۔۔ سے کاٹا ہے۔۔۔"

اتنے بڑے الزام پر یوشع کو منہ کھل گیا۔

جاری ہے۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار لازم کریں۔۔۔

خوش رہیں۔۔۔ ❤️ ❤️



posterbyzamalFatima 🔥 😎

#جال

قسط۔ نمبر۔ 37

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #

"آپ۔۔۔ آپ کی وجہ۔۔۔ سے کاٹا ہے۔۔۔"

اتنے بڑے الزام پر یوشع کا صدمے سے منہ کھل گیا۔

"میری وجہ سے؟"

ازحد حیرت سے پوچھا۔

جواباً نویرہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"بہت خوب۔۔ اب وضاحت بھی کر دو میں نے ایسا کیا کر دیا کہ تم خود کو ٹارچر کرنے پر مجبور ہو گئی۔؟"

سینے پر ہاتھ باندھتے وہ اسے گھورنے لگا۔

"زلیل۔۔۔"

یک حرفی جواب۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"تمہارا دماغ درست ہے نویرہ؟ میں نے کب زلیل کیا تمہیں۔۔؟"

اپنا سر تھامتے وہ نویرہ کی باتوں کو سمجھنے سے قاصر تھا ایک کہ بعد ایک الزام سنتے اسکو غصہ آ رہا تھا۔

بھلا اسنے کب نویرہ کو زلیل کیا تھا۔

"آ۔۔۔ آئی۔۔۔ کے سامنے دھمکی۔۔ دی تھی کہ۔۔ کمرے میں نہیں گھسنا۔۔"

سکی لیتے بتانا شروع کیا۔

"بیڈ سے۔۔۔ اتار۔۔ دیا"

یوشع کی دل کیا وہ اپنا سر پیٹ لے۔

اس دن۔۔ غلطی۔۔ سے ٹانگ آپ کے۔۔ اوپر آگئی۔۔ تو مجھ۔۔ پر الزام لگا۔۔ دیا۔"

سب کے۔۔ سامنے بے عزتی کرتے۔۔۔ ہیں۔۔

"اگنور۔۔ کرتے ہیں۔۔ میرے۔۔ پاس نہیں۔۔ آتے کیونکہ۔۔ میں۔۔ اچھی۔۔ نہیں۔۔ ہوں۔۔

آخر میں بولتے بولتے وہ پھر رو دی۔

یوشع کو اس وقت وہ احساس کمتری کی اعلیٰ مثال لگی۔

"پہلے سنا تھا اب میرے ساتھ ہی ہو گیا۔ نیکی گلے پڑ گئی میری۔۔"

سر تھا متے افسوس سے کہا۔

وہ تو اسے وقت دے رہا تھا تاکہ وہ اسکے اور اپنے درمیان رشتے کو سمجھ سکے پرانے برے ماضی سے

نکل سکے۔

اگر وہ ایسا نہ کرتا تو وہ اس سے بھی ایسے ہی ڈرتی پر یہاں تو ساری بات ہی الٹی اس پر آگئی تھی۔ اسکے نیکی اور خیال کو کالے کپڑے میں پلیٹ کر نویرہ نے اسی کے منہ پر مارا تھا۔

"تم رونا بند کرو ورنہ کمرے سے باہر پھینک دوں گا۔"

کھڑے ہوتے غصے سے کہا۔ نویرہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی وہ تو سمجھی تھی کہ سامنے والا نرم پڑ رہا ہے۔۔۔

"اٹھو۔۔۔"

خود کو دیکھتے پا کر اس نے نویرہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔ اگلے ہی لمحے اسے اپنے قریب کرتے اسکی کمر پر ہاتھ باندھ لیا۔

اسکا عمل نویرہ کی آنکھیں پھیلا گیا۔ رونا بھول وہ خوف زدہ نظروں سے یوشع کو دیکھنے لگی۔ مزحمت کرنے کی ہمت بھی نہ رہی تھی۔

تم اچھی ہو اور مجھے بھی بہت اچھی لگتی ہو پر مجھے یہ جو تمہاری آنکھوں میں خوف ہے نا میرے قریب " آنے سے یہ اچھا نہیں لگتا۔ میں اسلیے تمہارے قریب نہیں آتا۔
سنجیدگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے سچ بتایا۔

تم میرا غصہ اگنور کرنا زلیل کرنا واٹ ایور جو بھی ہے وہ برداشت کر سکتی ہو پر میرا قریب آنا نہیں " کر سکتی کیونکہ تم ابھی مینٹلی طور پر اپنی کنڈیشن سے نہیں منکلی ہو۔۔

اور میں جانتا ہوں منکلا آسان بھی نہیں ہے۔۔۔ بچپن سے برداشت کرتی آئی ہو چند ماہ میں بھول جاؤ ممکن نہیں۔۔

اسی لیے میں تمہیں وقت دے رہا ہوں۔ اور اس وقت کی کوئی لمٹ نہیں ہے تمہیں جتنا وقت لگے۔۔

وہ ٹہرا وہ اسے ہی سانس روکے دیکھ رہی تھی۔ یوشع کو خوف اسکی آنکھوں سے غائب ہوتا محسوس ہوا وہ دھیے سے مسکرایا۔

اور تم جو یہ حرکتیں کرتی ہو اچھی بیوی بننے کی کھانا بنانے کی گھر سنبھالنے کی تاکہ مجھے تم سے محبت ہو جائے اور میں دوسری شادی نا کروں تمہیں اس گھر سے کوئی نانکا لے۔۔ تو یہ حرکتیں مت "کرو۔۔"

www.urdu novelsmania.com

اپنی چوری پکڑے جانے پر وہ فوراً نظریں جھکا گئی۔

دل میں پہلی بار زینب کو کوسا تھا جس سے ایک بات اپنے تک نہیں رکھی گئی تھی ساتھ خود سے عہد بھی کیا تھا کہ زینب سے آج کے بعد کچھ شیئر نہیں کریگی۔ اس بات سے لاعلم کہ اسکے قریب کھڑا شخص اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اسے سمجھ جاتا ہے۔۔

یہ حرکتیں کرتی ہیں عورتیں دل میں جگہ بنانے کے لیے لیکن تمہیں کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم "پہلے دن سے ہی جگہ بنانا تو دور کی بات زبردستی قبضہ کر چکی ہو اب کوئی خوبصورت سلیقہ شاریا سب سے "اچھی عورت بھی آجائے تو تمہاری جگہ نہیں لے سکتی۔

بے یقینی سے نویرہ نے دوبارہ نظریں اٹھائیں۔ مزاق کی رمت دیکھنا چاہی پر یوشع سنجیدہ تھا۔ اسکے دل سے منوں بوجھ اترتا تھا۔ یہی فکر تو اسے پریشان رکھتی تھی۔ لیکن یوشع کا خوبصورت اظہار اسے معتبر کر گیا تھا۔

لیکن مجھے تمہارا سبنا اچھا لگا۔۔۔ لیکن تب زیادہ اچھا لگتا جب تم میرے لیے سبجی اپنے خوف کی وجہ سے نہیں۔۔۔

اگر میرے لیے کچھ بھی کرو تو اب اس خوف سے نہیں کرنا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا یا جو بھی تم سوچتی ہو۔

جب تمہیں ایسا لگے کہ میں تمہارے لیے پرفیکٹ ہوں کچھ محسوس کرو اپنے دل میں میرے لیے پھر "قدم پڑھانا میری طرف۔

اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ آنکھیں موند گیا۔

نویرہ کی بے یقینی آنکھیں بھی خود بخود بند ہو گئیں۔

یوشع کے الفاظ سحر کا ایسا جال بنا گئے کہ خوف کا دور دور تک نشان نہیں رہا۔۔۔

"ہم۔ پہلے۔۔۔ دوست بن جاتے ہیں۔۔۔"

یوشع کے پیچھے ہٹنے پر اسنے پھر آفر کی۔۔۔

اسکی آفر پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔ کتنے جذب سے اسنے اپنے احساسات اسکے سامنے سجائے تھے جس کے جواب میں اسے کچھ اچھا سننے کی بجائے گھنٹوں پرانی وہی دوستی کی آفر ملی تھی۔

"میں دوست نہیں بنوں گا۔۔۔"

نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں؟"

"اگر دوست بننے کے بعد تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی اور تم نے کہہ دیا کہ بوائے فرینڈ بن جاؤ تو؟"

www.urdu novelsmania.com

بلا کی سنجیدگی طاری کیے افسوس سے کہا۔

"نن۔۔۔ نہیں ہوگی محبت۔ وعدہ۔"

فورا کہا۔۔۔

"یعنی تم ساری عمر مجھ سے محبت نہیں کرو گی۔"

صدے سے پوچھا۔۔

"نہیں بوائے فرینڈ۔ والی۔۔ نہیں کرونگی۔۔"

جلدی سے تصحیح کی۔

"اف۔۔"

اسکے جملے پر وہ پھر ہنسا۔ وہ واقعی بیوقوف تھی۔

"پھر کونسی والی کرونگی؟"

آسبر و اچکائی۔ ہاتھ ہنوز اسکی کمر پر بندھے تھے جو نویرہ بھی فراموش کر چکی تھی۔

"اچھی والی کرونگی۔۔"

www.urdu novels mania.com

بنا اٹلے کہا۔ ساتھ ہی سر جھکا گئی۔ اسکے شرمانے کے انداز پر وہ کھل کر مسکرایا۔ وہ اس سے
شرما رہی تھی ساتھ ہی اس سے محبت کرنے کا کہہ رہی تھی۔ یہ اسکے لیے اچھا سائن تھا۔

"اب دوستی۔۔؟"

یوشع کو خاموش دیکھ پھر پوچھا۔

"ادھر بیٹھو۔۔"

اب کے سنجیدگی سے یوشع نے اسکی کمر سے ہاتھ ہٹائے اسکو بیڈ پر بٹھایا اور خود اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

مجھ سے دوستی کی کچھ شرائط ہے نویرہ اگر تم پوری کرتی ہو تو پکی دوستی اور اگر دوستی کے درمیان ایک "شرط بھی توڑتی ہو تو دوستی ختم۔۔۔"

نویرہ کے اثبات میں سر ہلانے پر اسنے بات جاری کی۔

"پہلی بات۔ تم اپنے وجود پر کسی قسم کا تشدد نہیں کروگی۔ کسی بھی قسم کا۔۔"

نظریں جھکاتے شرمندگی سے گردن ہاں میں ہلاتی۔

www.urdu novels mania.com

"کوئی بھی بات ہو کیسی بھی اچھی یا بری جو تمہارے ذہن سے چپک رہی ہو مجھ سے شیئر کرنا۔۔"

جھوٹ مت کہنا مجھ سے۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں سچ جتنا بھی کڑوا ہو تمہیں کچھ نہیں کہوں گا لیکن جھوٹ "نہیں۔۔"

"ٹھیک۔۔ ہے۔"

"ہم پھر آج سے ہم دوست ہیں۔۔"

یوشع کے ہاتھ آگے بڑھانے پر اسے خوشی خوشی ہاتھ تھام لیا۔ یوشع اسکا پہلا میل فرینڈ تھا اور یقیناً وہ اسکی دوستی پر بے انتہا خوش تھی۔

"مجھے صبح پانچ بجے جانا ہے لڑکی۔۔ ساڑھے تین تو ہو گئے۔۔ تیاری کرنے دو تم سو جاؤ"

اسکا گال تھپتھپاتے گھڑی میں وقت دیکھتے الماری کی طرف بڑھا۔

"میں ناشتہ بنا دیتی۔۔ ہوں۔"

نورہ کے جملے پر کپڑے نکالتے اسکے ہاتھ تھمے۔

www.urdu novelsmania.com

"نہیں میری گڑیا تم سو جاؤ میں۔۔ ناشتہ نہیں کرونگا۔"

اپنی بھوک کا گلا گھوٹتے اسنے بمشکل مسکراتے کہا۔ ورنہ کام کے دوران پورے وقت اسکو کھٹی ٹافیاں کھانی پڑتیں۔

جبکہ دوسری طرف نورہ تو میری گڑیا پر ہی اٹک گئی تھی۔

اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ نشاء نے اس سے آخری بار کب ایسے بات کی تھی۔ کتنے بھلے لگے تھے اسے یوشع کے منہ سے یہ الفاظ اپنے لیے۔۔۔ شرمناک وہ فوراً بیڈ پر لیٹ گئی۔ جب سے یوشع نے اس سے محبت کا اظہار کر دیا تھا اسے یوشع کا ہر جملہ محبت لگ رہا تھا۔

خاموشی سے دن کتنی تیزی سے سر کے کسی کو علم ہی نا ہوا۔
منیزہ اور حورین تیار یوں میں بوکھلائی بوکھلائی پھر رہی تھیں۔۔۔
مہمانوں کی آمد و رفت بھی شروع ہو چکی تھی اس دوران یہ گزرتا وقت زینب اور یحییٰ کے لیے سر پر لٹکتی تلوار کے مترادف تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

جو وقت با وقت قریب آرہی تھی۔
دیکھتے ہی دیکھتے نکاح کا دن آن پہنچا۔
عصر کے بعد سادگی سے نکاح تھا پھر رات رخصتی۔ چونکہ آمنہ کا نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا تو وہ پرسکون تھی لیکن زینب کے آنسو کسی صورت تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔
ماں باپ سے دور جانے کا غم اور سب سے بڑا اس شخص سے شادی جس کو وہ قبول کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ لیکن منہ پر قفل لگا تھا تو صرف یوشع کی وجہ سے۔

یوشع نے اس سے کہا تھا کہ زینب شاہ مرنا پسند کر سکتی ہے پر اپنی مرضی کے خلاف کام کرنا نہیں اسکا دل کیا وہ یوشع کو کہے کہ زینب شاہ اپنے تعین مرنے سے بھی زیادہ بڑا کام کر رہی ہے اسکے لیے اور وہ اب بھی معاف نہیں کر سکا۔

معافی منہ سے ادا کیے خالی الفاظ تو نہیں تھے معافی تو ایسی ہونی چاہیے تھی کہ پہلی بات کا شعابہ تک نا ہو۔

"آمنہ باہر جاؤ۔"

زینب بیڈ پر نظریں جھکائے روہی تھی کمرے میں صرف آمنہ تھی جو اسے چپ کروا رہی تھی کیونکہ رونے کے باعث اسکی آنکھیں سوجھ چکی تھیں جسکی وجہ سے میک اپ میں مسئلہ ہوتا۔ اسے جھنجھلاہٹ بھی ہو رہی تھی کیونکہ اس وقت سے وہ بھی گزری تھی لیکن زینب تو ایسے رو رہی تھی جیسے ڈولی نہیں ڈولہ اٹھ رہا ہو۔

یوشع زینب کے سامنے بیٹھا اسکو دیکھتے زینب آنسو ضبط کرتے رخ موڑ گئی۔
اپنی لاڈلی کی آنکھوں میں آنسو دیکھنا کتنا مشکل تھا کوئی اس لمحے یوشع سے پوچھتا۔

"ادھر آؤ۔"

ہاتھ بڑھا کر زینب کو پاس آنے کا اشارہ کیا۔
جواباً زینب نے روتے ہوئے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"ادھر آؤ زینو"

اب کے ناچاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ نرم ہوا۔۔۔ زینب روتی ہوئی اسکے سینے سے آگئی۔
ہاتھ سے اسکا سر سہلاتے وہ اپنے آنسو ضبط کرنے لگا۔

تم کیا سوچتی ہو میں تمہیں اتنی بڑی سزا دوں گا؟۔۔۔ کیا تمہیں واقعی لگتا ہے میں نے تمہیں سزا دی ہے؟

اسکا سر تھپکتے پوچھا۔

یہی بہت اچھا ہے زینب۔۔۔ وہ بالکل ویسا ہے جیسا میں نے تمہارے لیے سوچا تھا۔ یقین کرو جب
اسکا رشتہ نہیں آیا تھا وہ مجھے تب سے تمہارے لیے پسند تھا۔۔۔ وہ شریف ہے۔۔۔ اچھے دل کا مالک
ہے۔۔۔ حلال کھاتا ہے۔۔۔
"وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔"

میرا اس لڑکے سے۔۔۔۔۔ کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔ میں نہیں جانتی وہ کون تھا اسنے ایسا جھوٹ
"کیوں کہا۔"

یوشع کی بات کو نظر انداز کیے وہ اپنی صفائی دینے لگی۔

یوشع اسکے متعلق غلط سوچے یہ اسے برداشت نہیں تھا۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔ لیکن تم نہیں جانتی اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔"

"کیوں کیا؟"

سینے سے سر اٹھاتے اسنے نا سمجھی سے دیکھا۔

کیونکہ تم جس لباس میں گئی تھی وہ شریف لڑکیوں کا نہیں ہوتا۔۔۔ آجکل لوگ شریف لڑکیوں کا پچھا "نہیں چھوڑتے تو جب لڑکی خود دعوت گناہ بن کر جائے گی تو شیطان تو غالب ہو گا نا؟ زینب کو ایک بار پھر شرمندگی نے گھیرا۔"

"لیکن میں ایسی نہیں ہوں آپ جانتے ہیں نا؟"

امید سے پوچھا۔

وہ یوشع کے منہ سے سننا چاہتی تھی کہ وہ اس پر اب بھی یقین رکھتا ہے۔۔۔

میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔ پر باقی سب تو نہیں جانتے نا۔۔۔ اچھا بتاؤ میں ایک بسکٹ کا پیسٹ کچر میں ڈوبا کر "باہر نکالوں؟ تو کیا تم اسکو ہاتھ لگاؤ گی؟ یا کھانا پسند کرو گی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔"

فوراً جواب دیا۔

"کیوں؟"

"زینب: "گندا ہے۔۔"

گندا تو دکھنے میں ہے اندر سے تو صاف ہے نا۔۔ اسی طرح ظاہر بھی باطن کی طرح بہت معنی رکھتا ہے۔۔ تمہارا باطن کوئی نہیں جانتا کوئی تمہیں دیکھے گا تو تمہارا ظاہر دیکھے گا۔ اور ایک واہیات کلب میں نامناسب کپڑے پہنے لڑکی کے متعلق کوئی اچھی سوچ رکھ سکتا ہے؟ کوئی یقین کرے گا کہ تم وہاں موجود لڑکیوں کی طرح نہیں ہو؟ میں تمہیں جانتا ہوں ہر کوئی دوسرا نہیں جانتا۔"

زینب کو مزید دکھ ہوا۔

یہ کہنا کہ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون کیا سوچتا ہے یا کیا کہتا ہے یہ غلط ہے زینب۔ کیونکہ تم سے "جڑے رشتوں کو بہت زیادہ فرق پڑے گا جب کوئی تمہارے متعلق غلط کہے گا۔"

"جی۔۔"

اگر مانے تمہیں اجازت نہیں دی تھی اور ڈیڈ نے بھی منع کیا تھا تو تمہیں سمجھنا چاہیے تھا۔
تم جانتی ہو تم میرے لیے اور باقی سب کے لیے بہت قیمتی ہو۔ بہت زیادہ قیمتی۔
اور اپنی قیمتی چیزوں کو کوئی ایسے کھلے عام نہیں چھوڑتا۔

اگر تمہاری دوستیں ضرورت سے زیادہ آزاد ہیں انکے والدین انہیں نہیں روکتے تو یہ تمہاری دوستوں
کی بد نصیبی ہے۔۔

میرے لیے تو تم بہت قیمتی ہو میں تو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا کہ تم پر کوئی نظر ڈالے تم بتاؤ
دادی نے جو تمہیں لاکٹ دیا تھا کیا تم اسے ایسے ہی رکھ دیتی ہو؟ یا جب پہنتی ہو احتیاط سے سنبھال کر
"رکھتی ہو۔۔"

www.urdu novels mania.com

"سنبھال کر رکھتی ہوں۔۔"

"کیوں؟"

لاپرواہی سے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے وہ عزیز ہے۔۔۔"

آنسو صاف کرتے کہا۔

واہ تمہیں ایک بے جان سے چیز اتنی عزیز ہے تو ہماری جیتی جاگتی گڑیا ہمیں عزیز نہیں ہوگی؟؟ ہم "

"اسے سنبھال کر نہیں رکھینگے۔۔۔؟؟"

زینب کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔۔۔ کچھ دنوں سے جو اسے اپنا آپ حقیر لگنے لگا تھا آج یوشع کی باتوں سے اپنا آپ بہت اونچا لگنے لگا۔

واپس ویسا ہی قیمتی۔۔۔

تم میرا میرا ہوزینب اور میرے کوروڈ پر پھینکا نہیں جاتا بلکہ تجوری میں سنبھال کر رکھا جاتا ہے۔۔۔"

"خیر چھوڑو ایک اور راز کی بات بتاؤں؟"

زینب کو مسکراتے دیکھ پوچھا۔۔۔

"زینب: "ہمم۔۔۔"

اتنی قیمتی گڑیا میں کسی ایسے ویسے کو تو نہیں دے سکتا تھا نا۔ مجھے تو اپنی گڑیا اسی کو دینی تھی جو میری "

گڑیا کو گڑیا کی طرح رکھے۔۔۔"

ایسا رکھے جیسے میں بھی نہیں رکھ سکا۔ اور یچی بلکل ویسا ہی ہے۔۔۔

زینب کی مسکراہٹ سمٹی۔

میں نے تمہیں سزا نہیں دی۔

یچی کے حق میں فیصلہ میری طرف سے تمہارے لیے بہترین تحفہ سمجھ لینا۔

"بہت جلد تمہیں میرے تحفے کی قدر بھی ہوگی۔"

زینب کی مسکراہٹ غائب ہوتی دیکھ اس نے رسائیت سے کہا۔

"مجھے وہ۔۔۔ نہیں پسند۔"

تمہیں جو پسند تھے انکا انجام دیکھنا؟ اکثر ہمیں جو چیزیں چمکتی نظر آتی ہے وہ سونے کی جگہ جلتا انگارا

بھی نکل سکتی ہیں۔۔۔ اور تم نے آج تک جو پسند کیا ہے زینب وہ سونا نہیں انگارہ ہی نکلا ہے۔۔۔

تمہاری دوستیں، تمہاری خواہشات، تمہارے فیصلے سب۔۔۔

"ایک بار ہمارے فیصلے کو قبول کرو سونا پاؤگی۔"

"جی۔۔۔"

امید کے سارے دیے بجھتے دیکھ وہ خاموش ہو گئی۔

ممکن ہے سچی تم سے بدظن ہو۔ اور اس پر کوئی گلہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔۔۔
لیکن وہ وقتی ہوگا جب تم اسکی پسندنا پسند کا خیال رکھوگی تو پتا بھی نہیں چلے گا کہ کب سب ٹھیک
"ہو جائیگا۔۔۔"

"جی بھائی۔۔۔"

"کیا میں یقین کر سکتا ہوں کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گی۔۔۔"

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"جی بھائی۔۔۔"

نظریں جھکائے کہا۔

میری گڑیا۔ خوش رہو۔ اور جی بھائی جی بھائی مت کرو۔۔۔"

"بلکل ویسی ہی ہو جاؤ لڑاکا۔۔۔ ضدی۔۔۔"

اسکے سر پر پیار کرتے آخر میں غصے سے ٹوکا جس پر اس نے ہنس کر پھر سے جی بھائی کہا۔

جاری ہے۔۔

اففت گلہ ٹھیک ہے۔ پر کبھی کبھی میری ماما کو میرے موبائل سے پرانی دشمنی یاد آ جاتی ہے۔ اور پھر وہ مجھ سے کہتی ہیں میرے دشمن سے نالو۔۔ آج بھی کچھ یونہی ہوا ہے 😞 😞 😞 اسلیے لیٹ ہو گئی ورنہ روز دو بہر ایک بجے تک آ جایا کر گی انشاء اللہ۔۔۔

♥ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 38

۔ از عمیمہ۔ مکرم #



www.urdu novels mania.com

گہرے گلابی رنگ کا گھیر دار فراک جس پر سلور رنگ کے بھاری نگینوں کا کام تھا۔ مہندی سے خالی ہاتھوں میں بھرے بھرے گجرے پہنے۔ ایک کندھے پر ہم رنگ بھاری ڈوپٹہ سیٹ کیا تھا۔ اور سر پر نکاح کی اوڑھنی کو گھونگٹ کی صورت ڈالا تھا۔

تین گھنٹے پہلے ہی وہ اپنا آپ میجی صبح عثمانی کے نام کر چکی تھی۔

نکاح کے وقت اسے محسوس ہی نا ہوا کہ اس نے کب قبول ہے کہا۔

نکاح کے وقت بھی وہ یوشع اور آہاد کے گلے لگ کر بہت روئی۔

نکاح کے کچھ وقت بعد بیوٹیشن آگئی۔ مہارت سے اسکے حسین چہرے کو مزید دو آتشا بنا کر اسکے چہرے پر گھونگٹ ڈال دیا۔

دوسری طرف اپنی قسمت کی بربادی پر ماتم کناں یحییٰ سوگوار سی کیفیت میں اسٹیج پر بیٹھا تھا۔ حورین کے غصے سے گھوڑنے پر وہ بار بار مسکرانے کی اپنی سی کوشش کرتا اور پھر منہ بگاڑ لیتا۔

اسکا ایک ایک تاثر حورین کے ساتھ یوشع بھی بغور دیکھ رہا تھا لیکن اس بات کا اندازہ اسے تھا کہ یحییٰ زینب سے بدظن ہے پر اسے یقین تھا کہ بدظن ہونے کے باوجود وہ اسکا خیال رکھے گا۔ یہاں یوشع بھی خود غرض ہوا تھا۔ پر زینب کے لیے خود غرض ہو کر اسے کوئی افسوس نہیں تھا۔ پر پریشانی تھی کیونکہ وہ زینب کے نیچر سے بھی بخوبی واقف تھا۔

"اگر اب تم لوگوں نے ہنسنا بند نہیں کیا تو انجام اچھا نہیں ہوگا۔"

www.urdu novelsmania.com

عباس نے میسج ٹون کی آواز پر موبائل دیکھا تو یحییٰ کا میسج پڑھ کر بے ساختہ قہقہہ لگایا۔ جب باقی سب نے میسج سنا تو وہ سب چپ ہونے کے بجائے مزید ہنسنے لگے یحییٰ کو چڑھتی نظروں سے دیکھنے لگے۔

وہ سب یحییٰ اور زینب کے مسئلے سے ناواقف تھے لیکن یحییٰ کے چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھتے کوئی بھی اسکی ناپسندیدگی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

وہیں اسٹیج پر دوسرے صوفے پر آمنہ کے ساتھ بیٹھا اسکا دولہا اس قدر خوش تھا کہ مسکراہٹ چھپانے نہیں چھپ رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد زینب کو بھی یچی کے پہلو میں لا کر بیٹھا گیا۔

یچی نے اٹھ کر اسکا ہاتھ تھامنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔ اسکی نااہلی پر حورین نے غصے سے صبح کو گھورا یعنی دیکھ لو اپنی اولاد کے کرتوت۔۔

وہیں دوسری طرف صبح نے فوراً نظریں چرائیں جیسے حقیقتاً یہ سب صبح کا سکھایا ہوا ہی ہو۔ کچھ دیر بعد رسمیں شروع ہوئیں جو تا چھپائی میں جو بحث ہونی تھی وہ یچی کی انکی ڈیمانڈ پوری ہونے پر رہ گئی۔

ان سب کے دوران یوشع کی نظریں مستقل نویرہ کا طواف کر رہی تھی۔ اسے اپنی چھوٹی سی بیوی پر ہنسی بھی آرہی تھی۔

جو خود کو گھر کا بڑا سمجھ کر اپنے معصوم کندھوں پر ذمہ داریوں کا بوجھ سمجھ کر ہر چیز میں آگے آگے رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جامنی رنگ کے گھیر دار غرارے

پر ہلکی ہلکی سلور بوٹیوں کی گھٹنوں تک کی شرٹ اور سر پر ڈوپٹہ جمائے ہاتھ میں میٹھے پان کی پلیٹ پکڑے

وہ یوشع کو نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ منیزہ اور زینب کی بدولت اسکی خود اعتمادی

تھی کہ وہ بنا کسی ڈرو و خوف کے خود کو گھر کا اہم فرد سمجھ کر ہر کام میں آگے آگے تھی۔

"یہ کہاں لکھا ہے کہ مہمانوں کو پوچھتے دوست کو بھول جاؤ۔۔۔"

نورہ کے پاس آتے دکھ سے کہا۔۔۔

"میں تو نہیں بھولی۔۔۔"

مسکرا کر کہا۔

یوشع نے داد دینے کے انداز میں آنبر و اچکائی۔ آج تو انداز ہی بدلے ہوئے تھے۔

ابھی وہ کچھ کہتا ہی جب کسی نے نورہ کا ہاتھ کھینچا جس کے باعث ہاتھ میں پکڑی پان کی پلیٹ نیچے گری۔

"کیا بد تمیزی۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

مقابل نشاء کو دیکھتے باقی الفاظ یوشع نے اپنی زبان پر روک لیے۔۔۔

"ما۔ ما۔"

نورہ کے لب بمشکل ہلے۔

اتنے مہینے بعد نشاء کو اپنے مقابل دیکھ اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔ جیسی بھی تھی پرماں تھی نشاء کی کسی اسنے یہاں خوش رہنے کے باوجود محسوس کی تھی۔

"چلو۔۔"

لیکن نشاء کی اگلی بات پر اسکے تاثرات بدلے یکدم خوف نے آنکھوں میں بسیرا کیا۔ وہ اسے لے جانے آئی تھی۔

فورا یوشع کو دیکھا جس نے سکون سے کندھے اچکا دیے۔۔

بظاہر تو وہ پرسکون نظر آ رہا تھا لیکن نشاء کی حرکت اسے اس حد تک ناگوار گزری تھی کہ دل چاہ رہا تھا کہ گھر سے باہر پھینکوا دے۔

"ٹمک۔۔ کہا۔۔"

ہاتھ نشاء کے ہاتھ سے نکالنے کے لیے ہلکی سی مزاحمت کرتے پوچھا۔

آواز دھیمی تھی اس لیے کچھ ہی لوگ انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"کیا ڈرامہ ہو رہا ہے یہاں۔۔"

منیزہ نے اپنی ناگواری چھپانے کی بلکل ضرورت محسوس نہیں کی۔

ڈرامے لگانا تمہاری فطرت میں شامل ہے۔ میں اپنی بیٹی کو لینے آئی ہوں مجھ سے دشمنی میں تم اسے "استعمال نہیں کر سکتی۔"

ایک ایک لفظ جبا کر کہتے اسنے نویرہ کے ہاتھ پر گرفت اتنی سخت کر دی کہ وہ کراہ اٹھی۔

"ہاتھ چھوڑ کر بات کریں اسکا"

درمیان میں بولتے اسنے سختی سے نشاء کے ہاتھ کو دیکھا جس میں نویرہ کا ہاتھ دباتھا۔

تم بیچ میں مت آؤ گھٹیا انسان اپنی ماں کے ساتھ مل کر میری بیٹی کا استعمال کیا۔۔۔ اور تم۔۔۔"

"تمہیں میں بعد میں سمجھاؤنگی

آخر میں سختی سے نویرہ کو گھورتے وہ اسے اپنے ساتھ باہر کی جانب کھینچنے لگی۔

نشاء کی آواز بلند ہونے کے باعث مزید کچھ لوگ متوجہ ہوئے۔۔۔

آہاد حورین اور صبح بھی قریب آئے۔

"تمہاری ہم۔۔۔"

"چھوڑ دیں ماما۔"

نورہ کو اپنے ساتھ لے جاتے دیکھ نمیزہ اپنے قدم اسکی جانب بڑھانے ہی لگی تھی کہ یوشع نے ہاتھ تھام لیا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔"

نمیزہ نے یوشع کو غصے سے گھورا۔

ماما بیوی میری بھی ہے۔۔ میں دیکھ لونگا۔۔ لیکن مہمان ابھی ہم لوگوں کو ہی دیکھ رہے ہیں آپ "لوگ خدارا انکو دیکھیں۔

اب کے وہ بھی سختی سے کہتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"اسکے انداز دیکھ رہے ہیں آپ؟"

اب کے اسکا رخ آہاد کی جانب تھا۔

میرا کچھ نہیں بگڑے گا لیکن یہاں جتنے لوگ متوجہ ہوتے جائینگے انکو جواب تمہیں دینا پڑیگا اسلیے عقل "کا استعمال کرو وہ کہہ رہا ہے وہ دیکھ لے گا تو مطلب دیکھ لے گا۔

آہاد کے جواب پر اسنے اپنے ارد گرد نظر دوڑائی تو لوگ انکی جانب متوجہ تھے موقع کی نزاکت سمجھ کر اسنے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔

ورنہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا یہیں اکھاڑا بنا کر اس میں نشاء کو پٹھے۔

"مجھن۔۔۔ ہیں جانا۔۔"

نشاء کے ساتھ آگے بڑھتے اسنے دو سے تین بار یوشع کو مد طلب نظروں سے دیکھا۔ لیکن جس طرح یوشع نے اس سے نظریں پھیری تھی اسے یقین ہو چلا تھا کہ مقابل بالکل اسکی مدد نہیں کریگا۔

کل اس کو محبت کا مان بخش کر معتبر کیا تھا اور آج یوں نظر انداز کیا جیسے وہ اسکے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔

خاموش رہو نویرہ۔۔ تمہارے اتنے پر نکل آئے کہ تم نے بنا ماں باپ کی اجازت کے شادی کر لی۔

تم میں زرا غیرت نہیں کہ تم اس گھر میں رہ رہی ہو جو تمہاری ماں کی بالکل عزت نہیں کرتے۔

کانوں میں نشاء کے الفاظ بری طرح چبھ رہے تھے
۔۔ وہیں نظر سامنے گاڑی میں بیٹھے شخص کو دیکھ پتھر اگنی تھی۔

اسی دن والا شخص سامنے گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جس گاڑی کی طرف نشاء بڑھ رہی تھی۔ ایک بار پھر بچپن سے لے کر اب تک کے منظر نظروں سے گزرنے لگے۔ مستقبل میں اسے ایک بار پھر وہ خود کو اپنی عزت کے لیے روتی ہوئی نظر آئی اور سامنے صداقت جیسا درندہ یعنی ایک بار پھر منافع کا سودا کیے کوئی ماں کے ساتھ بیٹی حاصل کرنے کی کوشش میں تھا۔

"اتنی کتنی بے حسی ہے کہ اسی دن شادی کر لی جس دن باپ قتل ہوا۔"

"نہیں تھا۔۔۔ وہ میرا باپ۔"

نشاء سے اپنا ہاتھ کھینچتے وہ چیخی۔۔

درندہ تھا۔۔۔ وہ۔۔۔ جس۔۔۔ کے آگے آپ۔۔۔ مجھے اپنی۔۔۔ عیاشیوں کے عیوض پھین۔۔۔ کتی "تھیں۔۔۔"

آنسو گالوں سے بے دردی سے پونچھتے وہ چیخی۔

"کیا بکواس۔۔۔"

"اندھی تھیں آپ؟۔۔۔ نظر نہیں۔۔۔ آتی تھیں۔۔۔ اسکی غلیظ نظریں آپکو۔۔۔ مجھ پر"

نشاء کی بات کاٹتے وہ پھٹ پڑی
 برسوں کا غبار آنکھوں اور زبان کے ذریعے باہر آ رہا تھا۔
 جبکہ نشاء ہقا بقا سی اسکی زبان دیکھ رہی تھی چند مہینوں میں وہ لڑکی اتنی بدل گئی تھی کہ پہلے جہاں ایک
 الفاظ منہ سے نہیں نکلتا تھا اب زبان چلا رہی تھی۔

"انکی دی ہوئی گاڑی اور۔۔۔ پیسے نے۔۔۔ پردہ ڈال دیا آپ کی آنکھوں۔۔۔ س پر۔"
 نفرت سے کہا۔

"نمیزہ ہاشم کے الفاظ بول رہی ہونا۔"
 نفرت آمیز لہجے میں پوچھا ورنہ بھلا اسکی معصوم بچی کو کہاں ایسے جملے کہنا آتے تھے۔

"نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ اتنی حقیقت کہاں جانتی ہیں۔۔۔"
 اسکا طنز نشاء کو ساکت کر گیا اسکے تابع رہنے والی اسکی فرمانبردار بیٹی زہرا گل رہی تھی۔

"نویرہ۔۔۔"
 افسوس سے پکارا۔

"اور اب ۔۔۔ نئے عیش و آرام کے لیے ۔۔ آپکو میری ۔۔ ضرورت ہے"

میں تمہاری جان لے لوں گی۔"

تمہارے دماغ میں یہ خناس کس نے بھرا ہے میں بخوبی جانتی ہوں۔ میرے ساتھ چلو تمہارے دماغ
"میں بھری یہ بکواس اور تمہاری چلتی زبان دونوں درست کرونگی۔"

نورہ کا ہاتھ واپس تھا متے غصے سے کہا۔

گاڑی میں بیٹھا شخص بغور ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

نورہ پر اسکی نظر جب سے تھی جب وہ نائن کلاس میں تھی پر وہ صداقت کی نظروں سے بھی بخوبی واقف تھا۔

اس وقت یہ ممکن نہیں تھا۔ اور صداقت کے مرنے کے بعد وہ جانتا تھا کہ نشاء جیسی چالاک عورت کبھی نویرہ اسکو نہیں دے گی کسی صورت بھی نہیں۔

ایسے میں اگر وہ نشاء سے شادی کر لیتا تو نویرہ خود بخود اسکے ہاتھ آنی تھی۔

پر جب نشاء سے یہ بات اس کے علم میں آئی کہ نویرہ جاچکی ہے نشاء نے یہ بات گول کر دی تھی کہ نویرہ شادی کر چکی ہے لیکن اس نے نشاء کا مستقل برین واش کیا تھا۔ بظاہر نویرہ کی فکر میں گھلتے اس نے نشاء کو اتنا ایووشل کیا کہ وہ نویرہ کے پیچھے اپنی دشمن کے گھر آنے پر مجبور ہو گئی۔

"میں۔۔۔ نہیں جاؤنگی۔۔۔ میری۔۔۔ شادی۔ ہو چکی ہے اور اب میں۔۔۔ یہیں رہوں گی۔"

نشاء کا ہاتھ جھٹکتے وہ کہتے ساتھ اندر کی جانب بھاگ گئی۔
نشاء غصے سے اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔

گیٹ کے اندر داخل ہوتے ہی اسکی نظر دروازے کے پاس کھڑے یوشع پر پڑی جو سینے پر ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
افسوس سے اسے ملامت کرتی نظروں سے دیکھتی وہ اندر چلی گئی۔ بنا کسی کی جانب دیکھے یا پرواہ کیے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔
کھانے کے بعد جلد ہی آمنہ اور زینب دعاؤں کے سائے تلے رخصت ہو گئیں۔

حورین اسے یحییٰ کے کمرے میں بٹھا کر اس سے کچھ دیر باتیں کر کے باہر نکل گئی۔
کمرہ بالکل سادہ تھا کوفت سے کمرے کو دیکھتے اسکے ذہن میں یحییٰ کا ایک پرانا جملہ گزرا۔

"میں تم اور میرے کپڑے اور استری۔"

نخوست سے منہ پھیرتے اسنے سختی سے آنکھیں میچیں۔

یہ تمہاری سوچ ہوگی یحییٰ کے میں یہاں بیٹھے تمہارا انتظار کرونگی۔ زینب شاہ تھوک کر چاٹنے والوں "میں سے نہیں۔"

اپنا ڈوپٹہ سنبھالتے وہ کھڑی ہوئی۔

پہن نکال کر ڈوپٹہ اتارا پھر بیڈ پر بیٹھے اپنی ساری جیولری اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔
بال کھولے پھر حورین کے دیے آرام دہ کپڑے نکال کر واشروم چلی گئی۔

"تم نے کیا سوچا تھا تم مجھے اپنی انا کے لیے ایسے مات دو گے تم حاصل کر کے بھی ہار جاؤ گے" نفرت سے سوچتے اسنے سر جھٹکا۔

یہی سوچ اسے تسکین دے رہی تھی کہ یحییٰ اسکو کپڑے بدلے دیکھ ہی آگ بگولہ ہو جائیگا کیونکہ اب تک یحییٰ نے اسے دیکھا بھی نہیں تھا۔

کچھ دیر بعد جب وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو نظر وارڈروب کے آگے کھڑے یحییٰ پر پڑی۔
یحییٰ کو نظر انداز کیے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑے ہو کر بالوں میں برش کرنے لگی۔

یحییٰ اسکی موجودگی کا نوٹس لیے بغیر کپڑے لے کر باتھروم میں چلا گیا۔
زینب بالوں میں برش کرنے کے بعد وہیں کھڑے لوشن لگانے لگی۔
وہ غیر ارادی طور پر یحییٰ کی منتظر تھی تاکہ اسکا ری ایکشن دیکھ سکے۔

کچھ دیر بعد یحییٰ سادہ سے کرتے ٹراؤز میں باہر نکلا۔
اپنی جگہ پر بیٹھتے اسنے الارم سیٹ کیا اور بیڈ پر لیٹ گیا۔
کمرہ روشن ہونے کے باعث ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔

زینب سکتے کے عالم میں بیڈ پر لیٹے یحییٰ کو دیکھنے لگی۔
یحییٰ کے ایٹیٹیوڈ نے واضح کیا تھا کہ اسکے بیڈ روم میں زینب ایک اضافی چیز سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔
وہ تلملائی تو بہت لیکن کچھ کہہ ناسکی۔ یکدم اپنا سوچا پورا نا ہونے پر اسے دکھ ہونے لگا۔ یحییٰ کو اسکے وجود سے ہی فرق نہیں پڑتا تھا تو اس سے جڑی چیزوں سے کیا فرق پڑتا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"سمیرا۔۔۔"

"جی؟"
بستر سیٹ کرتے جواب دیا۔

"تم اتنا عجیب بیہوکیوں کر رہی ہو؟"
اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہاتھ تھامتے پوچھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

"تم آج شادی میں کیوں نہیں چلی ساتھ پھر؟"

"کیونکہ میرا دل نہیں کر رہا تھا۔"
ہاتھ چھڑاتے واپس چادر درست کرتے نظریں پھیریں۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"اس رویے کی وجہ؟"
اس کا رخ دوبارہ اپنی جانب کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

"آپ نہیں جانتے کیا؟"
تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"میں واقعی نہیں جانتا۔"

یقین دلانا چاہا۔۔

"مجھے آپ پر شک ہے۔۔"

صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

"تم جانتی ہو تمہارا شک بے بنیاد ہے۔۔"

ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

"اتنے سالوں میں اگر پہلی بار مجھے شک ہو رہا ہے تو وہ بے بنیاد نہیں ہو سکتا۔"

چبھا کر کہتے وہ عباس کو ساکت کر گئی۔

"تم پھر سے اپنی کزن سے ملی ہو نا۔"

اسکارخ واپس اپنی جانب کرتے غصے سے پوچھا۔

"ہاں ملی ہوں اس سے آپکا کوئی تعلق نہیں۔۔"

بے رخی سے کہا۔۔

اب سمجھ آ رہا ہے مجھے سب۔۔۔"

تمہارے خاندان میں دو لوگوں کی طلاق اسی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اپنا نہیں بسا سکی تو کسی اور کا گھر بستے ہوئے بھی نہیں دیکھا جاتا اس سے۔۔۔

عباس زبان سنبھال کر بات کریں میں آپکے رشتہ داروں کی عزت کرتی ہوں تو آپ پر بھی فرض ہے "کہ میرے گھر والوں کی عزت کریں۔۔۔ وہ ایک دم غصے سے بولی۔

"دو طلاقیں اسی کی وجہ سے ہوئی ہیں اور اب تیسرے کی تیاری کر رہی ہے وہ۔۔۔ وہ بھی سمیرا سے زیادہ غصے میں بولا۔

"آپ مجھ سے طلاق کی بات کر رہے ہیں؟ آپ مجھے طلاق دینگے؟" وہ صدمے سے پھٹی آنکھوں سے پوچھنے لگی۔ آنکھوں کے گوشے تیزی سے نم ہوئے۔ وہ تو اس حد تک سوچ بھی نہیں سکتی تھی ہاں یہ بات اسکی درست تھی کہ اسکے دل میں شک اسکی کزن نے ہی ڈالا تھا پر اپنے شک کے جواب میں وہ ہر عام سی بیوی کی طرح وفا کا وعدہ چاہتی تھی۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"

اپنی پیشانی مسلتے اسے احساس ہوا کہ وہ غلط بول گیا۔

"پھر کیا مطلب تھا ہاں؟"

اسکے سینے پر ہارتے روتے ہوئے پوچھا۔

مطلب یہ کہ تمہاری قسم تمہارے علاوہ میں کسی دوسری لڑکی سے تعلق یا رشتہ بنانا تو دور کی بات دوستی بھی نہیں رکھونگا۔

لیکن مجھے افسوس ہے کہ اتنے سالوں میں میری محبت سے زیادہ تم پر تمہاری کزن کی باتوں نے اثر کیا ہے۔۔

"بہت بری ہو تم۔"

آخر میں ناراضگی سے کہتے اسنے سمیرا کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

www.urdu novelsmania.com

"تو دعا کریں میں مر جاؤں پھر کر لیجیے گا کسی اچھی سے شادی"

عباس کو کمرے سے باہر جاتے دیکھ روتے ہوئے کہا۔

کاش جو اسنے ابھی کہا وہ پہلے کہہ دیتا تو بات اتنی بڑھتی ہی نا۔

"یعنی تم اچھی نہیں ہو سکتی۔؟"

پیچھے مڑتے غصے سے پوچھا۔

"نہیں۔۔"

"میں پھر بری کے ساتھ گزارا کر لوں گا۔"
اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھتے وہ واپس اسکے روبرو آیا۔

"گزارا؟"

سمیرا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

ظاہر ہے اب تم ایسے شک کرو گی تو میں خوش تو نہیں رہ سکتا نا۔۔ جس طرح لڑکیوں کا کردار انکی
نسوانیت اہمیت رکھتی ہے ہمارا کردار بھی معنی رکھتا ہے۔
مرد بھی چاہتا ہے کہ اسکی بیوی اس پر اعتبار کرے۔
"کان کی کچی ناہوں کسی کی باتوں میں آکر زہن خراب نا کرے۔۔"
نرمی سے سمجھایا۔

"اگر آپ پہلے ہی مجھے یقین دلادیتے تو بات اتنی بڑھتی ہی نہیں۔۔"

تمہیں خود کو یقین ہونا چاہیے مجھ پر۔۔۔ میاں بیوی کا رشتہ ایسا نہیں ہوتا کہ وہ ایک دوسرے کو اپنے "کردار کی وضاحتیں ہی دیتے رہیں۔۔۔"

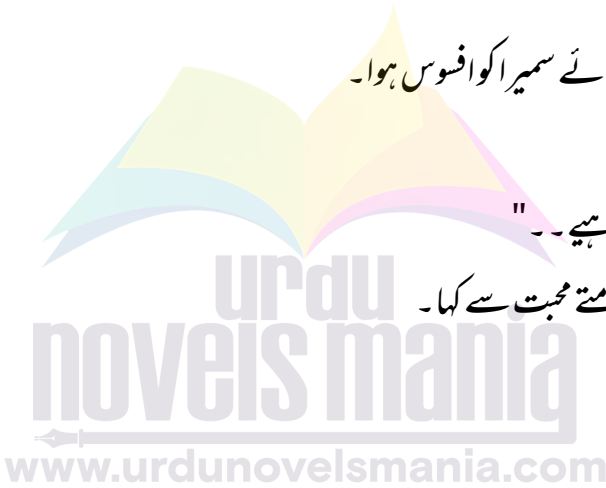
بیڈ پر بیٹھتے اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔

"سوری۔۔۔"

شرمندگی سے سر جھکائے سمیرا کو افسوس ہوا۔

"سوری نہیں یقین چاہیے۔۔۔"

اسکے ہاتھ کی پشت چومتے محبت سے کہا۔



جاری ہے۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔۔

Edit by zamalFatima 🍌🍌🍌🍌🍌

قسط۔ نمبر۔ 39#

۔ از عمیمہ۔ مکرم #

وہ سارے کام فارغ کر کے کمرے میں آیا۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ کمرہ روشن کر کے وہ نویرہ کی طرف بڑھا جو بیڈ پر آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھی۔ یہ اسکے سونے کا انداز نہیں تھا۔ یعنی وہ جاگ رہی تھی۔

یوشع نے گھڑی میں وقت دیکھا رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔
 نویرہ کو چھیرے بنا وہ فریش ہو کر لائٹس بند کر کے اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔
 کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ نویرہ اسکے برابر سے اٹھ گئی۔
 اٹھ کر بیٹھتے اسنے سائیڈ لیپ جلایا۔

اپنے برابر خالی جگہ کو دیکھا پھر سامنے کاؤچ پر۔
 وہ کاؤچ پر اسکی جانب پیٹ کیے لیٹی تھی۔ گہری سانس لیتے وہ کھڑا ہوا۔

"نویرہ اٹھو بیڈ پر آؤ"

نورہ کا بازو ہلاتے سنجیدگی سے پکارا۔

"نورہ؟"

جواب ناپانے پر اب کے زرا اونچی آواز میں پکارا کیونکہ وہ جان بوجھ کے نظر انداز کر رہی تھی۔

اس بار جواباً اس نے ہاتھ جھٹک دیا۔

"نورہ کیا بد تمیزی ہے؟"

کیا بد۔۔۔ تمیزی کی ہے میں۔۔۔ نے۔۔۔

"نہیں سونا مجھے آپ کے برابر میں۔۔۔"

اٹھ کر بیٹھتے اسنے شدید غصے سے کہا۔

یوشع خاموشی سے اسکا غصہ دیکھنے لگا۔

"بد تمیزی ہے یہ۔۔۔۔۔"

یوشع نے بتایا۔

ہاں اگر۔۔۔ میں۔۔۔ میں کروں تو بدتمیزی۔۔۔ جب خود نے بیڈ سے اتارا تھا وہ۔۔۔ بدتمیزی نہیں " تھی۔

یوشع کے مقابل کھڑے ہوتے وہ اسے کچا چبا جانے کے درپے تھی۔
جبکہ یوشع اب کافی حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جو بنا کسی ڈر کے اسکے سامنے اتنا بول رہی تھی۔

"رات بہت ہو رہی ہے صبح لڑلینا ابھی سو جاؤ"
اسکا بازو تھا متے اسے بیڈ کی جانب لے جاتے بات ختم کرنا چاہی۔

میں نے کب جگایا آپ۔۔۔ کو۔"

"میں صوفے۔۔۔ پر ہی سو گئی

ضدی ہوتے کہا۔

"کیا بچپنا ہے یہ نویرہ۔۔۔"

بے بسی سے کہا۔

"آپ کو مجھ۔۔۔ سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

ہاتھ پھڑا تے وہ واپس کاؤچ کی طرف بڑھی۔

"کیوں نہیں ہونا چاہیے کل ہی تو دوستی کی ہے تم نے مجھ سے"
اسکے سامنے آتے یوشع نے یاد دلایا۔

"اور میں۔۔۔ نے آج دوستی توڑ دی۔"
نم آنکھوں میں غصہ ہلکورے لے رہا تھا۔

"کیوں؟"
بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔ مفاد۔۔۔ پرست مطلبی دوست نہیں چاہیے۔۔۔"
زہریلے لہجے میں کہا۔
www.urdu novelsmania.com

یوشع کے ماتھے پر بل پڑے۔

"میں نے کیا مفاد حاصل کیا ہے تم سے؟"

"نہیں کیا۔۔۔ پرمدوبھی نہیں کی۔"

"نورہ۔۔"

ٹھنڈی سانس لیتے بات کرنی چاہی پروہ درمیان میں بات کاٹ گئی۔

"مجھے آپ سے بات۔ نہیں کرنی"

اسکے ایک طرف سے نکلتے وہ کاؤچ پر بیٹھنے لگی پر یوشع نے اسکا بازو تھام لیا۔

"چھوڑیں می۔۔ راہاتھ۔"

لاکھ کوشش کے بعد آنسو آنکھوں سے نکل آئے۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"نورہ میری بات سنو۔۔"

مجھے نہیں۔۔ سن۔ فی۔۔ آپ کو کیا فرق۔۔ پڑتا ہے کوئی۔۔ مجھے کہیں بھی لے جائے۔۔ پھر"

"میری۔۔ زندگی میں ایک صداقت آئے یادس۔

ہاتھ چھڑاتے تلخی سے کہا پر اسکے الفاظ یوشع کے دماغ پر لگے۔

"کیا بجواس کر رہی ہو ہوش میں ہو۔۔"

اسے اپنے مقابل کرتے اب کے اسنے بھی غصے سے پوچھا۔

ہاں ہوں۔۔ اور کیا کہا تھا۔ جو بھی بات ہو۔ مجھے بتانا۔
 آج کتنی بار۔ مدد کے لیے دیکھا تھا پر نظریں پھیر لی مجھ سے۔
 "دوستی نا صحیح زبردستی کا نکاح ہی صحیح آپ۔۔ اسے یاد رکھ لیتے۔
 وہ تلخ پر تلخ الفاظ کا تیریوش پر چلا رہی تھی۔

"نکاح بھی یاد تھا اور دوستی بھی۔۔ اپنی فضول سوچ کے گھوڑے دواڑنا بند کرو۔"
 اسکے ماتھے پر انگلی مارتے وہ قدرے غصے سے بولا۔

کیوں بند کروں۔۔۔۔ وہ اگر۔۔۔ مجھے ساتھ۔۔۔ لے جاتیں تو وہ صداقت۔۔۔ جیسا دوسرا انسان
 "میرے۔۔ ساتھ کیا کرتا اندازہ ہے آپکو۔
 www.urdu novels mania.com

غصے سے پھٹتے وہ روتے ہوئے چیخ پڑی۔ اسکے دل میں نشاء کے واپس لے جانے کا خوف بیٹھ چکا
 تھا۔ آج تو وہ ہمت کر کے بچ چکی تھی پر ہر بار بچنا اسکے لیے ممکن نہیں تھا۔ اور نشاء کے ساتھ موجود
 انسان پر اسے صداقت جیسے درندے کا گمان ہو رہا تھا۔

"وہ تمہیں میرے ہوتے ہوئے نہیں لے جاسکتے تھے نویرہ۔"

اسکو ڈرتے دیکھ نرمی سے کہا۔

"وہ۔۔ میں نے آج دیکھ لیا۔"
بے اعتباری سے کہتے اسنے رخ موڑ لیا۔

"کیا تم چلی گئی ان کے ساتھ؟"

"نہیں۔۔"

"یوشع: کیسے؟"



"اگر۔۔ میں ان سے نالڑتی تو وہ مجھے لے جاتے۔۔"
غصہ پھر خوف پر غالب ہوا۔

جب خود لڑ سکتی ہو تو خود کو کیوں دوسروں کا محتاج رکھتی ہو۔ یہ تم پہلے صداقت کے وقت بھی لڑ سکتی تھی پر میں سمجھتا ہوں کیونکہ اس وقت تم بے سہارا تھی۔

پر اب تو تمہارے پاس مضبوط سہارا ہے تو پھر بھی تم اتنی کمزور کیوں ہو۔ لڑکیاں کمزور نہیں ہوتی نویرہ اور ہوتی بھی ہیں تو میں اپنی بیوی کو اتنی کمزور نہیں دیکھنا چاہتا۔
تم ابھی تھوڑا لڑھی ہو یقین کرو تم اس سے زیادہ لڑ سکتی ہو۔
"اپنے لیے بھی اور اپنے سے جڑے رشتوں کے لیے بھی۔"

نویرہ اسے خاموشی سے دیکھنے لگی۔ وہ بولتا اتنا خوبصورت تھا کہ وہ گم صم سی اسے سننے لگتی تھی۔

تمہیں کیا واقعی لگتا ہے کہ اس وقت میں تمہیں جانے دیتا۔ یا ماما اور ڈیڈ تمہیں جانے دیتے؟ بس میں "چاہتا تھا کہ تم بولو۔ دیکھنا چاہتا تھا کہ مجھ سے جڑنے کے بعد تم میں خود اعتمادی آئی ہے یا نہیں اور میں "بہت خوش ہوں کہ تم میں بدلاؤ آیا ہے۔
وہ بولتے ہوئے آخر میں طمانیت بھرے انداز میں مسکرایا۔
اب اسے یقین تھا نویرہ سمجھ چکی ہوگی۔

"کچھ سمجھ آیا۔"

اسے خود کو ایک ٹک دیکھتے یوشع نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔

"ہماری۔۔ دوستی ختم۔۔"

ہوش میں آتے دوستی کے خاتمے کا اعلان کیا۔۔

"اب بھی؟"

حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں۔۔"

"لیکن اب تو سب سمجھ آ جانا چاہیے۔"

جھنجھلاتے کہا۔

"ہاں سمجھ آ گیا۔ ہے۔۔ لیکن۔۔ مجھے مطلبی دوست۔ نہیں چاہیے۔۔"

www.urdu novelsmania.com

"اچھا اس مطلبی پر بعد میں بحث کرینگے ابھی سو جاؤ۔"

جمائی روکتے گھڑی میں دوبارہ وقت دیکھا جو تین بجانے کو تھی۔

"میں آ۔۔ پ کے برابر میں نہیں سوؤنگی۔"

ویسے ہی ضدی لہجے میں کہا۔

"درمیان میں تکیے رکھ لینگے۔"
تجویز پیش کی۔

"ہماری دوستی۔۔ ختم ہو چکی ہے۔۔"
جتایا۔

"ہاں اس دوستی اور مطلبی دوست پر کل بات کرینگے ابھی سو جاؤ پلیز۔"
ہاتھ جوڑتے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔ ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ نویرہ نے درمیان میں
تکیوں کی دیوار بنا دی۔ اور دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

صبح دروازہ ناک ہونے پر اسنے آنکھیں کھول کر جگہ کا جائزہ لینا چاہا۔ کمرہ اسکے کمرے سے مختلف
تھا۔ وہ فوراً اٹھ بیٹھی پھر یاد آیا کہ رات ہی رخصت ہو کر وہ یحییٰ کے کمرے میں آ چکی ہے۔ آنکھیں
مسلتے کمرے میں نظر دوڑائی تو کمرہ خالی تھا۔ رات کا پھیلاوا اب کمرے میں نہیں تھا۔ بیڈ کی چادر بھی

نفاست سے سیٹ تھی۔ اسنے آنبر و اچکاتے حیرت سے پورے کمرے کو دوبارہ دیکھا وہ رات صوفے پر سوئی تھی یحییٰ کے برابر میں لیٹنا اسے کسی صورت گوارا نہیں تھا۔
دوبارہ دستک سن کر وہ سیدھی ہوئی۔
کھڑی ہوتی دروازے پر آئی دروازہ کھولنے پر سامنے ملازمہ کو کھڑا پایا۔

"سلام بی بی۔۔"

اسکی عمر کی ہی لڑکی اسے خوشدلی سے سلام کر رہی تھی۔
اسنے بغور اس لڑکی کو دیکھا۔

گلابی شلوار قمیض میں سر پر نفاست سے سیٹ ڈوپٹہ ستواں ناک کے درمیان باریک سیاہ دل شفاف رنگ اتنا حسن اس پر تضاد اسکی شہد رنگ آنکھیں۔
زینب نے اسے کن آنکھوں سے دیکھا کہ وہ لڑکی کی مسکراہٹ سمیٹ اس سے پہلے اس نے کبھی اس لڑکی پر غور نہیں کیا تھا پر اب اس پر غور کیا تو وہ اسے پیشہ وارا سی بلکل نہیں لگی۔۔

"کیا کام کرتی ہو تم یہاں؟"

اسکے سلام کا جواب دیتے زینب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"حور آنٹی کی کیئر ٹیکر ہوں۔۔"

اسنے مسکرا کر جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ لیکن میں نے تو تمہیں کچن کے کام کرتے بھی دیکھا ہے۔۔۔" پچھلی بار کا یاد کرتے پوچھا۔

"جی حورین آنٹی کے کام ہی تھے وہ۔۔۔"

"کیا کرتی ہو تم؟ یہاں کام کرنے کے علاوہ۔۔۔؟" نجانے کیوں اسے اس حسین لڑکی کو لے کر تجسس ہو رہا تھا۔

"پڑھتی ہوں۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

"اوہہ۔۔۔ کیا پڑھتی ہو۔۔۔؟"

جمائی روکتے سرسری سا پوچھا۔

جواباً وہ زینب کو خاموشی سے دیکھنے لگی۔ اسے زینب کچھ خاص اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ ابھی پہلا دن ہی تھا اور وہ اس سے پوچھ تاچھ کر رہی تھی۔

"ہمم؟"

اسکے خاموش رہنے پر زینب نے آبر و اچکائی۔

جواباً اس نے سنجیدگی سے اپنی پڑھائی کے متعلق مختصر بتا دیا۔

جبکہ زینب یہ سن کے ہی ٹھنڈی ہو گئی کہ وہ اسکی یونیورسٹی میں ہی پڑتی ہے۔۔۔ مزید کچھ کہے اس نے آنے کی وجہ دریافت کی۔

"نیچے آپ کے گھر والے ناشتہ لے کر آئے ہیں۔"

سوالات ختم ہونے پر اس نے گہری سانس لی۔

"ٹھیک ہے میں آتی ہوں۔۔۔"

اسے سر تا پیروں دیکھتے کہا کہ مقابل کھڑی ملازمہ اسکے مشاہدے پر کھول اٹھی لیکن تھی ملازمہ اس لیے کچھ بولنے کی جرات نہیں رکھتی تھی۔

"کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ حسین ہے؟"

اپنے چہرے کو شیشے میں بغور دیکھتے اپنے سر اُپے پر تنقیدی مشاہدہ کرنے لگی۔

میری آنکھیں بھی بڑی بڑی خوبصورت ہیں پر شہد رنگ نہیں۔۔۔ رنگ میرا بھی شفاف ہے پر اسکی " طرح گلابی گلابی نہیں ہے۔۔۔
دانتوں میں انگلی دبالتے منہ بسورا۔

اور وہ میری ہی یونی میں پڑھتی ہے۔۔۔ اللہ۔۔۔ اگر وہ اتنی اچھی فیملی سے ہے تو یہاں ملازمت کیوں " کر رہی ہے؟
اسے حیرت ہو رہی تھی۔



"اور کام کرنے کون اتنا سچ کر آتا ہے۔"
نخواست سے سوچا۔

جبکہ اس ملازمہ کا چہرہ کسی بھی میک اپ اور آرائش سے پاک تھا۔

"کہیں یہاں تیجی کی وجہ سے تو نہیں؟"
دماغ میں یکدم سوال اٹھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ تیجی اتنا حسین کہاں کے اسکے لیے اتنی حسین لڑکی ملازمہ بن جائے۔"
خواخوہ اپنا زہن دوڑاتے اسکی سوچ غلط راستے پر چلتی جا رہی تھی۔

"لیکن شخصیت تو رعب دار ہے۔۔۔"

یہ پہلی تعریف تھی۔۔۔ جو اس نے انجانے میں کی تھی۔

اور پیسہ بھی تو ہے۔۔۔ اتنا بڑا گھر ہے۔۔۔ اور پھر ہے بھی پولیس والا۔۔۔"

"خیر جو بھی ہو میری جوتی سے۔۔۔ لیکن یہ لڑکی مجھے کچھ خاص اچھی نہیں لگی عجیب ہی تھی بلکل۔۔۔ الماری کی طرف بڑھتے اس نے سر جھٹکا۔

"ویسے ہے کوئی بہت ہی بیکار چیز یہ یحییٰ۔۔۔ اکیلے نیچے جا کر کیا ثابت کیا ہے اس نے۔۔۔ غصے سے الماری کا دروازہ پٹختے کے انداز میں بند کیا۔

ہم۔۔۔ میں بھی زینب شاہ ہوں اینٹ کا جواب پتھر سے دو گئی۔ اب دیکھو میں نیچے تمہیں سب " کے سامنے کیسے نظر انداز کرتی ہوں۔

طنزیہ ہنستے وہ کپڑے لیے باتھ روم میں بند ہو گئی۔

واپس آ کر ہلکی سی گلابی لپ اسٹک اور کاجل کی لکیر آنکھوں میں کھینچ کر بال کھلے چھوڑ دیے۔
گلے میں ڈوپٹہ ڈالے وہ ننگے پاؤں ہی باہر آ گئی۔

سب سے پہلے اس پر منیزہ کی نظر پڑی اور اسکی وہی بد تہذیبی منیزہ ہاشم کا موڈ برباد کر گئی۔
گلے میں جھولتا ڈوپٹہ ننگے پیر آتی مسکرا کر سب کو دیکھتی وہ منیزہ کو اتنی بری لگی کہ دل کیا اسی ہنستے
چہرے پر دو تین لگا دے۔

"بیٹا چپل تو پس لیتیں۔۔"

اسکی جلد بازی پر حورین نے ہنستے ہوئے کہا منیزہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔
یوشع نے منیزہ کو دیکھتے منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی روکی۔

"اوہ سوری میں بھول گئی۔۔"

مسکرا کر کہتے وہ منیزہ کی جانب بڑھی جو اسکے قریب آنے پر کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہی
تھی۔

www.urdu novels mania.com

"سمر پڑوپٹہ لینا گناہ نہیں ہے۔"

اس سے گلے ملتے مسکرا کر ٹوکا۔

"میں نے ایسا کب کہا۔؟"

آنکھیں پھیلائے وہ جس انداز میں پوچھ رہی تھی اگر یہ اپنا گھر ہوتا تو اب تک منیزہ کا ہاتھ اسکے گال کو سلامی دے چکا ہوتا۔

"بھائی آپ کیسے ہیں؟"
یوشع کے برابر بیٹھتے خوش دلی سے پوچھا۔

میں بالکل ٹھیک تمہیں خوش دیکھ کر اور خوش ہو گیا ہوں۔۔۔"
"سچی خیریت سے ہے نا۔۔۔؟"
آخر میں زینب کے قریب جھکتے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

"کیا مطلب ہے؟"
ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

مطلب کے اس بیچارے کی شادی تم سے ہوئی ہے تو خیریت دریافت کرنا تو بنتا ہے۔۔۔"
"اب دیکھو شادی کے دوسرے دن ہی تمہارے خوف سے نوکری پر بھاگ گیا۔"
یوشع نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا تھا لیکن سچی کاجاب پر چلے جانا کا سن کر اسکے منہ پر غصے سے سرخی گھلنے لگی تھی جو اسے بمشکل مسکراہٹ کے پیچھے چھپائی تھی۔

وہ سب کے سامنے یہ سب کر کے ثابت کیا کر رہا تھا۔
وہ زینب کو نیچے دکھانے کی کامیاب کوشش کر رہا تھا۔

"آپ لوگ آمنہ باجی کے گھر گئے تھے؟"

مسکرا کر بات کا موضوع بدلا۔

ورنہ اگر مزید تکیہ کا ذکر سنتی تو غصہ بے قابو ہو جاتا۔

ہاں پہلے اسی کے پاس گئے تھے کیونکہ جانتے تھے تم گیارہ بجے سے پہلے نہیں اٹھو گی۔"

"لیکن افسوس تم ساڑھے گیارہ بجے بھی نہیں اٹھی۔"

افسوس سے کہا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

"بہت طنز کر رہے ہیں آپ مجھ پر۔"

دانت پیستے کہا۔

یوشع گہرا مسکرایا وہ واپس پہلے جیسی ہو گئی تھی۔ اس کا مطلب تکیہ کا رویہ اسکے ساتھ بہت اچھا تھا۔

"خیر یہ بتائیں وہ خوش تھیں؟"

"ہاں بہت زیادہ۔۔ ماشاء اللہ۔۔"

"نورہ کیوں نہیں آئی۔۔"

زینب کو اچانک نورہ کا خیال آیا۔

"وہ ناراض ہے مجھ سے۔۔"

ٹھنڈی سانس لیتے کہا۔

"کیوں؟"

زینب نے حیرت سے پوچھا۔

کچھ نہیں اسی سے پوچھ لینا۔ تمہاری صحبت نے اسے کافی خراب کر دیا ہے تمہاری طرح اسکی زبان"

"بھی اب فراٹے بھرنے لگی ہے۔۔"

"ہاہا۔۔ بہت اچھی بات ہے۔۔"

باتوں کا سلسلہ چلتا رہا جب ملازمہ نے ناشتے کا کہا۔

آہا اور صبح گھر پر نہیں تھے یحییٰ صبح سات بجے ہی پولیس اسٹیشن جا چکا تھا۔

وہ چاروں باتیں کرتے ناشتے میں مصروف ہو گئے۔۔

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 40#

۔ از۔ عمیمہ۔ مکرم #



صبح وہ منیزہ اور یوشع کے ساتھ واپس میکے آگئی تھی۔

ایک دن کے وقفے سے ولیمہ ہونا تھا۔

"تم زرا میرے سامنے آؤ لڑکی۔"

گھر پہنچتے ہی وہ جو مزے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی منیزہ کے بلانے پر رکی۔

منہ بناتے پیچھے مڑی۔

مجھے کچھ دنوں سے لگ رہا تھا کہ تم میں بردباری آرہی ہے تم سمجھا رہو رہی ہو پر بہت افسوس سے " کے شادی کے پہلے دن تم ویسی ہی لاپرواہ ہو گئی ہو۔

زینب خاموش رہی اب کیا بتاتی کہ وہ سنجیدگی نہیں صدمہ تھا جس سے وہ نکل چکی ہے۔

اگر ایسے ہی رہی تو بہت جلد تمہارے سسرال والے تم سے بدظن ہو جائینگے زینب۔ " خود میں تھوڑی سی تبدیلی لے آؤ انکے مزاج کے مطابق خود کو تھوڑا ڈھالو پھر تمہیں خود سب اچھا لگے گا " تمہارے قدم دلوں میں جمینگے۔

اب کے منیزہ نے فکری انداز میں نرمی سے سمجھایا۔

"میں کوشش کرونگی۔" www.urdu novels mania.com

بنا کسی بحث کے سنجیدگی سے کہا۔

"خوش رہو"

اسکی تابعداری پر منیزہ مسکرائی۔

"رات کے کھانے پر آمنہ اور اسکا شوہر بھی آئیگا تم فون کر کے یحییٰ کو بلا لینا۔"
زینب نے تعجب سے دیکھا جیسے منیرہ نے کوئی انوکھی بات کی ہو۔

"میں کیوں بلاؤں۔؟"

یحییٰ کا رویہ یاد کرتے بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔
منیرہ نے سنجیدگی سے گھورا۔

"منیرہ: "تمہارا کون ہے وہ۔؟"

"شوہر"

منہ بسورتے کہا جیسے نجانے کتنے دکھ کی بات ہو۔

www.urdu novelsmania.com

جب تک بیوی شوہر کو خود عزت نہیں دیتی اسکے گھر والے بھی اسے عزت نہیں دیتے۔"
اور جہاں شوہر کی عزت ناہو وہاں بیوی کی عزت بھی نہیں ہوتی۔ سادہ الفاظ میں جب تک یحییٰ کو عزت
"نہیں دوگی خود بھی بے عزت رہوگی پھر اپنا گھر ہو یا کسی اور کا۔

سنجیدگی اور افسوس سے کہتے منیرہ کمرے میں چلی گئی۔ رات دیر سے سونے کے بعد صبح جلدی اٹھنا اب
پھر کھانے کا اہتمام اسے خود کرنا تھا۔

جبکہ زینب سوچ میں پڑ گئی۔

نفیزہ کی بات اسکی سمجھ سے اوپر تھی پر اسکا آخری جملہ بخوبی سمجھ آیا تھا لیکن اس بات میں اسے صداقت نہیں لگی تھی۔ بھلا اسکی اور تکی کی عزت کا آپس میں کیا تعلق۔

خیر جو بھی تھا ابھی تو وہ تکی سے جوابی کارروائی کے منصوبے بنا رہی تھی۔ لیکن اس بار اسے بہت محتاط رہنا تھا۔

ابھی وہ سوچوں میں ہی گھری تھی جب ہاتھ میں پکڑا فون بجا۔

سکرین پر مانشہ کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ"

غصے سے فون کا ٹیٹے نمبر بلاک کر دیا۔



"تم بھائی سے ناراض ہو؟"

جھولے پر بیٹھے اسنے نویرہ سے پوچھا۔

چار بجے زینب فریش ہو کر باہر آئی۔ نفیزہ کی آواز کچن سے آرہی تھی۔ باہر لان میں آئی تو نویرہ کو

جھولے پر گم صم بیٹھے پایا۔

"نہیں تو"

اپنے برابر میں بیٹھتی زینب کو دیکھ وہ سیدھی ہوئی۔

"پھر؟"

"پھر کیا؟"

نورہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

وہ پکا ارادہ کر کے بیٹھی تھی کہ زینب سے کسی صورت کوئی بات ڈسکس نہیں کر لیگی۔

بھائی بتا رہے تھے تمہاری زبان بھی میری طرح فراٹے بھرنے لگی ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے نورہ کو پھرٹنے لگی۔
www.urdu novelsmania.com

"اچھا ہے اچھا ہے شوہر کو تھوڑا دبا کر رکھنا چاہیے۔"

ایک آنکھ دباتے اسنے نورہ کو پھر چھیڑا۔

"ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔"

جھینپتے نظریں چرائی۔

"خیر ہے چھوڑو۔۔۔ یہ بتاؤ بات کیا ہے؟ آج ناشتہ لے کر بھی ساتھ نہیں آئی۔۔"

اب کے زینب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"بتا دو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔"

زینب کے پھر پوچھنے پر اپنے سے کیے سارے وعدے توڑتے وہ زینب کو ساری بات بتانے لگی۔

"اوہ۔۔ یعنی دوستی ہوئی بھی اور ختم بھی ہو گئی؟"

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"میں نے خود کر دی۔"

جتایا۔۔

"غلط کیا۔۔"

زینب نے نفی میں سر ہلاتے اس کی عقل پر افسوس کیا

"کیوں؟"

نورہ مکمل اسکی طرف گھوم گئی۔

انوں نے جو کیا صحیح کیا۔

لڑکی کو اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ اپنی طرف گندی نگاہ اٹھانے والے کی آنکھوں کو نوچ لے۔
تمہاری ماما ہیں ریسپیٹ اپنی جگہ لیکن اپنی عزت کے لیے تم لڑ سکتی ہو۔ اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم خود
کے لیے خود لڑ سکو تو اس میں غلط کیا ہے بلکہ یہ تو خوشی کی بات ہے ناپاگل کے وہ تمہارے لیے اتنا
"سوچ رہے ہیں ورنہ انکا کیا جاتا تمہیں اپنے پیچھے چھپا کر انکو چوکیدار سے باہر نکلوا دیتے۔"

"پر انکو ایک اشارہ تو کرنا چاہیے تھا میں ڈر گئی تھی۔"
زینب کو یوشع کی حمایت کرتے دیکھ احتجاج کیا۔

جب تک ڈروگی نہیں لڑوگی نہیں۔ ڈر کی آخری حد ہے کہ ڈر جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو ختم ہو جاتا
ہے جیسے تمہارا ہوا۔

"اگر وہ اشارہ کرتے تو تمہیں یقین ہو جاتا کہ وہ بچا لینگے پھر تمہاری ناتواہمت بڑھتی نایہ زبان کھلتی۔"

"اب میں کیا کروں؟"

ایک بار پھر پریشان وہ زینب کے سامنے اسکی شاگرد بنے بیٹھی تھی۔

"اب کیا بھگتو خود کھیل خراب کر دیا۔"

زینب نے شانے اچکا دیے۔

نویرہ نے سوچا اسے یوشع کے اظہار کے متعلق بتانے پر حیا سے رک گئی۔

"میں انکو سوری کر لوں؟"

پریشانی سے پوچھا۔

ساتھ ہی اپنا رویہ اور بد تمیزی یاد آئی۔

"نہیں نہیں اب سوری بھی مت کہو۔"



"پھر۔۔"

"رک کو کچھ سوچتے ہیں۔۔"

پرسوج انداز میں اپنی تھوڑی پرہاتھ جمائے وہ نویرہ کو دیکھنے لگی۔ نویرہ نے اس کے دیکھنے پر سوالیہ گردن ہلائی۔

"ابھی جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو پہلے دیکھتے ہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔۔"

"مطلب۔۔"

مطلب یہ لڑکی کہ پہلے دیکھتے ہیں بھائی تمہیں مناتے ہیں یا نہیں اگر کو وہ مناتے ہیں تو تم پہلے پہل "تھوڑے نخرے دکھانا پھر مان جانا۔
زیب نے نئی ترکیب دی۔

"اور اگر نہیں منایا تو۔۔"
فکر مندی سے پوچھا۔

دیکھو جس طریقے سے وہ بتا رہے تھے کہ تم ناراض ہو انداز سے تو ایسا لگ رہا تھا کہ منائینگے۔۔ باقی "اگر نہیں منایا تو کچھ سوچتے ہیں۔۔"

"تم نے سبھی کو فون کر کے آنے کا کہا۔"
اسکا جملہ مکمل ہوتے ہی اپنے قریب سے منیزہ کی آواز سنا۔

"جی۔۔۔ نہیں۔۔۔"

"فورا فون کرو"

سینے پر ہاتھ باندھتے اسکے ہاتھ میں موجود فون کی جانب اشارہ کیا۔

"آپ خود بول دیں نا زیادہ اچھا لگے گا انہیں۔۔۔"

"میں نے مشورہ نہیں مانگا فون کرو۔"

اب کے سختی سے کہا۔

لب بھیجتے وہ سوچنے لگی کہ کیسے ٹالے فیض کو، جیسا نظر انداز یحییٰ نے اسے کیا تھا وہ اپنی انا کی دیوار کیسے گرا سکتی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

"کر رہی ہوں۔۔۔"

فیض کے گھورے پر اسنے بے بسی سے یحییٰ کا نمبر ملایا۔

لیکن جھٹکا اسے جب لگا جب دوسری بیل پر ہی اسکی کال کاٹ دی گئی۔

بے چینی اور غصے سے پہلو بدلتے اسنے دوبارہ کال ملائی۔

یحییٰ کی یہ حرکت اسکی انا پر کھلی ضرب تھی۔

لیکن مسلسل تین بار کال ملانے پر بھی وہاں سے کال کاٹ دی گئی۔

جبکہ وہ زینب کا نمبر جانتا تھا۔ جب کوئی رشتہ زینب سے نہیں تھا اسنے تو تب کبھی اسکا فون نہیں کاٹا تھا اب تو وہ اسکی بیوی بن چکی تھی یہ بات زینب کا غصہ بڑھا رہی تھی۔

"تم مجھے نظر انداز کر کے مجھے میری ویلیو دکھانا چاہتے ہو اب دیکھنا میں تمہیں کیسے نظر انداز کرتی ہوں۔" دل میں ایک بار پھر عہد کرتے اسنے فون منیزہ کی جانب بڑھا دیا۔

"فون کاٹ رہے ہیں۔۔ یقین نہیں آتا تو چیک کر لیں۔۔" سپاٹ انداز میں کہا۔

"اس میں یقین نا کرنے والی کونسی بات ہے کوئی اہم کام میں مصروف ہوگا۔"

www.urdu novels mania.com

"نہیں دراصل آپکو مجھ پر یقین نہیں نا ورنہ کہہ دیتیں جھوٹ بول رہی ہو فون ہی نہیں ملایا ہوگا۔" طنز کرتی وہ منیزہ کو ویسے ہی کھڑا چھوڑا اندر چلی گئی۔

منیزہ اسکے غصے کو اہمیت دیے بنا نویرہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

واپس آکر اسنے نویرہ سے خیر خیریت لی تھی اور اسے کچھ اہم باتیں سمجھائی تھیں۔

تم بھی تیار ہو جاؤ شادی شدہ ہو ایسے مت رہا کرو تھوڑا سچ سنو رکے رہو پھر شوہر کی نظریں کہیں اور " نہیں بھٹکتی۔

نورہ فوراً سر جھکاتے اندر چلی گئی اب زینب کی طرح مزید اس پر بھی غصہ ہونے لگی تھی پر وہ اس پر بھی خوش تھی یوشع کے اس پر یہ واضح کرنے کی بدولت کے وہ زینب کی فکر کرتی ہیں اسلیے ڈانٹتی ہیں۔

یوشع شام چھ بجے کے قریب گھر لوٹا تھا ابھی بیٹھے دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ مزید نے اسے فریش ہونے کا حکم دیا۔

کمرے میں قدم رکھتے وہ ٹھٹھک کر رکا۔
لال اناری رنگ کے کرتے کے ساتھ چوڑیدار پسنے ہونٹوں پر اناری رنگ کی ہیپ اسٹک لگائے
بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے ڈوپٹے سے بے نیاز وہ یوشع کی آمد سے بے خبر ناخوں پر نیل پالش لگانے میں محو تھی۔

"خوبصورت لگ رہی ہو۔"

چند قدم آگے بڑھا کے دل سے تعریف کی۔

نورہ پہلے تو اچانک آمد پر بوکھلائی پھر پیچھے رکھا ڈوپٹہ شانوں پر پھیلایا۔
 پہلے سوچا تعریف کے جواب میں شکریہ کہے پھر زینب کی بات یاد آئی کے اسکا منانے کا ارادہ لگتا ہے
 تھوڑے نخرے دکھانا پہلے۔
 یوشع کو جواب دیے بنا وہ نیل پالش درست کرنے لگی۔

"میں نے تعریف کی ہے۔"
 اسکے سامنے بیٹھتے یوشع نے بتایا۔

"تو۔۔"

دھیمے مگر نخرے سے کہا۔
 اسکا نخر اخالصتاً بیوی والا تھا۔
 یوشع نے مسکراہٹ دہائی۔
 www.urdu novels mania.com

"تو بندہ تھینک یو ہی بول دیتا ہے۔"
 بچارگی سے کہا۔

"میں نے تو۔۔ نہیں کہا میری تعریف کریں۔"

اسکی جانب دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی ورنہ نخر ابھی آواز کے ساتھ حلق میں پھنس جاتا۔

"ہاں پر کیا کروں میری بیوی لگ ہی اتنی خوبصورت رہی ہے کہ تعریف خود بخود منہ سے نکل گئی۔" اسکے بیوی بولنے پر نویرہ نے فوراً نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ نظروں میں محبت سمائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

نویرہ بے خود سی اسے دیکھے گئی پھر اچانک چونک کر اپنی بے خودی پر خود کو ملامت کرتی وہاں سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

یوشع اسکے انداز پر چونک رہا تھا۔ یہ اسکا انداز تو نہیں تھا لیکن جو بھی تھا اسکی یہ ادائیں اس پر چڑھ رہی تھیں۔ اس بار وہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ یہ زینب کا پڑھایا سبق ہے۔

"کیا واپس دوستی نہیں ہو سکتی؟" www.urdunovelsmania.com

اسکے پیچھے کھڑے ہوتے یوشع اسکے دل موہ لینے والے حسن کو نہارنے لگا۔ شیشے میں نظر آتے اپنے اور یوشع کے عکس کو دیکھتے اسنے نظریں چرائیں۔ اور نفی میں سر ہلاتے وہاں سے ہٹ گئی۔

وہ اس سے کتر رہی تھی وجہ اس سے ڈر نہیں تھا بلکہ اس سے شرم تھی۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتی؟ معافی نہیں مل سکتی؟"
اسکے ساتھ ساتھ واپس بیڈ کے قریب آتے گزارش کے انداز میں پوچھا۔

"نہیں۔۔"

"اگر میں کان پکڑ کر معافی مانگوں تب بھی نہیں؟"
نویرہ کے لیے انکار مشکل ہونے لگا۔ جبکہ نخرے دکھانے میں اندرونی خوشی محسوس ہو رہی تھی الگ
ہی لطف آ رہا تھا پر ساتھ یہ ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کہیں وہ "تمہاری مرضی" کہہ کر اسے اسکے حال پر ناچھوڑ
دے۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"سوچ کر۔۔ بتاؤنگی۔۔"

"کتنے ٹائم میں؟"

"کل صبح۔۔"

"صبح کتنے بجے۔۔"

اب کے وہ اسے زچ کرنے کے ارادے سے پچھنے لگا۔

"نوبجے۔"

"جب تو تم گدھے گھوڑے کے ساتھ ہاتھی بیچ کر سو رہی ہوتی ہو۔۔۔"

اسنے مزاق میں کہا پر نویرہ کو طنز لگا وہ بچھے تاثرات سے یوشع کو دیکھنے لگی۔۔۔

"مزاق تھا تم دنیا کے سارے جانور بھی بیچ کر سو جاؤ تو مجھے کوئی تکلیف نہیں۔۔۔"

فوراسے اسکے برابر بیٹھتے ہنستے ہوئے اسکے گرد بازو پھیلا لیا۔

نویرہ فوراکھڑی ہوئی پر یوشع کے ہاتھ کھینچنے کے باعث واپس اس کے پاس گرنے کے انداز میں بیٹھی۔

"اتنا بھی ڈر نہیں لگتا تمہیں مجھ سے جتنا تم نالک کرتی ہو۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ اسکی چوری پکڑ گیا۔

وہ فوراً نظریں چرا گئی وہ تو خود سے بھی نظریں چرا رہی تھی کہ کہیں یوشع کی محبت کا اقرار نا ہو جائے۔

"ابھی دوستی نہیں ہوئی"

احتجاج جتایا۔

"دوست نہیں پر بیوی تو ہو۔۔۔"

وہ پھر اسکے جملے پر بے خودی سے اسے دیکھے گئی۔
 اتنا شاندار شخص اسکی زندگی میں شامل ہو کر کب اسکی زندگی بنا اسے پتا بھی نا چلا تھا۔
 اسکی بے خود نظریں خود پر دیکھتے یوشع طمانیت سے مسکرایا اگر اس لمحے کوئی نویرہ کی نظروں میں دیکھتا
 تو یوشع کے لیے لکھی محبت کی تحریر بخوبی پڑھ لیتا۔
 نویرہ کو ہوش جب آیا جب یوشع نے اسکا ہاتھ پکڑا۔
 اور پھر ایک نازک سی انکھوٹی اسکی انگلی میں پنا دی۔

"یہ۔۔۔"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"منہ دکھائی ہے تمہاری۔۔۔"

"تھینک یو۔۔۔"

نظریں چراتے اتنا ہی کہا۔
 اسکے گال پر پیار کر کے یوشع کھڑا ہو گیا۔ وہ اس سے محبت ضرور کرنے لگی تھی پر ابھی اسکی محبت
 برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

رات کے کھانے پر سب موجود تھے۔ حورین اور صبح کو بھی منیزہ نے بلایا تھا۔ کوئی غیر حاضر تھا تو صرف یحییٰ۔ زینب لب بھینچنے خود پر ضبط کر رہی تھی۔ سب نے اس سے پہلا سوال منہ دکھائی کا کیا تھا۔ نویرہ نے بھی ڈنر سے پہلے اسے یوشع کی دی منہ دکھائی۔۔۔ دکھائی تھی۔ آمنہ نے بھی سب کو منہ دکھائی دکھائی تھی۔ اسنے بے دھڑک کہہ تو دیا تھا کہ یحییٰ نے منہ دکھائی نہیں دی لیکن اب خود شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ یہی بات اسے منیزہ نے سمجھائی تھی کہ جہاں شوہر بے عزت ہو وہاں بیوی کی بھی عزت نہیں رہتی۔

آمنہ نے جتنی تعریفیں کی تھیں اب اسے افسوس ہو رہا تھا کہ کاش وہ بھی تھوڑی بہت جھوٹی تعریفیں کر دیتی کم سے کم ابھی کی شرمندگی سے تونچ جاتی۔ کھانے کی میز پر بھی اسے یحییٰ کی غیر موجودگی بری طرح چھ رہی تھی ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سب اپنے میں مگن خوش ہیں اور وہ جیسے خالی ہے۔ یحییٰ کے لیے غصے کا لاوا اور تیزی سے پکھنے لگا۔

وہ اسکو کمرے کے اندر کیا کمرے کے باہر بھی اگنور کر کے اسکی بے عزتی کر رہا تھا۔ اسکی نظر آمنہ اور اسکے شوہر پر پڑی تو ٹھہری آمنہ اپنے شوہر کی پلیٹ میں کھانا نکال رہی تھی اور وہ اسے ہنستے ہوئے بس کا اشارہ کر رہا تھا۔

اسکا دل یکدم ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔
اپنی پلیٹ میں چمچ گھماتے وہ اٹھنے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی کیونکہ یہاں اکیلے بیٹھنے اسے اپنی توہین لگ رہی تھی۔

"اوہو دوسرے دلے میاں بھی آ گئے۔"

آہاد کی آواز پر زینب نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا۔

سیحی سفید شلوار قمیض میں موجود تھا۔ اسکے چہرے پر خوشی پھوٹی اسنے وہاں بیٹھے سب کو دیکھا کہ اسکا شوہر بھی آ گیا پر کسی کی توجہ اس پر نہیں تھی شاید وہ ہی کچھ زیادہ محسوس کر رہی تھی۔

"تم نے تو منع کر دیا تھا نا۔؟"

صیح نے اسکو اپنی برابر والی کرسی کھینچتے دیکھ بات کرتے گھورا۔۔ صیح کی گھوری کا مطلب سمجھتے نا چاہتے ہوئے بھی اسے زینب کی طرف بڑھنا پڑا۔ زینب جو اسے صیح کے برابر دیکھ پہلو بدل رہی تھی پرسکون ہو گئی۔

"زینو سیحی کو سرو کرو بچے۔۔"

آہاد کے کہنے پر وہ فوراً اثبات میں سر ہلاتے ڈش اٹھانے لگی۔

اس وقت وہ بھول گئی تھی کہ اسے اپنی انا کی ناک اونچی رکھتے سیحی کو مکمل نظر انداز کرنا ہے۔۔

"- "نہیں انکل میں لے لونگا۔

مسکرا کر منع کرتے اسنے زینب کو نظر انداز کرتے دوسری ڈش اٹھائی۔
ذلت کے احساس تلے زینب نے ڈش واپس رکھتے ایک نظر پھر سب کو دیکھا انکی طرف کوئی متوجہ
نہیں تھا۔ لیکن اسکو خود کو بہت بے عزتی محسوس ہوئی تھی۔

"تمہیں کیا ہوا زینب۔۔"

زینب کے ٹیبل سے اٹھنے پر یوشع نے پوچھا۔

زینب کی نظر بے اختیار تیجی پر پڑی جو اپنی پلیٹ پر جھکا کھانے میں مصروف تھا۔

"کچھ نہیں کھانے کی خوشبو سے طبیعت عجیب ہو رہی ہے۔ کھلی حواء میں جاؤنگی۔"

مسکرا کر کہتی وہ باہر نکل گئی۔ لیکن اسکا تیجی کو دیکھنا اور تیجی کی لا تعلق بہت کچھ اس پر واضح کر گئی
تھی۔

ایک نظر تیجی پر ڈال کر وہ آمنہ کی طرف متوجہ ہو گیا

اتنا تو اسے بھی اندازہ تھا کہ تیجی فوراً اٹھیک نہیں ہوگا زینب کو خود اسے مائل کرنا پڑیگا۔ اور ابھی تیجی کی
لا تعلق پر زینب کا اکھڑنا اسے پر سکون کر گیا تھا وہ اسکے اس انداز پر افسردہ ہو رہی تھی مطلب جلد اسکو
اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش [یوشع کی زبان میں سازش (کرنے والی تھی۔۔

لان میں غصے سے تیز تیز ٹہلتے وہ یحییٰ کو کئی بد دعائیں دے چکی تھی کچھ اپنی احمق حرکتوں کی وجہ سے پچھتا رہی تھی۔

"بہت ہوا اب میں تمہیں کیسے نظر انداز کرتی ہوں دیکھنا زینب شاہ ہوں میں بھی۔۔"

اپنے غصے کو قابو کرتی وہ جھوٹے پر پیٹھ گئی۔۔

رات گیارہ بجے تک سب فارغ ہوئے پہلے آمنہ اور اسکا شوہر رخصت ہوا پھر یحییٰ لوگ۔

حورین نے زینب کے ماتھے پر پیار کرتے اسے دعا دی اور صبح نے سر پر ہاتھ رکھا۔

میں سارا سامان پالر بھیج دوں گی۔"

زینب کو آگاہ کیا۔۔

www.urdu novels mania.com

"کل پالر کے وقت زینب کو پک کر لینا یحییٰ"

آخر میں یحییٰ کو کہا۔

"نہیں میں یوشع بھائی کے ساتھ جاؤں گی۔"

یچی کے کچھ جواب دینے سے پہلے زینب نے جواب دیا ساتھ مسکراہٹ لیے یچی کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات اب بھی نارمل تھے۔
 زینب نے نوٹ کیا تھا کہ کل سے لے کر اب تک اسے زینب کو ایک نظر غلط دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔

جاری ہے۔۔ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

shortepikanarakoinalagaeaj 😞 😞

beautifule ditby Gull Baloch ❤️

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

#جال

قسط۔ نمبر۔ 41#

از عمیمہ۔ مکرم #

اگلے دن زینب اور نویرہ کو یوشع نے پارڈراپ کیا۔

ولیمہ بہت اچھے سے اختتام پذیر ہوا تھا۔ نویرہ انتظار میں تھی کہ یوشع اس سے دوستی کا دوبارہ کب پوچھے گا پر انتظار انتہا پکڑ گیا پر یوشع نے نہیں پوچھا البتہ اسکی نظریں تمام وقت نویرہ پر ہی تھیں۔ لاہرواہ سی میک اپ سے دور رہنے والی زینب دلہن بن کر نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی اسے خود کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ وہ زینب نہیں کوئی آسمان سے اتری پری ہے اپنے وجود سے نظریں ہٹانا اسے مشکل لگ رہا تھا۔ ایک ساتھ نجانے سب کچھ بھلائے اسنے کتنی تصویریں پار میں ہی کلک کروالی تھیں۔ اس یقین کے ساتھ وہ اسٹیج کی طرف بڑھی تھی کہ آج سچائی کی اکڑ ضرور ٹوٹے گی پر یہاں بھی اسکو شدید جھٹکا لگا تھا جب اسنے ایک بار نظر پڑنے کے بعد دوبارہ اسے نہیں دیکھا تھا۔ تصویریں لینے سے وہ سختی سے منع کرچکا تھا اسلیے حورین نے زیادہ ضد نہیں کی کیونکہ اتنا اندازہ تو اسے ہو رہا تھا کہ وہ بالکل خوش نہیں ہے۔

ولیمہ کے دن وہ سچائی کے آنے سے پہلے بیڈ پر سوچکی تھی۔ بھلا وہ کیوں پروا کر کے صوفے پر سوتی وہ کی ہیر و من کی طرح مظلوم بالکل نہیں تھی۔ 1960

لیکن اگلے دن اسے یہ دیکھ غصہ آیا کہ وہ اس سے فاصلے پر بیڈ پر ہی سویا تھا۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ اس سے پوچھے کہ وہ اسکے ساتھ کیسے ایک بیڈ پر لیٹا پر پھر رک گئی جب اسے زینب کے ہونے نا ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا حد تک کے وہ اس کے برابر سو رہی تھی تب بھی نہیں تو وہ کیوں یہ ظاہر کرتی کہ سچائی کے پاس ہونے نا ہونے سے اسے فرق پڑتا ہے۔

اس دن کے بعد سے وہ بھی یحییٰ کو مکمل نظر انداز کر چکی تھی ان دونوں کے کمرے میں ہونے کے باوجود ایسا لگتا تھا کہ وہاں صرف ایک ہی انسان ہے کیونکہ دونوں کے درمیان ایک لفظ کا تبادلہ بھی نہیں ہوتا تھا۔

پر دونوں کی خاموشی میں ایک بہت بڑا فرق تھا۔

یحییٰ کی خاموشی پر سکون تھی۔ اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ زینب اسے نظر انداز کر رہی ہے یا نہیں یا کیا سوچ رہی ہے لیکن اسکے برعکس وہ یحییٰ کے نظر انداز کرنے پر جی جان سے جل رہی تھی کہ کسی طرح اس سے بدلہ لے سکے جان سکے کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔

اسکو یقین تھا وہ حسین ہے ایسا کیسے ممکن تھا ایک حسین لڑکی جو آپ کے نکاح میں ہو محرم ہو آپ کے کمرے میں آپ کے بیڈ پر موجود ہو اور آپ کو اسکی موجودگی سے رتی برابر فرق نا پڑتا ہو۔

ایسے ہی دیکھتے دیکھتے دو ہفتے گئے۔ ان دو ہفتوں میں زینب میں صرف اتنا بدلاؤ آیا تھا کہ وہ تھوڑی خاموش ہو گئی تھی کیونکہ بیشتر وقت اسکا یحییٰ کو سوچتے اسکو کوستے اور یحییٰ کے خلاف منصوبے بنانے میں گزرتا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"شوہر کو متوجہ کرنے کے ایک سو ایک طریقے۔"

گوگل پر سرچ کر کے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"استغفر اللہ"

پانچواں نسخہ پڑھ کر اسنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔

"کیسے واہیات نسخے ہیں یہ اب کیا اسے متوجہ کرنے کے لیے میں یہ سب کروں"
غصے سے کھولتے موبائل کو کھوڑا۔

"شوہر کی پسند کا کھانا بنانا"
یہ نسخہ کچھ کام کا لگا تھا۔

"ہاں ویسے بھی شوہر کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے۔۔"
پر جوش وہ واپس نسخے پڑھنے لگی ساتھ ساتھ پیپر پر اتارنے لگی۔

"شوہر کی گھر آمد کے وقت سنور کے رہنا"
www.urdu novels mania.com

"ہممم یہ بھی بہتر ہے۔۔"

"شوہر کے سامنے اسکے گھر والوں کی برائی ناکرنا"

"وہ تو میں ویسے بھی نہیں کرونگی میرا سسرال کمال ہے۔"

"بحث نہیں کرنا محبت سے سمجھانا۔"
یہ نسخہ پڑھ کر زینب نے آنکھیں گھمائی۔

"ہر کام شوہر سے پوچھ کر کرنا۔"

"اوہو یہ تو ناممکن ہے اب میں ہر کام اس سے پوچھ کر کرونگی۔۔"
ان کی دیوار درمیان میں سینا تانے کھڑی تھی۔

"باہر جاتے ہوئے شوہر سے اجازت لینا۔۔"

"ناممکن۔۔"

اس نسخے کو سرے سے روکیا۔

"سارے کے سارے یا تو بھواس ہیں یا واہیات"
موبائل سائیڈ پر رکھتے پرچہ اٹھایا جس پر عمل کرنے والے نسخے درجہ ذیل تھے۔

ایک سواک نسخوں میں صرف اسے چار نسخے ایسے ملے تھے جس پر عمل کیا جاسکے۔

پہلا۔۔۔ شوہر کی پسند کا کھانا بنانا۔۔۔ اس سے انا کو ٹھیس نہیں پہنچتی وہ بلا جھجھک بعد میں کہہ سکتی تھی (کہ میں نے ویسے ہی بنایا تھا

دوسرا۔۔۔ شوہر کے گھر والوں کے سامنے اسکی برائی نا کرنا۔
یہ تو ویسے بھی تھا کیونکہ حورین اور صبح ایسے تھے ہی نہیں کہ اسے کوئی تکلیف دیتے اور اگر دیتے تو سبکی اتنا اچھا نہیں تھا کہ وہ اسے بتاتی۔

تیسرا۔۔۔ شوہر کی آمد کے وقت سنور کر رہنا۔
چوتھا۔۔۔ اسکی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھنا۔

"آج سے ہی اس پر عمل ہوگا۔"
پرچہ اپنی الماری میں کپڑوں کے نیچے دبا کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ ابھی شام کے چار بجے تھے اسے کھانا بنانا تھا یہ اسکے لیے زیادہ مشکل نہیں تھا کیونکہ اسے کھانے پکانے کا شوق تھا۔
سبکی کی پسند کا اندازہ اسے اس ایک ہفتے میں ہو چکا تھا۔

حورین سے اجازت لے کر ڈوپٹہ ٹیبل پر رکھ کر ضروری اشیاء نکالنے لگی۔

"بھنا قیمہ کھا کھا کر ہی بھن گئے ہیں مسٹر تکیا"

قیمہ دھوتے سر جھٹکا۔

چھ بجے تک کھانا تیار کر کے وہ کچن سے نکل چکی تھی۔

کھانے میں بھنا ہوا قیمہ اور ساتھ دال چاول بنائے تھے کیونکہ اس دوپہتے میں تین باریہ کھانا بن چکا تھا وہ تکیا کے بولنے پر۔

کچن سے فارغ ہو کر وہ کمرے میں آئی بیڈ پر لیٹ کر سونے کا ارادہ تھا کیونکہ تکیا واپسی رات دس بجے سے پہلے نہیں ہوتی تھی۔

فریش ہو کر آٹھ بجے اٹھی۔ کھلتے جامنی رنگ کا کرتا اور سیاہ پلازو پہنے بالوں کو کھلا چھوڑا۔

منہ پر معمول سے ہٹ کر تھوڑا زیادہ میک اپ کیے ہاتھ میں میچنگ چوڑیاں پہنے جب سے شادی ہوئی تھی وہ پہلی بار نئی دلہن لگ رہی تھی۔

اب دیکھو گئی میں تم مجھے کیسے نظر انداز کرتے ہو۔ تمہیں ناخود سے محبت کروادی تو کہنا۔

شیشے میں اپنا جائزہ لیتے فاتحانہ مسکرائی۔

"ایک بار محبت ہو جائے پھر بتاؤنگی میں کہ زینب شاہ کیا چیز ہے اور انور کرنا کہتے کسے ہیں۔۔۔
ڈوپٹہ کندھے پر پھیلائے وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

یچی کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں وہ خود یچی کی طرف اتنی متوجہ ہو چکی تھی کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے وہ یچی کو سوچنے لگی تھی پھر چاہے وہ برائی میں ہی کیوں نہ ہو پر اسکی سوچیں یچی تک محدود ہوتی جا رہی تھی۔ ہار اسے قبول نہیں تھی اور یچی سے تو کسی صورت نہیں۔

حورین اور صبح لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب زینب وہاں آئی۔

"اسلام و علیکم۔۔۔"

سامنے بیٹھتے مسکرا کر سلام کیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"و علیکم السلام"

حورین اور صبح نے ساتھ جواب دیا۔

"ماشاء اللہ۔۔۔ کہیں جا رہی ہو بچے۔۔۔"

حورین تو اسے تیار دیکھ نظروں سے ہی اسکی بلائیں لینے میں مصروف تھی جب صبح کی بات پر اسکا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

وہیں دوسری طرف زینب پر گرڑھوں پانی آن گرا وہ جھینپ کر نظریں جھکا گئی کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔ انکا سوال بھی درست تھا وہ آج پہلی بار ایسے تیار ہوئی تھی تو سب نے یہی سمجھنا تھا۔

"نئی نئی شادی ہوئی ہے شوہر کے آنے کا وقت ہے اسکے لیے تیار ہوئی ہوگی نا۔"

حورین نے یوں جتایا جیسے حد ہے بیوقوفی کی۔ وہ محسوس کر رہی تھی کہ یحییٰ اور زینب کا آپس میں قطع تعلق ہے وہ دو تین بار باتوں باتوں میں زینب سے پوچھ چکی تھی اور یحییٰ سے بھی پردوں ہی انکار کر گئے تھے۔

لیکن آج یوں زینب کو یحییٰ کی پسند کا کھانا بناتے دیکھ اسکے لیے تیار ہوتے دیکھ اندرونی خوشی محسوس کی تھی۔

www.urdu novels mania.com

حورین کے صبح کو سمجھانے پر زینب نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا کیونکہ شرمندہ تو وہ ہو چکی تھی۔ کچھ دیر بعد ماحول کھلکھلاہٹوں سے گونج رہا تھا۔

حورین ایسی رونق ہی تو چاہتی تھی اپنے گھر میں اور زینب بالکل ویسی ہی ثابت ہوئی تھی شوق چمچل۔۔ باتیں کرتے وقت کا گزرنا محسوس ہی نا ہوا۔

یحییٰ کے سلام کرنے پر سب نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا۔

یہی کی نظر اس پر پڑی اسی لمحے دونوں کی نظریں ٹکرائیں لیکن پھر یہی نے یوں نظر پھیری جیسے وہاں کوئی ہو ہی نا۔ زینب کا دل دکھا اسکے تاثرات اسکے چہرے پر ظاہر ہوئے تھے۔ وہ یہی اور یوشع کی طرح تاثرات چھپانے میں ماہر نہیں تھی وہ کھلی کتاب کی طرح تھی اسکے دل میں چلتی بات اسکا چہرہ عیاں کرتا تھا۔ صبح تو اسکی جانب متوجہ نہیں تھا پر اسکے چہرے کی چمک مانند پڑتی حورین کو بہت گراہ گزراتھا۔

یکدم وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔

زینب خود کو کمپوز کرتی حورین کے ساتھ کھانا لگوانے کھڑی ہو گئی۔

کھانا لگنے کے پانچ منٹ بعد یہی آرام دہ کپڑوں میں کھانے کی میز پر موجود تھا۔ کھانے کا ذائقہ روز کے کھانوں سے منفرد تھا پر مزے دار تھا۔

"آج کھانا زینب نے بنایا ہے۔"

حورین نے یہی کو رغبت سے کھاتے دیکھ مسکراتے ہوئے بتایا۔

زینب نے یہی کو دیکھا۔ اسکا ہاتھ کھانے سے لمحے بھر کر رکا اور پھر واپس وہ کھانا کھانے لگا۔

زینب کو رونا آنے لگا۔ بے بسی سے غصے سے۔

چچ پر اپنی پکڑ مضبوط کرتے اسنے نظریں جھکا لیں۔

یعنی اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا زینب کے ہاتھ کا ہوا کسی کے بھی اسے صرف کھانے سے مطلب تھا۔

دل کیا فوراً کمرے میں چلی جائے لیکن وہ سچی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے زہر مار لقمے حلق میں اتارنے لگی۔

ولیم کی رات سے جو یوشع غائب تھا آج دو ہفتے ہو چکے تھے پر اب تک نہیں لوٹا تھا۔ اس نے نمیزہ سے پوچھا تھا اور نمیزہ سے اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی اہم کام سے گیا ہے چند دن مزید لگینگے۔

ایک بار وہ پھر یوشع سے وہ دوستی توڑ چکی تھی جو جڑی ہی نہیں تھی۔ کتنا محسوس کیا تھا اس نے یوشع کی کسی کو ایسا لگتا تھا جیسے زندگی رک سی گئی ہے اور یوشع کے بغیر آگے ہی نہیں بڑھے گی۔ رات کو کمرے میں آنے کے بعد بھی وہ گھنٹوں جاگتی تھی۔

اب بھی اسکا یہی حال تھا وہ کمرے میں ٹہلتی تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

کمرے پر دستک ہوئی تو کھڑی ہوتی دروازے کی جانب آئی کیونکہ دروازے پر نمیزہ اور آھا وہی ہو سکتے تھے پر دروازہ کھولنے پر وہاں جگہ خالی پائی۔

اس سے پہلے وہ دروازہ بند کرتی اسکی نظر اوپر جاتی سیڑھیوں پر گئی۔ وہاں کسی کی پرچھائی تھی جیسے کوئی اوپر جا رہا ہوں۔۔۔

"اما"

وہ نمیزہ کو اما پکارنے لگی تھی۔

"پاپا ہیں وہاں؟"

اب کے آہاد سمجھ کر پکارا۔

شاید جو بھی تھا اوپر جا چکا تھا ڈوپٹہ درست کرتے اسنے بھی قدم اوپر کی جانب بڑھا دیے۔

چھت پر قدم رکھا تو گھپ اندھیرا تھا۔

یہ اندھیرا معمول سے ہٹ کر تھا شاید کسی نے لان اور یک سائیڈ کی بتیاں بھی بند کر دی تھی جس کی وجہ سے مکمل اندھیرا تھا۔

"اما"

خوف کی لہر وجود میں دوڑی تو ڈوبتے دل سے پکارا۔

اچانک سب روشن ہوا اسنے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

کچھ لمحے بعد جب کچھ نہیں ہوا تو ہلکے سے آنکھیں کھولیں لیکن سامنے کا منظر دیکھتے آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔

سامنے کا منظر نظر ٹہرا دینے والا تھا۔

اسکے قدموں سے لے کر آگے نظر آتی پوری چھت سفید موتیے کے پھولوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ چھت کی منڈیریں بھی چھوٹی چھوٹی سفید بتیوں اور موتیوں کی لڑیوں سے ڈھکی تھی۔

درمیان میں ایک گول ٹیبل تھی وہ بھی سفید کپڑے سے ڈھکی تھی درمیان میں سفید خوبصورت پھولوں کا گلدستہ تھا اور ایک لمبی گلاس کے اندر جلتی موم بتی اس خواب ناک ماحول کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔

"لگ رہا ہے نامتماری طرح خوبصورت۔"

اپنے کان میں میٹھی سی سرگوشی سن اسنے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا لیکن پھر فوراً چونک کر پلٹی۔

www.urdu novels mania.com

پیچھے یوشع فریش سا سفید شلوار قمیض میں کھڑا اسے وہ شہزادہ لگا جس کی کہانیاں بچپن میں لڑکیاں سنتی ہیں جو شہزادی کو بچا کر لے جاتا ہے بالکل ویسا شہزادہ۔

وہ ساری چیزیں بھلائے یوشع کو دیکھنے لگی نظر اس پر ٹھہر گئی تھی۔

یوشع مسکراتے ہوئے ایک قدم قریب ہوا۔

"مجھے تمہیں ایسے دیکھنا بہت اچھا لگتا ہے جب تم مجھے ایسے دیکھ رہی ہوتی ہو" اسکی والہانہ نظروں سے محفوظ ہوتے کہا۔

نورہ نے فوراً نظریں پھیریں۔

اس لمحے وہ سب بھول چکی تھی۔ یوشع کا دو ہفتے بعد آنا یوشع پر غصہ اس سے ناراضگی۔ اسکی نظر اپنے ڈوپٹے پر گئی تو اسے پتا چلا آج اسنے بھی پورا سفید سوٹ پہنا تھا جو نمیزہ نے اسے اپنی پسند سے پہننے کو کہا تھا کہ وہ آج یہ پہنے یعنی وہ ان سب سے واقف تھیں۔

یوشع کو اپنے قدموں میں بیٹھتے دیکھ وہ چونکی۔
وہ ایک گھٹنے پر اسکے سامنے فلمی انداز میں بیٹھا تھا۔

"آئی لویو۔"

اسکے آگے ہاتھ بڑھاتے اسنے صرف یہ تین الفاظ کہے نورہ کا حیرت سے آنکھوں کے ساتھ منہ بھی کھل گیا۔

www.urdu novelsmania.com

یوشع کے اشارہ پر وہ ہوش میں آئی اپنے سامنے پھیلے یوشع کے ہاتھ پر جھجکتے اپنا ہاتھ رکھا۔
نورہ کے ہاتھ سے انکھوٹی اتار کر اسنے اسکے دوسرے ہاتھ میں تھمائی پھر اپنی جیب سے مخملی کیس نکالا اس میں بھی ایک خوبصورت انکھوٹی تھی جس کے درمیان روپی لگی تھی۔
وہ بہت خوبصورت تھی اور قیمتی بھی نورہ کے ہاتھ میں انکھوٹی پہنا کر اسنے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے۔

وہ ویسے ہی بت بنی کھڑی رہی۔

کھڑے ہو کر یوشع اسے اپنے ساتھ ٹیبل کے قریب لایا۔

اور پھول اسکی جانب بڑھائے جو اسنے خاموشی سے تھام لیے۔۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو میں جانتا ہوں۔ ایک بار میری محبت کو قبول کر کے دیکھو یقین کرو بالکل ڈر " نہیں لگے گا۔

مسکرا کر اسکا ہاتھ تھامے محبت سے کہا۔

نویرہ نظریں جھکا گئی۔

"ان جھکی پلکوں کو اقرار سمجھوں یا انکار۔۔"

یوشع کے سوال پر اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

www.urdu novelsmania.com

"انکار؟"

یوشع اسکا مطلب سمجھا تھا لیکن پھر بھی شرارت سے پوچھا۔

انکار پر نویرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"اقرار؟"

اب کے سرشاری سے پوچھا۔
اسکے فوراً اثبات میں سر ہلانے پر وہ ہنسا۔
آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر عقیدت سے ہونٹ رکھے۔

وہ سب ساکت تھے۔
سب انکے کنٹرول میں تھا۔
انکو جو تین مہینے کی وارنگ ملی تھی اس میں وہ لوگ کامیاب تو نہیں ہو پائے تھے لیکن معاملہ کافی حد تک قابو کر چکے تھے۔ عوام بھی اب پر سکون ہوئی تھی پولیس ہر طرف ایکٹو اپنا کام بخوبی انجام دے رہی تھی۔

وہ لوگ جانتے تھے کہ اگر مجرم نے تین مہینے کا کہا تھا تو یقیناً اس تین ماہ میں وہ اپنا آخری داؤ بہت برا کھیلنے والا تھا جسے بہت طرح انہوں نے ناکام کیا تھا۔ وہ لوگ اس تک پہنچ نہیں پائے تھے پر انکو یقین تھا کہ جب کچھ ہاتھ نہیں لگے گا تو وہ کوئی ناکوئی ایسا قدم ضرور اٹھائیگا جو اس تک پہنچنے کا ذریعہ بنے لگا لیکن اس بار وہ کھیل پولیس پر الٹ گیا تھا۔
اوپر سے جوان پر پریشر ختم ہوا تھا اور شاباشی کے ساتھ انہیں اس کیس کے لیے کچھ اور مہلت ملی تھی وہ اب یقیناً ختم ہو چکی تھی۔

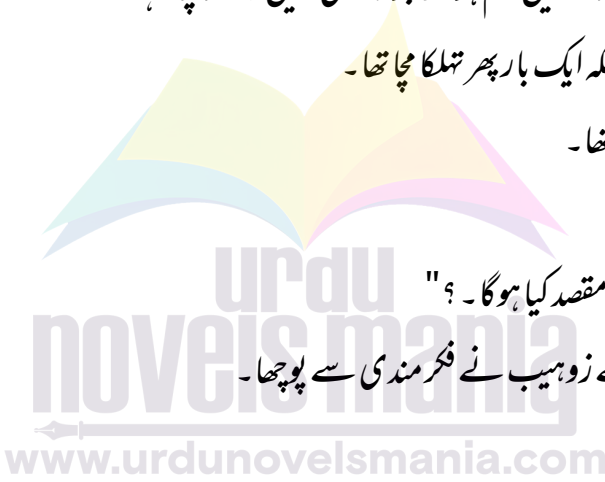
اب مقابل بھی مکمل کھیل میں اترتا تھا جس طرح پولیس نے میڈیا کی مدد سے اسکے راستے بند کیے تھے اب اسنے بھی میڈیا کا سہارا لیتے انکے لیے مشکل کھڑی کر دی تھی۔

ہاسپٹل میں تین بچوں کی لاشیں ملی تھیں جن کے جسم کے اعضاء غائب تھے۔ وہ بدترین حالت میں ملے تھے کہ شکل سے پہچاننا مشکل تھا انکی عمر گیارہ سے بارہ کے درمیان کی تھی۔

ایک بار پھر گھروں میں ماتم بچھا تھا ان ماں باپ کا انتظار ختم ہوا تھا جو اولاد کی جدائی میں ٹرپ رہے تھے لیکن یہ انتظار اس صورت میں ختم ہوا تھا جو وہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

نیوز چینلز اخبار اور ہر جگہ ایک بار پھر تھلکا مچا تھا۔

پولیس پر پریشر بڑھ گیا تھا۔



"سہریہ سب کرنے کا مقصد کیا ہوگا۔؟"

سب کے درمیان بیٹھے زوہیب نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ہمیں پریشر انز کرنا"

جواب عباس کی طرف سے آیا۔

پراس سے انہیں حاصل کیا ہو رہا ہے؟ اس سے تو ہم اور محتاط ہو جائینگے انہیں تو پھر اور مشکل ہوگی۔"

"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

یہ لڑائی وہ پرسنل لے گیا ہے۔"

یہ اسنے جو کیا ہے وہ اپنے فائدے کے لیے نہیں کیا بلکہ صرف ہمارا بدلہ لوٹایا ہے۔

"صرف ہمیں پریشان کرنے کے لیے کیا ہے۔۔"

سیکھی نے پیرویت گھماتے عام سے لہجے میں کہا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان کے پاس بہت بچے موجود ہیں۔"

جمال نے اپنا خیال ظاہر کیا۔



جاری ہے

Beautiful Edit by Zamal Fatima

جال

از عثمیمہ۔ مکرم #

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان کے پاس بہت بچے موجود ہیں"

جمال نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

انکے پاس جو بھی بچے ہیں وہ دو ماہ پہلے کے اغواء شدہ ہیں۔"

یقیناً انکی شپمنٹ رکی ہوئی ہے اور جب تک بچوں کی گنتی پوری نہیں ہوتی وہ بچے بھی زندہ رہینگے اور ابھی اسکے لیے بہت مشکل ہو رہی ہے کیونکہ ان بچوں کو سنبھالنا اسکے لیے مشکل ہو رہا ہے کسی بھی وقت "ریٹ پڑ سکتی ہے۔"

عباس نے پرسکون جواب دیا۔

لیکن انہوں نے ابھی دو معصوموں کی لاشیں جس حالت میں بھیجی ہیں اسی طرح اگر ان سب کا بھی یہی "حال کیا تو؟"

زوہیب نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

نہیں کرینگے زوہیب وہ لوگ ایسا۔"

سیجی نے سیدھے ہوتے اطمینان سے کہا

وہ لوگ ایسا اسلیے نہیں کرینگے کیونکہ اپنا غصہ نکالنے کے ساتھ اسے اپنے کام کو بھی دیکھنا ہے۔
اگر وہ ایسے ہی کرتے رہے تو انکے لیے اپنی شپمنٹ پوری کرنا ناممکن ہو جائیگا۔ وہ تمللارہا ہے جو کوئی
"بھی ہے۔ یہ صرف ہمیں اکسانے کے لیے کیا گیا ہے کہ ہم کہیں چونکیں اور وہ بازی لے جائے۔
اس سے پہلے کوئی اور سوال ہوتا سیجی کی ٹیبل پر رکھاپی ٹی سی ایل بچا۔

ہیلو۔۔ اسلام و علیکم سر۔۔"

"جی سر۔۔ ٹھیک ہے سر۔

سنجیدگی سے جی جی کرتے سیجی نے فون رکھا۔۔

www.urdu novelsmania.com

"ڈی آئی جی سر نے ایمر جنسی میٹنگ رکھی ہے۔۔"

گہری سانس لیتے بتایا اب وہ سب جانتے تھے کہ ان پرواپس پریشر ڈالاجائیگا یہ تو سب قبول کرتے
تھے کہ مقابل نے بدلہ برا لیا تھا۔

یوشع اور نویرہ تو اپنی زندگی شروع کر چکے تھے اور اپنی ازدواجی زندگی سے بہت خوش اور مطمئن تھے اور دوسری طرف شادی کو مہینہ ہو جانے کے باوجود زینب اپنی تمام تر کوششوں میں ناکام ہو رہی تھی۔

وہ مزید خاموش رہنے لگی تھی جو حورین کے ساتھ صبح نے بھی محسوس کیا تھا۔ اس نے اپنی کوششیں اب تک جاری رکھی ہوئی تھیں وہ سلیقے سے ڈوپٹہ لینے لگی تھی خاموش اور سنجیدہ ہو گئی تھی وجہ صرف دکھ اور تکلیف تھی۔ سچی کا انور کرنا پہلے صرف اسے اپنی توہین لگتا تھا اور غصہ دلاتا تھا پر اب برا لگنے لگا تھا اپنی ذات کا نظر انداز کیے جانا اسے تکلیف دیتا تھا۔

"اسلام و علیکم بھائی۔"

اسے پتا چلا تھا یوشع آیا ہے۔

سر پر ڈوپٹہ جمائے وہ بہت تہذیب سے آئی کہ کچھ لمحے کے لیے یوشع سلام کا جواب بھول کر اسے دیکھنے لگا۔ بھلا ایک مہینے میں کونسی کاپلاٹ گئی تھی۔

"و علیکم السلام"

یوشع کے ساتھ بیٹھا سچی جو کچھ کہنے لگا تھا زینب کی آمد پر خاموش ہو کر نظریں اپنے ہاتھوں پر جمالیں۔

"کیسے ہیں؟ اور بجا بھی کیسی ہیں؟"

نفیزہ کے ڈانٹنے پر اسے نویرہ کو بجا بھی کہنا شروع کیا تھا۔

نفیزہ نے اسے کہا تھا کہ وہ عمر میں چھوٹی ہے تو کیا ہوا رشتے میں بڑی ہے اور جب تک رشتوں کو انکا اصل نام نادیا جائے ویسی عزت بھی نہیں دے پاتے۔

شروع میں اسے نویرہ کو بجا بھی کہنا مشکل لگا تھا لیکن پھر عادت ہو گئی اور نفیزہ کی کسی بات واقعی سچ ثابت ہوئی بجا بھی کہنے پر اس کے منہ سے خود بخود آپ جناب نکلنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟"

اپنے پاس بٹھا کر اس کے گرد بازو پھیلا کر یوشع نے اس کے سر پر پیار کیا۔

"میں آتا ہوں"

مسکرا کر کتنا سچی وہاں سے اٹھ گیا۔

اسکا اٹھنا یوشع نے بہت محسوس کیا اور اسے ناگوار بھی گزرا۔

اسنے نظر موڑ کر زینب کو دیکھا تو وہ دروازے کو دیکھ رہی تھی۔ اسکا چہرہ پھیکا پڑ چکا تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہوشع کو دیکھ کر جو چمک آئی تھی وہ بھی غائب تھی۔

اس کے اندر آئے بدلاؤ کو اب وہ مکمل سمجھا تھا اور یہ بدلاؤ یوشع کو ایک آنکھ پسند نہیں آیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔"
مسکرا کر کہا۔

"میں کھانا لگاؤں آپ کے لیے؟"
یوشع کو سنجیدگی سے خود کو دیکھتا پا کر اسنے مسکرا کر جلدی سے پوچھا۔
چکنے کی ناکام کوشش کی۔

"شام پانچ بجے کونسے وقت کا کھانا ہوتا ہے۔"
مسکرا کر تعجب سے پوچھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"شام کا"

زینب کے جواب پر وہ ہنسا۔

"سچی کارویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ۔"

سنجیدگی سے پوچھا۔ زینب کی مسکراہٹ سمسٹی۔ دل میں آیا کہ حقیقت بتا دے اور کہہ دے کہ آپ نے
کہا تھا کہ وہ مجھے بالکل آپ کی طرح رکھے گا پر اسے تو میرے ہونے نا ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا
جبکہ آپ تو میرے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتے تھے۔ پر ناکہ سکی۔

نیزہ کی کسی بات اسے یاد تو نہ تھی پر اسکے عمل میں شامل ہو چکی تھی۔ اسکو یہ احساس ہوا تھا کہ یحییٰ کی بے عزتی کوئی اور کرے گا تو اسے اچھا نہیں لگے گا بلکہ اسکی اپنی بے عزتی محسوس ہوگی۔

"بہت اچھا۔"

اسکے جواب پر یوشع مسکرایا۔

اسکی بہن اتنی سمجھدار تو ہو چکی تھی۔۔

"معافی مانگی تھی یحییٰ سے؟"

اسکے سوال پر زینب نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"کس چیز کی؟"

"مجھ سے کس چیز کی مانگی تھی؟"

جواباً یحییٰ نے افسوس سے پوچھا تھوڑی دیر پہلے جو خوش فہمی ہوئی تھی کہ زینب شاہ سمجھدار ہو چکی ہے وہ غلط تھی۔

"کلب جانے کی۔۔"

"یوشع: "اور؟

"خراب ڈرینگ کرنے کی۔۔"

"مجھے کس چیز کی صفائی دی تھی تم نے۔۔؟"
ایک اور سوال پوچھا۔

"اپنے کردار کی۔۔"

لب بھینچے کہا۔ وہ اس وقت کو یاد ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیوں دی تھی۔۔"
www.urdu novelsmania.com

"آپ بدگمان ہو گئے تھے مجھ سے اسلیے۔"

یوشع اسکے جواب پر مسکرایا۔

جب کہ میں تمہیں جانتا تھا پھر بھی اور پھر یحییٰ تو تمہیں جانتا بھی نہیں اسے کیا معلوم تم کس کردار کی لڑکی ہو تمہیں اسنے جیسا دیکھا وہ تمہیں ویسا ہی سمجھتا ہے۔ اگر تم اسے وضاحت دے دو تو کیا برائی ہے؟

زینب خاموشی سے یوشع کو دیکھنے لگی جتنی آسانی سے یوشع اسے کہہ رہا تھا اتنا آسان تو نہیں تھا یہ سب۔

میاں بیوی کے رشتے میں انا اور میں نہیں ہوتی زینب۔ بلکہ انا تو کسی بھی رشتے میں نہیں ہوتی تم نے "مجھ سے معافی مانگی تو کیا تم میری نظر میں چھوٹی ہو گئی؟ یوشع کے سوال پر وہ خاموش رہی۔۔

کیا ڈیڈا سے معافی نہیں مانگتے جب کہ انکی غلطی بھی نہیں ہوتی کیا ماما کو ڈیڈے کے آگے جھکتے نہیں دیکھا۔؟

www.urdunovelsmania.com

"ان سب چیزوں کو دیکھا کرو سمجھا کرو اب بڑی ہو گئی ہو۔

"جی بھائی۔۔"

آنکھیں نم ہونے لگی تو وہ نظریں جھکا گئی۔ دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے اور یحییٰ کے رویے کا بتائے پر ضبط کر گئی۔

اب میں تمہارے میاں سے بات کر لوں اسی نے کام سے بلایا تھا ایک کام کرو جب تک دو کپ "اچھی چائے لے آؤ باہر۔۔"

زینب کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ کھڑا ہو گیا وہ زینب کا بھائی نہیں تھا اسکا کرائم پارٹنر اسکا دوست تھا۔۔ سب سے اچھا دوست۔

آمنہ اپنے شوہر کے ساتھ باہر ملک گھومنے گئی تھی۔ اور یہاں تو اب تک وہ اسے قریبی پارک بھی نہیں لے کر گیا تھا۔



"تم باہر کیوں آ گئے۔۔؟" یوشع باہر نکلا تو یحییٰ لان میں بیٹھا تھا۔ دل تو کیا پیچھے سے ہی ایسی تک مارے کے فٹ بال کی طرح دور جا کر گرے پر بہنوئی تھا اسلیے مسکرا کر اسکے سامنے بیٹھا۔

"ضروری کال آئی تھی اسلیے۔۔"

"صحیح تم نے بتایا نہیں کہ کس لیے بلایا ہے۔۔"

میں بہت پریشان ہوں یوشع۔"

"مجھے تمہاری مدد چاہیے۔"

سیکھی نے آگے ہوتے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"کیسی مدد؟"

کے کیس میں۔ آج ڈی آئی جی کی میٹنگ میں انہوں نے ایک مہینے کی Childabusement "مہلت اور دی ہے ہم نے سچویشن تو کنٹرول کر لی لیکن اب مجرم کو شکنجے میں لینا ضروری ہے۔۔"

"تو اب تک تمہیں کوئی ایسا سرا نہیں ملا جس سے تم پہنچ سکو ان تک؟" یوشع کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

سرے تو بہت ملتے ہیں پر جس سرے کو پکڑے آگے بڑھتے ہیں وہ کاٹ دیا تھا ہے یا اس سرے کا "اگلے سرے کا رخ کہیں اور کر دیا جاتا ہے۔۔"

"یوشع: میں سمجھا نہیں۔۔"

مطلب یہ کہ وہ ہمیشہ ہم سے آگے ہوتے ہیں ہم کیا کہاں اور کیسے کرنے والے ہیں انہیں شاید سب "پتا ہوتا ہے۔۔"

ہم تمہارا کیس مشکل نہیں ہے یحییٰ اس کیس کو میں اکیلے بھی حل کر سکتا تھا اور مجھے وقت بھی زیادہ "سے زیادہ دو مہینے لگتا"

یحییٰ نے حیرت سے دیکھا جو کیس انکو سونے تک نہیں دے رہا تھا اسکو وہ آسان کہہ رہا تھا۔ اتنا آسان نہیں ہے یوشع یہ۔۔۔ "یہ پوری گینگ ہے۔۔"

یوشع اسکے جواب پر ہنسا۔
www.urdu novelsmania.com

اگر درخت ہٹانا ہو تو اسے جڑ سے اکھاڑنا پڑتا ہے درمیان سے شاخیں اور تنکا کاٹنے سے کچھ نہیں "ہوتا۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔"

مطلب یہ کہ میں تمہاری مدد کرونگا لیکن اس بات کا ذکر تم کسی سے نہیں کرو گے ناکسی دوست سے نا "اپنے کسی ٹیم میمبر سے۔ ہم صرف لیڈر کو پکڑینگے باقی گینگ خود بخود ضائع ہو جائیگی۔"

"اگر ہم ٹیم کو شامل کرتے ہیں تو ہم جلدی کیس حل کر سکتے ہیں۔" یحییٰ نے مشورہ دیا۔

اگر ایسا ہوتا تو اب تک کیس حل ہو چکا ہوتا۔ افسوس سے تمہاری ٹیم کا ہی کوئی ایک اس گینگ کا حصہ "ہے بلکہ اہم حصہ ہے۔" یوشع نے گویا اسکے سر پر بم پھوڑا۔۔

ایسا کیسے ممکن ہے میری ٹیم کے سارے بندے سالوں پرانے اور بھروسے والے ہیں ہم نے "بہت سارے کیس ساتھ حل کیے ہیں۔۔"

بھروسہ کوئی راہ چلتا انسان نہیں توڑتا یحییٰ بھروسہ وہی تڑتا ہے جس پر کیا جاتا ہے۔ "دوسری بات اب تک جو کیس حل ہوئے ہیں انکا تعلق اس سے نہیں تھا۔ اور آخری اور سب سے اہم بات کہ جن فورسز سے ہمارا تعلق ہے وہاں اپنے سالے پر بھی بھروسہ نہیں کیا جاتا تو اپنے بندوں پر تو بہت دور کی بات ہے۔"

یوشع کے جواب پر وہ خاموش ہوا بات سچ تھی لیکن وہ چاہ کر بھی کسی پر شک نہیں کر سکتا تھا۔

"ہم اس کیس پر کام کب سے شروع کریں گے۔۔؟"

اس ہفتے میرا ایک آخری کام ہے انشاء اللہ اس اتوار سے تمہارے کیس پر کام شروع کریں گے۔ لیکن "مدد کی شرط میں تمہیں بتا چکا کہ اس بات کا ذکر تک تم کسی سے نہیں کرو گے۔۔۔ یوشع کی بات پر اس نے ہامی بھری۔

ٹھیک ہے وعدہ یہ بات تمہارے اور میرے درمیان رہے گی اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ کیس ہم جلد "حل کریں گے۔۔۔ مجھ سے مزید بچوں کی ایسی حالت میں لاشیں نہیں دیکھی جائیں گی۔۔۔" سچی نے کرب سے آنکھیں میچیں۔۔۔

www.urdu novels mania.com

انشاء اللہ نہیں دیکھو گے۔۔۔

میں اب چلتا ہوں ضروری کام ہے تمہاری بیوی تو شاید چائے کی جگہ پائے بنانے بیٹھی ہے اب وہ "پائے تم ہی کھا لینا

موبائل جیب میں ڈالتے یوشع کھڑا ہو گیا اس نے بیوی پر کافی زور دیا شاید جتنا چاہا کہ اسکی بہن اسکی بیوی ہے۔۔۔ جو وہ بھول گیا ہے۔ جبکہ اسکی بات پر سچی قبضہ لگا کر ہنسا۔

یوشع کے جانے کے پانچ منٹ بعد ہی زینب چائے لے کر باہر آئی پر یحییٰ کو اکیلے بیٹھے دیکھ اسنے نگاہ پورچ میں دوڑائی جہاں یوشع کی گاڑی نہیں تھی۔

وہ چائے کے دونوں کپ لے کر واپس پلٹنے لگی جب نظر چائے کے کپ پر گئی۔ یوشع کی بات زہن میں آئی تو اپنی انا کو ایک طرف کر کے بمشکل اسنے اپنے قدم واپس موڑے۔

اگر وہ چائے سے انکار کر دیتا تو۔۔

کتنی بے عزتی ہوتی۔

اندر سے آواز آتی رہی مت جاؤ جسے دباتے وہ آگے بڑھی اور یحییٰ کی جانب دیکھے بغیر چائے کا کپ اسکے سامنے ٹیبل پر رکھا اور فوراً اندر چلی گئی۔

یحییٰ نے پلٹ کر زینب کو دیکھا پھر ٹیبل پر رکھی چائے کو۔

اس وقت اسے چائے کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

www.urdu novels mania.com

"پائے۔"

مسکرا کر کہتے اس نے چائے کا کپ اٹھایا۔

چھپ کر دیکھتی زینب نے اسے چائے کا کپ اٹھاتے دیکھا تو چہرہ کھل گیا۔

یوشع کی باتیں تیزی سے اسکے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔

کمرے میں چکر کاٹتے اسنے جلدی سے نسخوں کا پرچہ نکالا اور اس میں دونسخے اور شامل کر دیے جو اسے یاد پڑتے تھے۔

ہر کام شوہر سے اجازت لے کر کرنا۔ "

"شوہر سے پوچھ کر کہیں بھی جانا

اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ پہل بات کرنے میں اسے ہی کرنی پڑیگی اپنی غلطی کا بھی احساس ہو رہا تھا اس بات کو وہ بھولی تھی پر یقیناً سچی کو تو یاد تھی۔ اسے سوچنے پر سمجھ آیا کہ سچی اسی بات کو لے کر اتنا زیادہ بدگمان ہوا ہے کہ اسے ایک نظر دیکھنے تک کار وادار نہیں رہا ورنہ تو زینب کی ہر بات کا جواب دینا اسکی بات کی کاٹ کرنا اینٹ کا جواب پتھر سے دینا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔

پرچہ واپس الماری میں رکھے وہ سوچنے لگی کہ کیسے بات کا آغاز کرے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب سچی کمرے میں داخل ہوا۔ زینب پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ روز کی طرح زینب کو نظر انداز کیے اپنی فائلز ٹھیک کرنے لگا جو زینب پہلے ہی ٹھیک کر چکی تھی۔ پھر اپنا نائٹ ڈریس لے کر نہانے چلا گیا۔ زینب باتھ روم کے دروازے کو گھورتے سوچنے لگی کہ کیا کرے کیسے بات کا آغاز کرے۔

پہل کرنا کتنا مشکل تھا اپنی انا کو روندھنا کتنا زیادہ مشکل تھا اسے اب اندازہ ہو رہا تھا جب وہ غلط ہو کر ایسا نہیں کر پار ہی تھی تو وہ صحیح ہو کر کیوں کرتا۔

یچی فریش ہو کر باہر بھی نکل گیا اور وہ اب تک ویسے ہی کھڑی سوچوں میں گم تھی۔
دروازہ بند ہونے کی آواز پر ہوش میں آتی وہ یچی کو دیکھنے لگی جواب بیڈ پر بیٹھتے گھڑی میں الارم لگا رہا تھا۔

"مم۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے۔"

ہمت کرتے وہ یچی کے سامنے آئی۔ یچی نے سر اٹھا کر تعجب سے اسے دیکھا پھر جلد اپنی حیرت پر سنجیدگی کا پردہ چڑھا کر سپاٹ تاثرات لیے اسے دیکھنے لگا البتہ بولا اب بھی کچھ نہیں۔۔۔

"وہ۔۔۔ میں سوچ رہی تھی کل مام سے ملنے چلی جاؤں۔"

فلوقت اسکے ذہن میں یہی بہانہ آیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"تو؟"

سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"تو میں چلی جاؤں؟"

لب چباتے یچی کو دیکھتے پوچھا۔

زینب کے چہرے پر چھائے گھبراہٹ کے تاثرات یچی بخوبی دیکھ رہا تھا۔

"مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟"
تکیمہ درست کرتے پوچھا۔

"اجازت لے رہی ہوں۔۔۔"
انگلیاں مروڑتے خود پر قابو کیا۔
اس طرح تو اسنے کبھی منیزہ سے بھی اجازت نہیں لی تھی۔

میں نے تم پر کوئی روک ٹوک یا پابندی لگائی ہے جو مجھ سے پوچھ رہی ہو؟ تمہاری زندگی تمہاری مرضی "
"تم جہاں جانا چاہو جاؤ جو کرنا چاہو کرو۔"
زینب کے مقابل کھڑے ہوتے وہ بلا کی سنجیدگی لیے کہہ رہا تھا۔
انداز لا پرواہ سا تھا۔ اس پورے مہینے میں اسکی نظریں پہلی بار اتنی دیر تک زینب پر ٹھہری تھیں۔۔۔
اسکے جملے زینب کو بری طرح چھبے تھے وہ بس اسے دیکھتی رہی جواب کوئی زہن میں آ نہیں رہا تھا وہ تو
بات ہی ختم کر چکا تھا۔

"پر بیوی ہوں۔۔۔ اور بیویاں شوہر سے پوچھ کر ہر کام کرتی ہیں۔۔۔"
منیزہ کی شادی سے پہلے کسی بات اسکے زہن میں آئی جو اس نے فوراً بول دی۔

”جی نے آنسوؤں پر ضبط کرتے اسنے آج پھر اپنے کردار کی وضاحت دی۔

حیرت ہے جس نے آج تک اپنے ماں باپ سے پوچھ کر کچھ نہیں کیا بھی انکی اجازت نہیں لی انکے فیصلے کا احترام نہیں کیا وہ مجھ سے پوچھ رہی ہے۔۔۔ تمہاری جیسی لڑکیوں پر یہ سب سوٹ نہیں کرتا زینب شاہ تمہیں جہاں جانا ہے جاؤ جس کے ساتھ جانا ہے جاؤ جیسے رہنا ہے رہو۔۔۔ میں نے نا کچھ کہا ہے نا کبھی کچھ کونگا

حقارت سے کہتے وہ بستر پر لیٹنے لگا کہ زینب کی آواز پرواپس پلٹا۔ اسنے مہینوں بعد اسے زینب شاہ پکارا تھا لیکن اس بار اس شاہ کو کہتے نا اسکے چہرے پر طنز تھا نامزاح صرف حقارت تھی۔

میں اس دن پہلی اور

”۔۔۔ آخری بار کلب۔۔۔ گئی تھی۔ وہ بھی پتا نہیں کیوں۔۔۔

”جی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

اس لڑکے سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ میں واقعی نہیں جانتی وہ لڑکا کون تھا اور اسنے کیوں مجھے ہاتھ لگایا تھا۔

اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتے اسنے آج پھر اپنے کردار کی وضاحت دی۔

اس لڑکے نے تمہیں ہاتھ نہیں گلے لگایا تھا۔ اور تمہاری جیسی لڑکیوں کو بچانے کتنے لوگ ہاتھ اور گلے لگاتے ہیں۔ پہلی اور آخری بار سے غرض نہیں تم وہاں گئی تھی اور اپنی مرضی سے گئی تھیں۔ وہ چاہ کر بھی لا تعلقی قائم نہیں رکھ سکا تھا اسلیے تلخی سے حقیقت کا آئینہ دکھایا۔

میری جیسی سے کیا مراد۔۔ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ میرا کردار بہت صاف ہے۔۔ میں نے "کبھی کسی لڑکے سے دوستی نہیں رکھی۔۔"

یہ بات کہتے زینب کو وہ بات یاد آئی جب وہ یونی میں کسی لڑکے کے ساتھ تھی کے سامنے اسے اپنی محبت کہہ رہی تھی۔

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

www.urdu novels mania.com

beautifuleditbyinnocentayat 🌟 😊 ❤️

#جال

قسط۔ نمبر۔ 43#

از عثمیمہ۔ مکرم #

میری جیسی سے کیا مراد۔۔ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ میرا کردار بہت صاف ہے۔۔ میں نے "کبھی کسی لڑکے سے دوستی نہیں رکھی۔۔"

یہ بات کہتے زینب کو وہ بات یاد آئی جب وہ یونی میں کسی لڑکے کے ساتھ تھی کے سامنے اسے اپنی محبت کہہ رہی تھی۔

ایک لڑکی بے شمار اوباش مردوں کے درمیان بلکہ اوباش لڑکے کے بازو میں کھڑی وہ بھی واہیات لباس میں اسکا کردار کیا ہوگا؟۔ یاد دیکھنے والا کیا سمجھے گا۔؟ اگر وہ لڑکی یہ کہے کہ میں ان جیسی نہیں یا ویسی "نہیں تو کیا یقین ہوگا۔"

زینب کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔ لب آپس میں سختی سے پیوست کیے وہ تکی کو دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا؟ مزید کچھ کہنا ہے؟"

سینے پر ہاتھ باندھے طنزیہ پوچھا۔

اگر وہ لڑکی کہے کہ وہ ایسی نہیں۔۔ تو میں یقین کرونگی۔"

کیونکہ ایسی لڑکیوں کو فرق نہیں پڑتا کہ کوئی انکے متعلق کیا سوچتا ہے پر اگر کوئی لڑکی اپنے کردار کی وضاحت دے تو میں یقین کرونگی۔۔۔
اسکی آواز رندھی تھی۔

"تو زینب شاہ کو بھی تو فرق نہیں پڑتا کہ کون اسکے متعلق کیا سوچتا ہے۔"
مذاق اڑایا گیا۔

"فرق پڑتا ہے۔۔۔"

وہ ایک ایک لفظ چھا کر بولی۔
سچی خاموش ہوا۔

جسکا کردار صاف ہوتا ہے نا انکو وضاحت دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ ایسا کچھ کرتے ہی نہیں
"جس پر وضاحت دینی پڑے۔"

قطعیت سے کہتا وہ بیڈ پر بیٹھ گیا گویا بات ختم کرنے کا اعلان کیا۔

زینب شاہ انسان ہے فرشتہ نہیں۔۔ غلطی اس سے بھی ہو سکتی ہے۔۔ اگر یحییٰ حلف اٹھا کر کہے کہ "یحییٰ عثمانی کبھی کوئی غلطی نہیں کر سکتا یا اس سے ہو ہی نہیں سکتی وہ فرشتہ صفت ہے تو میں قبول" کر لوں گی کہ میں کلب میں ناچتی ان ہزاروں لڑکیوں میں شامل ایک بدکردار لڑکی ہوں۔ وہ بہت تلخ بولی تھی۔

یحییٰ ٹہرا ہوا سا اسے دیکھنے لگا۔

وہ ایک قدم یحییٰ کے قریب آئی۔

اور زینب شاہ ہر کسی کو اپنے کردار کی وضاحت نہیں دیتی۔

صحیح کہا تھا آپ نے کہ زینب شاہ کی جوتی کو بھی فرق نہیں پڑتا کہ کون اسکے متعلق کیا سوچتا ہے یا کیا کہتا ہے۔

وضاحت انکو دی جاتی ہے جو اتنی اہمیت رکھتے ہیں جنکی سوچ اور الفاظ سے فرق پڑتا ہے۔

لازم نہیں کہ کردار خراب ہو تو وضاحت دی جائے کبھی کبھی کسی اہم شخص کی اپنے متعلق رائے بدلنے کے لیے بھی وضاحت دی جاتی ہے۔۔

کہتے ہوئے لاکھ کوشش کے باوجود آنسو اسکی آنکھوں سے باہر نکل آئے۔

مزید کچھ بھی کہے یا سنے بغیر وہ بے دردی سے آنسو صاف کرتی کمرے سے نکل گئی۔ اسکے پیچھے یحییٰ ساکت بیٹھا دروازے کو دیکھتے زینب کے جملوں پر غور کرنے لگا۔

کیا وہ زینب شاہ کے لیے اہم تھا؟
کیا لاہواہ زینب شاہ کو اسکے ہونے ناہونے سے فرق پڑتا تھا؟

کیا زینب شاہ کو یحییٰ عثمانی کی اپنے متعلق سوچ اور رائے سے فرق پڑتا تھا؟
کیا وہ اپنے متعلق یحییٰ کو صفائی اسلیے پیش کر رہی تھی کہ اسے یحییٰ کی نظروں میں اپنا آپ معتبر دیکھنا تھا؟

کیا یحییٰ کی لا تعلقی سے اسے فرق پڑتا تھا؟
کیا وہ یحییٰ کو شوہر اور اس سے اپنا رشتہ قبول کر چکی تھی؟

ایسے کئی سوال یحییٰ کے ذہن میں اٹھے تھے اور ان سب کا جواب مثبت آیا تھا۔
وہ حیران ہوا تھا کیونکہ اسے یاد تھا کہ اسکا وجود زینب کو ایک آنکھ نہیں پسند تھا۔
وہ اسکے باوجود اسکی جانب راغب ہوا تھا لیکن اس روز کلب میں دیکھنے کے بعد وہ سوچ چکا تھا کہ ایسی لڑکی سے کوئی واسطہ نہیں رکھے گا۔

شادی سے وہ انکار نہیں کر سکتا تھا لیکن اسنے اپنے طور زینب سے کوئی رشتہ نہیں رکھا تھا

یہ بھی حقیقت تھی کہ اب تک اسنے لاطعلقی کانائک نہیں کیا تھا وہ حقیقت میں زینب شاہ کو فراموش کرچکا تھا اسکی موجودگی اور غیر موجودگی سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا البتہ اسنے زینب کے بدلتے انداز ضرور دیکھے تھے پر غور نہیں کیا تھا۔

بھلا زینب شاہ اسے مرعوب کرنے کے لیے یہ سب کبھی ناکرتی۔ وہ کلب میں دیکھنے کے بعد زینب سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا پر مجبور ہو کر اسے قبول کرنا پڑا۔ شادی کے بعد بھی جو برائی اسے زینب کی طرف مڑنے نہیں دیتی تھی وہ زینب کو اس دن کلب میں دیکھنا ہرگز نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ زینب شاہ مضبوط کردار کی مگر انتہائی بگڑی ہوئی لڑکی ہے۔ اسکی عمر بھی چھوٹی تھی وہ یہ بھی جانتا تھا کہ زینب کی صحبت اچھی نہیں ہے وہ لڑکی تو اپنی دوست کو اسکے بوائے فرینڈ کے ساتھ بھگانے میں بھی مدد کر چکی تھی لیکن ان سب باتوں سے وہ پہلے ہی واقف تھا لیکن جس چیز سے اسے نفرت ہوئی تھی وہ زینب کی انا تھی۔

اس روز کلب میں وہ جانتی تھی کہ سیکھی نے اسے دیکھا ہے اسکے باوجود اسنے سیکھی کو صفائی نہیں دی تھی اسکا مطلب صاف تھا کہ اسے سیکھی کی سوچ سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا جب اسے فرق نہیں پڑتا تھا تو سیکھی کو کیوں پڑتا۔

لیکن اب زینب کی وضاحت اسکے جملے اسکے آنسو بہت کچھ کہ گئے تھے۔

زینب اپنی انا اسکے آگے توڑ چکی تھی اسے کسی کی سوچ سے فرق نہیں پڑتا تھا پر سیکھی کی سوچ سے فرق پڑتا تھا۔

اسنے کہا کہ وضاحت انہیں دی جاتی ہے جن کی اہمیت ہو اسکا یہ جملہ زینب کی نظروں میں اسکی اہمیت واضح کر گیا تھا۔

اب اسے سب سمجھ آ رہا تھا۔

اس دن کھانے پر جب حورین نے بتایا تھا کہ کھانا زینب نے بنایا ہے تو ایک لمحے کے لیے اسکے زہن میں آیا تھا کہ یہ کھانا اسکی پسند کا ہے پر پھر اسنے اپنا زہن جھٹک دیا کہ بھلا زینب شاہ اسے خوش کرنے اسکی پسند کا کھانا اسکے لیے کیوں بناتی۔

اسنے زینب کو گھر میں تیار ہوتے بھی دیکھا تھا پر وہ ایسی خوش فہمی نہیں رکھتا تھا کہ وہ اسے اپنی طرف مائل کرنے کے لیے یہ سب کر رہی ہے۔

پر اب یہ سب جان کر کہ وہ یہ سب صرف اسکے لیے کر رہی تھی اور اسکی ذات زینب کے لیے اتنی اہمیت رکھتی تھی اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

اپنا سر تھام کر وہ آنکھیں موند گیا۔

www.urdu novels mania.com

وہ پیچھے نیم کا درخت دیکھ رہے ہو۔

ہاں جو بھی ہے جاتے جاتے اس پر سے چند پتے توڑ کر لے جانا اسکا پیسٹ بنا کر چہرے پر لگانا ممکن ہے رنگت کچھ صاف ہو جائے

زہن میں زینب کی پرانی بات گونجی۔ ہونٹ مسکرائے۔

"دیکھو میں معافی مانگ رہی ہوں نامعاملہ دفعہ کرتے ہیں۔"

گہری سانس لیتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا کمرہ روشن تھا اسلیے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

رات اسکی آنکھ کب لگی اسے علم نہیں ہوا۔ آنکھیں مسلتے اسنے ہاتھ بڑھا کر الارم بند کیا۔

اچانک مڑ کر اپنے برابر دیکھا اسکے برابر بیڈ پر جگہ خالی تھی۔ وہاں زینب نہیں تھی۔

غور سے دیکھے پر معلوم ہوا وہاں تکیہ بھی نہیں تھا۔ کہنی کے بل اٹھ کر اسنے صوفے پر دیکھا اسکی سوچ کے عین مطابق وہ مہینے بعد واپس صوفے پر سو رہی تھی۔

یچکی کے ہونٹ بے ساختہ مسکرائے۔ اسکے دل میں جو خوار زینب کے لیے تھی جس کے باعث اسے زینب پر نظر ڈالنا بھی گوارا نہیں تھا وہ زینب کل رات ہی ختم کر چکی تھی۔

اور اب ناراضگی کا بھرپور اظہار کرتے وہ صوفے پر سو رہی تھی۔

کچھ دیر اور لیٹنے کے بعد وہ کھڑا ہوا اور بنا آہٹ پیدا کیے تیار ہو کر باہر نکل گیا۔

آج وہ فریش فریش تھا۔

ناشتے کے بعد وہ پولیس اسٹین چلا گیا۔

عباس جمال زوہیب اور ٹیم کے دوسرے بندوں کے مشورے اور پلان سنتے وہ خاموش تھا اسکا کیس اب یوشع کی مدد سے فتح ہونا تھا وہ جانتا تھا وہ سب کو بغور دیکھ رہا تھا کہ کوئی ایک بات کوئی ایسی

کرے جس پر شک کیا جاسکے لیکن اپنی ٹیم میں سے کوئی ایک بھی اسے ایسا نہیں لگا جس پر شک کیا جاسکے شاید بھروسہ اسے ہی کہتے تھے۔

پولیس اسٹیشن سے واپسی پر اسنے ہر طرف نظر دوڑائی کیونکہ روز زینب حورین اور صبح کے ساتھ لاؤنج میں ہی ہوتی تھی لیکن آج وہ دونوں اکیلے تھے۔ شاید وہ کمرے میں تھی۔ سلام کر کے دونوں کی خیر خیریت دریافت کر کے وہ اٹھا۔

کمرے میں آیا تو زینب وہاں بھی نہیں تھی اچانک مایوسی سی ہوئی وہ روز کی طرح توقع کر کے آیا تھا کہ وہ اسے تیار نظر آئیگی۔

جب وہ دیکھتا نہیں تھا تب وہ اس کے لیے تیار ہو کر گھومتی تھی اور اب جب وہ دیکھنا چاہتا تھا تو وہ سامنے نہیں تھی۔

فریش ہو کر وہ باہر آیا صبح کے ساتھ کھانے کی میز پر آیا تو نظروں کو سکون ملا وہ سامنے ہی حورین کے ساتھ کھانا لگا رہی تھی۔ لیکن آج وہ بالکل سادہ تھی سفید اور پنک پرنٹ کے سادے سے سوٹ میں بالوں کا ایسی جوڑا بنائے سلیقے سے ڈوپٹہ پہنے وہ کوئی سمجھدار اور بردبار لگ رہی تھی۔

آج کی یہ سادگی بھی یحییٰ سے ناراضگی کا اظہار تھی۔

یحییٰ مسکراتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

بار بار اسکی نظر زینب پر ٹہر رہی تھی۔

کھانے میں پاک گوشت، ریشمی کباب روٹیاں اور دال چاول تھے۔

یہی نے پاک گوشت پلیٹ میں ڈالا اور ساتھ چاتی لی۔

پہلا نوالہ منہ میں ڈالنے پر اسے ذائقہ الگ لگا یہ حورین کے ہاتھ کا ذائقہ نہیں تھا یعنی زینب نے بنایا تھا۔

"ہم۔ کھانا مزے کا بنا ہے۔۔"

مسکرا کر اسنے داد دی۔ جبکہ اسکی داد پر زینب کا وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا اور حورین نے غصہ ضبط کرتے اسے دیکھا۔

کل تک جب زینب کھانا بنا رہی تھی تو اس نے تعریف کا ایک جملہ نہیں بولا تھا اب جب آج اس نے کھانا نہیں بنایا اور حورین بھی سر درد کی وجہ سے نہیں بنا سکی جس کی وجہ سے ملازمہ نے بنایا تو تعریف۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"کیا ہوا؟"

حورین کو خود کو گھورتے دیکھتے تعجب سے پوچھا۔

"رحمت (ملازمہ) نے بنائی ہے پاک وہ آئے تو تعریف کر دینا"

کاٹ دار لہجے میں کہا۔

زینب کو وہ اپنے گھر میں چمکتا دیکھنا چاہتی تھی پر شادی کے بعد سے وہ بہت مرجھائی سی ہو گئی تھی اور وجہ یہی ہی تھا۔ کیا منہ لے کر ملتی وہ نیزہ سے کہ اسکی لاڈلی بیٹی کے ساتھ انہوں نے کیا کیا کہ وہ بالکل چپ ہو گئی۔

جبکہ رحمت کا نام سن کر اس نے بے ساختہ زینب کو دیکھا جو لا تعلقی سے پلیٹ پر جھکی تھی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے لان میں آؤ۔"

زینب کھانے کے بعد خاموشی سے باہر نکل گئی۔ یہی کونکلتے دیکھ حورین نے روکا۔ اور کہتے ساتھ خود باہر نکل گئی۔

"جی امی۔"

"زینب کون ہے تمہاری؟"

انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

"بیوی"

"اور تمہارا رویہ اسکے ساتھ کیسا ہے؟"

سختی سے پوچھا۔

"کیسا ہے؟"

جواباً اسنے بھی سوال کیا۔ حورین نے سختی سے گھورا۔

گھر میں ایک اضافی چیز کے جیسا۔ جیسے نا اسکی یہاں ضرورت ہے نا خواہش۔ " وہ یہاں تم سے جڑ کر آئی ہے سچی اسکا مضبوط رشتہ تم سے جڑا ہے تمہاری لا تعلقی اور روکھے رویے " نے اسکی مسکراہٹ تک چھین لی ہے۔۔۔
حورین کی ڈانٹ پر وہ خاموشی سے لب بھیچ گیا۔

وہ بچی ہے نادان ہے یہ بات شادی کرنے سے پہلے تم بھی جانتے تھے پھر اب اچانک اگر اس سے تجربہ کار سمجھدار عورتوں جیسی توقع کرو گے تو وہ اس پر کیسے پوری اترے گی؟
تم یہ مت دیکھو کہ وہ تمہاری بیوی ہے تو اسے سارے فرائض سہی سے انجام دینا آنا چاہیے تم یہ دیکھو کہ تمہاری بیوی چھوٹی ہے لیکن پھر بھی کوشش کر رہی ہے میں یہاں اسے ذمہ داریاں اٹھانے نہیں لائی سچی نا ہی مجھے اسے سمجھدار اور سلیقے مند دیکھنے کی کوئی خواہش ہے اگر ایسی کوئی خواہش ہوتی تو دوسری لڑکیاں تھیں مجھے زینب ویسی ہی پسند تھی پھوہڑ، شوخ اور چنچل لیکن قربان جاؤں تمہارے "تمہاری وجہ سے وہ بالکل تمہاری طرح بن گئی ہے۔"

غصے سے حورین کا منہ سرخ ہونے لگا تھا یحییٰ خاموش رہا کسنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

"اگر وہ بیوقوف ہے تو مہربانی کر کے اسے بیوقوف رہنے دو مجھے سمجھا رہو کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"مجھے شرمندہ مت کرو اسکے آگے۔۔۔"

"جی امی۔۔۔"

"یحییٰ وہ اپنے گھر میں لاڈلی ہے ہتھیلی کا چھالہ بنا کر پالا ہے اسے وہ سب کی محبتوں کا مرکز رہی ہے"

"تمہاری لاپرواہی اسے بہت تکلیف دے گی۔"

اب کے حورین سمجھانے کے انداز میں نرمی سے بولی۔

"جی امی جانتا ہوں میں کوشش کرونگا۔۔۔"

"کوشش نہیں یحییٰ تمہارا اور اس کا رشتہ کوشش والا نہیں ہے اس رشتے کو دل سے قبول کرو اسکی براہیوں کو چھوڑ کر اسکی اچھائیوں کو دیکھو اسکی معصومیت کو دیکھو پھر کوشش کرنے کی ضرورت نہیں پڑگی سب خود بخود ہو جائیگا۔"

"جی امی۔۔"

شرمندگی سے کہا۔

وہ اتنے دنوں سے تمہارے لیے پوچھ پوچھ کر تمہاری پسند کا کھانا بنا رہی تھی تم نے ایک بار تعریف نہیں کی اور آج ملازمہ نے بنایا تو تم نے فوراً تعریف کی اسکے دل پر کیا گزری ہوگی کہ تم نے ملازمہ کو "اس پر فوقیت دے دی

افسوس سے کہا۔۔

سیکھی خاموش رہا اب کس کس بات پر صفائی پیش کرتا۔

شادی کے شروع کے دن ہے بہت ارمان ہونگے اسکے اگر اس کے ساتھ یوں سلوک کرو گے تو وہ "اپنی تمام زندگی اپنے ان حسین دنوں کا ضائع ہونا نہیں بھولے گی۔ باقی تم خود سمجھا رہو ماشاء اللہ اسکی جھکی نظریں تاسف سے دیکھتی حوریں اندر چلی گئی۔

"مجھے کیا خواب پڑا تھا کہ کھانا آج ہی ملازمہ بنا لگی۔۔"

چڑ کر سوچا۔

اب رخ کمرے کی جانب تھا۔

کمرے میں قدم رکھا تو کمرہ پھر خالی پایا۔ ایک گہری سانس ہواء کے سپرد کر کے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

زینب چھت کے اوپر لگے لکڑکی کے جھولے پر بیٹھی چاند کو دیکھ رہی تھی۔ وہ خاموشی سے چلتا اسکے برابر میں بیٹھ گیا۔ زینب نے اسکی موجودگی کو محسوس کیا پر ویسے ہی بیٹھی رہی۔

یہی اسے بغور دیکھنے لگا۔ چاند کی ہلکی روشنی میں وہ خاموش سی اسے خود کو اچھی نہیں لگی۔ نظروں میں چالاک اور بد معاش سی بھرم دیتی زینب کی جھلک آئی۔

جھولے پر رکھے اسکے ہاتھ پر یہی نے خاموشی سے اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اپنی نظریں بھی چاند پر مرکوز کر لیں۔

زینب نے نظریں موڑ کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جس پر یہی کا ہاتھ رکھا تھا پھر یہی کو دیکھا جو چاند کو دیکھ رہا تھا۔

زینب کے لیے آنسو ضبط کرنا مشکل ہو گیا رخ موڑ کر وہ نیچے دیکھنے لگی ہاتھ اب بھی یہی کے ہاتھ کے نیچے دبا تھا۔

کچھ لمحے چھپکے سے اور سر کے کہ یہی نے اسکا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اسکی ہتھیلی سہلانے لگا۔

زینب پلٹ کر غم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"شرمندہ ہوا اپنی غلطیوں پر؟"

دھیمے لہجے میں پوچھا۔

جواباً اسنے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

"دوبارہ کرو گی ایسا کچھ؟"

جواباً اسنے نفی میں سر ہلایا۔

یحییٰ اسکے بچوں کی طرح سر ہلانے پر مسکرایا وہ اپنے آنسو روکنے کے لیے منہ سے کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔

پھر ہاتھ بڑھا کر بلکل ویسے ہی اسے اپنے قریب بلایا جیسے یوشع اسکے ناراض ہونے پر بلاتا تھا۔ اسنے روتے ہوئے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"میری گڑیا میرے پاس نہیں آئیگی؟"

محبت سے پچکارا۔

وہ محبتوں کی عادی زینب شاہ نے ایک مہینے تک کس طرح اپنی ذات کی نفی برداشت کی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

اسکے اس طرح محبت سے پکارنے پر وہ روتی ہوئی اسکے قریب ہوئی یحییٰ نے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا وہ یحییٰ کے سینے سے لگی اپنا غم آنسوؤں سے نکالنے لگی۔

"میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔"
روتے ہوئے جتایا۔

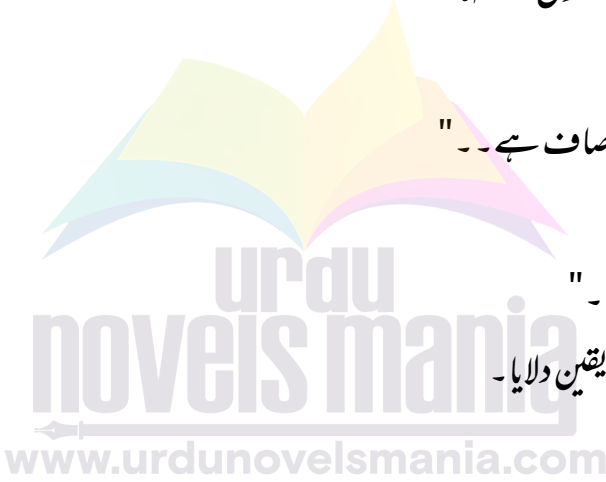
"جبھی میری بانوں میں ہوا بھی۔۔۔"
اسکے سر پر پیار کرتے سکون سے کہا۔۔۔

"میرا کردار بھی۔۔۔ صاف ہے۔۔۔"

"میں نے یقین کر لیا۔۔۔"
زینب کا سر سہلاتے یقین دلایا۔

"میں ان لڑکیوں جیسی نہیں ہوں جیسا آپ نے مجھے۔۔۔ کہا تھا۔"

"سواری میں نے غصے میں کہا تھا تم ویسی بالکل نہیں ہو۔"
معذرت کی۔



"دوبارہ تو ایسا کچھ نہیں کروگی جس پر مجھے شرمندہ ہونا پڑے۔۔ ایسی کوئی غلطی نہیں کروگی نا؟"

زینب کا سر اپنے سینے سے اٹھا کر سنجیدگی سے پوچھا۔

زینب نے منہ سے کچھ ناکما صرف نفی میں سر ہلا کر اسکی بات کی تائید کی۔

"مائے گرل۔"

زینب کے گرد حصار مضبوط کر کے اسے خود میں بھینچا۔۔

جاری ہے۔

اپنی چھوٹی نہیں ہے اسلیے شارٹ کوئی نابولے۔۔

اور سین صرف ایک تھا یہ بھی کوئی نابولے کیونکہ آپ لوگوں کی ڈیمانڈ پر زینب اور سبھی پر لکھی ہے

پوری اپنی۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

😊😊😊😊 کل کی اپنی بھی مزیدار ہوگی

Beautiful Edit By Zamal Fatima ❤️❤️❤️❤️❤️

قسط۔ نمبر۔ 44#

از عمیمہ۔ مکرم #

اگلی صبح بہت روشن اور خوبصورت تھی۔

کھڑکی پر لگے جالی دار پردوں سے چھن کے آتی سنہری کرنیں چہرے پر پڑیں تو اسنے کسماتے چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔ صاف گندمی رنگت پر ہلکی شیواور ہلکی مونچھوں تلے درمیانی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

شفاف پیشانی پر ہلکی ہلکی نمی تھی اور چہرہ مطمئن اور پرسکون تھا۔

تکیے کو خود کے بازوؤں میں دبوچتے اسنے تکیے کی نرمی کو محسوس کیا۔

اچانک ایک دلفریب خوشبو یاد آئی اور ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ بند آنکھوں سے اسنے اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے برابر زینب کا وجود ٹٹولنا چاہا۔

ہاتھ خالی جگہ پر محسوس کر کے اسنے ہاتھ کچھ مزید آگے بڑھایا لیکن پھر جگہ خالی محسوس کرتے اسنے بے چینی سے چہرے کا رخ موڑا۔

ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس نے زینب کو دیکھنا چاہا لیکن روشنی آنکھوں پر پڑنے کے باعث بے ساختہ ہاتھ آنکھوں پر رکھا۔

پھر چونک کر اٹھ بیٹھا۔

پہلے بیڈ کو دیکھا وہ جگہ خالی تھی البتہ اسکی جگہ شکن زدہ تھی۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا گہرا مسکرایا۔ لمحوں کا کھیل تھا کہ وہ اسکے دل میں سما چکی تھی جیسے سارے داغ دھل گئے تھے اور کسی نے تپتی ریت پر ٹھنڈی پھوار برساتی تھی۔ وہ اپنی انا کو مار کر اسے معتبر کر گئی تھی اور وہ بھی بنا انا اور غیرت کا مسئلہ بنائے اسکی معافی کو سچے دل سے قبول کیے اسے اسکی خوبیوں اور خامیوں سمیٹ بخوشی قبول کر چکا تھا۔

نظر باتھروم کے دروازے پر گئی وہ کھلتا تھا۔ وہ کمرے میں کہیں نہیں تھی۔ گھڑی میں وقت دیکھا تو صبح کے نو بجے تھے۔

جلدی سے کھڑے ہو کر اسے زوردار انگڑائی لی۔ وارڈروب سے یونیفارم نکال کر باتھروم گیا فریش ہو کر نیچے آگیا۔

ڈائنینگ ایریا سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔"

بلند آواز میں اجتماعی سلام کرتے اسنے خوش دلی سے سب کو مسکرا کر دیکھا۔ نظر سب سے پہلے اس دشمن جاں پر گئی جو نظریں جھکائے ٹیبل پر ناشتہ لگانے میں مصروف تھی۔

اسنے زیر لب سلام کا جواب دیا تھا پر نظر نہیں اٹھائی تھی۔۔۔
اسکی شرم اور جھجھک کو دیکھتے سبھی کی نظروں میں شوخی اتری۔ ناشتے کے دوران باتیں کرتے کرتے
وہ بار بار زینب کو نظروں کے حصار میں لے رہا تھا جو زینب بخوبی محسوس کر رہی تھی پر اسکے باوجود
نظر انداز کیے ہوئے تھی۔

پولیس اسٹیشن میں اسکا دن کافی خوشگوار گزرا تھا کیونکہ یوشع سے اسکی بات ہو چکی تھی اور دو دن بعد سے
وہ دونوں خوفیہ اس کیس کو ڈیل کرنے والے تھے۔ وہ پولیس اسٹیشن میں سب پر نظر رکھتے مجرم کو
پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا جب کسی کو شک کی نظر سے دیکھتا تو عباس جمال اور زوہیب تینوں ہی
شک کے حصار میں رہتے لیکن اگلے ہی لمحے اس شک پر بھروسے کا پردہ پڑ جاتا۔

باقی کے کیس کی فائلز کھلو کر اسنے ان پر بھی کام کرنے کا حکم جاری کیا جس پر پہلے سب حیران ہوئے
کیونکہ یہ کیس انکی نوکری پر بنا ہوا تھا اسکے علاوہ بھی یہ باقی سارے کیس سے زیادہ ضروری تھا پر سبھی
کے کہنے پر کہ یہ کیس سالو ہوتے سال لگ سکتا اسلیے دوسروں کو پس پشت نہیں ڈالا جاسکتا جس پر ان
سب کو اعتراض ضرور ہوا پر کہیں ناکہیں ان کو بھی یقین ہو چکا تھا کہ ایک مہینے میں کیا چھ مہینے میں بھی یہ
کیس ممکن نہیں کیونکہ بظاہر آسان اور باقی پیچیدہ کیس سے معمولی دکھنے والا کیس بہت زیادہ ہی پیچیدہ
تھا وجہ یہی تھی کہ انکے اٹھتے ہر قدم پر مقابل کی نظر تھی۔۔۔

رات آٹھ بجے ہی وہ گھر آ گیا تھا۔

لاؤنج میں قدم رکھا تو صبح سامنے صوفے پر بیٹھا نیوز دیکھ رہا تھا اور نیوز میں اسی کیس کے بابت بات چل رہی تھی جس نے پولیس کی مٹی پلٹ کر دی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔"

یہی نے صوفے پر بیٹھتے بازو پھیلائے

"و علیکم السلام تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔۔"

صبح نے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ایل ای ڈی بند کر دیا۔

"نہیں تو۔۔"

مسکرا کر سیدھا ہوا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"یہ کیس بہت پیچیدہ لگتا ہے۔۔"

ٹانگ پر ٹانگ رکھتے صبح نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"ہم۔۔"

گہری سانس لی۔ اب کے تھکن واضح تھی۔

"انسان ہو یا کیس جب ہی سمجھ نہیں آتا جب کان اور آنکھیں کھلی نارکھی جائیں۔۔۔"

اسنے بہت خوبصورتی سے تکیہ پر افسوس کیا تکیہ بغور انہیں دیکھنے لگا جتنی آنکھوں میں افسوس ہی افسوس تھا۔ انہوں نے کبھی اس سے کسی کیس کے متعلق یا اسکی جاب سے جڑی کوئی بات نہیں پوچھی تھی وجہ یہی تھی جبکہ وہ ہر بات سے واقف ہوتا تھا لیکن وجہ یہی تھی کہ وہ تکیہ پر خود اتنا یقین رکھتا تھا وہ صبح جیسی ہی ذہانت رکھتا تھا اور اسکی ایمانداری پر تو کوئی حرف بھی نہیں کہہ سکتا تھا اسکے باوجود وہ اتنے اہم کیس میں اب تک ناکام رہا تھا جبکہ صبح کو یہ کیس اتنا مشکل نہیں لگا تھا جتنا پولیس نے بنا رکھا تھا۔ اسکو اتنا تجربہ حاصل تھا کہ وہ ایک مہینے میں اس کیس کے متعلق کوئی اہم کڑی جوڑ سکتا تھا اور اب تک کے کیس میں یہی وہ واحد کیس تھا جس میں تکیہ اپنا آپ ثابت کر سکتا تھا۔

"ہم اپنی پوری جان لگا رہے ہیں اس کیس۔۔۔"

وہ سمجھانے ہی لگا تھا جب صبح نے ناگواری سے اسکی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

(ہم) لگا رہے ہو اسی لیے اب تک زیرو پر کھڑے ہو اگر صرف (میں) لگایا ہوتا تو اب تک منزل پر کھڑے فتح کا پرچم لہرا رہے ہوتے۔ جس کیس سے تم جڑے ہو اگر کامیابی نہیں ملی تو اب تک تمہیں ناکامی کی وجہ ضرور سمجھ آ جانی چاہیے تھی۔۔۔

یہی نام پر کافی زور دیا یہ اسکے غصے کی نشانی تھی۔

وہ بہت ٹھنڈے مزاج کا آدمی تھا اسے ان باتوں پر بھی غصہ نہیں آتا تھا جن پر آنا چاہیے تھا ایسے بہت کم مواقع ہوتے تھے جس پر صبح عثمانی کی رنگت سرخ ہوتی تھی یا اسکی نظروں میں سختی اترتی تھی الفاظ اور لہجہ ناگوار ہو جاتے تھے۔

ابھی یہی کچھ ہو رہا تھا۔

پورے کیس سے تو وہ واقفیت رکھتا تھا آج کچھ اہم باتوں پر غور کرتے اسکے سامنے یہ بات آئی تھی کہ پچھلی بار سے اب تک اسکی ٹیم کا حصہ وہی لوگ تھے جو پہلی بار انکے جال میں پھنس کر جیت کا جشن منا چکے تھے اور اب بھی وہی تھے

یعنی سب کچھ مقابل مجرم کے ذہن پر تھا وہ انہیں کسی رولوٹ کی طرح ان میں ٹاسک فیڈ کرتا تھا جن پر وہ عمل کرتے تھے۔

پر یہی سے اسے اس بیوقوفی کی امید نہیں تھی اگر بات اعتبار اور بھروسے کی تھی تو یہ بھروسہ ان معصوم جانوں سے بڑھ کر بلکل نہیں تھا جن کے آلے دن لاشے میڈیا سرعام چینلز اور نیٹ کی زینت بنا رہا تھا۔

اگر یہ کیس میرے ہاتھ میں آتا اور اسے میرے ساتھ حل کرنے والے تم ہوتے تو یقین کرو میں تم "پر بھی بھروسہ نہیں کرتا۔

کہتے ساتھ وہ کھڑا ہو گیا۔

یجی لب بھیچنے خاموش ہو گیا۔

یوشع نے بھی یہی باتیں کی تھیں پر وہ شک کرتا تو کرتا کس پر۔ زوہیب، جمال اور عباس تینوں ہی شروعات سے اسکے ساتھ تھے۔ پر اب یوشع کے بعد صبح بھی یہی کہہ رہا تھا۔ اگر تو وہ یوشع کو کہہ چکا تھا کہ وہ اسکی پرانی ٹیم ہے پر یہ بات صبح سے نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ صبح ابھی اسے اپنی اور اسکی مثال دے چکا تھا یعنی اگر وہ اپنے خون اور سگی اولاد پر اپنی وردی کو فوقیت دیتے یقین نہیں کر سکتا تھا تو دوسرے پھر بعد میں آرہے تھے۔

آنکھیں موندے وہ صوفے سے سرٹکا گیا۔

ایک کے بعد ایک اسکی نظروں میں وہ تینوں گھومنے لگے جو کیس کے متعلق پلان بتا رہے تھے لیکن یا تو اسے تینوں ہی مشکوک لگتے یا تو تینوں ہی شک کے نشان سے دور۔ کتنا مشکل تھا یہ شک کرنا۔

انکے بعد اسکے ذہن کے پردے پر وہ معصوم نظر آنے جن کو کسی وحشی درندے کی طرح کسی نے نوچا تھا انکے جسم کے اعضاء نکال کر انکو کچروں میں کتوں کے آگے پھینک دیا تھا۔ اس نے وحشت سے آنکھیں واکیں۔

کیا وہ یہ کیس بہت پہلے ہی سالو کر چکا ہوتا اگر وہ اکیلے کرتا؟ اگر کسی پر اعتبار نا کرتا؟ اگر کسی کو اپنے پلان سے واقف نا کرتا؟ اگر وہ ہم کی جگہ صرف "میں" پر یقین رکھتا۔ اچانک اسکا سر بری طرح دکھنے لگا۔ لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا زینب کو تو وہ بھول ہی گیا تھا جبکہ گھر آتے وقت پورا راستہ اسکے دل و دماغ نے زینب کو سوچا تھا ایک دن میں ہی زینب کی انا کی دیوار گرنے سے اسے جتنی انسیت اس

سے ہوئی تھی وہ حیران کن تھی۔ لیکن اپنی خوشیوں کے ملتے ہی شاید وہ خود غرض ہو گیا تھا جو اسکا ذہن ان معصوموں کو سوچنے کی بجائے زینب شاہ کو سوچ رہا تھا۔ کمرے میں قدم رکھا تھا کمرہ خالی تھا بیڈ پر ہی آرام وہ کپڑے رکھے تھے۔ زینب کی اس مہربانی پر اتنی پریشانی میں بھی وہ مسکرا دیا۔

فریش ہو کر نیچے کھانے کی ٹیبل پر آیا تو زینب حورین کے برابر اسکی سامنے والی نشست پر جگہ سنبھال چکی تھی صبح ہمیشہ کی طرح سربراہی کرسی پر سنجیدگی سے بیٹھا تھا اسکے علاوہ حورین اور زینب بھی سنجیدہ تھیں۔

سچی بھی خاموشی سے کھانے پر بیٹھ گیا۔



"نویزہ۔۔"

نویزہ نے چھت کو جاتی پہلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر اسے پرکارا۔

"جی ما"

جلدی جلدی نیچے اترتے وہ نویزہ کے قریب ہی پہنچی تھی جب لڑکھڑا کر گرنے لگی لیکن رینگتہ تمام کر ٹھہر گئی۔

"آرام سے آؤ کوئی جلدی نہیں ہے۔۔"

منیزہ نے تھوڑا سختی سے کہا وہ ایسی ہی لاپرواہ ہو گئی تھی۔

زینب گئی تو اسکی کمی نویرہ نے بھرپور پوری کی تھی لیکن دونوں میں ایک فرق تھا نویرہ تھوڑی بیوقوف تھی اور زینب زبان کی تیز بدتمیز۔

"وہ بس اچانک سر گھوم گیا۔"

مسکرا کر کہتی وہ منیزہ کے ساتھ آخری سیڑھی نیچے اتری کے ایک مرتبہ پھر لڑکھڑا کر گرنے کو تھی کہ منیزہ نے تھام لیا۔

"ناشتہ کیا تھا۔۔"

منیزہ نے اسے اپنے سہارے لیتے پوچھا۔

"جی۔۔"

"دودھ پیا تھا؟"

دوبارہ پوچھا۔

"جی۔۔"

ابھی منیزہ کچھ اور پوچھتی جب نویرہ کی ناک سے خون کی دو بوندیں لکیر کی صورت باہر آئیں۔ منیزہ کے ہاتھ درحقیقت بری طرح کانپیں تھے ابھی تو وہ کچھ اچھا سوچنے بھی ناپائی تھی کہ خون دیکھ کر اسکے حواس چکرا گئے۔

دوسری طرف نویرہ نے اپنی ناک کو چھوا اور بلڈ کو دیکھنے لگی۔ پھٹی آنکھوں میں خوف سمونے وہ خون کے بعد منیزہ کو دیکھنے لگی۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔"

منیزہ اسکی آنکھوں میں تیزی سے نمی اترتے دیکھ کچھ ہوش سنبھالنے لگی۔۔

"خخ۔ خون۔۔"

حواس باختہ کسی انونی کے خوف سے نویرہ کے اعصاب بری طرح بھاری ہونے لگے۔

"کچھ نہیں ہوا میرا بچہ۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔۔ چلو میرے۔۔۔"

"کیا ہوا؟"

منیزہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے یوشع سامنے آیا۔

نیوی ملیوٹی شرٹ پروائٹ ٹراؤزر پہنے سر پر ہمیشہ کی طرح کیپ لگائے وہ بھی پریشان معلوم ہو رہا تھا۔ اسکی نظر نویرہ کی ناک کے نیچے لال نمی پر تھی۔ ابھی کچھ اور کہنا تھا کہ نویرہ لہرا کر منیزہ کی بانہوں میں جھول گئی۔

یوشع نے فوراً تھا متے اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔
پریشانی سے بھاگتے ہوئے وہ باہر آیا اور نویرہ کو پچھلی سیٹ پر لٹایا۔ جب تک منیزہ بھی آگے بیٹھ چکی تھی۔ گاڑی تیزی سے گھر اور محلے کی حدود سے دور ہوتی ہاسپٹل کے راستے پر رواں ہو گئی۔

"زینب۔۔۔"

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ منتظر اور پرسوج نظروں سے دروازے کو ہی گھور رہا تھا۔ رات کے بارہ بجے کو آئے تھے پر زینب کمرے میں نہیں آئی تھی۔

زینب کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے سیدھے ہوتے زینب کو پکارا۔ جواباً زینب نے اسکی جانب رخ کرتے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"سر درد کی گولی اور پانی۔۔۔"

سیکھی نے دوسری طرف کے سائیڈ ٹیبل پر اشارہ کیا۔ جہاں پانی کی بوتل اور گلاس رکھا تھا۔

زینب نے خاموشی سے گلاس میں پانی انڈیل کر گلاس اسکی جانب بڑھایا پھر دراز سے دو گولیاں کی اسکی ہتھیلی پر رکھیں۔ یحییٰ اسکے سنجیدہ چہرے کو بغور دیکھتے خاموشی سے دوائی حلق Panadol میں اتار لی اور زینب کو دیکھنے لگا۔

وہ یحییٰ کو نظر انداز کیے کمرہ سمیٹنے لگی۔ آرام دہ کپڑے لے کر فریش ہو کر اپنے چہرے اور ہاتھوں پر لوشن لگایا۔

یحییٰ کی نظریں مستقل اسی پر تھیں سارے کاموں سے فارغ ہو کر وہ بیڈ کے پاس آئی۔ اسکے اگلے عمل سے یحییٰ کو شدید جھٹکا لگا جب وہ تکیہ اٹھائے صوفے کی جانب بڑھی اور یحییٰ کے سمجھنے سے پہلے صوفے پر لیٹ گئی۔

"زینب وہاں کیوں لیٹی ہو؟"

اپنے بستر سے کھڑے ہو کر وہ نا سمجھی سے اسکی جانب بڑھا۔ زینب نے ایک نظر اسے سنجیدگی سے دیکھا پھر آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ اسکے اندازِ نظر انداز پر یحییٰ کا منہ کھل گیا یہ لڑکی ہمیشہ سے اسکا ضبط آزماتی تھی۔

"زینب میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

زینب کو بازو سے ہلاتے غصے سے پوچھا لیکن زینب کا اگلا عمل اسے مزید سلگا گیا جب وہ رخ موڑ کر اسکی جانب پیٹھ کر گئی۔ یحییٰ کی پھیلی آنکھیں مزید پھیلیں۔

"زینب شاہ تمہاری مجھ سے دشمنی کیا ہے آخر؟ تم کیوں مجھے سکون سے نہیں دیکھ سکتی؟۔؟۔؟"

زینب کا بازو کھینچ کر اسے سیدھا کیا۔ زینب نے تیکھی نظروں سے پہلے اپنے بازو پر اسکی انگلیاں دیکھیں پھر تیکھی کو جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کیا سکون حرام کیا ہے؟ کچھ کہا ہے؟ یا بد تمیزی کی ہے یا آپکی شان میں گستاخی۔۔"

سجیدگی سے طنزیہ پوچھا۔

"یہ فضول حرکتیں بھی تو سکون حرام کرنا ہی ہوتی؟"

جتایا۔۔

"کونسی فضول حرکت؟"

حیرت سے پوچھا۔۔ تیکھی نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔

"کیا تم مجھ سے شرمناک ہو۔۔؟"

نجانے اسکے دماغ میں کیا آیا کہ ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی اور وہ زینب کو شرارتی نظروں سے دیکھنے لگا۔ جبکہ زینب ہونق بنی اسکی بنا سر پیر کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"ویسے مجھے نہیں معلوم تھا کہ مس۔۔۔ سوری مسز یحییٰ عثمانی بھی شرماتی ہیں۔۔۔"

زینب کے گال کھینچتے وہ کھل کر مسکرایا سر درد اچانک ہی غائب ہوا البتہ زینب کے ماتھے پر پڑے بل ضرور گہرے ہوئے۔

"میں کیوں شرمائو گی۔۔۔"

یحییٰ کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر تنک کے پوچھا۔

"تو کون شرمائیگا؟"

یحییٰ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"کیا مطلب کون شرمائیگا؟"

زینب سخت جھنجھلائی لیکن آواز پھر بھی دھیمی رہی۔

ظاہر ہے تم شرمائیگی تم لڑکی ہو تو تم ہی شرمائیگی میں تو شرمانے سے رہا۔ اب اگر تم یہ سوچتی ہو میں "

صوفے پر لیٹتے، تم سے نظریں چراتے، تمہیں دیکھنے سے گریز کرتے اور سرخ ہوتے شرمائیگا تو یہ تو "

"اب ممکن ہے نہیں کیونکہ مجھے شرم نہیں آئیگی اور شرمانا لڑکوں کا کام ہے بھی نہیں۔۔۔"

تفصیل بیان کرتے اسنے زینب کو حصار میں لینا چاہا پر وہ بدک کے دور ہوئی اور غصے اور حياء کی ملی جلی کیفیت سے یحییٰ کو گھورنے لگی۔ وہ اسکے نظر انداز کرنے کو شرم و جھجھک سمجھ رہا تھا۔

شرماتی ہوئی لڑکیاں پر اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ میں انگلیاں مروڑتی نظروں سے گھبراتی بل کھاتی چھپتی "پھرونگی بلکہ یہ ایبنا رمل جیسی حرکتیں کرونگی تو میں لڑکی ضرور ہوں پر 1990 کی ہیروئن نہیں۔۔۔ ناک رگڑتے بتایا۔

"تو جو تم مجھ سے نظریں چرا رہی تھی وہ شرمانا نہیں تھا؟" یحییٰ نے آئی بروا چکا کی۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"بلکل بھی نہیں۔۔۔"

"اور جو صوفے پر سونے لگی تھی وہ بھی شرمانا نہیں تھا؟"

"ہرگز ہرگز نہیں۔۔۔"

آ نکھیں چھوٹی کیے جتایا۔

تو پھر یہ سب کیا ہے؟ کیا میں یہ سمجھوں کہ میں نے لڑکی ضرور پر پاگل لڑکی سے شادی کی ہے جو یہ " حرکتیں جو حقیقت میں شرم کی ہوتی ہیں اور بقول اسکے ایبنار مل کرتے ہیں وہ وہ شرم کے لیے نہیں کر رہی۔۔ تو یقیناً پھر وہ ایبنار مل ہی ہوگی جو پاگلوں جیسی حرکتیں بلا جواز کر رہی ہے اور رات کے اس "پہر نئی زندگی کے دوسرے دن ہی اپنے شوہر کا خون جلا رہی ہے۔۔"

"میں یہ ساری حرکتیں آپ کو انور کرنے کے لیے کر رہی ہوں؟"

بکچی کی لمبی سی تقریر پر چڑھتے ہوئے کہا۔ کیا اتنی سیدھی سی بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اسے انور کر رہی ہے۔۔ کیا انور کرنے کے بعد بتانا ضروری تھا کہ سنیں جی میں آپ کو انور کر رہی ہوں۔ وہیں دوسری طرف وہ زینب کی نئی منطق پر اپنا ماتھا پیٹ گیا۔

"اور اس انور کرنے کی وجہ بھی بتادیں پھر آپ؟"

افسوس ہی افسوس تھا۔ زینب شاہ شاید نہیں یقیناً زہنی بیمار تھی۔۔

"میری مرضی۔۔"

سپاٹ انداز میں کہتے وہ واپس لیٹنے لگی۔

"اچھا سنو۔۔"

زینب کا ہاتھ تھام کے واپس روبرو کیا۔

"ہمم۔"

احسان جتانے والے انداز میں گردن اکڑائی پر ہاتھ تکیا کے ہاتھ سے نانکالا۔ اندر سے تکیا کا ہاتھ پکڑنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔

پہلے وعدہ کرو سچ بتاؤ گی کیونکہ یہ بات مزیدہ آنٹی اور آہاد انکل نے چھپائی ہے ہم سب سے۔۔ اور "مجھے ان سے کوئی ناراضگی بھی نہیں ہے۔۔"



"کونسی بات؟"

زینب نے تجسس سے پوچھا

"یہی کہ تم اسپیشل چائلڈ ہو۔۔"

زینب کا ہاتھ چھوڑتے سر دلچے میں کہا۔ زینب جو بغور اسے سن رہی تھی منہ کھولے غصے سے گھورنے لگی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

یہی کے سینے پر ہاتھ مارتے پیچھے ڈھکیلا۔

"میں ایسا رمل ہوں؟ پاگل ہوں۔۔"

ماتھے پر ننھے ننھے بل ڈالے وہ غصے سے تپ چلی تھی۔

"پتا نہیں پر حرکتیں ویسی ہی کرتی ہو۔۔ مطلب حد ہوتی ہے تمہیں کیا کوئی خاص بیماری ہے کہ جب "

"تک سامنے والے کا خون جلا جلا کر خاک بنا کر دو تمہارے دل گردے پھینٹے کو سکون نہیں ملتا؟

"مجھے غصہ مت دلائیں۔۔ میں نے ایسا کیا کیا۔"

پرانے موڈ پر آتے اس کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔

"تو پھر یہ حرکتیں کیوں کر رہی ہو بلا وجہ؟ کل رات ہمارے سونے تک تو سب اچھا تھا پھر سونے کے بعد ایسا کیا ہو گیا کہ صبح سے تمہارے انداز ہی بدل گئے ہیں۔۔؟ کس لیے یہ حرکتیں کر رہی ہو بقول تمہارے انور کر رہی ہوں؟۔۔"

سارا دن ٹینشن میں گزار کر شوہر گھر آنے کہ بیوی سامنے ہوگی خیر خیریت پوچھے گی۔

پوچھگی دن کیسا گزرا؟ کوئی پریشانی تو نہیں مسکرا کر ویلکم کرے گی۔ جب کمرے میں آئے تو اس کا سر دبائے اسکے لیے چائے لائے اسکی دل جوئی کرے اس سے باتیں کرے کہ دوسری پریشانی کی باتیں

زمین سے دور ہوں پر نہیں یہاں تو سب الٹا ہوتا ہے یہاں شوہر آکر باہر کے جھمیے بھولنے کے بجائے نئے جھمیے میں پڑ جائے کہ نجائے بیوی کو ایسی کونسی بیماری لگ گئی۔۔۔ تمہیں معلوم ہے "میں کتنا پریشان ہوں؟ اسکے باوجود تم اپنے نئے تجربے کے لیے مجھے مزید پریشان کر رہی ہو۔ غصے سے زینب کو بولنے کا موقع دیے بغیر وہ بولتا چلا گیا۔

"اب شکل کیا دیکھ رہی ہو۔۔ گولی سے جو درد ختم ہوا تھا وہ پھر شروع ہو گیا آکر تھوڑا سر دباؤ۔۔" خاموش کھڑی زینب کو دیکھتے تحکم سے کہتے وہ مڑ گیا لیکن اگلے ہی لمحے واپس مڑا۔

"سر ہی دبانا گلامت دبا دینا تمہارا کوئی بھروسہ نہیں۔۔"

"میں سونے لگی ہوں وہ بھی صوفے پر۔۔۔"

سچی نے اسکی چپکچپ پر دانت بھینچے۔

"زینب۔۔ یہ کیا مذاق ہے؟"

وہ جھنجھلاتے ہوئے زینب کا راستہ روک گیا۔ کمر پر ہاتھ رکھے زینب کو آنکھیں مٹکاتے دیکھنے لگا۔

"میں نے کب مذاق کیا؟"

کمر کے پیچھے ہاتھ باندھتے ایک آئی برو اچکائی۔ میکی اسکے اچانک بدلے روئے پر حیران تھا وہ جب سمجھتا تھا وہ اس لڑکی کو سمجھ چکا ہے جیسی زینب شاہ اسے بتاتی تھی کہ زینب شاہ کو سمجھنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

"اچھا پھر میری کوئی بات بری لگی ہے۔۔؟"

اب کے نرمی سے پوچھا۔

"ہاں۔۔"

اطمینان سے جواب دیا۔

"کونسی بات؟"

ایک بار پھر حیرت کا اظہار کیا۔۔ کیونکہ اسنے تو ایسی کوئی بات کی ہی نہیں تھی وہ تو صبح سے زینب کی چپ کو شرم کا تقاضہ سمجھ رہا تھا۔

"کتنی باتیں بتاؤں؟"

ویسے ہی انداز سے کہا۔

"کیا مطلب؟ کتنی باتیں؟"
نا سمجھی سے پوچھا۔

مسٹر یحییٰ اگر آپ کی پرانی ساری غلطیوں کو بھی بھلا دیا جائے تو اس ایک مہینے میں جو جو میرے ساتھ آپ "نے کیا ہے وہ قابلِ فراموش نہیں ہے نا ہی نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔۔۔
وہ ٹھٹھ کر کہتے یحییٰ کو جتنی نظروں سے دیکھتی مسکرائی۔۔۔
اب اونٹ پہاڑ کے نیچے آ رہا تھا۔

"میں سمجھا نہیں۔۔۔"

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com

"کیوں نہیں سمجھے؟ ابھی تو بہت عقلمندی کی باتیں ہو رہی تھیں"
غصے سے طنز کیا۔

زینب جو بات ہے سیدھے سیدھے کرو میرا سر مزید درد مت کرو۔"
"میرے پاس فضول ذہن نہیں جسے الٹی باتوں میں ضائع کروں۔۔۔
قطعیت سے کہا۔

"فضول نہیں تو کام کا ذہن بھی نہیں ہے۔۔"

دوبدو جواب آیا وہ صرف اسے دیکھتا رہا کل رات تک جو معصومیت سے اپنی غلطیوں پر نادم خاموش سی روتی ہوئی لڑکی اسے دل کے میں اترتی محسوس ہوئی تھی یہ بھی سچ تھا کہ زینب شاہ کے ایسے ہونے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ زینب پہلے جیسی ہی اچھی تھی جس کا اظہار اس نے اب تک نہیں کیا تھا۔ لیکن اب زینب شاہ کو کو واپس گزبھر کی زبان لپیٹے دیکھ اسے شدت سے احساس ہوا تھا کہ زینب شاہ خاموش ہی ٹھیک تھی کیونکہ اسکا بولنا کتنا بھی اچھا ہو وقت سے پہلے اسے ہسپتال پہنچا سکتا تھا۔

"سیجی: "بہت خوب بہت زیادہ ہی خوب۔۔ سیدھے سیدھے بتاؤ ورنہ خاموشی سے بیڈ پر آکر سو۔۔"

ایک مہینہ دودن۔۔ پورا ایک مہینہ اور دودن آپ نے اپنی بیوی یعنی کے میں یعنی زینب شاہ کو "نظر انداز کیا وہ بھی ایسے جیسے میرا وجود ہونا نا ہون ایک برابر تھا۔ میری اتنی محنت سے لگائی لپ اسٹک کو ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا نا ہی میرے بنائے کھانوں پر غور کیا جبکہ کھانا بناتے میرا ہاتھ بھی جلا "تھا۔

کہتے ہوئے ساتھ ہی اپنی کلائی سیجی کے سامنے کی جس پر بلکہ سا کھال جھٹسنے کا نشان تھا۔

تو یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ زینب شاہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیتی ہے۔"

تو انتقام تو بنتا ہے۔۔ آپ کو کیا لگا مجھے یوں بے مول کر کے بعد میں مزے سے زندگی گزرے گی۔۔؟

زینب کی مسکراہٹ اور الفاظ اسے طیش دلارہے تھے وہ غصہ ضبط کرتے زینب کو دیکھنے لگا۔ یعنی وہ معافی ڈرامہ تھی؟۔۔

میں نے شروع سے ہی خود سے وعدہ کر لیا تھا کہ میں موقع ملتے ہی بدلہ لوں گی اور اب وہ موقع آچکا ہے۔۔

"جیسا کہ آپ نے مجھے پورا ایک مہینہ اور دو دن نظر انداز کیا ہے تو اب میں بھی یہی کروں گی لیکن۔۔۔۔ وہ انگلی اٹھاتے اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھتے رکی۔۔

لیکن اب مجھے آپ سے محبت ہو چکی ہے تو اسلیے میں دو دن کا ڈسکاؤنٹ دے رہی ہوں۔۔ پورے ایک مہینے بعد میں ٹھیک ہو جاؤنگی بالکل نارمل ریلیکس اینڈ کول اسکے بعد ہم صبح سے لائف اسٹارٹ کریں گے۔

سچی کے کندھے پر ہاتھ تھپکتے حساب برابر کیا۔

سچی کا غصہ پانی کے جھاگ کے مانند بیٹھ گیا اپنی مسکراہٹ دباتے وہ زینب کے سنجیدہ چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

وہ بیوقوف لڑکی اپنے انتقام کے ساتھ اس سے اظہار محبت کر گئی تھی بھلائیگی نے کب سوچا تھا کہ وہ اتنی جلدی اس سے محبت کرے گی اور ساتھ اظہار بھی پر شاید زینب کو خود اندازہ نہیں تھا کہ وہ اظہار کر چکی تھی انتقام تو دور کی بات ایک بار پھر تیگی کو خوش کر چکی تھی۔

"اچھا اگر محبت ناہوتی تو دو دن کا ڈسکاؤنٹ نہیں ملتا؟"
اسکارخ واپس اپنی جانب کرتے بمشکل سنجیدگی سے پوچھا۔

ہاں بالکل۔۔۔ بلکہ سود سمیت حساب لیتی۔۔۔ آپ نے ایک مہینہ دو دن انور کیا میں ایک سال دو "مہینے انور کرتی۔۔۔"

"اچھا کچھ رعایت نہیں مل سکتی۔۔۔"
زینب کا ہاتھ تھامتے مسکینیت سے کہا۔ ایک بار پھر وہ زینب کی قربت میں ساری پریشانیاں بھول چکا تھا۔ اسکی امی صحیح کہتی تھیں زینب کی سنگت میں اسکی زندگی بور نہیں ہوگی بہت رنگیں اور زندگی سے بھرپور ہوگی۔

"بالکل بھی نہیں۔

قطعیت سے کہا۔۔۔"

"اچھا پھر اگر میں معافی مانگ لوں تو؟ معافی مل جائیگی۔۔"

زینب نے تڑپھی نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ تو اسے اپنا پرست گھمنڈی اور نجانے کیا کیا سمجھتی تھی لیکن اب وہ اسے منارہا تھا بلکہ کسی شرمندگی اور عار محسوس کیے بنا اس سے معذرت کرنا چاہتا تھا۔ زینب کا دل غبارے کی طرح پھلنے لگا جس کے تاثرات ہمیشہ کی طرح اس کے چہرے سے عیاں تھے جو یحییٰ کو مسکرانے پر مجبور کر رہے تھے۔ وہ ہمیشہ سے ہی اپنی فیلنگز چھپانے میں ناکام رہی تھی۔ ابھی بھی کبھی اوپر تو کبھی نیچے کا ہونٹ دانتوں میں دبائے اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہی تھی لیکن اپنی آنکھوں کی چمک اور گالوں کی سرخی کیسے چھپاتی اسکا نقش نقش سرشاری سے مسکرا رہا تھا۔

ساتھ ہی اسنے محسوس کیا کہ جب اسنے یحییٰ سے معافی مانگی ہوگی جب اسے منایا ہوگا تب اسے بھی ایسے ہی خوشی ہوئی ہوگی شاید نہیں یقیناً وہ اسکی نظر میں گرمی نہیں تھی بلکہ اور معتبر ہوئی ہوگی جیسے ابھی یحییٰ اسکی نظروں میں ہوا تھا۔

مزید ہاشم اسے صحیح کہتی تھی انارشتوں کے ساتھ اپنا سکون بھی خراب کرتی ہے کسی سے معافی مانگنے سے کوئی چھوٹا نہیں ہوتا اور اتنے قریبی رشتوں میں اگر ایک معافی سے یا تھوڑا سا جھکنے سے دوریاں ختم ہو سکتی ہیں اور محبت بڑھ سکتی ہے تو کوئی برائی نہیں۔۔

"میں معاف نہیں کرونگی۔"

ہاتھ کھینچتے خزرے سے کہا۔

"معاف تو کرنا پڑیگا۔"

کہتے ساتھ سچی گھٹنے کے بل بیٹھ کر کان پکڑ گیا۔ زینب بوکھلا کر اسے دیکھنے لگی جو اسکے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔

"ایسے نہیں مانوگی میں"

مزید ناراض رہنا اسکے بس میں بھی نہیں تھا اسلیے فوراً اپنا مطلب بیان کرنا بہتر سمجھا۔

"پھر کیسے مانوگی۔۔؟"

زینب کے ہاتھ بڑھانے پر وہ کھڑا ہوا۔

"مجھے منہ دکھائی چاہیے اور ایسی چاہیے جسکو دیکھ کر سب رشک کریں۔"

منہ دکھائی میں تمہیں دونگا باقی سب کو نہیں جو وہ رشک کریں ایسا بولوگی کہ تم رشک کرو تو دے "دونگا۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ اور ہم ہنی مون پر بھی جائینگے۔۔"

دوسری شرط بتائی۔

"کہاں جانا چاہیگی شہزادی زینب شاہ۔۔"

اپنے دونوں بھاری ہاتھ زینب کے کندھے پر رکھے۔

"اُمسم۔۔ آمنہ باجی نیویارک گئی تھیں ہم لندن جائینگے۔۔"

"کیا مطلب ہے تم آمنہ باجی کو کاپی کر رہی ہو؟ اپنی کوئی پسند نہیں تمہاری؟"

سیجی کے سوال پر زینب سٹپٹی اب کیا کہتی وہ آمنہ کو ہی تو کاپی کر رہی تھی ہر چیز میں۔۔

"نہیں ویسے ہی۔۔ چلو جہاں بھی لے جائیں پر ملک سے باہر۔"

مسکرا کر اپنی بات موانے پر اسنے اپنے دونوں ہاتھ بھی سیجی کے کندھے پر رکھ دیے۔۔

"ٹھیک ہے لیکن ابھی نہیں۔۔ یہ کیس انشاء اللہ ایک مہینے میں ختم ہو جائیگا پھر ایک نہیں کئی ممالک"

"گھومینگے۔"

"وعدہ۔۔؟"

"پکا وعدہ۔۔ اب ناراضگی ختم سمجھوں؟۔۔"

سیکھی کے سوال پر زینب نے بنا جواب دیے رخ پھیرا۔

"اب کیوں نظر انداز کر رہی ہو؟"

الجمن سے پوچھا۔

"اففف۔۔ نظر انداز نہیں کیا۔۔ شرم آگئی تھی۔"

سیکھی کے ہاتھ جھٹکتے منہ بناتے کہا جواباً سیکھی قہقہہ لگا کر ہنسا۔

جاری ہے۔۔

بہت بہت بہت معذرت دیر کے لیے۔۔۔ ناول کے انشاء اللہ بس نو سے دس اسپیسوڈرہ گئے ہیں۔۔

اور اب سے انشاء اللہ روز دینے کی کوشش کرونگی۔۔ پر ہوسکتا ہے کہ کل نادے پاؤں پر کوشش کرونگی کہ کل کی بھی آج لکھ لوں۔۔

باقی دعاؤں میں یاد رکھیں اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

کل سے ساری اسپیسوڈ بہت خاص ہونگی۔۔

جال

قسط۔ نمبر۔ 45#

از۔ عمیمہ۔ مکرم #

"سب ٹھیک ہے نا۔۔؟"

ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی منیرہ نے پریشانی سے پوچھا۔

منیرہ کے برابر یوشع خاموشی سے بیٹھا تھا یہ اسکے ڈر کی علامت تھی ناک سے خون آنا معمولی بات نہیں تھی یہ جن بیماریوں کی نشانی تھی اس سے اچھے اچھوں کے اعصاب چٹختے جاتے تھے۔

www.urdu novelsmania.com

"ٹھیک ہے بھی اور نہیں بھی"

رپورٹ چیک کرتے ڈاکٹر کشمکش میں تھی۔ ہاسپٹل لاتے ہی اسے ایمر جنسی وارڈ میں لے کر گئے تھے چیک اپ کے بعد ضروری ٹیسٹ میں انکو وہیں تین گھنٹے لگ چکے تھے اور اب ڈاکٹر نویرہ کا مرض بتانے والی تھی۔

"شی اس ایکسپیکٹنگ۔۔"

منیزہ اور یوشع دونوں کو لگا کہ ان سے سننے میں غلطی ہوئی ہے وہ حیرت سے ڈاکٹر کو دیکھنے لگے یہ تو بہت بڑی خوشی کی خبر تھی یکدم منیزہ کے چہرے پر والہانہ خوشی کے تاثرات عیاں ہوئے۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں؟"

آگے ٹیبل پر جھکتے خوشی سے پوچھا ڈاکٹر کے ہاں میں سر ہلانے پر منیزہ نے یوشع کو دیکھا جواب تک سکتے کی کیفیت میں ڈاکٹر اور منیزہ کی شکل دیکھ رہا تھا۔

"بوندو ایسے گھور کیا رہے ہو پاپا بننے والے ہو۔"

منیزہ نے نم آنکھوں سے ہنستے ہوئے اسکے سر پر چپٹ لگائی پھر ماتھے پر پیار کیا ڈاکٹر سنجیدگی سے دونوں کو دیکھنے لگی۔

www.urdu novels mania.com

"لیکن پھر وہ ناک سے بلڈ"

وہ بمشکل بھی نہیں مسکرا پایا۔ یہ خبر اسکے لیے کم خوشی کی نہیں تھی لیکن نویرہ کی جان سے زیادہ عزیز کچھ نہیں تھا۔ یوشع کے پوچھنے پر منیزہ کے مسکراتے ہونٹ سمٹے اور وہ بھی ڈاکٹر کو دیکھنے لگی خوشی سے نویرہ کی حالت تو وہ فراموش ہی کر گئی تھی۔

"آپ کی وائف ڈرگز لیتی ہیں۔۔"

منیزہ ہاشم کے سر پر گویا کسی نے بم پھوڑا وہیں دوسری طرف یوشع بے تاثر چہرے سے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔ منیزہ نے رخ موڑ کر بے یقینی سے یوشع کو دیکھا۔

"لیتی تھی۔۔"

یوشع نے تصحیح کی۔ ڈاکٹر کچھ چونکی پھر اثبات میں سر ہلایا۔ جبکہ دوسری بار مزیدہ کو جھٹکا لگا اسکی بہو ڈرگز لیتی تھی اور اسے اس بات کا علم ہی نہیں تھا۔

[illegible]

ڈاکٹر نے چھتے لہجے میں پوچھا۔ یوش کو اسکا لہجہ ناگوار گزرا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ ڈاکٹر کیا سمجھ رہی ہے۔۔

"مطلب"۔۔۔

غیرہ نے بات میں حصہ لیتے نا سمجھی سے پوچھا۔

آپ کی ہجو ڈرگز یوز کرتی تھیں وہ اینٹی ڈپریشن کی تھی جس کے باعث انسان کے اعصاب کچھ دیر کے لیے پرسکون ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر اگر چھوڑی جائیں تو جسم بری طرح متاثر ہوتا ہے۔۔ آپ کی ہجو کا جسم اس کمی کو ایکسپیٹ نہیں کر پارہا۔

"لیکن اب اسے اسکی ضرورت نہیں ہے ناہی اسے طلب ہوتی ہے۔۔"

یوشع نے درمیان میں بات اچکتے کہا۔ وہ یہ بات پہلے سے جانتا تھا۔ صداقت کے کیس میں جب نویرہ کے کمرے کی تلاشی لی گئی تھی تب وہاں سے وہ ڈرگز برآمد ہوئی تھی جسے وہ گول کر گیا تھا۔ وہ امپورٹڈ ڈرگز تھی۔ ساتھ ہی اسے نویرہ کے کمرے سے ٹارچرکٹ بھی ملی تھی

اسی کی وجہ سے کئی ہفتے اسے ان مجرموں کو حراست میں لینے میں لگے تھے جن کی ٹیم کی لڑکیاں کالج اور یونیورسٹی بن کر ایسی لڑکیوں کی تاک میں رہتی ہیں۔ جو ڈرگز نویرہ کے زیر استعمال رہی تھی نشہ آور نہیں تھیں بلکہ اس سے زیادہ خراب تھیں جن کے لینے کے بعد کسی دھیرے دھیرے انسان کا جسم اسکا اس قدر عادی ہو جائے کہ سانس بھی میسر نا ہو اور پھر آہستہ آہستہ خون کی روانی میں گھل کر انسان کی ایسی عادت بن جائے کہ ایک وقت آجانے پر جسم روئی کے گالوں کی طرح بجھنے لگے۔۔ اس کیس کے دوران ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ نویرہ کو ڈرگز لیتے صرف چند دن ہوئے ہیں اسکے ہاتھوں کی بے وجہ ہر وقت لرزہٹ بھی اسی ڈرگز کے باعث تھی وہ چند دنوں میں ہی یہ کثرت سے استعمال کرنے لگی تھی جب اسے یہ احساس ہوتا کہ صداقت اسکی بے ہوشی کا فائدہ اٹھائے گا تب وہ بہت

ازیت سے خود کو روکتی تھی جس کے بدلے اپنے جسم کو زیادہ ٹارچر کر کے اسکی طلب کم ہوتی تھی اور وہ سکون محسوس کرتی تھی۔

اسکے ڈرگز کے استعمال کا علم سوائے یوشع کے کسی کو نہیں تھا حتیٰ کے نشاء اور صداقت کو بھی نہیں۔ شادی کے بعد اسنے کئی بار نویرہ کو لرزتے ہوئے روتے ہوئے دیکھا تھا لیکن خوف سے وہ گھر سے نہیں نکلتی تھی اور اس گھر میں کسی کو بتا نہیں سکتی تھی یوشع نے اسکی طلب ختم کرنے اسکو بہانے بہانے سے ادویات دینا شروع کی تھیں۔

منیزہ ہاشم کو وٹامن کی گولیوں کے نام سے دوا دی تھی جو وہ روز نویرہ کو دودھ میں ملا کر پلاتی تھی اور وہ دوائی بہت کار آمد ثابت ہوئی تھی وقت گزرتے اسکی طلب بھی ختم ہو گئی تھی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ خود اب اس سے دور رہنا چاہتی تھی وہ عقل رکھتی تھی کہ وہ نشہ آور چیز اسکی دنیا کے ساتھ آخرت بھی برباد کر دیگی۔ کچھ یوشع کی کوشش اور کچھ خود اسکی اپنی کوشش تھی کہ وہ تین مہینے میں ڈرگز بھول چکی تھی۔ جب یوشع نے اسے نظر انداز کرنا شروع کیا تھا تب اسے شدت سے اسکی طلب ہوتی تھی پر یوشع کی محبت اور خود کو مکمل پاکر اپنی خوشیوں میں وہ اس گندی چیز کو بھول چکی تھی باقی روزانہ یوشع کی دی دوائی اثر کر رہی تھی۔ لیکن اچانک اسکی ناک سے خون آنا یوشع کو پریشان کر گیا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ مہینوں پرانی چھوڑی ڈرگز اب اثر دکھائے گی جب کہ اسکی دوائیاں بھی جاری تھیں۔

"یہ کیا مزاق ہے یوشع۔۔"

منیزہ نے غصہ ضبط کرتے پوچھا۔

"میں آپکو سب بتاؤنگا ماریلیکس آپ جیسا سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

یوشع کے تسلی دینے پر وہ بمشکل رخ دوسری جانب کیے غصہ ضبط کرنے لگی۔

کیا وہ ڈرگز آپ ہی اپنی وائف کو دیتے تھے؟ یا انکو اتنا مارچر کیا تھا کہ وہ یہ لینے پر مجبور ہوئی ہیں انکے "

"جسم پر پرانے زخموں کے نشان بھی ہیں۔"

ہتک اور ذلت سے یوشع نے جبرے بھینچ لیے سامنے بیٹھی ڈاکٹر اپنی شک کی بنیاد پر کچھ بھی بکواس کر رہی تھی۔

"ہوش میں ہیں کہ کیا بکواس کر رہی ہیں؟"

غصے سے ٹیبل پر ہاتھ رکھتے ٹہرے ہوئے لہجے میں پوچھا جبکہ منیرہ غصے سے ڈاکٹر کو گھورنے لگی۔

www.urdu novelsmania.com

اپنا غصہ یہاں نہیں دکھائیں یہ کوئی خیراتی یادو نمبر ہسپتال نہیں ہے جہاں رشوت دے کر یا فضول کے بھرم دے کر ڈراؤ گے۔۔۔

مریضہ کے ہوش میں آنے کا انتظار ہے اس سے بات کرتے ہی اگر کچھ غلط ہوا تو میں پولیس کو انفارم کرونگی۔ امیری اور شرافت کی چادر اوڑھے کئی لوگ یہاں آتے ہیں جو پہلے تو اس جیسی اپنے سے کئی

سال چھوٹی اور اٹھارہ سے کم عمر لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں پھر انکو اپنے تشدد اور ہوس کا نشانہ بناتا۔۔۔

"اپنی بکواس بند کرو۔۔"

منیزہ غصے سے ڈھاڑی۔

میں بکواس نہیں کر رہی آپکی بہو کے جسم پر ٹارچر بلکہ بری طرح کے ٹارچر کے زخم ہے اسے ڈر گز لینے پر مجبور کیا گیا ہے ایسے بہت کیس دیکھے ہیں میں نے اور حل بھی کیے ہیں ہر کوئی ایسے ہی چلاتا ہے "بعد میں رشوت پیش کرتا ہے اور پھر منہ کی کھاتا ہے۔۔"

منیزہ منہ کھولے ڈاکٹر کو دیکھنے لگی جو نجانے کیا کیا بول رہی تھی بنا بات کی گہرائی جانے صرف جو نظر آ رہا تھا تصویر کا ایک رخ دیکھ کر اس کی بنیاد پر الزام تراشی کر رہی تھی۔ یوشع ضبط کی انتہا پر اس ڈاکٹر کو گھور رہا تھا لیکن وہ اسے صفائی دینا ضروری نہیں سمجھتا تھا نا ہی اپنی بیوی کا ماضی یہاں ڈسکس کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ پولیس کو بلانے کی دھمکی دے رہی تھی تو شوق سے بلاتی باعزت پولیس آفیسر پر جھوٹے الزام کی صورت وہ اسے ہی اندر کرواتا۔

دوسری طرف ڈاکٹر طیش میں تھی وہ پہلے ہی پولیس کو انفارم کر رہی تھی جب دوستی ڈاکٹر نے اسے رکھنے کا کہہ کر ایک بار مریضہ سے بات کرنے کا کہا کیونکہ وہ لڑکی جو ہسپتال کے بستر پر تھی وہ انکو اٹھارہ سے بھی کم عمر کی لگ رہی تھی تو یقیناً بہت خوفزدہ ہوتی۔

ایسے کئی کیس انکی نظروں اور ہاتھوں کے نیچے سے گزرے تھے معاشرے کے سامنے باعزت گردن اکڑا کر چلنے والے بہت سے لوگ اپنی اصلیت دکھاتے تھے کئی بار تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتی تھی کہ رشوت دیتے انہیں حمل ضائع کرنے کا کہا جاتا تھا یا تو کوئی اولاد ہی نہیں چاہتا تھا یا کوئی بیٹی اور عورت کو نوے فیصد وہ اس فیصلے پر روتا ہوئے دیکھتے تھے لیکن اگر وہ یہ کام نہ کرتی تو کسی دوسری جگہ ہو جاتا اسلیے وہ پہلے بھرپور کوشش کرتی تھیں کہ اس جرم کو روک سکیں جیسے ابھی کر رہی تھیں۔۔

ڈاکٹر کے روم سے نکلنے کے بعد منیرہ افسوس اور دکھ سے یوشع کو دیکھ رہی تھی کہ اس سے اتنی بڑی بات چھپائی جس نے زندگی میں کبھی کسی کی اتنی باتیں نہیں سنی تھی جتنی اس پڑھی لکھی جاہل ڈاکٹر کی جمالت برداشت کر کے آرہی تھی۔

منیرہ کی نظروں میں افسوس دیکھتے یوشع نے گہرا سانس لے کر ضبط کیا۔ ضبط کی انتہا تو اسکی بھی تھی اگر وہ ڈاکٹر فی میل نہ ہوتی تو اب تک اسکا منہ سلامت نہ ہوتا۔

"اما۔۔"

"مجھ سے بات مت کرو یوشع۔۔"

ہاتھ سامنے کرتے قطعیت سے کہا۔

"ماما ایک بار بات تو سن لیں۔۔ میری۔۔"

منیزہ کو روکتے بے بسی سے کہا وہ نویرہ کا راز۔۔ راز ہی رکھنا چاہتا تھا وہ نویرہ پر بھی یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس کا راز جانتا ہے۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو تم اب بڑے ہو چکے ہو مجھے جواب دہ نہیں ہونا"

یوشع کا ہاتھ جھٹکتے اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے ڈاکٹر کے کچلے خنجر کی طرح چہرہ رہے تھے

اتنے گھٹیا الزامات۔۔۔۔

"میں آپ کے لیے تو چھوٹا ہی ہوں۔۔ اور جواب دہ بھی ہوں ایک بار میری بات سن لیں۔۔"

منیزہ کو روکتے اسنے شروع سے منیزہ کو تفصیلاً ساری بات بتائی جسے سنتے منیزہ کا چہرہ انتہائی حد تک سرخ ہو گیا۔

چھوڑو میرا ہاتھ میں ابھی اس ڈاکٹر کا منہ توڑ کر آؤنگی چند جماعتیں کیا پڑھ گئی اب لوگوں کے کردار کشتی "کر رہی ہے۔"

"ماما وہ اپنا کام کر رہی ہے۔۔۔"

بڑی مشکل سے منیزہ کو واپس بٹھاتے یوشع اسکے غصے پر مسکراہٹ روکنے لگا۔

یہ کام ہے اسکا؟ اسکا کام علاج کرنا ہے تو وہی کرے۔۔۔ میں اسکو کسی صورت نہیں چھوڑو گی۔"

"پورے ہاسپٹل کے سامنے اتنا ذلیل کرو گی کہ علاج کرنے قابل بھی نہیں رہے گی۔"

لڑنے کے ارادے سے بلند آوازیں بولتی وہ یوشع کو بوکھلانے پر مجبور کر گئی۔ راہداری سے گزرتے اکا

دکا لوگ منیزہ کو دیکھنے لگے۔ یہ توازل سے تھا کہ ماں اولاد کے لیے لڑتی ہے پھر چاہے وہ محلے کے

بچوں کی لڑائی ہو یا کوئی بہت خطرناک پھر اولاد چاہے دودھ پیتا بچہ ہو یا دودھ پیتے بچے کا باپ۔

"خدا راصبر کر جائیں ماما پہلے نویرہ کو ہوش میں آنے دیں پھر میں خود جواب دے دوں گا۔"

منیزہ کے منہ پر ہاتھ رکھتے جلدی سے کہا۔

www.urdu novels mania.com

"اگر اب منہ پر ہاتھ رکھا تو تمہارا منہ لال کر دوں گی۔"

بے شک کر دیں لیکن ابھی تھوڑا ٹھہرائیں اب آپ ایسی بد تمیز ڈاکٹر کے سامنے اپنی معصوم بھوکا

"ماضی کھولیں گی؟"

منیزہ نے خاموشی سے اسے گھورا۔

"اچھا یہی سوچ لیں کہ ہم تو اللہ کا شکر شریف ہیں پر اس جگہ اگر واقعی کوئی فراڈ یا ظالم لوگ ہوتے تو ڈاکٹر" کی مدد سے اس معصوم لڑکی کو رہائی مل جاتی وہ صحیح کام کر رہی تھی اپنے فرض سے ہٹ کر۔

"صحیح کام کر رہی ہے پر غلط لوگوں کے ساتھ۔۔"

منیزہ نے یوشع کا جملہ درست کیا اور رخ پھیر گئی۔ یوشع نچلے ہونٹ دانتوں میں دبائے ہنسی روکنے لگا۔ اسکا سارا غصہ منیزہ کا غصہ دیکھ ٹھنڈا ہو گیا نجانے کیوں منیزہ غصے میں آہا کی طرح سب کو ہی پیاری لگتی تھی۔

ایک بات یہ بھی تھی یوشع جوش میں ہوش کھونے والا مرد نہیں تھا وہ شدید غصے کے عالم میں بھی اپنی ذات پر مکمل کنٹرول رکھتا تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"کیسا محسوس کر رہی ہو گڑیا؟"
ڈاکٹر نویرہ کے ہوش میں آنے پر اسکے سرہانے پیٹھتی نرمی سے پوچھنے لگیں۔

"ما۔۔ ما"

ہوش میں آتے ہی اسنے فیضہ کو پکارا۔

"بیٹا ماما آرہی ہیں آپ بتاؤ کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔۔؟"

"درد۔۔ ہو رہا ہے سر میں۔۔"

اپنے ڈرپ لگے ہاتھ کو سر پر رکھتے کراہ کر کہا۔

"وہ بھی ٹھیک ہو جائیگا۔۔"

"میری۔۔ ناک۔۔ سے خون۔۔ کیوں نکلا تھا۔۔"

یاد آنے پر خوف سے پوچھا۔ ڈاکٹر کو اس پر رحم آیا۔۔

www.urdu novelsmania.com

"پریشان مت ہو وہ بس ایسے ہی نکلا تھا۔۔"

مسکرا کر اسکا خوف سمجھتے تسلی دی۔

"یو۔۔ شع کہاں ہیں۔؟"

کمرے میں نظر دوڑاتے وہ بے چین ہوئی۔ آنکھ کھلنے پر اسے کوئی اپنا نہیں دکھا۔

"وہ آرہے ہیں پہلے آپ مجھ سے بات کریں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔"

یوشع اور نمیزہ کو اسکے ہوش میں آنے کی خبر دیے بنا وہ نویرہ کے پاس آئی تھی تاکہ سکون سے بات کر سکے۔۔

"جی۔۔"

فریم لیس چشمہ لگائے ہلکی براؤن آنکھوں والی پیاری عورت کو دیکھتے اسنے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"پہلے آپکو ڈرنا بالکل نہیں ہے۔۔ آپ محفوظ ہیں۔۔"

نویرہ کے بازو پر ہاتھ رکھتے حوصلہ دیا۔ بے ساختہ ایک بار پھر نویرہ دروازے کو دیکھنے لگی۔ اسکے دروازے کو تنکے پر ڈاکٹر نے گہری سانس لی وہ یقیناً ڈر رہی تھی کہ کوئی آنا جائے۔

"کوئی نہیں آ رہا آپکو بالکل ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔"

"یوشع۔۔"

نم آنکھوں سے پکارا اسے اکیلے کمرے میں وحشت ہونے لگی تھی۔ اسکا ڈریوشع سے اور گھر والوں سے ختم ہوا تھا دنیا سے نہیں۔

وہ ابھی نہیں آرہے۔۔ جب تک میں بلاؤنگی نہیں آچو بلکل بھی نہیں ڈرنا اللہ آپ کے ساتھ ہے "

ڈاکٹر نے اس معصوم سی لڑکی کو محبت سے دیکھا جو دیکھنے میں ہی خوفزدہ لگ رہی تھی نجانے کیا کیا ظلم کیے تھے اسکے سسرال والوں نے۔

"آپ کے شوہر آپ کو مارتے ہیں؟"

"جی۔۔؟"

وہ حیرت سے پوچھنے لگی بھلا یہ کیسا سوال تھا لیکن اسکے جی کو ڈاکٹر اسکا اقرار سمجھی۔ اپنے سرد تاثرات چھپاتے پھر چہرے پر مسکراہٹ سجاتے اس معصوم چڑیا کو دیکھا۔

"تم مجھے اپنے متعلق بتا سکتی ہو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں"

"تم ڈر گز اپنی مرضی سے لیتی تھیں یا کوئی زبردستی دیتا تھا؟"

ڈاکٹر کے اگلے سوال پر نویرہ کا سانس لینا مشکل ہو گیا۔ ڈاکٹر کو کیسے پتا چلا کہ وہ ڈرگزیلیتی تھی کیا انہوں نے یہ یوشع کو بتا دیا تھا یعنی اب یوشع کی ساری محبت اور اہمیت ختم ہو چکی تھی؟

"یو۔۔۔ شمع کو پتا چل گیا۔۔۔؟"

کا نپتے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں کیوں؟ تم ڈرومت ٹرسٹ می۔۔۔"

ڈاکٹر کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے یوشع اندر داخل ہوا نویرہ کو اپنی دھڑکنیں ساکن محسوس ہوئی۔ جبکہ ڈاکٹر غصے سے اسے گھورنے لگی۔

"میں نے ابھی ملنے کی اجازت نہیں دی تھی آپ کس کی اجازت سے اندر آئے۔۔۔؟"

"کیسا محسوس کر رہی ہو؟"

ڈاکٹر کو نظر انداز کرتے اسنے نویرہ کے گال پر ہاتھ رکھتے محبت سے پوچھا۔ جواباً نویرہ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔۔۔

"مسٹر۔۔۔"

"آئی۔۔ ایم سوری۔۔"

نویرہ کے منہ سے نکلتے الفاظ سن کر ڈاکٹر چپ ہوئی۔
نویرہ یوشع کا گال پر رکھا ہاتھ تمام کر رہی تھی ساتھ ہی معافی طلب کر رہی تھی۔

م۔۔ میں نے آپ۔۔ سے دوستی کے بعد۔۔ کچھ نہیں کیا۔۔ بلکہ ڈرگز شادی سے پہلے۔۔ صداقت
"سے۔۔ جب خوف آتا تھا۔۔ تب۔۔"
اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے یوشع نے نفی میں سر ہلا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے معلوم ہے۔۔"
اسکے ڈرپ لگے ہاتھ کو لبوں سے لگاتے مسکرا کر کہا۔
www.urdu novelsmania.com

"نک۔۔ کیسے۔۔"
نا سمجھی سے پوچھا۔

جیسے بھی۔۔ میں کچھ نہیں۔۔ پوچھوں گا اور کسی اور کے سامنے بھی رونے اور شرمندہ ہونے کی
"ضرورت نہیں۔۔"

تسلی دی۔

"اما۔۔"

خدشے کے تحت پوچھا ڈاکٹر نے کہا تھا وہ آرہی ہیں۔

"انکو بھی کچھ نہیں پتا۔ انکو بس ایک خوشی کی بات معلوم پڑی ہے۔۔"

اسکے گال کو چٹکی میں بھرتے اسکے آنسو صاف کیا۔

نویرہ ڈاکٹر کو فراموش کر چکی تھی اور یوشع جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا۔

لب کا ٹٹے ڈاکٹر بنا کچھ بولے روم سے نکل گئی۔ اب بولنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا وہ آدمی اسکا مسیحا تھا

حد تک کے وہ اب بھی اسکا بھرم رکھ رہا تھا

اپنے الفاظ پر وہ شدید شرمندہ تھی۔

www.urdu novels mania.com

میری ناک سے خون۔۔ کیوں۔۔؟ "بات ادھوری چھوڑ کر وہ یوشع سے پوچھنے لگی وہ ڈاکٹر کی بات

سے مطمئن نہیں ہوئی تھی ڈاکٹر تو نجائے کیا کیا بول رہی تھی۔ موت کا خوف اسکی آنکھوں سے عیاں

تھا۔۔

"ڈرپوک کچھ نہیں ہوا۔۔ چھت پر گئی تھیں نا تو گرمی سے ناک سے خون آگیا اور کمزوری سے چکر۔"

"لیکن گرمی تو تھی ہی نہیں۔۔"

"ہاں پر پھر بھی تمہارے سر پر لگ گئی۔۔"

ہنستے ہوئے بات کو مزاق کا رنگ دیا لیکن اسکے جھوٹ سے بھی وہ مطمئن ہوئی تھی اسلیے پرسکون سے آ نکھیں موند کر کھولیں۔۔



"کوئی خطرہ تو نہیں ہے؟"

آ نکھیں واپس کھول کر ایک بار پھر تسلی چاہی۔

بلکل بھی نہیں ہے۔۔ بلکہ میں نے تمہاری کمزوری دور کرنے کے لیے اسپیشل دوائیاں بھی منگوائی "

"ہیں وہ اگر پابندی سے کھاؤ گی تو طاقتور ہو جاؤ گی۔۔"

وہ نویرہ کو بلکل چھوٹے بچے کی طرح ڈیل کر رہا تھا کبھی کبھی اسکو واقعی لگتا تھا جیسے اس نے شادی کرنے کے بجائے ایک بچی گود لی ہے۔۔

نویرہ کی حالت اپنی ساتھی ڈاکٹر سے ڈسکس کر کے وہ بہت مطمئن تھا۔۔

"خوش خبری نہیں پوچھو گی کیا ہے؟"

"کیا ہے۔۔"

دھیمے لہجے میں ہلکی سی لب کشائی کی۔ دل و دماغ سے بوجھ سیر کا تو طبیعت واپس بوجھل اور کمزور ہو گئی۔

"میں پایا بننے والا ہوں۔۔"

نورہ کو دیکھتے محبت سے چور لہجے میں بتایا۔

"کب؟"

آ نکھیں پوری کھولتے وہ نم آنکھوں سے پوچھنے لگی۔

www.urdu novelsmania.com

"بہت جلد۔؟"

شرارت سے ناک دبائی۔

"مجھے چھوڑ دینگے پھر؟"

اسکے سوال پر یوش چونک کر نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

"آپ کی پہلے سے شادی ہو۔۔۔ فی وی تھی یا۔۔۔"

باقی الفاظ زبان پر ہی روک کر وہ آنسو روکنے لگی۔۔

"کتنے دن میں۔۔ بن جائینگے پاپا؟"

ایک اور سوال۔۔

یوشع خاموشی سے اسے گھورنے لگا۔۔ وہ کچھ اور سمجھ رہی تھی یعنی اب تک اسکے دل میں یہ کسک تھی کہ وہ پہلے سے شادی کر چکا ہے یا اسکے بعد بھی کرے گا۔ اسکی محبت کو وہ اب تک زبردستی اور سمجھوتہ ہی سمجھ رہی تھی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"تم ماما بننے والی ہو۔۔"

سنجیدگی سے بتایا۔

نویرہ اسکا پورا موڈ برباد کر چکی تھی۔ کہاں اسنے سوچا تھا وہ شرمناک چہرہ ہاتھوں میں پھپھائے گی پر وہ بھول گیا تھا کہ سامنے لیٹی لڑکی ہمیشہ اپنی نادانی اور احساس کمتری میں اسکے جذبات اسکے منہ پر مارتی تھی۔

"میں؟"

"حیرت سے پوچھا۔۔"

"میری ایک ہی بیوی ہے نویرہ اور وہ تم ہو۔۔"

غصے سے جتایا۔

"پر مجھے کسی نے بتایا۔۔ نہیں تھا۔۔"

یوشع کے غصے بھرے چہرے کو دیکھتے دھیے لہجے میں صفائی دی جب کے آج اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی ہو۔

اسے زینب نے بتایا تھا کہ اولاد ہونے کے بعد عورت کے قدم مضبوط ہو جاتے ہیں یعنی اسکے قدم بھی یوشع کی زندگی میں مضبوط ہو چکے تھے وہ منزل پر پہنچ چکی تھی۔

"میں وہی بتا رہا تھا۔ لیکن اگر میں میرا بچہ بولونگا تو شاید وہ صرف میرا ہی ہوگا تمہارا نہیں۔"

نارا ضگی سے طنز کیا۔

"نہیں۔ میرا بھی ہوگا۔"

مسکراتے ہوئے معلومات میں اضافہ کیا۔

"لیکن تم نے کچھ اور کہا تھا؟"

"میں اس وقت سمجھی نہیں تھی۔۔"

خوشی سے بتایا۔ اب تو اسکے قدم مضبوط ہو چکے تھے بلکل ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"آپ خوش ہیں؟"

فورا پوچھا۔۔

یوشع نے منہ بنایا

"نہیں میں کیوں خوش ہونگا بچہ تو تمہارا ہے نا۔۔"

"آپکا۔۔ بھی ہے۔"

شرما کر وہ رخ موڑنے لگی کے ڈرپ کی سوئی پچھنے پر سی کی آواز سے واپس سیدھی ہو گئی۔

www.urdu novelsmania.com

"آرام سے۔۔۔"

"مجھے بیٹھنا ہے۔۔"

اسکے کہنے پر یوشع نے سہارا دے کر بٹھایا۔

جاری ہے۔

ارادہ دواپی دینے کا تھا پر طبیعت خرابی کی وجہ سے نہیں دے سکی اسلیے لمبی اپی دی ہے۔۔
اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔۔
شکریہ۔

اور لائنکس واپس کم ہو گئے ہو گئے ہیں

1.5kprdoubleepi

EditbyzamalFatima



جال

قسط۔ نمبر۔ 46#

از عمیمہ۔ مکرم #

کچھ دیر بعد منیزہ کمرے میں آئی تو اسکے چہرے پر کچھ وقت پہلے کے سخت تاثرات نہیں تھے بلکہ نرم مسکراہٹ چہرے پر سجائے چہرا خوشی سے دمک رہا تھا۔

نورہ منیزہ کو دیکھ کر شرم سے چہرہ جھکا گئی جبکہ اسکے اپنے چہرے پر بھی خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔

"جیتی رہو خوش و آباد رہو"

نورہ کے ماتھے پر پیار کرتے محبت سے سینے سے لگایا۔

ایک وقت تھا جب منیزہ ہاشم اپنی زندگی کی تکلیفوں سے بے جان ہو چکی تھی اس وقت اس تکلیف کے پہرا اسکے پاس کوئی ایک امید کی کرن بھی باقی نا رہی تھی کہ اسکی زندگی میں سدھار آئیگا اگر اس لمحے منیزہ ہاشم کو علم ہوتا کہ آگے کس قدر خوبصورت اور مکمل زندگی اسکی منتظر ہے تو وہ وقت بھی منیزہ ہاشم مسکرا کر گزار دیتی۔ ابتداء میں آھا وحید کے ساتھ کی خواہش پھر اسکی محبت کی تمنا پھر بیٹی جیسی رحمت کے بعد بیٹے کے لیے دعائیں مانگنا سب کچھ ہی تو اسے ملتا تھا اور آج اپنی اولاد کی اولاد دیکھنے کی خواہش یہ خبر سننے کے بعد اتنی بڑھ گئی تھی کہ جلد وہ بچہ اسکے گود میں آجائے۔ خوشی سے آنسو چھلک کر اسکے گال پر لڑھک گیا۔ یوشع مسکراتا ہوا منیزہ کے پاس آیا۔ ایک ہاتھ سے نورہ کو خود سے لگائے دوسرے سے اسنے یوشع کو قریب کیا۔

"کیوں رو رہی ہیں۔"

ماں کو محبت سے بازوؤں کے گھیرے میں لے کر پوچھا۔

"بڑے ہو گئے ہو تم۔۔"

یوشع کے ماتھے پر پیار کرتے وہ نم آنکھوں سے ہنس دی۔
یوشع سر جھکاتے ہنسا۔۔

"آپ کے لیے تو چھوٹا ہی ہوں نا۔۔؟"

"ہاں ہو پر اب تمہارے حصے کی ساری توجہ بھی میرے پوتے یا پوتی پر جائیگی۔۔"

منیزہ کی بات پر یوشع نے اسے ناراضگی سے گھورا۔ نویرہ سر جھکائے خوشی سے پھولی پھولی تھی کتنے احسان تھے اس کے سرانکے کیا کچھ نہیں ملتا تھا اسے ان سے رشتہ محبت احساس مان تحفظ خوشی۔۔

آج وہ خوش تھی کہ وہ بھی انہیں کچھ دینے کے قابل ہوئی کوئی خوشی جسکی وجہ نویرہ کی ذات بنی۔

"اپنی ہی اولاد سے جلو گے اب۔۔"

منیزہ نے چھیرا۔

"آپ کے معاملے میں بہت حساس ہوں میں۔۔ میری حق تلفی کا سوچے گا بھی مت۔۔"

منیزہ نے ہنستے ایک بار پھر اسکا سر چوما۔

"میں ڈسپارچ سلپ بنوا کر آتا ہوں پھر گھر چلینگے۔"

نورہ پر ایک مسکراتی نظر ڈال کر وہ باہر نکل گیا۔

"بیٹھے مسٹر یوش۔۔"

یوش کو دروازے پر دیکھ ڈاکٹر نے اندر آنے کی اجازت دی ساتھ خود ہی بیٹھنے کے لیے بھی کہہ دیا۔

"آئم سوری مجھے بنا حقیقت جانے الزام نہیں لگانا چاہیے تھا۔"

یوش کے خاموش رہنے پر وہ کچھ دیر بعد ٹھر کر بولیں۔

وہ خاموشی سے انہیں کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ اس سے معافی مانگے۔۔

"آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی سوری آپ کے الفاظ کا اثر زائل کر سکتی ہے؟"

یوش نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ڈاکٹر اپنا چشمہ درست کرتے مزید شرمندگی سے لب کھلنے لگی۔

یہاں کئی کیس ایسے آتے ہیں جنکی حقیقت جان کر دل دہل جاتا ہے۔ کئی معصوم لڑکیوں کو دنیا میں ہی دنیاوی جہنم دکھا دی جاتی ہے اور ان لڑکیوں میں آدھے سے زیادہ لڑکیاں کم عمر اور معصوم ہوتی ہیں یا کچھ غربت اور بے سہارا ہونے کے باعث مجبور۔ وہ ٹہری یوشع سنجیدگی سے انہیں ہی دیکھنے لگا۔

اور ان کے ساتھ ظلم کرنے والے چہروں پر عزتوں کے نقاب چڑھائے معاشرے میں بہت اونچا مقام اور عزت رکھتے ہیں۔

اور اگر انکی حقیقت دیکھ لی جائے تو ان تمام لوگوں پر شک گزرے جو بظاہر باعزت دکھتے ہیں۔ میرا شک بھی آپ پر اسی لیے آیا میں اتنا اشتعال میں کبھی نا آتی اگر آپکی وائف کے جسم پر زخموں کے نشان نا دیکھتی جو تار چر کے تھے۔

یوشع لب بھیچ گیا وہ نشان تو اسنے بھی دیکھے تھے اور اس وقت اسکی حالت اس سے بھی زیادہ بری ہوئی تھی کہ صداقت کو قبر سے نکال کر ازیت سے مارے جس نے اس پھول سی لڑکی کو اس دورا ہے پر لاکھڑا کیا تھا کے وہ خود کو جسمانی اور زہنی ازیت دے رہی تھی

"میری غلطی ہے میں معذرت خواہ ہوں۔۔"

شرمندگی سے کہا۔

آپ جو کام کر رہی ہیں وہ آپکا نہیں لیکن مجھے دیکھ کر واقعی بہت اچھا لگا ہے کہ یہاں کوئی اپنے کام" اور اپنے معاملات سے ہٹ کر دوسروں کا سوچتا ہے۔ مجھے آپ کے الزامات پر شروع میں بہت غصہ آیا تھا لیکن پھر جب بات کی گہرائی کو سوچا تو۔۔۔

گہری سانس لیتے یوشع نے جملہ درمیان میں ادھورا اچھوڑ دیا۔

لیکن آپکاری ایکشن غلط تھا۔

اگر کوئی پاورفل انسان ہوتا تو آپ اپنے ساتھ اس جان کو بھی مشکل میں ڈال دیتیں جسکو بچانے کے لیے آپ یہ کرتیں۔

ڈاکٹر خاموش رہی یوشع کی بات غلط نہیں تھی۔

خیر میں آپکی معذرت قبول کرتا ہوں کیونکہ آپکے ارادے نیک تھے لیکن یہ کام آپکی اور آپکی فیملی اور "کیس سے منسلک دوسروں کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اسلیے آپ محتاط رہیں اپنا آپ کسی کے سامنے شومست کریں۔ باقی یہ میرا کارڈ ہے۔۔۔

یوشع نے پرس سے اپنا بزنس کارڈ نکال کر ڈاکٹر کے سامنے کیا وہ سوالیہ نظروں سے یوشع کو دیکھنے لگی۔

کوئی بھی ایسا کیس ہو تو آپ مجھ سے رابطہ کیجیے گا مجھے اللہ کی ذات پر یقین ہے کہ اگر زندہ ہوا تو ضرور "مددگار ثابت ہونگا"

"لیکن آپ تو بزنس مین ہیں تو اس میں کیا مدد کریں گے۔۔"

یوشع کا بزنس کارڈ ہاتھ میں دیکھتے وہ چونکی پر اپنی حیرت چھپا گئی اسے حیرت ہوئی تھی آہا وحیدر مشہور بزنس مین کا بیٹا کس قدر سمجھدار سلجھا ہوا اچھے اور نرم مزاج کا مالک ہے۔۔

"میرے اتنے تعلقات ہیں کہ میں اللہ نے چاہا تو یقینی طور پر مدد کر سکونگا۔"

مسکرا کر کہتا یوشع کھڑا ہو گیا۔

"میں ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں۔"

یوشع کو مسکراتے دیکھ اسکی شرمندگی قدرے کم ہوئی تھی اسلیے ڈاکٹر نے مسکرا کر پھر معذرت کی۔

"میں تو معاف کر چکا ہوں پر میری ماما سخت غصے میں ہیں۔۔"

ڈاکٹر یوشع کو دیکھتی پھر مسکرائی۔

"کوئی بات نہیں میں ان سے بھی معذرت کر لوں گی۔"

"نہیں رہنے دیں وہ غصے کی تیز ہیں اسلیے ڈانٹ دینگے۔"

خبردار کیا۔

"کوئی مسئلہ نہیں غلطی میری تھی۔۔۔"

یوشع کندھے اچکاتے باہر نکل گیا۔

نویرہ کو لے جانے سے پہلے ڈاکٹر نے نویرہ کی خیریت پھر معلوم کی پھر نمیزہ سے معذرت کی۔ جواباً نمیزہ نے اسے کچھ کہا نہیں پر اس طرح رخ پھیرا جیسے مانگ لی معافی بہت شکریہ پر مجھے ضرورت نہیں۔ پھر بھی ڈاکٹر ایک بار پھر معذرت کر کے باہر نکل گئی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

یوشع اور تیجی نے کیس پر کام کرنا شروع کیا۔ ہر اس جگہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی جہاں سے بچہ غائب ہوا تھا یا ہو رہا تھا۔ پرانی پگھلی ساری فائلز کھولیں جنکا تعلق بچوں کی گمشدگی سے تھا پہلے تو تیجی سوچ میں پڑ گیا کہ وہ یہ فائلز کیوں کھلوا رہا تھا جسکا تعلق اس کیس سے تھا ہی نہیں پر وہ یہ دیکھ شدید حیران ہوا تھا کہ ان کیسز میں سے بھی کئی اہم نقطے سامنے آئے تھے۔

کیس سے منسلک مجرم انکی نظروں میں تھے جسے یحییٰ پکڑ لینا چاہتا تھا پر یوشع نے انکار کر دیا وہ اب ان سے دس قدم آگے تھے وہ لوگ بہت ہوشیار تھے جو انکی ہلکی سی حرکت سے الرٹ ہو جاتے پھر کجا کہ انکا بندہ غائب ہونا۔

یوشع نے کوئی انوکھا کام نہیں کیا تھا وہ بھی وہی سب کر رہا تھا جواب تک پولیس کرتی آئی تھی پر یحییٰ اور اسکے کام میں ایک بہت بڑا واضح فرق تھا کہ اسنے یحییٰ کو اپنے ساتھ کیس میں شامل ضرور کیا تھا پر کام وہ اپنی مرضی اور اپنے دماغ سے کر رہا تھا اور یحییٰ مکمل باتوں سے ناواقف تھا جو کام پولیس والے غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیتے تھے یا جنکو ضروری نہیں سمجھتے تھے وہ ان سب کو بھی بہت باریکی سے دیکھ رہا تھا۔ اکثر کیس بلکل بے کار نکلتے اسکے باوجود وہ ان پر برابر غور کر رہا تھا اس کام میں وقت اسے زیادہ درکار ہو رہا تھا لیکن رزلٹ سامنے آرہے تھے۔ وہ یوشع کی ٹریننگ اور کام کرنے کے انداز سے بے حد متاثر ہوا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ اگر ہم میری ٹیم کے اس غدار کو پکڑ لیں تو ہم کیس کو چٹکیوں میں حل کر سکتے ہیں۔۔۔"

یحییٰ کا اس انسان کے متعلق جاننا بھی ضروری تھا جو آستین کا سانپ تھا۔

"بہت ہی کوئی بجواس آئیڈیا ہے۔"

مارکر سے بورڈ پر مار کر کرتے اسنے افسوس سے کہاں یحییٰ لب بھیج گیا۔

اسکو پکڑنے کے چکر میں ہم مزید بھٹک جائینگے اگر اس کیس پر فوکس کریں گے تو مجرم خود سامنے آئے گا۔"

"کتے کی دم پر پاؤں رکھو گے تو وہ بھونکے گا تو ضرور۔۔"

یوشع کی بات سے متفق ہوتے کیچی اثبات میں سر ہلاتے دوسری فائل دیکھنے لگا۔

"میں اس انسان کو زندہ نہیں چھوڑونگا"

کیچی نے غصے سے کہا۔

"میرا مشورہ بھی یہی ہے کہ سیدھا انکا وٹ کرنا۔۔"

مارکر ٹیبل پر پھینکتے یوشع نے چائے کا کپ اٹھا کر منہ سے لگایا۔

"ہاں۔۔۔ تم ساتھ نہیں ہو گے کیا؟"

کیچی نے چونک کر پوچھا۔

جواباً کرسی پر بیٹھتے یوشع نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ یہ میرا کیس نہیں ہے اسلیے میں سامنے نہیں آسکتا۔۔"

"لیکن اس طرح تمہارا کریڈٹ مجھے مل جائیگا جو میں نہیں چاہتا۔"

جو کیس مجھے ملتے ہیں مجھے تو انکا کریڈٹ بھی نہیں ملتا۔ بس کندھے پر تھکی ملتی ہے تم بھی وہی دے " دینا۔

مسکرا کر یوشع نے کپ ٹیبل پر رکھا۔

"سچی: "ٹھیک ہے۔۔"

نورہ کی طرف سے خوشخبری ملنے کے کچھ دن بعد ہی زینب کی طرف سے بھی خوشخبری ملی تھی۔ خاندان میں جیسے خوشیوں کی بہار آگئی تھی

زینب نے سن رکھا تھا کہ اس حالت میں لڑکیوں کے خزانے بڑھ جاتے ہیں اور وہ چڑچڑی ہو جاتی ہیں

پر اس کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا

لیکن اسکے باوجود وہ زبردستی سچی کے ساتھ چڑچڑی ہو کر اسے خزانے دکھاتی تھی جن کی حقیقت جانتے ہوئے بھی وہ اسکی ضدیں پوری کرتا تھا۔

زینب شاہ میں بردباری کیا ہی آتی وہ دس فیصد مزید ضدی ہو چکی تھی۔ یوشع کے کسی بات سچ ثابت ہوئی تھی وہ اسے یوشع سے بھی اچھا ڈیل کرتا تھا کہاں تو وہ پہلے اسکے ساتھ روڈ رویہ رکھتا تھا مگر اب تو زینب کا غصہ بھی وہ محبت سے سنتا تھا یہی چیز زینب کو مزید بگاڑ چکی تھی پر اس محبت کے کھیل میں اسکی بد تمیزی ختم ہو چکی تھی وہ غصے میں بھی تیجی کے ساتھ آپ سے تم پر نہیں آتی تھی البتہ غصے سے گھورنا نظر انداز کر دینا چلا دینا معمولی بات ہو گئی تھی۔

اور دوسری طرف تیجی کو اسکی کوئی بات بری نہیں لگتی نا غصہ نا چلانا نا خڑے نا ہی ضد جب وہ اسکے ساتھ حق اور بھرم سے کچھ بات کرتی تو تیجی کا سینہ مزید چوڑا ہو جاتا کے اسکی بیوی اس پر اپنا اختیار اور حق سمجھتی ہے۔

وہ غصے میں بھی تیجی کے لیے سنورنا نہیں چھوڑتی تھی۔

یونیورسٹی اسنے فحالی چھوڑ دی تھی کہ محبت میں دل ایسا لگا تھا کہ پڑھنے کا دل ہی نہیں چاہتا تھا۔ کہیں باہر جانے سے پہلے وہ تیجی سے لازم اجازت لیتی تھی کہ پڑے بھی اب وہ تیجی کی پسند اور مرضی سے پہنتی تھی۔ وہ ہر چیز تیجی کی مرضی سے کرنے لگی تھی پر اسکے بدلے تیجی کو تنگنی کا ناچ نہ جاتی تھی اور اب جب سے خوشخبری ملی تھی تب سے تو وہ ایسی ہو گئی تھی جیسے دنیا کا کوئی سب سے بڑا اور انوکھا کام انجام دینے والی ہو یا دنیا میں بچہ جن نے والی پہلی عورت ہو۔

یا تیجی کی ذات پر بڑا احسان ہو بات بات پر ناک پھلا لینا کھانا پسند آئے تب بھی زبردستی متلی کا کہہ کر واشر و م بھاگ جانا تیجی کو پریشان کرنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

ہونٹوں پر سرخی لگائے بالوں کو کھلا چھوڑے نیلی فراک پر گھیر دار ٹراؤزر پہنے ڈوپٹے سے بے نیاز وہ اب بلش آن لگاتے گال گلابی کر رہی تھی۔

کانوں میں چھوٹے سے نازک ایک نگ کے ٹاپس پہنے چونکہ گلابائی نیک اسٹائل تھا جس کے کالرنے گردن کو بھی کور کر لیا تھا اسلیے گلے میں کچھ پہننے کی ضرور نہیں تھی۔
فراک کے گھیر پر دور دور نگینوں کی چھن ڈلی تھی۔

اسکی تیاری دیکھ کر معلوم ہوتا تھا جیسے کسی دعوت میں جانے کی تیاری ہو پر رات کے گیارہ بجے ناوہ کہیں جارہی تھی نا جانے کے ارادے سے تیار ہوئی تھی یہ تیاری تو یحییٰ کے لیے تھی۔
اپنے اوپر ایک بھرپور نظر ڈالتے وہ مسکرائی۔

"بہت جلد محبت کی جگہ عشق کرینگے آپ مجھ سے مسٹر یحییٰ"

اپنی بلائیں خود ہی لیتے وہ ہنس پڑی۔

www.urdu novels mania.com

"افتم اتنی خوبصورت کیوں ہو لڑکی۔"

اپنے چہرے کو مہویت سے دیکھتے اپنے حسن پر رشک کیا جب سے یحییٰ کی نظروں میں وہ اپنا عکس دیکھنے لگی تھی اسے اپنا آپ مزید خوبصورت لگنے لگا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ میرے چہرے پر تو ماں بننے والا گلو آ رہا ہے۔۔"

آئینے کے قریب ہو کر اپنے گلابی گالوں کو دیکھتے خود سے استفسار کیا یہ وہ بالکل بھول چکی تھی کہ یہ گلو کچھ دیر پہلے بھر بھر کر بلش آن لگانے کی وجہ سے ہے۔

"اف میری ہی نظر نا لگ جائے۔۔"

لو حول پڑھتی وہ شیشے کے آگے سے ہٹ گئی۔ اب گھڑی گیارہ سے آگے کا وقت بتا رہی تھی اسکا منہ پھولا۔

"پتا بھی ہے کہ میں کس کنڈیشن سے گزر رہی ہوں اسکے باوجود میری کوئی فکر نہیں ہے۔۔"

اپنے سپاٹ پیٹ پر ہاتھ رکھے غصے سے سوچا۔

"لگے ہونگے اپنے کاموں میں۔"

منہ بناتے وہ دروازے کے قریب آئی جب دروازہ کھول کر پولیس یونیفارم میں یچی کمرے میں داخل ہوا۔

"آہ۔۔"

یچی کے سامنے آتے ہی وہ لہرا کر اسکی بانہوں میں جھول گئی۔

یہی بولکھلا کر اسکا وجود کو تھا مے اسکا گلابی چہرہ دیکھنے لگا جو کمرے کی بھرپور روشنی میں خود ایک چمکدار ستار الگ رہا تھا۔

"زینو۔"

زینب کے گال تھپتھپاتے اسنے ہوش میں لانے کی کوشش کی پر وہ ویسی ہی بے سود اسکے بازوؤں میں پڑی رہی۔

یہی نے آہستگی سے اپنے دوسرے ہاتھ کی انگلی اسکی ناک کے قریب کی سانسوں کی رفتار بلکل نارمل تھی۔

اسکی بند پلکوں کو بغور دیکھا جن میں کوئی جنبش نہ تھی وہ نفی میں سر ہلاتے مسکرایا۔ وہ کس قدر ڈرامے باز ہو چکی تھی اسکے قریب آنے اسکی توجہ کامرکز بننے کے لیے کیسی عجیب حرکتیں کرنے لگی تھی یہ الگ بات تھی کہ اسکی عجیب حرکتیں یہی کو بہت پسند تھیں۔ ایک تو ایکٹنگ میں بھی مہارت حاصل تھی۔ زینب کو بازوؤں میں اٹھائے وہ بیڈ تک آیا اسے نرمی سے لٹا کر سر ہانے بیٹھے اسکی شاندار اداکاری دیکھنے لگا۔

"کتنی خوبصورت ہے میری بیوی۔"

جان بوجھ کر بلند آواز سے کہا جو وہ سننا چاہتی تھی وہ سن رہا تھا۔

"بھلا اتنا حسین دنیا میں کوئی ہو سکتا ہے۔۔"

اسکے بال ماتھے سے ہٹا کر پھر کہا۔ زینب جو اداکاری میں ماہر تھی بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہی تھی لیکن اسکے باوجود اسکی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کیجی دیکھ چکا تھا۔

"یا اللہ کیا زینب شاہ واقعی دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہے یا مجھے لگتی ہے۔۔؟"

مصنوعی حیرت سے خود سے پوچھا۔

"لیکن یہ چاند سی شکل پر ناک پر یہ پمپل نہیں نکھنا چاہیے تھا اسکی وجہ سے حسن دب سا گیا ہے۔۔"

مسکراہٹ دبا کر افسوس کا اظہار کیا۔ زینب جو اپنی تعریف پر مسکراہٹ روکے لیٹی تھی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

"کون سا دانہ۔۔؟ ابھی تو نہیں تھا"

یہی کو دیکھتے صدمے سے پوچھا لیکن پھر یہی کا جواب سنے بغیر اٹھ کر آئینے کے سامنے گئی ابھی تو اتنی دیر اسنے خود کو نہارا تھا پھر وہ دانہ اسکی نظر سے کیسے بچ سکتا تھا۔

"کہاں ہے دانہ؟"

اپنا چہرہ ویسا ہی شفاف پا کر اسنے پیچھے مڑتے کمر پر ہاتھ رکھا۔ یحییٰ اسے دلچسپی سے گھورنے لگا اسکے پورے دن کی تھکن زینب چند لمحوں میں دور کر دیتی تھی۔

"جھوٹ کیوں کہا۔؟"

یحییٰ کے سامنے آتے سنجیدگی سے کہا۔

"کیونکہ مجھے کھلی آنکھوں والی گڑیادیکھنی تھی۔"

سمر کے پیچھے دونوں ہاتھ رکھے آدھا بیڈ پر لیٹ کر زینب کو دیکھنے لگا۔

"میں واقعی بے ہوش ہوئی تھی۔"

چوری پکڑی جانے پر احساس ہوا کام خراب ہو چکا ہے۔۔۔

آج ہی اسنے ایک انڈین ڈرامہ دیکھا تھا جس میں معصوم ہیروئن کمزوری سے بے ہوش ہو جاتی ہے پھر ہیرو اسے بیڈ پر لٹا کر ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہے لیکن دفعتاً اسکے حسن کا اسیر ہوتے اسے نہارنے لگتا ہے اسکا ارادہ بھی کچھ یہی تھا لیکن اسنے اس ہیروئن پر غور کیا جو کمزوری میں بھی مکمل تیار تھی شاید جیسی تو وہ بے ہوش ہونے کے بعد بھی خوبصورت لگ رہی تھی اسی لیے زینب شاہ نے اتنی محنت کی تھی پر سب بیکار گیا۔

"میں نے کب کہا تم بے ہوش ہونے کا نائک کر رہی تھی؟"
مسکراتے ہوئے پوچھا۔

آپکی نظریں کہہ رہی ہیں۔"

ماں بننا آسان نہیں ہوتا اس حالت میں ایسا ہوتا ہے آتے ہیں چکر وغیرہ پھر خود ہی ہوش بھی آجاتا ہے۔۔۔

غصے سے جتایا۔

"ہاں ہاں بالکل تم صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔"
مسکراہٹ دباتے اسکی تائید کی۔

اسکے باوجود میں آپ کے لیے تیار ہوئی ہوں اور میری بے ہوشی دیکھتے آپنے اپنے دل کی بات کہہ "دی کے چاند جیسا چہرہ دب چکا ہے۔
دکھ سے اپنے مطلب کی بات کی۔ "یچی داد دینے کے انداز میں منہ بناتے اٹھ بیٹھا۔

"میں نے اور بھی تو بہت کچھ کہا تھا نا؟"
داڑھی کھجاتے پرسوج انداز میں پوچھا۔

"مجھے کیا پتا میں بے ہوش تھی۔"

کندھے اچکاتے وہ منہ بناتے تکیا کے برابر میں بیٹھ گئی۔

"اوہو۔۔ تم آدے گھنٹے سے بے ہوش تھی اور اتنی دیر میں نے تمہاری اتنی تعریف کی شٹ یار۔"

لہجے میں افسوس ہی افسوس تھا۔

زینب نے اسے تیکھی نظروں سے گھورا اس نے محض دو تعریفی جملے کہے تھے جبے وہ آدھا گھنٹا تعریف کہہ رہا تھا۔

"آپ روم میں گیارہ دس پر آئے اور ابھی گیارہ بائیس ہو رہے ہیں پھر آدھا گھنٹہ تعریف کیسے۔؟"

آئی برو بھیچ کر پوچھا۔

www.urdu novels mania.com

"اوہ اچھا۔ پھر شاید میں تمہارے حسن میں اس قدر ڈوبا تھا کہ وقت کا احساس بھی ناہوا۔ چلو پھر ایک"

"کام کرو کھانا روم میں ہی لے آؤ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے اسکے بعد تفصیلی تعریف کرونگا۔"

زینب نے ایک جتنا کی نظر تکیا پر ڈالی پھر اثبات میں سر ہلاتی کھڑی ہو گئی۔

جاری ہے۔۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔۔

beautiful Edit by Ayzaseher 🍷

جال

قسط۔ نمبر۔ 47#

از عمیمہ۔ مکرم #



وقت تیزی سے گزرنے لگا۔
 کیس کی باریکی سے چھان بین میں یوشع کو دو مہینے لگے دیر ہونے کی وجہ یہ بھی تھی کہ اسے درمیان میں ہی
 ایک کیس مل گیا تھا جسے حل کرنا لازمی تھا وہ اپنی ڈیوٹی سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا نا ہی کسی کو سبھی کے
 کیس کے متعلق ابھی بتا سکتا تھا۔
 گھر میں اسکی زندگی نویرہ اور باقی سب کے ساتھ بہت خوشحال تھی نویرے کے جسم میں فرق نظر آنے
 لگا تھا۔

منیزہ اسکا مکمل خیال رکھ رہی تھی ساتھ ہی ہر تھوڑی دیر بعد اسے زبردستی کچھ ناکچھ کھلاتی رہتی تھی ڈاکٹر نے منیزہ کو مطمئن کیا تھا کہ بچے کی گروتھ اور نویرہ کی صحت بہت اچھی ہے نویرہ کے گال بھرے بھرے سے ہو کر اسکو مزید پیارا بنا رہے تھے وہ نازک سی سراپے کی مالک دو مہینوں میں ہی بھرے جسم کی لگنے لگی تھی نشاء کو بلکل فراموش کیے وہ بہت خوش تھی یوشع کی دوائیاں پابندی سے لینے کے باعث وہ مکمل صحت یاب تھی۔

وہیں دوسری طرف یہی رنگینیاں حورین کے گھر میں چل رہی تھیں۔ لیکن وہاں الٹا تھا۔ زینب اپنے بڑھتے وزن سے پریشان تھی اس عرصے میں وہ جو پریشان تھی کہ اسکے مزاج میں کوئی فرق کیوں نہیں آیا جب فرق ظاہر ہوا تو اسے بہت رونا آیا۔ اسکی بھوک اس قدر بڑھ چکی تھی کہ ہر تھوڑی دیر میں اسکا کچھ ناکچھ کھانے کا دل چاہتا کبھی پیٹھا کبھی تیکھا۔۔۔ کبھی صبح سویرے تو کبھی آدھی رات کو بھوک کے باعث اٹھ جاتی۔ اسی وجہ سے وزن بھی تیزی سے بڑھنے لگا تھا اسنے کئی باری یچی پر خدشہ ظاہر کیا تھا کہ اس ایسا لگتا ہے جیسے اسکے پیٹ میں کیڑے ہو گئے ہیں پر یچی کے ڈانٹنے پر کہ وہ اسکے بچے کو کیڑا کہہ رہی ہے وہ خاموش ہو جاتی تھی۔ اسنے ڈانٹ چارٹ بنا کر اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کی پر اس میں بھی بری طرح ناکام ہوئی ڈانٹ چارٹ کے حساب سے کھانا کھانے کے باوجود وہ باقی ساری چیزیں بھی کھا رہی تھی اسکی اس حالت پر سب بہت ہنستے تھے اور اکثر وہ رونے بھی لگتی تھی۔ جسم میں بھی تبدیلی آچکی تھی۔ زیادہ کھانے کی وجہ سے جو وزن بڑھا تھا اس میں زیادہ چلا بھی نہیں جاتا تھا ڈاکٹر نے اسے روز صبح واک اور ورزش کا کہا تھا جو اسکے لیے کرنا مشکل تھا پر یچی زبردستی کرواتا

تھا۔ یحییٰ کو اپنے عشق میں مبتلا کرنے کی خواہش کرتے کرتے وہ خود اسکے عشق میں گرفتار ہو چکی تھی وہ کئی مرتبہ یوشع کو اسکے فیصلے پر شکریہ کر چکی تھی۔
وزن بڑھنے کے ساتھ اسکی نیند کا گراف بھی بڑھ چکا تھا۔
اسے پروقت بے وقت نیند کا غلبہ طاری ہوتا تھا۔

ابھی بھی صرف رات کے گیارہ بجے تھے اور وہ یحییٰ کے آنے سے پہلے سو چکی تھی۔
یحییٰ کمرے میں داخل ہوا تو وہ کمفرٹر میں گھسی سوری تھی یحییٰ فریش ہو کر نیچے گیا کھانا کھا کر فارغ ہو کر واپس کمرے میں آیا تو تھکن سے اس پر بھی نیند طاری ہونے لگی۔

لائٹ بند کر کے وہ زینب کے برابر میں لیٹا آدھا کمفرٹر خود پر اوڑھتے زینب کو قریب کیا اور اسکا سر اپنے بازو پر رکھ کر نائٹ بلب کی روشنی میں اسکے نرم پھولے گال دیکھے اسکی بند پلکیں بالکل ساکن تھی کھڑی ناک پر سرخی کے ساتھ ہلکی نمی تھی اسکے گال پر پیار کر کے اسنے زینب کا سر اپنے سینے پر ٹکایا اور اسکی بالوں میں سملاتا آنکھیں موند گیا یہ قبول کرنے میں اسے کوئی عار نہ تھی کہ بے شک اسکی امی کی پسند بہترین تھی۔

آنکھیں موندنے کے کچھ دیر بعد وہ بھی نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب یحییٰ کا فون بجا۔

اسنے آنکھیں کھول کر غائب دماغی سے موبائل اٹھانے کے لیے مڑنے لگا جب سینے پر وزن محسوس ہوا۔ آگے دیکھا تو وہ یحییٰ کے گرد ہاتھ لپیٹے گہری نیند میں تھی۔ یحییٰ نے آہستگی سے اسکا ہاتھ اپنے گرد سے ہٹایا اور اسکا سر تکیے پر رکھ کر اٹھ بیٹھا جب تک فون بھی بند ہو چکا تھا۔

اسنے آنکھیں مسلتے فون اٹھایا فون یوشع کا تھا وہ فوراسیدھا ہوا ایک نظر سوئی ہوئی زینب پر ڈالی پھر اس پر کمفرٹر درست کرتے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کمرے سے نکلنے ایک بار پھر یوشع کا فون آنے لگا۔

"ہیلو سب خیریت۔۔؟"

"سبھی تمہارے پاس پندرہ منٹ ہیں اپنے سارے ٹیم ممبر کو لے کر۔۔۔۔۔ پہنچو۔"

"اس وقت سب خیریت۔۔"

"سچی تمہارا کیس حل ہو چکا ہے لیکن وقت نہیں ہے ریٹ مارنی ہے فوراً پہنچو۔۔"

"کہاں ریٹ مارنی ہے۔ تم نے مجھے پہلے انفارم کیوں نہیں کیا۔"

"ضروری نہیں سمجھتا تھا۔۔ فوراً پہنچو"

قطعیت سے کہا۔ یہ اسکا کام کرنے کا رول تھا کہ وہ آخری پتا کسی پر شو نہیں کرتا تھا۔

"اوکے میں یونیفارم پہن کر نکلتا ہوں اور ٹیم کو بھی الرٹ کرتا ہوں۔۔"

تیجی جلد بازی سے فوراً کمرے میں داخل ہوا۔

اس وقت ان سب کی ضرورت نہیں ہے تیجی اور تم کسی کو الرٹ نہیں کرو گے تم انکے گھر جا کر انہیں ہاتھ کے ہاتھ لے کر منکھو گے کسی کے پاس بھی کانٹیکٹ کرنے کی کوئی ڈیوائس نہیں ہونی چاہیے "ساتھ ہی ناہی وہ کسی کو بھی انفارم کر سکیں۔

کتے ساتھ یوشع نے فون کاٹ دیا۔ تیجی نے گہری سانس لیتے جلدی سے سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور کمرے سے نکلنے لگا کہ پھر پلٹ کر واپس آیا زینب کے ماتھے پر پیار کر کے کمفرٹ درست کر کے بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلا۔

آج نجانے وہ کس مشن پر جا رہے تھے وہاں سے واپس زندہ لوٹتے بھی کہ نہیں ویسے بھی کبھی بھی کسی بھی گولی کا نشانہ بن کے اپنی زندگی قربان کر سکتے تھے اسکا دل کیا وہ ایک بار پھر رک کر زینب کو بغور

دیکھے اللہ جانتا تھا کہ دوبارہ دیکھنا نصیب ہونا تھا کہ نہیں باہر نکلتے اسنے ایک نظر حورین اور صبح کے کمرے کے دروازے پر ڈالی اور باہر نکل گیا۔

سب سے پہلے وہ عباس کے گھر پہنچا جلدی جلدی دروازہ دھڑ دھڑایا کچھ لمحوں بعد عباس غصے سے باہر نکلا اسکے پیچھے ہی اسکی بیوی سمیرا تھی جو پریشانی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ایمر جنسی ریٹ ہے فوراً چلو ساتھ۔"

عباس نے مڑ کر سمیرا کو دیکھا جو پریشانی سے اب اسے دیکھنے لگی تھی۔ تیجی رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا ممکن تھا جو چاہ اسکے دل میں تھی وہ عباس کے دل میں بھی ہوتی۔

www.urdu novels mania .com

"پریشان مت ہونا اللہ سے دعا کرنا اور بچوں کا خیال رکھنا"

سمیرا کو حصار میں لیتے اسنے تھکی دی پھر سرچوم کر پیچھے ہٹ گیا۔ کسی خوف کے تحت سمیرا کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔

جس پر عباس نے نفی میں سر ہلاتے رونے سے منع کیا۔۔

"اسر میں یونیفا۔۔۔"

"اسکی ضرورت نہیں ہے ہمیں پندرہ منٹ میں رپورٹ کرنا ہے۔۔۔"

میکی نے مڑتے اجلت سے کہا۔

"اوکے میں پھر موبا۔۔۔"

"اسکی بھی ضرورت نہیں۔۔۔"

عباس نے مزید کچھ کہے مڑ کر سمیرا کو دیکھا اور دروازہ بند کرنے کا کہہ کر نکل گیا۔۔۔

پیچھے وہ آنسو صاف کرتی دروازہ بند کر کے وہیں کھڑی ہو گئی۔ دل خوف سے دھڑک رہا تھا وہ جانتی تھی عباس کتنے مشکل کیسز کا حصہ ہے اتنی ایمر جنسی میں وہ گیا تھا نجائے کیا ہوتا نیند تو کسی صورت نا آتی وہ وضو کرنے کی نیت سے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

عباس کے بعد ان دونوں نے جمال کو پک کیا جو اتنی جلد بازی پر پریشان ہوا پھر بیوی کو خدا حافظ کہہ کر انکے ساتھ ہو گیا اسکے بعد باقی دو کو پک کرنے میں اسے آدھا گھنٹہ لگ گیا۔

یوشع کا فون پھر آنے لگا تھا۔

اسنے یوشع سے مزید پندرہ منٹ مانگے تھے۔ سارے ٹیم کے لوگ پریشان تھے۔

اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ اوپر خبر دینی ہے یا نہیں پر کیس اب ہاتھ سے نکلنے نہیں دے سکتا تھا ممکن تھا کہ اوپر کے کسی آدمی کا تعلق بھی انکی گینگ سے ہوتا۔

زوہیب کو بنیان اور رٹراؤز میں ہی انہوں نے اپنے ساتھ لیا۔
وہ پریشان حال سب کو دیکھنے لگا جو اسی کی طرح پریشان تھا۔

"ہم جا کہاں رہے ہیں؟"
جمال نے پریشانی سے پوچھا۔

"مجھے خود نہیں پتا ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔"
"کیچی نے چیختے ہوئے کہا اسکا اپنا زہن سن ہو رہا تھا۔
رات کے اس پہر جب صبح ہونے میں کچھ گھنٹے تھے وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔۔۔ اسے
بس یوشع کی بتائی جگہ پہنچنا تھا۔

"لیکن ریٹ کہاں کرنی ہے آپکو کچھ تو معلوم ہوگا نا"
اب کے عباس نے پوچھا۔

ایک اہم کیس کے سلسلے میں میرے دوست کو ضرورت پڑی ہے ہماری۔۔۔ اسے ٹیم چاہیے اور "سمجھو یہ کیس بہت ضروری ہے ہمارے کیس کی طرح۔۔۔"

گاڑی کی اسپید مزید تیز کرتے اسنے سچ کہنے سے خود کو باز رکھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے پر چڑھے پھنس کر بیٹھے تھے جب جھکٹے سے گاڑی رکی۔

وہ گاڑی سے اترے تو لائن سے چار پولیس موبائل کھڑی تھیں جن کے ساتھ چھ پولیس والے جن کی شکلوں سے وہ انجان تھے اور کچھ فاصلے پر یوشع کھڑا کسی سے فون پر مگو گفتگو تھا۔

"بہت دیر لگا دی تم نے"

یوشع نے یحییٰ کو دیکھ افسوس کیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

"تمہیں مجھے پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا۔"

یحییٰ نے بھی جواباً غصے سے جتایا۔

"اس بارے میں بعد میں بحث کریں گے ابھی وقت نہیں ہے۔۔۔"

یحییٰ سے کہتے اسنے اپنی ٹیم کے لوگوں کو اشارہ کیا جس پر انہوں نے گاڑی سے گزنکال کر ان سب کے حوالے کی وہ بنا کوئی سوال جواب کیے گزن لوڈ کرنے لگے یونیفارم تھا نہیں جس میں گزن رکھتے اسلیے ہاتھ میں تھامے گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔

ان سب کے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد یوشع باہر کھڑا آہستہ آواز میں یحییٰ کو سمجھانے لگا۔

"نوے فیصد میں نے مکمل کر دیا باقی دس فیصد تمہارے ہاتھ میں ہے امید کرتا ہوں کامیاب ہو گے۔" یوشع نے پوری بات سمجھانے کے بعد اسکا کندھا تھپکتے وش کیا۔

"انشاء اللہ ضرور کامیاب ہونگے میں تمہارا احسان کبھی نہیں بھولونگا۔" یحییٰ نے احسان مندی سے کہا۔

"شکریہ بعد میں کہنا سفر لمبا ہے اور تمہیں ایک گھنٹے کے اندر وہاں پہنچنا ہے۔"

اثبات میں سر ہلاتے یحییٰ گاڑی میں بیٹھ گیا اور انکی گاڑیاں تیزی سے منزل کی طرف رواں ہو گئی انکے نکلنے کے بعد یوشع نے گہری سانس لی اور پھر یحییٰ کی لائی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ایک نظر سنسان روڈ پر ڈال کر آنکھیں بند کیں وہ اپنے طور کیس مکمل کر چکا تھا پر سب سے آخری اور خطرناک بازی یحییٰ اور اسکے ساتھیوں نے کھیلنی تھی۔ وہ گینگ خطرناک تھی نجانے کتنے ماں باپ بیویاں اور بچے ابھی سے انکے منتظر ہو گئے تھے اور دعاؤں میں لگ چکے تھے اور نجانے کتنے لوگوں نے زندہ لوٹنا تھا۔

اسکے زہن میں زینب کا مسکراتا چہرہ اگھوا وہ ہمیشہ سے اسکی محبت میں خو غرض رہا تھا پھر چاہے کوئی بھی معاملہ ہو اب بھی آخر تک اسکا دل کتنا رہا تھا کہ یحییٰ کو ناجانے دے لیکن وہ اسے فرض سے ہرگز نہیں ہٹا سکتا تھا۔

آنکھیں کھولتے اسنے گاڑی گھر کے راستے پر ڈالی اور اللہ سے دعا کرنے لگا کہ سب باخیر و عافیت ہو جائے اور وہ لوگ کامیاب لوٹیں۔۔

گاڑی تیز رفتاری سے رات کی سیاہی کو چیرتے آگے بڑھ رہی تھی۔ ایک گھنٹہ مکمل ہونے میں پانچ منٹ باقی تھے جب گاڑی ایک سنسان ایریے میں رکی۔ وہ کوئی کاروباری علاقہ تھا جہاں گھر تو بہت کم تھے پر کمپروں کے کارخانے اور فیکٹریاں تھیں۔

www.urdu novels mania.com

"سریہاں کس چیز پر ریٹ مارنی ہے؟"

عباس نے چاروں طرف دیکھتے نا سمجھی سے پوچھا۔ جب وہ انہیں اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر آگے بڑھنے لگا۔ گاڑیاں انہوں نے پیچھے کھڑی کی تھیں۔

تم سب اس طرف سے گھیرو گے اور تم لوگ رائٹ سائیڈ سے۔"

"شورنا ہو جتنی رکاوٹیں خاموشی سے توڑ سکو اتنا اچھا ہوگا۔

ایک بڑی کمپنی کے بیک دوڑ کو کھولنے کی کوشش کرتے یحییٰ نے ان سب کو مخاطب کیا۔

"سمر اندر کیا ہے۔۔۔"

یحییٰ کی ٹیم کے نئے بندے نے پوچھا۔ لاک کھولنے میں کامیاب ہوتا یحییٰ مسکرا کر پیچھے مڑا۔

"یہ جگہ وہ جڑ ہے جہاں تک پہنچنے کے لیے ہم بیوقوف بنے ہیں۔۔۔"

"مطلب۔؟"

زوہیب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"کاگڑھ ہے یہ یعنی بنیاد Child abusement۔۔۔"

زوہیب کو جواب دیتے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔

اب اگر اسنے بتا بھی دیا تھا تو وہ مجرموں کا ساتھی کچھ نہیں کر سکتا تھا یقیناً اسکو اپنی جان پیاری ہوتی۔۔۔

وہ لوگ پھرتی سے ٹارچ لے کر اندر بڑھے۔۔۔ اور یہ دیکھ حیران ہوئے کے رات کے اس پہر وہاں

ہلکی روشنی تھی اور لوگوں کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔

اپنی ٹارچ بند کرتے یحییٰ کے حکم پر ان سب نے اپنی چپلیں اتار دیں جو شور پیدا کر سکتی تھیں۔ اسکی سمجھ سے باہر تھا کہ اگر وہ لوگ پر اپر آتے تو صرف آدھا گھنٹہ اور لگتا مگر وہ یوشع کی جلد بازی سمجھ سے بالاتر تھی۔

آہستگی سے آگے بڑھتے انہوں نے وہاں ٹھلتے چند ایک لوگوں کو با آسانی موت کی نیند سلا دیا۔

"سر یہاں تو اور کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"

عباس نے افسوس سے کہا۔

لیکن یحییٰ کے اشارے پر وہ لوگ چوکنہ ہو کر آگے بڑھے۔۔۔

اسنے ہاتھ پر لکھے کچھ نمبر زپڑھ کر بڑی بڑی کپڑوں کی مشینیں ہٹوائیں اور اس جگہ پر بچے ٹائلز کو ہٹانا چاہا "وہ سب کھڑے نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگے جب یحییٰ نے ایک کنارے پر چابی پھنسا کر ٹائل اوپر اٹھایا وہاں ایک دروازے کی صورت کا چھوٹا سا دروازہ نکل آیا۔۔۔ وہ جو حیران ہوئے تھے یحییٰ کے دروازے ہٹانے پر مزید حیران ہوئے۔ اندر سے بہت تیز روشنی باہر آرہی تھی اور بہت سی آوازیں بھی۔۔۔ آوازوں سے معلوم ہو رہا تھا کہ اندر پانچ سے زائد افراد ہیں اور سارے مردانہ۔۔۔

وہ لوگ ایک ایک کر کے نیچے اترے۔ دو طرف بہت بڑی راہداریاں تھیں۔۔۔ نیچے بنایہ چھپا حصہ بہت سلیقے سے بناتھا۔

زوبیب، جمال اور تم چاروں اس طرف جاؤ۔۔

"عباس اور تم چاروں میرے ساتھ۔

یچی کے حکم پر عمل کرتے وہ لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ وہیں انکے چند قدم آگے بڑھتے ہی دوسرے حصے سے گولیوں کی آواز آئی۔ یچی لوگ تیزی سے الرٹ ہوتے پھرتی میں آئے وہ لوگ خبردار ہو چکے تھے اب انکو بھی ایکشن میں آنا تھا۔

وہ تیزی سے پھیلے جو بھی انکے سامنے آتا گیا بنا موقع دیے شوٹ کرتے رہے ایک کمرے کے باہر پہنچ کر یچی نے کھولنا چاہا جب دروازہ لاکڈ پا کر ایک شوٹ دروازے کے لاک پر کیا۔

اگلے لمحے وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا دو قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ یچی فوراً پیچھے ہوا لیکن اسکے باوجود آگ اگلا شعلہ اسکے بازو میں پیوست ہو گیا اگر وہ ناہٹتا تو یہ نشانہ اسکے سر کا ہوتا اور ابھی اسکا بے جان وجود زمین پر پڑا ہوتا مقابل کا نشانہ پکا تھا۔

یچی کی گن اٹھی تھی لیکن اس سے پہلے پیچھے کھڑے عباس کی بندوق سے منکلی گولی مقابل کے پیٹ پر لگی ساتھ ہی دوسری گولی یچی کی گن سے نکلتی اسکے دل میں پیوست ہو گئی۔۔

ساتھ ہی اسکے پیچھے دو عباس اور دوسرے ٹیم کے بندے نے فار کیے جس سے کمرے میں موجود باقی دو لوگ بھی بے جان ہوتے زمین پر گر گئے۔

وہ لوگ یہ دیکھتے حیران ہوئے تھے کہ زمین پر پڑا پہلا وجود جسکی گولی یحییٰ پر چلی تھی وہ کوئی آدمی نہیں عورت تھی۔

جسکا منہ زمین کی طرف اور بال فرش پر بکھرے تھے اوپر ٹیبل پر ایک بچہ ننگا لیٹا تھا جسکے ہاتھوں پر خون کی ڈرپ لگیں تھیں شاید اسکے جسم سے خون نکالا جا رہا تھا اور پیٹ کا حصہ چیرا ہوا تھا۔ عباس نے ازیت سے آنکھیں پھیریں۔

"چیک کرو یہ بچہ زندہ ہے۔۔؟"

یحییٰ نے کھڑے ہوتے بازو پر ہاتھ رکھتے خون روکنے کی کوشش کرتے عباس کو حکم دیا لیکن اس میں اتنا حوصلہ نہیں تھا اسلیے مجبوراً دوسروں کو آگے بڑھنا پڑا۔

وہ نفرت سے اس عورت کے وجود کو دیکھنے لگا کسی عورت سے اتنے گھناؤنے اور درندگی کے کام کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

وہ بچے کو چیک کرنے آگے بڑھا یہ اب تک کے کیسز میں سب سے مشکل کام تھا۔۔۔ صد شکر تھا کہ پیٹ باقی بچوں کی طرح مکمل کھلا نہیں تھا بس ایک گہرا کٹ لگا کر شاید ابھی یہ کام شروع کیا تھا۔ بچے کو چیک کرنے پر معلوم ہوا بچہ ابھی زندہ تھا۔

وہ خوشی سے پلٹا جب ہاتھ تیزاب کی کھلی بوتل پر پڑا اور چند چھینٹے اسکے ہاتھ پر گرتے کھال کو جلا گئے۔ باقی تیزاب بہتا اس مردہ لڑکی کے چہرہ کی طرف جاتا جمع ہونے لگا لمحوں میں کمرے میں گوشت کی بدبو پھیلنے لگی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کرتے جمال بھاگتا ہوا آیا پھر سامنے کا منظر دیکھ ٹھہر گیا۔

"کیا ہوا؟"

عباس نے اسے خاموش دیکھ پوچھا۔

"وہاں سب کلیمز ہو گیا لیکن۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا رہا جب پیچھے زوہیب آیا اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا کہ گولی کی آواز ایک بار پھر آئی اور زوہیب زمین پر گر گیا۔

یچی کی باقی ٹیم نے پیچھے سے چھپ کر فائر کرتے دو لوگوں پر فائر کیا اور اس طرف بڑھے یچی اپنے بازو کو چھوڑ کر زوہیب کے پاس بھاگا عباس اور باقی اور باقی دو بھی اسکی طرف بڑھے اسے سیدھا کیا تو زوہیب کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔

ساتھ ہی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو بھرے تھے۔۔

www.urdu novelsmania.com

"جمال گاڑی نکالو۔۔"

یچی زوہیب کو ہلاتے جمال پر چلایا پھر زوہیب کو الٹا کر کے اسکی بنیان پھاڑی عباس نے سامنے ٹیبل سے اوزار اٹھائے۔

پھری سے گولی لگی جگہ پر گہرا کٹ لگا کر گولی نکالنے لگا۔

ایک گولی اوپر ہی تھی جو تھوڑی مشقت کے بعد نکل گئی دوسری کونکا نا مشکل تھا۔ زوہیب بھی بے ہوش ہو چکا تھا اور سانسیں بہت سست ہو چکی تھیں۔

"اسے ہسپتال لے کر جاؤ کچھ ہونا نہیں چاہیے۔۔۔"

سیکھی کے کہنے پر زوہیب کو اٹھائے وہ باہر لے کر گئے۔

"سر سب کلیئر ہو گیا۔"

یوشع کی ٹیم کے ایک بندے نے رپورٹ کیا۔

سیکھی نے اپنی قمیض پھاڑ کر وہاں سے گولی نکالنی چاہی پر تکلیف سے چیخیں نکل گئی۔

وہ لوہے کا شعلے جیسا ٹکڑا جسم سے نکالنا بہت اذیت ناک تھا اور جسم میں چھوڑنا خطرناک۔۔۔ چیتے ہوئے اسنے ہمت کر کے گولی باریک قیچی نما پلاس سے کھینچی۔

گولی نکلنے ہی خون ابل کر باہر نکلا اسنے وہاں پڑی چیزوں سے لائٹر اٹھا کر اپنی خون بہتی جگہ پر شعلہ بھڑکایا تکلیف سے جان نکلنے والی ہو چکی تھی سرخ چہرے سے چیتے اسنے کچھ لمحے اس جگہ کو آگ سے جھلسایا جس کے باعث خون بہنے میں کافی فرق آیا پھر اپنی قمیض اتار کر سامنے کھڑے آدمی کو دی جس نے مضبوطی سے ہاتھ پر باندھ دی۔

جمال اور ٹیم کا ایک آدمی زوہیب کو لے کر ہسپتال کے لیے نکل چکے تھے۔

عباس کا سہارا لیتے اس جگہ کا چاچا چھانسنے کا حکم دیا۔
 تلاشی کے دوران وہاں انکو ایک اور خوفیہ دروازہ ملا یعنی تہ خانے کے اندر ایک اور تہ خانہ۔
 وہاں کا دروازہ کھولا تو انکے قدم تھم گئے سمجھ نا آیا کہ خوشی منائے یا غم۔
 سامنے کمرے میں بے شمار بچے بے ہوش پڑے تھے۔
 کمرے میں گھٹن بھی بہت زیادہ تھی۔

جاری ہے۔۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔۔



ThanksForEditzamalfatima 🍷

جال

#48 Longepi قسط۔ نمبر۔

از عمیمہ۔ مکرم #

لا تعداد پولیس موبائل وہاں فجر سے پہلے موجود تھیں
 ساتھ ایمبولنس بھی کئی ڈاکٹر بھی ساتھ بلائے گئے تھے
 یحییٰ زیادہ خون بہنے کے باعث بے ہوش ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر زکی ٹیم وہاں بچوں کو چیک کرتے ان کے
 صحیح سلامت ہونے کی تصدیق کر رہی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے یحییٰ کے ہاتھ پر اسٹیچر لگا کر اسکے ہاتھ پر پٹی کی
 ساتھ ہی ایمبولینس میں لٹا کر ڈرپ لگائی۔ میڈیا کو نجانے ابھی کس نے خبر دی تھی کہ وہ کچھ دیر بعد ہی
 وہاں پہنچی رپورٹنگ کر رہی تھی۔ عباس کے ساتھ باقی سب کا بیان لیتے موجودہ حالات معلوم کر رہی
 تھی۔

اس مقابلے میں دو پولیس والے یحییٰ اور زوہیب زخمی ہوئے تھے زوہیب کی حالت تشویش ناک تھی
 اور ڈاکٹر نے چوبیس گھنٹے کا وقت دیا تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

میڈیا پر ہر جگہ خبریں آگ کی طرح پھیلی تھیں عوام میں انتشار پھیلا ہوا تھا۔ کل کی کارروائی میں تین سو ستر
 بچے بازیاب ہوئے تھے جو ملک کے الگ الگ شہروں سے اغواء کیے گئے تھے۔ جن میں سے چار
 بچے گھٹن کے باعث بے ہوشی میں ہی دم توڑ گئے تھے۔
 مقابلے میں گینگ کے چودہ افراد ہلاک ہوئے تھے جن کی پہچان فحمال چھپائی گئی تھی۔

یہی فحال ہاسپٹل میں بے ہوشی کی حالت میں تھا۔
 جو نیوز اینکر پہلے پولیس والوں کے خلاف بولتے تھے اب چیخ چیخ کر پولیس والوں کی بہادری بیان
 کر رہے تھے۔

جبکہ ٹیوی دیکھتی زینب کا سانس لینا مشکل ہو گیا تھا۔
 وہ حورین اور صبح کے چپ کروانے کے باوجود سنبھلنے میں نہیں آ رہی تھی کچھ ہی دیر میں رورو کر اسکی
 حالت بری ہو چکی تھی۔
 وہ مستقل یحییٰ کے پاس جانے کی ضد کر رہی تھی لیکن ابھی اسکا جانا مناسب نہیں تھا کیونکہ یحییٰ زوہیب
 اور بچے ایک ہی ہسپتال میں تھے جس کے باعث ہسپتال کے باہر میڈیا کا رش تھا۔

یوشع اور صبح خود کو کور کرتے ہسپتال گئے تھے لیکن پھر بھی میڈیا کی آنکھ سے بچ نہیں سکے لیکن اسکے
 باوجود بنا کسی سوال جواب کے اندر چلے گئے۔
 وہاں پہنچ کر ڈاکٹر سے گفتگو کی چند بچوں کے جسم سے ایک گردہ نکال لیا گیا تھا۔ باقی ایک جو بچہ زخمی
 حالت میں لایا گیا تھا اسکی حالت بھی تشویش ناک تھی اسکے جسم سے خون ستر فیصد نکل چکا تھا اسکا بچپنا
 مشکل تھا باقی بچے صحیح سلامت تھے اور اب ہوش میں تھے۔ زوہیب اب بھی بے ہوش تھا ڈاکٹر کا
 کہنا تھا کہ ایک گولی تو ہڈی کے اوپر ہی پھنس گئی تھی جو عباس نے نکالی تھی اور ایک پھسلی کو توڑتی دل
 کے قریب لگی تھی اسکا جسم میں کوئی جنبش نہیں ہو رہی تھی اسکا ہوش میں آنا ضروری تھا

اگر اسے رات تک ہوش نا آتا تو وہ کومہ میں جاسکتا تھا یا موت بھی ہو سکتی تھی۔

سیچی کا زخم گہرا تھا پر خطرے کی بات نہیں تھی دو گھنٹے بعد اسے ہوش آ جانا تھا

صبح کے کندھے ڈھیلے پڑے تھے۔ کتنا مشکل تھا اپنی جوان اولاد کو اس حال میں دیکھنا۔

یوشع کے کندھوں سے بھی بوجھ اترتا تھا سب کچھ بہت اچھے سے کامیاب ہوا تھا بس اب زوہیب کی فکر تھی۔

ہوش میں آنے کے بعد ہسپتال کے پچھلے دروازے سے یوشع اور صبح اسکو لے کر گھر کے لیے نکلے کیونکہ ہسپتال کے آگے کے داخلی دروازے پر میڈیا انتظار میں کھڑی تھی۔

"زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔"

صبح نے اسکے زرد چہرے کو دیکھتے پوچھا۔ جانتے تو وہ تھے کہ یہ بچکانہ سوال ہے وہ یقیناً تکلیف میں تھا لیکن پوچھ گئے۔

www.urdu novels mania.com

سیچی نے مسکرا نے کی کوشش کی پر ہاتھ میں اٹھتی تکلیف سے ممکن نا ہوا۔

گاڑی گھر کے پورچ میں رکی یوشع اور صبح نے سہارا دے کر گاڑی سے نکالا اندر سے حورین، منیرہ اور نویرہ کے ساتھ آہاد بھی تیزی سے باہر آیا حورین روتے ہوئے آگے بڑھی اپنی تسلی کر کے کہ اسے کچھ نہیں ہوا وہ رو دیں۔

سیچی نے انہیں ایک بازو پھیلا کر گھیرے میں لیا اور انکے سہارے آگے بڑھا۔

خون زیادہ بہنے کے باعث کمزوری سے اور دواؤں کے اثر سے اسے بار بار نیند آرہی تھی۔
اسکی نظروں نے زینب کو تلاش کیا پر ناکام لوٹیں وہ نہیں تھی نا باہر نا اندر۔ اسے زینب کی غیر
موجودگی بری لگی۔

"زینب۔۔ کہاں ہے۔۔"
کمرے کی طرف بڑھتے پوچھا۔

صبح سے رورو کر اپنا حال برا کر لیا تھا بتانے کے باوجود کے تم ٹھیک ہو کوئی خطرے کی بات نہیں پھر
بھی سنبھلنے میں نہیں آرہی تھی۔۔ اسلیے منیزہ آپنی نے اسکی حالت دیکھتے دودھ میں نیند کی گولی دے کر
"زبردستی پلا دیا۔"

کمرے کا دروازہ کھولتے حورین نے بتایا۔ اسے اسکے رونے کا سن کر تکلیف ہوئی پر اپنے لیے رونے
کا سن کر خوشی بھی۔
www.urdu novelsmania.com

حورین اور صبح نے اسکو آرام سے بیڈ پر بٹھایا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھ گیا۔
منیزہ آھا دسب خیر خیریت معلوم کرتے اس سے باتیں کرنے لگے۔ یحییٰ نے پریشانی سے زوہیب
کی طبیعت کے بابت پوچھا اور خطرے کی بات سن کر اسکا دل بیٹھ گیا وہ اسکی ٹیم کا حصہ ہونے کے
ساتھ اسکا دوست بھی تھا وہ لوگ کافی وقت ساتھ گزارتے تھے دل کی حالت عجیب ہوئی وہ اپنے آنسو

پینے لگا۔ کچھ دیر میں حورین سوپ لے آئی زبردستی یحییٰ کو سوپ پلانے کے بعد سب اسے آرام کا کہہ کر باہر نکل گئے۔

حورین نے اسے بیڈ پر لیٹنے میں مدد دی سر تھوڑا اونچا رکھا پھر اسکے ماتھے پر پیار کر کے خود بھی باہر نکل گئی۔

یحییٰ نے چہرہ موڑ کر زینب کو دیکھا آنکھیں بند ہونے کے باوجود اسکی آنکھوں کے پوٹے سو جے ہوئے تھے۔

ہاتھ پر پلاسٹر تھا اسلیے حرکت نہیں ہو رہی تھی اسنے اپنا دوسرا ہاتھ زینب کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ وہ اسے مستقل دیکھنے لگا اور دیکھتے دیکھتے کب وہ نیند کی آغوش میں گیا اسے علم نا ہوا۔

زینب کی آنکھ کھلی سر بھاری ہو رہا تھا اسنے سر تھا منا چاہا پر ہاتھ کسی کی پکڑ میں تھا وہ غائب دماغی سے اپنی آدھی کھلی آنکھوں سے چھت کو گھورنے لگی آنکھیں واپس بند ہونے لگی پھر کچھ یاد آنے پر جیسے حواس بیدار ہوئے۔

"یحییٰ"

وہ ایک بلند چچ کی ساتھ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ دماغ میں اب بھی یہ سوار تھا کہ اسے گولی لگی ہے اور اسکے گھر والے اسے ہسپتال نہیں لے کر جا رہے یقیناً اس سے کچھ چھپا رہے تھے اسے بتانا نہیں چاہتے تھے۔

اسکی چچ پریکھی نے بھی دہل کر آنکھیں کھولیں۔

زینب نے اٹھنا چاہا پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا اور پھر نظر ٹہر گئی وہ نیند میں بوکھلایا بوکھلایا سا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہاتھ زینب کا اب تک اسکے ہاتھ میں تھا۔ یحییٰ اسکے ہاتھ سے ہاتھ ہٹا کر آنکھیں مسلیں۔
زینب بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی شاید اسکی موجودگی کو اپنا وہم سمجھ رہی تھی۔

"زینب تم ٹھیک ہو؟"

یحییٰ نے ایک ہاتھ کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کی پھر اس ہاتھ سے دوسرا بازو تھام کر اوپر ہونے لگا۔

اسکی آواز زینب کی سماعت سے ٹکرائی تو یقین آیا کہ وہ وہم نہیں حقیقت ہے اگلے ہی لمحے وہ ہاتھوں میں چہرہ گرا کر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

"زینو۔"

اسکے رونے پر پریشان ہوتے وہ جلدی سے اٹھا جس کے باعث جسم میں تکلیف کی لہر دوڑ گئی دانت سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے اسنے خود پر ضبط کیا۔

"زینب۔۔"

زینب کے مستقل رونے پر پکارا۔۔

"آہ۔۔"

بچی کی بلند کراہ پر وہ اپنا رونا بھول کر اسکے قریب ہوئی۔

"اُک کیا ہوا۔۔ درد۔۔"

اسکے قریب آنے پر بچی مسکرایا۔ جبے دیکھتے وہ بات ادھوری چھوڑ گئی۔

www.urdu novelsmania.com

ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ہمارے گھر کو انڈین سیریل کا سیٹ بنا "سکتی ہو تو میں ہلکی سی آواز نہیں نکال سکتا۔

زینب کے دیکھنے پر اسنے شرارت سے کہا تاکہ وہ دوبارہ رونے ناپر اسے ایک بار پھر خاموشی سے اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

"زینب۔۔"

"میں کتنا ڈر گئی تھی اندازہ ہے؟"
زینب نے روتے ہوئے پوچھا۔

"میں کتنا ڈر گیا تھا یہ پتا ہے؟"
جواباً سبھی اٹا سوال کیا۔

"میں اتنا ڈر گیا تھا کہ پتا نہیں دوبارہ تمہارا چہرہ دیکھ پاؤنگا یا نہیں۔۔ امی پاپا کو مل پاؤنگا یا نہیں۔"
وہ سبھی کو خاموشی سے تنکے لگی۔

"اگر آپکو کچھ ہو جاتا تو۔۔"
وہ کہتے کہتے پھر رو پڑی۔

"سبھی: "تو کچھ نہیں ہوتا"
زینب نے اسے غصے سے گھورا۔

ایسے کیا گھور رہی ہو موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے دن میں لاکھوں پیدا ہوتے ہیں اور لاکھوں " مرتے ہیں ایک نایک دن سب نے مرنا ہے۔۔۔ اور میں ابھی تو زندہ ہوں نا تو یہ کیوں سوچ رہی ہو " کہ کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

سنجیدگی سے کہا۔

"اور پیچھے رہ جانے والوں کو کیا؟"

ٹڑپ کر پوچھا۔

"پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ اللہ کی ذات ہے۔۔۔ مرنے والے پر صبر آ ہی جاتا ہے۔"

مسکراتے ہوئے کہا وہ زینب کو تنگ کر رہا تھا۔

"آ جاتا ہوگا پر انکی زندگی بے معنی ہو جاتی ہے جن کی زندگی ہی مرنے والا ہو۔۔۔"

"یعنی میں تمہاری زندگی ہوں؟"

دلچسپی سے پوچھا۔ اسکا رویا رویا چہرہ اسکے دل کو بھار رہا تھا۔ زینب نے تیزی سے ہاں میں سر ہلایا۔

"پر خیر ہوتی ہے آ جاتا ہے صبر۔۔۔"

اس نے جان بوجھ کر دوبارہ کہا وہ زینب کو واپس اسی طرح دیکھنا چاہتا تھا اسی لیے جان بوجھ کر اکسا رہا تھا۔

"میں آپ کی زندگی ہوں؟"

زینب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"خالی زندگی نہیں خوشیوں سے بھری زندگی ہو"

محبت سے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے میں جلدی مرجاؤنگی پھر پتا چلے گا کہ صبر آتا ہے یا زندگی ختم ہو جاتی ہے۔۔۔"

تڑخ کر کہا۔ "یچی کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی وہ زینب کو دیکھنے لگا جواب واقعی رونا بھول کر اسے گھور رہی تھی۔"

www.urdu novels mania

یچی نے گہری سانس لی۔۔۔

اور اسکی بات کو نظر انداز کر گیا

کیونکہ وہ مزید بحث میں اگر اور ایسا کچھ بولتی تو اس سے برداشت نہ ہوتا۔

"ویسے تم پہلے خود بدعادتیتی تھی کہ میں پولیس مقابلے میں شہید ہو جاؤں۔"

”یہی نے پرانی بات یاد دلائی۔“

”نہیں وہ تو بس ایسے ہی بولتی تھی دل تو چاہتا تھا پر پھر حورین آنٹی کا خیال آ جاتا تھا۔“
”یہی نے آبرو اچکا ئی۔“

”یہی:“ اب بھی انکا خیال آیا تھا؟

”نہیں محبت خود غرض ہوتی ہے اب صرف اور صرف اپنا خیال آیا تھا۔۔۔ بلکہ کوئی خیال آنے کا“
”ہوش ہی نہیں رہا تھا صرف ایسا لگ رہا تھا کہ سانس نہیں آ رہا اور میں جلد مر جاؤنگی۔۔۔“
”مسکرا کر محبت سے کہتے وہ ایک بار پھر غمگین ہو گئی۔“
”یہی گہرا مسکرایا۔“

www.urdu novelsmania.com

”مجھے ایک بات کرنی تھی“
زینب یکدم سیدھی ہوتی اسکے قریب ہوئی۔ اسکے زخمی بازو کو دیکھتے پھر اسے یہی کو دیکھا۔

”یہی:“ ہمم

"آپ اس کیس میں کامیاب ہوئے نا؟"

"الحمد للہ"

"تو بس اب یہ پولیس کی نوکری چھوڑ دیں۔"
"یہی کا صحیح ہاتھ تھام کے محبت سے التجا کی۔"

"کیوں چھوڑ دوں؟"

لحے کے لیے اسکے ماتھے پر بل ابھر کر غائب ہوا۔

دیکھیں پہلے آپ اکیلے تھے مطلب امی پاپا تھے پھر میں آئی اور اب تو بے بی بھی آنے والا ہے تو یہ
"نوکری مت کریں جس میں جان کا کوئی بھروسہ نا ہو۔"
لب کھلتے وہ مکمل کوشش کر رہی تھی کہ صحیح اور پر اثر الفاظ کا استعمال کرے۔

"موت کا اس نوکری سے کیا تعلق وہ تو جب آنی ہے تبھی آئیگی۔۔"

"!ہاں لیکن اس طرح تکلیف اور۔۔"

وہ ٹھہر گئی۔۔۔ سبھی سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ چھوڑ کر اور کیا کرونگا؟"

"صبح پاپا کے ساتھ انکا بزنس یا پھر ڈیڈ کے بزنس میں میرا حصہ جو ہے اسکو آپ سنبھال لینا۔"

سبھی کو مانتے دیکھ وہ پر جوش ہوئی۔ سبھی نے نفی میں سر ہلایا۔

تمہارا حصہ ہے پر میں اسے مانگنے کے حق میں نہیں نا ہی تمہیں مانگنے دوں گا۔۔۔ رہی بات یہ چھوڑ کر

"میں ساری زندگی خوش نہیں رہ سکوں گا میں بزدل نہیں ہوں زینب۔۔۔"

"میں نے بزدل نہیں کہا۔۔۔ آپ نہیں میں بزدل ہوں سبھی میں بہت بزدل ہوں۔"

کہتے ہوئے ایک بار پھر اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

اچھا چپ ایسا کچھ نہیں ہو رہا یہ وقتی پریشانی ہے۔۔۔ اللہ سے عافیت مانگو سب اسکی مرضی سے ہوتا

"ہے۔۔۔"

زینب کا ہاتھ تھامتے جیسے اسنے بات ختم کی۔۔۔ زینب اسکے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھ کر

خاموش ہو گئی پھر اس سے پوچھ کر اسے دوائی دینے کھڑی ہو گئی۔

رات کے دو بجے زوہیب کو ہوش آگیا تھا لیکن ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ فحال اسکی کنڈیشن ایسی نہیں کہ وہ بیٹھ سکے۔

سب کے منع کرنے کے باوجود بھی یحییٰ اس سے اگلے دن ہی ملنے گیا۔

ہر طرف جیسے اچانک امن ہو گیا تھا لوگ جو پہلے پولیس کو پیٹ پیچھے گالیاں دے رہے تھے اب سلام کر رہے تھے۔

اس گینگ کے مرنے والوں کی ڈیٹیلز نکالنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے دولڑکے میڈیکل کے طالب علم تھے اور بہت غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے جن کے ماں باپ انکے لاشے دیکھ بکھر گئے تھے لیکن جرم سننے کے بعد اولاد ماننے سے انکار کر دیا تھا اور میت لینے سے بھی۔

باقی کے گیارہ افراد مڈل کلاس سے تھے جن کے گھر والوں سے تفتیش کی گئی تھی اور انہوں نے یہی بیان دیا تھا کہ وہ لاعلم تھے ان سب سے۔ اور ایک لڑکی جو ملی تھی اس کا چہرہ تیزاب سے جل چکا تھا۔ ڈمی این اے لے لیا گیا تھا وہاں سے اسکی کوئی آئی ڈی نہیں ملی تھی ناہی کوئی ایسی چیز جس سے اس لڑکی کے متعلق کچھ پتا لگ سکے۔ مجبور لاش سڑنے کی وجہ سے اسے تین دن بعد مٹی تلے دفن دیا گیا تھا۔۔

ایک ہفتے کا وقت لگا تھا بچوں کو ان کے گھر والوں تک پہنچانے میں۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس کیس میں شامل پولیس افسران کو اعزازی طور پر شاباشی اور پروموشنز ملے تھے۔

وقت پھر گزرنے لگا اور سب اپنی زندگی میں مصروف ہو گئے۔ بیس سے پچیس دن میکی کو کور کرنے میں لگے چونکہ گولی بازو کے گوشت میں پیوست ہوئی تھی اسلیے ہڈی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا البتہ زوہیب اب تک ہسپتال کے بستر پر بے بس تھا۔

باقی سب واپس جوائن کرتے کام شروع کرتے زندگی کے معمول پر آ چکے تھے۔ اور اب میڈیا بھی دوسری چیزوں کو ڈسکس کر رہا تھا۔

میکی کی صحت یابی کے بعد زینب سے وعدے کے مطابق اسنے پیرس کے ٹکٹ بک کروائے۔ اسکے اس سرپرائز پر زینب کا خوشی سے برا حال تھا وہ تو اس بات کو بھول ہی گئی۔۔ تھی۔

"میکی کیا ہم ٹرین میں پیرس نہیں جاسکتے۔۔"

وہ الماری سے اپنے کپڑے چنتے پوچھنے لگی جو اسے پیرس میں پہننے تھے۔

"خیریت۔"

اسنے چونک کہ پوچھا۔

"بس ویسے ہی۔۔"

"تمہیں پلین سے ڈر لگتا ہے؟"
ہنستے ہوئے استفسار کیا۔

"ہاں۔۔"

"اوہ حیرت ہے زینب شاہ تو میری سوچ سے زیادہ بزدل نکلی۔۔"
مکمل زینب کی طرف گھوم کر وہ اسکو پھر چھیڑنے لگا۔

ہاں ہوں تو ہوں۔ اور ویسے بھی میں نے بہت پلین کریش دیکھے ہیں۔۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے میں اتنی
"بری موت نہیں مرنا چاہتی۔۔"
کپڑے بیڈ پر پھینکتے سنجیدگی سے کہا۔

"اور تم نے پلین کریش کہاں دیکھے؟"

"انٹرنیٹ پر۔"

مصروف سے انداز میں مختصر جواب دیا۔

"موت جب آتی ہے جب اسکا وقت ہو اور جیسے لکھی ہو۔"
اسکا ڈر بھگانے کی چھوٹی سی کوشش کی۔

ہاں پر مجھے ایسے نہیں مرنا۔"
"مجھے تو بس ایسی موت چاہیے میں گہری نیند سو رہی ہوں اور سوتے سوتے روح نکل جائے۔۔۔"
ایک کپڑا الپیٹ کر تیجی کے منہ پر مارا۔

"الٹی باتیں مت کیا کرو۔۔۔ اور یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔"
قمیض واپس زینب پر اچھال کر پوچھا۔
www.urdu novels mania.com

"یہ بد تمیزی ہے؟ میں تو سمجھی قمیض ہے۔۔۔"
انجان بنتے اسنے جس انداز میں پوچھا اسکو گھورتا تیجی مسکرا دیا۔

"اچھا تم آج امی کے ساتھ ہسپتال بھی چلے جانا مجھے زوہیب سے ملنے جانا ہے۔۔۔"
تیجی کھڑے ہو کر جیکٹ پہننے لگا۔

"ٹھیک ہے۔۔"

تیجی کے جانے کے بعد زینب حورین کے ساتھ ہسپتال چلی گئی۔

دو دن بعد ہی تیجی اور زینب ایک مہینے کے لیے پیرس جا چکے تھے۔

یوشع ایک ضروری کیس کے سلسلے میں شہر سے باہر تھا۔ سب کچھ روٹین پر تھا زوہیب بھی بہتری کی طرف آ رہا تھا۔

ایک مہینے بعد وہ لوگ واپس لوٹے بہت خوش اور پرسکون زینب کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی اس پر اسکے جسم کا پھیلنا مزید خوبصورت لگ رہا تھا۔ زوہیب بھی واپس جوائن کر چکا تھا۔

"تم جانتے ہو تمہیں مجھ سے ملے کتنا وقت ہو گیا ہے زوہیب"

فون اٹھاتے ہی اسے حمنہ کی غصے بھری آواز سننے کو ملی۔

"میری جان میری۔۔۔"

"بلکل چپ۔۔ صاف صاف کہو کہ اب دل بھر گیا ہے مجھ سے۔۔۔"

وہ غصے سے روتے چیخ پڑی۔

زوہیب لب بھینچے ضبط کر کے رہ گیا۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا اگر کوئی حمنہ کو دیکھنے کی خواہش کرتا وہ اپنی آنکھوں میں اسکا عکس دکھا دیتا۔

"حمنہ فضول مت بولا کرو۔۔ میں صرف تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

غصے سے کہا۔

www.urdu novels mania.com

"تمہارے دور رہنے سے میں پریشان ہوتی ہوں تمہیں اندازہ ہے؟"

روہانسی لہجے میں پوچھا۔

"حمنہ میری مجبوری تھی۔۔۔"

ٹھیک ہے آپ اپنی مجبوریاں دیکھیں جو ٹھیک لگے وہ کریں اب میرا بھی جو دل کرے گا اپنا دل "بھلانے کے لیے میں وہی کرونگی۔۔"

روتے ہوئے کہتے اسنے فون کاٹ دیا۔

زوہیب آنکھیں میچ گیا گہری سانس لیتے خود پر قابو کیا۔ کتنی مشکل تھی اسکے لیے اسکی دوری۔۔ کاش وہ اسے اپنے درد اور تکلیف سے آگاہ کر سکتا۔

کاش کچھ ایسا کر سکتا کہ حمنہ کو دنیا میں سب سے زیادہ یقین اسکی محبت پر ہو جائے۔

ماہ بعد۔۔ 3

وہ سب ہسپتال کے کوریڈور میں کھڑے تھے۔ یوشع راستے میں تھا نویرہ کی اچانک طبیعت بگڑنے پر اسے ہسپتال لائے تھے اور اب ڈاکٹر نے ڈیلیوری کا کہا تھا۔ نفیزہ پریشان تھی کیونکہ ابھی صرف سات مہینے ہوئے تھے ابھی دو مہینوں کا وقت باقی تھا لیکن ڈاکٹر کے یقین دلانے پر کہ ایسا ہوتا ہے اس میں کوئی خطرے کی بات نہیں وہ چپ ہو گئی تھی پر مطمئن اب بھی نہیں تھی۔ تیزی سے دعاؤں کا عمل جاری تھا۔

زینب کے علاوہ آمنہ حورین صبح آہا دسب ہی موجود تھے۔

یوشع جب تک آیا جب تک ڈاکٹر روم کا دروازہ بند کر چکی تھی۔ وہ خاموشی سے منہ میں دعائیں پڑھتے پریشانی سے بیٹھ گیا۔

جیسے جیسے لمحہ گزر رہا تھا اسکی گھبراہٹ بھی بڑھ رہی تھی۔ دس منٹ بعد ڈاکٹر ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سفید شیٹ میں بچہ لے کر نکلیں۔

یوشع تیزی سے آگے بڑھا پھر رک کر منیزہ کو دیکھنے لگا پہلا حق منیزہ کا تھا۔ لیکن پھر منیزہ کے اشارے پر اسنے بچہ تمام لیا۔

"مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔"

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

یوشع کی آنکھیں احساسِ مسرت سے پانی سے بھیگ گئیں وہ جھلملاتی آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگا جو آنکھیں بالکل سیے سو رہی تھی۔

وہ بچی دوبالش کی بھی نہیں تھی۔ یوشع نے فوراً سے منیزہ کی طرف بڑھایا۔

"کیا ہوا؟"

منیزہ نے حیرت سے پوچھا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

آنسو پونچھتے ہستے ہوئے کہا۔

"کس چیز سے؟"

"یہ بہت چھوٹی ہے۔۔۔ بلکل نازک سی۔ میں نے زیادہ زور سے پکڑ لیا تو۔"

یوشع کے بچوں جیسے جواب پر سارے مسکرا دیے۔

بچی جلدی پیدائش کی وجہ سے عام بچوں کے مقابلے تھوڑی زیادہ نازک اور چھوٹی پر صحت مند تھی۔ سب نے آگے آتے منیزہ کے ہاتھوں میں ہی اسے دیکھا۔ منیزہ نے بچی آہا کی جانب بڑھائی جو غم آنکھوں سے پوتی کو دیکھ رہا تھا کس قدر خوش کن احساس تھا اپنی اولاد کی اولاد کو دیکھنا۔

"ابھی نہیں۔۔۔"

آہاد نے لینے سے انکار کیا۔
www.urdu novels mania.com

اب وہ سب کے سامنے کیا بتاتا کہ اتنی نازک سی گرٹیا تھامتے اسے خود بھی ڈر لگ رہا تھا۔

نرس نے ڈاکٹر کے حکم کے مطابق بچی کو لے لیا تاکہ ضروری ٹیسٹ کر سکے۔

سب یوشع کو گلے لگاتے مبارک بات دینے لگے جو وہ خوشی سے وصولنے لگا۔

کچھ دیر بعد نویرہ سے ملنے کی اجازت ملی تو سب سے پہلے منیزہ نے یوشع کو ہی اندر بھیجا۔ اور خود ڈاکٹر کے

پاس چلی گئیں۔

چونکہ زینب کے بار بار فون آرہے تھے اور وہ خود بے قرار تھی اپنی بھتیجی کو دیکھنے اس لیے حورین اور صبح واپس گھر کے لیے نکلے تاکہ بچی کے گھر آتے ہی زینب کو وہاں لے جاسکیں۔

"کیسی ہو۔۔"

نورہ کے سامنے بیٹھتے اسنے نورہ کا ہاتھ تھاما۔

"ٹھیک ہوں۔۔"

مسکرا کر جواب دیا۔

یوشع نے بغور اسکا چہرہ دیکھا وہ زرد رنگ کی ہوئی نڈھال سی لیٹی تھی اسکے گال جو پھول گئے تھے اب ایسا لگتا تھا جیسے ہواء بھرے غبارے پر کسی نے سوئی چھوئی ہو۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

"آپ خوش ہیں؟"

آنکھیں بند کرتے پوچھا۔ اسکی آنکھیں غشی سے بار بار بند ہو رہی تھیں جو وہ یوشع کے آنے پر بامشکل کھول رہی تھی۔

"بہت بہت زیادہ خوش ہوں۔۔"

اسکا ہاتھ چومتے محبت سے کہا۔

"ہماری بیٹی کیسی ہے۔۔؟"

آ نکھیں کھولتے پھر پوچھا۔

"بلکل تمہاری جیسی چھوٹی سی نازک سی۔"

اسکا ہاتھ دوبارہ لبوں سے لگاتے بتایا۔

وہ مسکرائی اور واپس آنکھیں موند گئی۔ کچھ دیر یوشع اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگا پھر اسکی گہری سانسیں سنتے اندازہ ہوا کہ وہ سوچکی ہے۔۔

اسکے ماتھے پر لب رکھ کر وہ کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد باہر نکل گیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

جاری ہے۔۔

اسلام و علیکم۔۔

آپ لوگ سوچ رہے ہونگے میں نے زینب کا پیرس ٹور کیوں نہیں دکھایا؟ یا بیچ کے تین مہینے کیوں اڑا دیے۔۔ تو میرے لیے یہ سب لکھنا مشکل نہیں تھا لیکن پھر پانچ چھ اپنی اسی میں ہو جاتی اور پھر کہانی پھر رک جاتی اس طرح مزہ نہیں آتا۔

انٹرسٹ ختم ہوتا لگتا۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں اور میری مہم [تائی امی] کے لیے دعا کریں انکی طبیعت خراب ہے۔
اللہ انکو صحت دے [آمین۔]



Edit by Ayzasehar 🍷 🍷

#جال

قسط۔ نمبر۔ 49

از عثمیمہ۔ مکرم #

نورہ کے واپس ہوش میں آنے کے بعد اسے ڈسچارج کر دیا بیٹی بھی ماشاء اللہ سے بلکل صحت مند ہوئی تھی۔
www.urdu novels mania.com

"آرام سے۔۔"

نمیزہ نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

بچی آمنہ کے ہاتھ میں تھی۔

نورہ کے بیڈ پر بیٹھنے کے بعد آمنہ نے بچی نورہ کے ہاتھ میں دی وہ اپنے گود میں سوئی ہوئی بچی کو دیکھتی چلی گئی دل مسرت سے جھوم رہا تھا اتنا اچھا اور خوبصورت احساس اسنے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ اسکی اولاد تھی۔

اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتے وہ مسکرا کر منیزہ کو دیکھنے لگی جو مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ پھر کمرے میں اچانک شور اٹھا جب زینب خوشی سے چمکتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اسکے ساتھ حورین بھی تھی۔

"اللہ رحم زینب آرام سے۔۔۔"

منیزہ نے اسکو ٹوکا۔

ساتویں مہینے کے حساب سے اسکا سائز زیادہ بڑا تھا۔

"اووویہ میری طرح ہے نا۔؟"

اسکی چھوٹی سی ناک پر نرمی سے انگلی پھیرتے زینب نے محبت سے پوچھا۔
اسکے سوال پر نورہ ہنس دی۔

"میں اسے لے لوں۔۔۔"

نورہ سے پوچھا

"جی۔۔"

نویرہ نے بیٹی اسکے آگے کی۔

زینب خوشی سے اسکے ننھے ہاتھ چومنے لگی پھر اسکے نرم ملائم گال کو انگلی کی پشت سے سہلایا۔
نویرہ وہاں ایک ایک کہ چہرے پر خوشی کی دمک دیکھ رہی تھی۔ سب خوش تھے اسکی بیٹی کی پیدائش
سے۔۔

"سب دعا کریں میری بھی بالکل ایسی ہی بیٹی ہو۔۔"

زینب مہویت سے بچی کو دیکھتی کہنے لگی۔

"آمین۔۔ یہ بھی تمہاری بچی ہی ہے۔۔"

منیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔
www.urdu novels mania.com

"پھر میں اسکو لے جاؤں؟"

اسکے سوال پر سب اسے دیکھنے لگے۔ نویرہ کا دل جیسے حلق میں آیا اسے زینب عزیز تھی اور وہ منع بھی
نہیں کر پاتی لیکن اپنی ننھی گریا کو دور کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

ابھی بہت چھوٹی ہے زینویہ۔"

"ماں سے دور کرنا اولاد کو گناہ ہے۔۔ اور بالکل یہ تمہاری بیٹی ہے۔۔ تمہارا اختیار ہے اس پر۔۔ حورین نے اسکی پیٹھ سہلاتے کہا۔

"وہ بالکل ایسی ہوگی نا۔۔"

ایک بار پھر بچی کو چومتے خوشی سے پوچھا۔

"ہاں۔۔"

اب کے نویرہ نے کہا۔

"اسکا نام کیا رکھینگے۔۔؟"

سب کو دیکھتے اچانک سوال کیا۔

"جو نویرہ بولے گی وہ۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے یوشع نے محبت بھری نظروں سے نویرہ کو دیکھتے کہا جو شرم سے چہرہ جھکا گئی۔ وہ پہلے ہی منیزہ سے کہہ چکا تھا جس پر منیزہ نے اس سے کہا تھا کہ وہ نویرہ کی پہلی اولاد ہے جس پر

حق اسکا ہونا چاہیے۔۔ یوشع کو بہت خوشی ہوئی تھی کہ اسکی ماں اپنے سے زیادہ دوسروں کی خوشی کو اہمیت دینے والی عورت ہے۔۔

آگے آکر اسنے محبت سے زینب کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"کیسی لگی بھتیجی۔۔"

نورہ کے برابر بیٹھتے پوچھا۔

"بہت پیاری بالکل میری جیسی ہے۔۔"

چمکتے ہوئے کہا۔

"یہ تم میری بیٹی کی تعریف کر رہی ہو یا اپنی؟"

یوشع نے چھڑا۔

"میں پیاری ہوں یہ میری تعریف ہے اور یہ میری جیسی ہے یہ اسکی تعریف ہے۔۔۔"

زینب کا کہنا تھا کہ اسکے گود میں بچی رونے لگی۔

"اپنی تعریف اسے پسند نہیں آئی۔۔"

یوشع نے کہتے ہوئے قہقہہ لگایا جبکہ زینب نے سب کے ہنسنے پر یوشع کو غصے سے دیکھا۔
پھر نمیزہ نے پچی زینب کے ہاتھ سے لے کر نویرہ کی گود میں دی تاکہ وہ دودھ پلا سکے چند ہدایت کرنے کے بعد سارے کمرے سے باہر نکل گئے۔

اسکو ایسے ہی بیٹھے دیکھ یوشع نے آنبر واچکائی۔

"آپ باہر نہیں جائینگے؟"
پچی کو جھلاتے پریشانی سے پوچھا۔

"میں کیوں باہر جاؤنگا۔۔۔؟"
اسے حیرت ہوئی۔

"پچی بھوکی ہے۔۔۔"
نویرہ نے احساس دلانا چاہا۔

"تو۔۔۔؟"
شانے اچکاتے سوال کیا۔



"!تو۔۔۔۔"

وہ لب بھیچ گئی پر کچھ کہہ ناپائی۔

"نویرہ بی بی بچی رات کو کسی بھی پر بھوک سے شور مچائے گی تو کیا تم مجھے کمرے سے نکالتی رہو گی؟"

اٹھ کر بیٹھتے اسنے افسوس سے پوچھا۔

وہ لب چباتے خاموش ہو گئی۔

بچی کو روتا دیکھ یوشع نے گہری سانس لی پھر رخ موڑ کر لیٹ گیا۔

کچھ دیر بعد بچی کی آواز بند ہونے پر جتنی شرافت سے اسنے رخ موڑا تھا اتنی آرام سے واپس رخ نویرہ کی جانب کر گیا۔

پریہ دیکھ وہ مسکرانے پر مجبور ہوا کہ وہ ڈوپٹہ پوری طرح اوڑھی ہوئی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

"کیا نام سوچا؟"

کھنی کے بل لیٹ کر سر اونچا کر کے وہ نویرہ کو دیکھنے لگا۔

"نام ماما رکھینگی۔۔۔"

یوشع مسکرایا۔

"ماما کہتی ہیں بہو رکھگی ہو کہتی ہے ماما رکھینگی میں سوچ رہا ہوں میں خود رکھ لو۔۔"

"نہیں ماما رکھینگی۔۔"

اسنے جیسے یو شمع کو انکار کیا۔

"یعنی تم مجھے نام رکھنے سے منع کر رہی ہو۔؟"

بھنویں بھیچ کر سختی سے پوچھا۔

"جی۔۔"

وہ بنا اسکی بات کا اثر لیے نظریں جھکا گئی۔

www.urdu novelsmania.com

"ماں بن کر مجھے دبانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔ اچھا ہے۔۔"

کندھے اچکاتے اسنے داد دی

اسکی حرکت پر نویرہ ہنسی۔

"خیر ہے میں دیکھنا چاہوں گا یہ ساس بہو کا ڈرامہ کب تک چلتا ہے۔۔۔"

سیدھا ہو کر لیٹتے بھی اسکی نظریں نویرہ پر ہی تھی جو مسکرا رہی تھی۔

"آپ جل رہے ہیں؟"

نثر ارتا پوچھا۔

"ہاں بہت۔۔"

واپس کہنی کے بل لیٹتے دکھ سے کہا۔

نویرہ نے بچی کو خود سے الگ کر کے یوشع کے بلکل برابر اسکے سامنے لٹایا اور خود اسکے برابر یوشع کی جانب رخ کر کے لیٹ گئی۔ اب منظر کچھ یوں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف رخ کیے لیٹے تھے اور درمیان میں بچی تھی۔

یوشع نے اسکے ہاتھ کو چھوا اسکے ہاتھ یوشع کی آدھی انگلی جتنے تھے۔ اپنی بیٹی کا نرم لمس یوشع کو سرشار کر رہا تھا وہ اسکی بیٹی تھی اسکا خون۔

اسنے مسکراتے ہوئے جیب سے فون نکالا اور اپنے ساتھ نویرہ اور بیٹی کی تصویریں لینے لگا۔
اللہ نے بیٹی کی رحمت سے نواز کر انہیں مکمل کر دیا تھا۔

"میں نے تم سے تو پوچھا ہی نہیں تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟"

یوشع نے اب کے اسکا ہاتھ تمام کے پوچھا۔ وہ سب کے احساسات جان رہی تھی ضروری تھا کوئی اسکے احساسات بھی پوچھتا وہ کب سے چاہ رہی تھی کہ یوشع اس سے پوچھے کہ وہ کیا اور کیسا محسوس کر رہی ہے تو وہ بتائے اپنا ہر احساس اسکے سامنے بیاں کرے۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں۔"

ایک نظر بیٹی کو دیکھنے کے بعد اس نے یوشع کو دیکھا پھر اسکا ہاتھ جو نویرہ کے ہاتھ پر تھا اسے اپنے گال پر رکھ لیا۔

"اور؟۔"

یوشع نے پھر پوچھا۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھ سے میری خوشیاں سنبھل نہیں رہی۔ میں نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ اللہ آپ سب کی خوشیوں کی وجہ مجھے یوں بنا دے گا۔ پتا ہے سب ہماری بیٹی کو اتنے پیار سے دیکھ رہے تھے۔"

کہتے کہتے اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔

مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ میری بیٹی کے پاس ساری محبتیں ہوں گی۔"

"دادا کی دادی کی پھوپھو پھوپھا کی اپنے پاپا کی اپنے نان۔۔۔ اسکی آنکھ سے خوشی کے آنسو نکل رہے تھے کہ وہ نانی کہتے کہتے رک گئی۔ یوشع جو اسکو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا اسکی مسکراہٹ سمٹی۔۔"

"سوری غلطی سے۔۔"

ہوشع کی مسکراہٹ غائب ہوتے دیکھ وہ معافی مانگنے لگی۔

"تمہیں یاد آرہی ہے انکی۔۔"

یوشع نے اسکے بال پیچھے کی جانب کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

منہ سے اسنے کچھ ناکما پر تیزی سے نکلتے اسکی آنکھوں سے آنسو اقرار کر گئے۔

www.urdu novelsmania.com

"میں نے تم پر پابندی نہیں لگائی نویرہ تم ملنا چاہو تو مل سکتی ہو۔۔"

"میں نہیں مل سکتی مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔۔ اب تو یہ بھی آچکی ہے۔۔"

بچی کی طرف اشارہ کرتے دکھ سے کہا۔

"میرے ساتھ تو ڈر نہیں لگے گا نا۔۔ میں لے کر چلونگا پھر مل لینا۔"
اسکے آنسو پونچھتے یقین دلایا۔

وہ مجھ سے نہیں ملنا چاہیگی۔۔۔۔۔"
اپنا ڈر ظاہر کیا۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔ مل لینگی۔۔ منا لینا انکو۔۔ ماں ہیں۔۔ رونا بند کرو شاہاش میں جا کر ان سے بات
"کرونگا۔"
نویہ کو روتا دیکھ پیار سے سنبھالا۔

urdu
novels mania

زویب اپنے کین میں آیا تو اسکی ٹیبل کے اوپر ایک خاکی لفافہ رکھا تھا۔ اسنے تجسس سے آگے بڑھ کر
وہ لفافہ اٹھایا اسنے لفافہ اٹھا کر چاک کیا۔ اندر سے ایک سفید کاغذ نکلا۔

"کھیل شروع۔۔۔"
خون سے لکھے گئے صرف دو الفاظ زویب کا دماغ گھما گئے۔۔

"اقرار۔۔"

وہ کین سے بلند آوازیں پکارتے باہر نکلا۔

"جی سر۔"

"یہ لیٹر میرے آفس میں کس نے رکھا ہے۔۔؟"

غصے سے پوچھا

"سر میں نے رکھا ہے ڈاک والا آپ کے نام سے دے کر گیا ہے۔۔"

اقرار نے گڑبڑاتے کہا۔

www.urdu novelsmania.com

"تو تم نے پوچھا نہیں یہ کس نے بھیجا ہے۔۔؟"

غصے سے پوچھا۔

اسکی آواز سن کے یحییٰ باہر آیا۔

"کیا ہوا زویب؟"

سیحی نے نا سمجھی سے پوچھا۔
جواباً زویب نے وہ کاغذ سیحی کے سامنے کیا۔

"سیحی: "یہ کس نے دیا ہے اقرار تم نے پوچھا کیوں نہیں اور رو کا کیوں نہیں۔۔"

"سر مجھے مشکوک نہیں لگا وہ ڈاک والا تھا میں سمجھا معمولی خط ہوگا۔۔"

"سر۔۔"

جمال کے پکارنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔
اس نے بھی ایک کاغذ سیحی کے سامنے کیا۔

"میری ٹیبل پر رکھا تھا۔۔"

جمال نے پریشانی سے کہا۔

سیحی نے کاغذ کھولا تھا اس میں بھی سرخ رنگ کی تحریر لکھی تھی۔

ڈبے میں ڈبہ ڈبے میں گن"

"آئی ایم دی پلیئر نمبر ون"

اسکے تھوڑا نیچے لکھا تھا

"خون کی بازی"

"یہ کیا مزاق ہے۔۔"

سیجی نے کڑھتے ہوئے دونوں کا غڈ پھاڑ کر انکا گولا بنا کر زمین پر پھینک دیا۔

"پریشان مت ہو یہ صرف ہمیں پریشان کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے کوئی مزاق کر رہا ہے۔"

سیجی نے نارمل ہوتے کہا پولیس کے بہت دشمن تھے لیکن خطرناک اگر کسی کو کوئی نقصان پہنچا نہ ہوتا تو ڈائریکٹ پہنچا تا یوں بچوں کی طرح نہیں کھیلتا۔

www.urdu novels mania.com

"سمران تحریروں کا تعلق اس کیس سے تو نہیں۔۔"

زوہیب نے پریشانی سے خدشہ ظاہر کیا۔

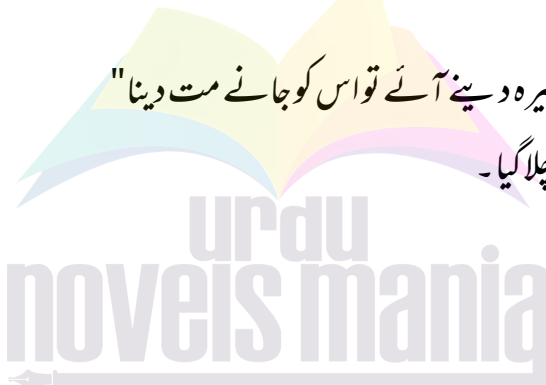
نہیں زوہیب ان دھمکیوں سے اس کیس کا تعلق نہیں کیونکہ تحقیقات میں ثابت ہو گیا تھا کہ وہ بزنس "صداقت کا تھا اسکے مرنے کے بعد وہ بزنس وہ لڑکی سنبھال رہی تھی جو مقابلے میں ماری گئی۔۔"

عباس جو پیچھے کھڑا سارا معاملہ دیکھ رہا تھا سمجھداری سے کہا۔ اسنے یہ کیس ڈیپلی اسٹڈی کیا تھا۔

عباس صحیح کہہ رہا ہے اور اس کیس کو بند ہوئے مہینوں ہو چکے ہیں۔۔۔ پریشان مت ہو یہ صرف "ہمارے ساتھ مزاق ہوا ہے۔۔۔"

انکو مطمئن کرتے یحییٰ واپس اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔
پیچھے وہ لوگ بھی کندھے اچکاتے اپنی اپنی جگہ پر جانے لگے جب زوہیب رکا۔

"اقرار اگر اب کوئی خط وغیرہ دینے آئے تو اس کو جانے مت دینا"
اقرار سے کہتا وہ بھی اندر چلا گیا۔



جاری ہے۔

آپ لوگوں کا رسپونس بہت کم ہو گیا ہے۔۔۔ مشکل سے دس اپنی ہیں اور آپ اس لوگوں کا رسپونس۔۔۔ افسوس صد افسوس۔۔۔ نیکسٹ ناول صرف آپ لوگوں کے رسپونس رہے گا ورنہ ویب اسپیشل 😞 😞 دے دوں گی۔

اس پوسٹ پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔۔۔

کل شاید اپنی نا آنے کیونکہ مجھے ایک ای بک ناول کل مکمل کر کے دینا ہے۔ انشاء اللہ کل ناوے
سکی تو پرسوں لمبی قسط۔۔

Edit by Zamal Fatima.. 😊 Beautiful 👍

#جال

قسط۔ نمبر۔ 50#

از عمیمہ۔ مکرم #



نورہ کی خواہش پر بچی کا نام منیرہ نے رکھا جو سب کو بہت پسند آیا۔

نام نور العین رکھا تھا۔

بچی کی پیدائش کے ایک ہفتے بعد سادگی سے عقیقہ ہوا۔

زندگی پر سکون ہوگی۔ دوبارہ ایسا کوئی لیٹر پولیس اسٹیشن میں نہیں آیا سب اسے مزاق سمجھ کر نظر انداز کر گئے۔

پوری ٹیم ایک نئے اہم کیس میں پھنسی تھی۔

صداقت کا قاتل کون تھا؟

اس کا قتل کس نے کیا؟

اس کا قتل کیوں کیا گیا؟

اس کیس میں صداقت کتنا انوالو تھا؟

پولیس میں سے غدار ہون تھا؟

وہ لڑکی کون تھی؟

اس کا تعلق کہاں سے تھا؟

اور یہ سب کب سے چل رہا تھا؟

ایسے کئی سوال تھے جن کے جواب ناپا کرانکو ادھورا پھوڑوہ فائلز کئی فائلز کے نیچے دبا دی گئی تھی۔ یوشع اپنے حصے کا کام کر چکا تھا۔ یہاں کو تا ہی میکی اور اسکی ٹیم کی تھی۔ وہ یوشع کے کام کرنے کے انداز سے بہت متاثر ہوا تھا پر اپنے کام میں وہ یہ بات شامل نہیں کر پایا تھا یوشع کوئی باریک نقطہ بھی غیر ضروری سمجھ کر نہیں پھوڑتا تھا اور وہ تو اہم سوال ادھورے پھوڑ چکے تھے۔

زینب بے انتہا خوش تھی اسے حورین کے ساتھ ہسپتال جانے پر جو خوشخبری ملی تھی وہ ان دونوں نے سب سے چھپالی تھی۔

وہ بچے کا جنس معلوم کرنا چاہتی تھی پر میکی نے سختی سے منع کیا تھا۔

اسے بیٹی کی انتہا سے زیادہ خواہش تھی۔

"سچی مجھے ایسا لگتا ہے ہماری بیٹی ہوگی۔۔"

اپنا بھاری وجود سنبھالتے وہ سچی کے سامنے کھڑی ہوئی۔

وہ مکمل سادی تھی بس ہونٹوں پر ہلکی سرخی تھی۔ اسکی آنکھیں سو جی ہوئی تھیں اور گال بھی۔۔ ہاتھ موٹے موٹے ہوتے پھول گئے تھے۔ پاؤں کا بھی کچھ یہی حال تھا ایسی حالت میں بھی وہ سچی کو حسین لگتی تھی۔

اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمارا بیٹا ہوگا۔۔"

اسکو اپنے برابر میں بٹھا کر اسکے بڑھے پیٹ کو چھوٹا ہوا بولا۔

"بیٹی تو لازمی ہوگی سچی مجھے بیٹی چاہیے میں نے اللہ سے بہت دعا کی ہے سورۃ مریم بھی پڑھتی ہوں۔۔"

زینب نے یقین سے کہا۔

www.urdu novelsmania.com

"پر مجھے بیٹا چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ میرا بیٹا ہی ہوگا۔۔"

سچی نے بھی اسی یقین سے کہا۔ زینب اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی۔

"آپ کو بیٹی کیوں نہیں چاہیے؟"

سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں نے کب کہا مجھے بیٹی نہیں چاہیے بس مجھے پہلے بیٹا چاہیے۔۔"

زینب کا ہاتھ تھامتے اپنی خواہش بتائی۔

"اور اگر پہلی بیٹی ہوئی تو؟"

اسکو فکر لاحق ہوئی۔ سبھی کے بیٹے کی ضد اسے پریشان کر رہی تھی۔

"تو پھر اللہ کی مرضی۔۔"

سنجیدگی سے چانے اچکا دیے۔

"اگر بیٹی ہوئی تو اس سے محبت نہیں کریں گے؟"

سبھی کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے اسکا دل اداس ہوا۔

کیوں محبت نہیں کرونگا۔؟ کیسی باتیں کر رہی ہوزینب میں نے یہ کب کہا کہ مجھے بیٹیاں نہیں پسندیا"

"میں بیٹی نہیں چاہتا؟ میں بیٹی سے پہلے بیٹا چاہتا ہوں بس۔۔ یعنی پہلی اولاد بیٹا۔۔"

سبھی نے وضاحت دی۔

"پہلی اولاد بیٹی کیوں نہیں چاہتے۔۔"

زینب کو ابھی تک وہیں پر اٹکا دیکھ سیکھی نے گہری سانس لی۔

"اچھا تم یہ بتاؤ تم پہلی اولاد بیٹی کیوں چاہتی ہو؟"

سیکھی نے اس سوال کیا۔

"مجھے لڑکیاں پسند ہیں۔۔ انکی اچھی اچھی کلرڈ ڈریسز ہوتی ہیں۔۔ پونیاں اور کلپ ہوتی ہیں انکو تیار "کرنے میں بھی مزہ آتا ہے۔ بیٹے بور ہوتے ہیں؟"

"جب تمہارا اپنا بیٹا ہوگا تو تم بور نہیں ہوگی۔۔"

ہنستے ہوئے علم میں اضافہ کیا۔

www.urdu novelsmania.com

"نہیں بیٹی ہوگی بلکل میری طرح جسکو میں بہت اچھا سا تیار کرونگی۔۔"

خوشی سے ناک چٹھائی۔

"تمہاری طرح؟"

صدے سے پوچھا۔

"ہاں کیوں؟"

زینب نے گھورا۔

بیٹی ہوئی تو اچھا ہے پر اگر تمہاری طرح ہوئی تو۔۔۔ نہیں پلیز ایسی دعائیں مت کرو زینب ایک زینب "ہی مشکل سے برداشت ہوتی ہے مجھ سے۔۔۔ ڈرامائی انداز میں دہائی دیتے وہ ہنسنے لگا۔۔۔"

ویری فنی۔۔۔۔۔"

ناک چڑھائی۔

"اب بتائیں آپکو بیٹا کیوں چاہیے۔۔۔؟"

زینب واپس اسی بات پر آئی۔

"یہی نے گہری سانس لی اب وہ اسے کیسے سمجھاتا اپنی وجہ وہ کبھی نا سمجھتی یا اسکی وجہ اسے بچکانی لگتی۔۔۔"

"اففف مجھے بھی بیٹا چاہیے کیونکہ مجھے لڑکیاں بور لگتی ہیں لڑکا ہوگا بڑا بھائی ہوگا بہن کی کیئر کرے گا"

اسے سنبھالے گا

"اسکی غلطیوں پر اسے سمجھائیگا اسکی حفاظت کرے گا۔"

"جیسے یوشع بھائی۔۔"

زینب کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ہاں اپنے ماموں جیسا ہوگا بہن کے معاملے میں۔۔"

زینب مسکرائی۔۔

"لیکن مجھے پھر بھی بیٹی چاہیے اور ممکن ہے اللہ دونوں ایک ساتھ دے دے۔۔"

زینب نے چمکتے ہوئے کہا۔

www.urdu novels mania.com

"سچی: "مطلب؟"

"مطلب کچھ نہیں بیٹی ہی ہوگی۔۔"

اپنے منہ سے سر پرانز نکلتے دیکھ اسنے بات کا رخ واپس موڑا۔

"جیسا اللہ کو منظور ہو۔۔۔"

سیچی نے گویا بات ہی ختم کر دی۔۔

"سیچی"

عباس سیچی کے آفس میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا خیریت؟"

عباس کا پریشان چہرہ دیکھ کر سیچی نے فکر مندی سے پوچھا۔
جواباً اس نے ایک سفید کاغذ سامنے کیا۔ جس پر کچھ عرصہ پہلے جیسی ہی سرخ تحریر لکھی تھی۔

www.urdu
novels mania
www.urdu novels mania

"the game is began

5832...now it's my turn.."

"کیا مطلب ہے ان سب کا اور یہ کس نے بھیجا۔"

سیچی کو عجیب سی وحشت ہوئی تھی اس تحریر سے۔

مجھے میرے کبین میں ملا ہے۔ اور مجھے پتا نہیں کیوں یہ سب مزاق نہیں لگ رہا عجیب سی وحشت "ہو رہی ہے اس خون کی بو سے۔۔"

عباس دل میں اٹھتے ڈر کو دبانے کی کوشش کرنے لگا جو بہت بری طرح خوف سے کانپ رہا تھا۔

"پریشان مت ہو ہم پتا لگاتے ہیں۔۔ جو کوئی بھی ہے اب کے یہ مزاق اسکو بھاری پڑیگا۔۔" یحییٰ نے اس تحریر کو بغور دیکھتے غصے سے کہا۔ جمال بھی کمرے میں داخل ہوا جہی عباس کا فون بجا۔

"ہیلوزین کیسے ہو میرے بیٹے۔۔"

محبت سے پوچھا۔ کچھ دیر پہلے کی پریشانی اپنے معصوم بچے کی آواز سننے ہی غائب تھی۔

"مجھے لینے آ جاؤ۔۔"

آگے سے نم نم سی آواز آئی۔

"کیا ہوا گڈا آپ رورہے ہو؟"

"میری شُبان (سبحان ماموں کا بیٹا) (سے لڑائی) لڑائی (ہو گئی ہے۔۔ مجھے نئی) نہیں (رہنا یہاں۔۔۔"

غصے سے کہا۔ عباس بے اختیار مسکرایا۔

"ماما آرہی ہیں میری جان لینے۔۔ آپکو۔۔"

عباس نے پچکارا۔

"پھل (پھر) بائے"

منہ چڑھاتے ناراضگی سے کہا۔

"ارے ناراضگی کیوں؟"

عباس نے ایک نظر فون کو دیکھتے ہنستے ہوئے پوچھا۔

جمال اور یحییٰ دونوں مسکرائے۔۔

"مجھے گالی (گاڑی) میں جانا تھا۔۔"

اسکے گاڑی کو گالی بولنے پر عباس ہنسا۔

"ہم گالی میں شام کو چلینگے۔۔ اوکے؟"

"ہم اوکے۔۔"

عباس کی بات پر رضامندی دی۔

اچھا اب میں کام کر رہا ہوں پھر شام کو جانا بھی تو ہے۔۔۔"

"چلو شاباش نانو کا فون انکو واپس کرو ادھر ادھر نہیں رکھنا

ہدایت دیتے اسنے فون رکھ دیا۔

"کیا ہوا خیریت؟"

جمال نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

ہاں بھئی سب خیریت ہے ہم مردوں کے نصیب میں یہی تو ہوتا ہے پہلے بیوی کے نخرے اٹھاؤ"

"پھر بچوں کے۔۔۔"

ہنستے ہوئے عباس نے بیچارگی سے کہا جس پر سب ہنس دیے۔۔۔

"زوہیب کہاں ہے۔۔۔"

سیکھی نے پوچھا۔

گھر جانے کو راضی نہیں تھا اور اسکی بیک بون میں بہت پین ہو رہا تھا اسلیے میں نے دوا دی ہے سو رہا " ہے۔۔

جمال کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔

"کیا پھر کوئی لیٹر آیا ہے؟"
ٹیبل پر رکھی تحریر جمال پڑھ چکا تھا۔

"ہاں عباس کے پاس آیا ہے اس بار۔۔"

میجی نے پر سوچ نظروں سے تحریر کو دیکھتے کہا۔۔

"کیوں لکھا ہے؟ کیا یہ کوئی ہنٹ ہے؟ 5832"

جمال نے کاغذ تھا متے دو سے تین بار تحریر پڑھی۔
www.urdu novels mania .com

"پتا نہیں کیا مطلب ہے۔۔"

عباس کا فون پھر سے بج رہا تھا۔ اسنے نمبر دیکھا کوئی انجان نمبر تھا فون کاٹتے وہ واپس جمال اور میجی کی طرف متوجہ ہوا۔

لیکن فون واپس بجنے لگا۔

"ہیلو۔۔"

اب کے اسنے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

مسز سمیرا آپکی وائف ہیں؟ آگے سے کسی انجان آدمی کے منہ سے اپنی بیوی کا نام سن کر وہ "پریشانی سے کھڑا ہوا۔

"اجی میری وائف ہیں آپ کون ہیں اور۔۔۔"

آپ فوراً۔۔ اس ہسپتال پہنچیں افسوس کے ساتھ آپکی بیوی کا ٹرک ایکسیڈنٹ پر موقع پر ہی "انتقال ہو گیا ہے اور انکے ساتھ ایک چھوٹی سی ایک سالہ بچی بھی۔۔۔ اس سے آگے اسنے کچھ سنا نہیں فون اسکے ہاتھوں سے پھستازمین پر گر گیا آنکھوں سے آنسو ریلوں کی صورت میں بہنے لگے۔

"عباس۔۔ کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے نا؟"

یچی اور جمال پریشانی سے اسکے سامنے آئے اسے سنبھالنا چاہا لیکن وہ اپنا وجود زمین پر چھوڑ کر ہچکیوں سے رونے لگا۔

"عباس ہوا کیا ہے؟"

جمال اسے اس طرح روتا دیکھ پریشانی سے پوچھنے لگا۔
 میکی نے اس کا فون اٹھا کر آخری نمبر رمی ڈائل کر کے کان سے لگایا۔

"سمیرا۔۔۔ میری زریں۔۔۔"

وہ بلند آواز میں بچوں کی طرح رونے لگا اس کی آہ و بکا سے باقی کے لوگ اندر آنے لگے اور ڈی ایس پی عباس جس کو کبھی کمزور پڑتے نہیں دیکھا تھا اسے گڑگڑاتے روتے دیکھ بہت پریشان ہو گئے۔
 زوہیب جو کچھ دیر پہلے سوکراٹھا تھا عباس کی رونے کی آواز سن کر دوڑتا ہوا کمرے میں آیا۔

"کیا ہوا ہے؟"

اس کی آنکھیں نیند میں ڈوبی تھیں اور وہ کافی پریشان لگ رہا تھا۔

عباس کی بیوی اور بیٹی کا ٹرک ایکسپڈینٹ میں۔۔۔۔۔"

وہ ٹھرا کہنا مشکل تھا۔۔

"انتقال ہو گیا۔۔"

اسکی بات سے گویا ان سب پر سکتہ ہوا۔ یحییٰ اپنے آنسو صاف کرتے عباس کے پاس بیٹھا اسے خود میں بھیج کر حوصلہ دینا چاہا۔

"عباس۔۔۔ سنبھالو خود کو ہمیں ہسپتال بھی جانا ہے۔۔۔"

یحییٰ بامشکل اپنے آنسوؤں پر ضبط کرنے لگا جو اسکی آنکھوں کے کنارے نکلنے کو بے تاب تھے۔ البتہ اسکی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"سمیر۔۔۔"

سمیر کے نام پر اسکی ہچکی بندھ چکی تھی۔

صبح تو وہ اس سے لڑی تھی۔ آخر میں عباس نے ہاتھ جوڑے تھے وہ ضدی ہو رہی تھی وقت بے وقت اس پر برسے لگی تھی اسکی چھوٹی سی بیٹی صبح اسے جگانے کے لیے اپنے چھوٹے چھوٹے تھوک میں گلیے ہاتھ اسکے منہ پر مار رہی تھی۔

اسکے اوپر چڑھنے کی کوشش کرتے عجیب عجیب آوازیں منہ سے نکال رہی تھی۔

اور پھر عباس کے پکڑنے پر رونے لگی تھی۔ پھر جب عباس نے اسکو اپنے سینے پر بٹھاتے اس سے باتیں کرنا شروع کی تو وہ ایک مرتبہ پھر کھلکھلاتے اسکے چہرے پر اپنے ہاتھ مارنے لگی تھی۔

وہ ان دونوں کو صحیح سلامت تو گھر چھوڑ کر آیا تھا۔ یہاں سے واپس جانے کے انتظار میں تھا کیونکہ زین کے ساتھ آج رات سمیرا سے بھی باہر گھومنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ تو وعدہ وفا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پر وعدہ لینے والی بیوفائی کر چکی تھی۔

"عباس۔۔۔"

زوہیب نے نم آنکھوں سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"یہ بھی مزاق ہے نا؟ کوئی کوئی تفریح کر رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ ہیں نا؟"

وہ سبکی سے الگ ہوتے امید سے پوچھنے لگا اسکی آنکھوں میں چمکتے آخری امید کے جگنو وہاں سب کو ٹڑپا گئے۔۔

سبکی نے اسے واپس خود میں بھیج لیا۔

www.urdu novels mania.com

عباس بہت مشکل سے سنبھلا تھا وہ جمال سبکی اور زوہیب مطلوبہ ہسپتال آئے تھے ڈاکٹر نے بتایا تھا یہ پولیس کیس ہے۔۔ جمال اور زوہیب اس جگہ گئے تھے جہاں یہ حادثہ پیش آیا تھا۔

حادثہ اتنا شدید تھا کہ انکی چالیس ہڈیاں ٹوٹی ہیں حرام مغز پر گہری چوٹ لگنے کے باعث اسی وقت انکی "ڈیٹھ ہو گئی۔۔"

ڈاکٹر کے منہ سے ادا ہوتے الفاظ کسی پگھلے سیسے کے مانند کان میں گرے تھے۔ عباس اپنا ضبط کھونے لگا تھا آنکھوں سے نکلنے آنسوؤں میں روانی آئی تھی یحییٰ نے بھی اپنے آنسو ضبط کرنا چاہے پر ناکام رہا۔

"آپ کی وائف ففٹین ڈیز پر یگنٹ بھی تھیں۔ اور بچی کی حالت ایسی نہیں کے دیکھی بھی جاسکے۔۔"

ڈاکٹر نے اس بھرپور جوان مرد کو بے تحاشہ روتے دیکھ افسوس سے کہا ایسے کیسز دن میں دس آتے تھے لوگوں کو انکے اپنوں کی موت کی خبر دینا آسان ہو چکا تھا لیکن اسکے باوجود آج انہیں بات مکمل کرنے میں بہت تکلیف ہوئی تھی۔

عباس ٹیبل پر ہاتھ ٹکائے بازو میں چہرہ دیے نفی میں سر ہلاتے آواز سے رونے لگا یحییٰ کے لیے مزید حوصلہ دینا مشکل ہو گیا۔

"آپ باڈی دیکھ سکتے ہیں۔۔"

کچھ تعقف کے بعد ڈاکٹر پھر سے گویا ہوا۔

وہ ڈاکٹر کے ہمراہ اس کمرے کی جانب بڑھنے لگا جہاں اسکی عزیز جان بیوی اور پھول جیسی بیٹی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے جیسے ہواء میں کمی ہوئی اسے سانس لینا مشکل لگنے لگا۔ اپنے منوں بھاری قدم اٹھاتے وہ بیڈ تک بڑھا جس پر لیٹے وجود پر سفید کپڑا ڈھکا تھا۔

آنسو حلق میں اتارتے حلق میں شدید تکلیف ہو رہی تھی لیکن یہ تکلیف ابھی محسوس ہی کہاں ہو رہی تھی ایسا لگتا تھا جیسے زندہ ہوتے کسی نے اگلے لمحے موت کی نوید سنائی ہو اور اسکا یہ زمین پر آخری وقت چل رہا ہو۔

کئی آنسو لرزتے ہوئے نٹوں کے اندر نمکیات گھول رہے تھے۔ بے تحاشہ کانپتے ہاتھوں سے آنکھیں میچتے عباس نے چادر کھسکا دی۔

آنکھیں واپس کھولیں تو نظریں ٹہر سی گئیں۔۔

پیٹوں میں جکڑا سر چہرے کا ایک حصہ نیلا ہوا تھا بند پلکوں پر ہلکا ہلکا خون جماتا تھا۔ وہ بے خودی میں ان پلکوں کو چھونے لگا اسکے ہونٹ آپس میں سلے تھے جیسے کبھی کھلے ہی ناہوں وہ اسکی بند پلکوں کو چھونے لگا۔ یکجہاں منہ پر ہاتھ رکھے کمرے سے فوراً نکل گیا وہ یہ سب نہیں دیکھ سکتا تھا اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

تمہیں۔۔۔ پتا ہے۔۔۔ ناتہاری کھلی آنکھوں۔۔۔ سے عشق ہے مجھے۔۔۔"

"خدا را ایک بار کھولو۔۔"

ہستے آنسو سے وہ وہیں اسکے پاس بیٹھ کر اس سے گزارش کرنے لگا۔۔

اگریہ۔۔۔ سوچ۔۔ سوچتی ہو کہ۔۔۔ تمہارا۔۔ نیلا چہرہ۔۔ ہو گیا۔۔ ہے اسلی۔۔۔ سے تم "خو۔۔ بصورت۔۔ نہیں لگو گی اور۔۔ میں دوسروں کو دیکھو۔۔ ننگا تو قسم لے لو۔۔ تمہارے "سوا۔۔ کسی کو نہیں دیکھونگا۔۔

ہلکا مسکراتے وہ اسے منارہا تھا جیسے وہ اب تک صبح کی لڑائی پر ناراض ہو۔۔

مجھ سے محبت۔۔۔ ہے تو اللہ کے واسطے۔۔۔ صرف۔۔۔ صرف ایک بار پکار۔۔۔ لوسمیرا۔۔۔ اللہ کی "قسم اپنی جان تمہا۔۔ تمہا۔۔ تمہارے۔۔۔ قدموں میں ڈال دوں گا۔۔

یقین کرو۔۔ تمہیں۔۔۔ کبھی۔۔ دوبارہ مجھ۔۔۔ سے شکایت نہیں ہوگی۔۔ میں سب "چھوڑ دوں گا۔۔ اپنی۔۔ زندگی۔۔ کاہر۔۔ لمحہ تمہارے نام کر دوں گا۔۔ پر خدارا ایک بار مجھے پکار لو۔۔ اسکے سینے پر سر رکھے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا کہ شاید اسکا ہاتھ ہمیشہ کی طرح ابھی اسکے سر پر آئیگا اور اسکا سر سہلائیگا۔۔ پر ایسا نا ہونا تھا نا ہوا۔

کافی دیر وہ اسکے سینے سے لگے اسکے بے جان ٹوٹے وجود کو خود میں بھیجنے پکارتے رہا اس کے بے تحاشہ رونے کے باعث سمیرا کے جسم پر موجود کپڑا اگیلا ہو چکا تھا۔ اسکے بھیجنے کی وجہ سے ہلکا سا خون کپڑے پر نمایا ہوا۔ وہ اس خون کو چھونے لگا۔۔ جب اسکی نظر دوسرے بیڈ پر پڑی۔۔ اسکی جسم پر جیسے مزید بوجھ آن گرا نظریں پتھر اگئیں وہ اسکی گریٹا تھی وہ زریں تھی۔۔

اسے اچانک اپنے چہرے پر گیلیے گیلیے چکنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کا نرم لمس محسوس ہوا۔ ان تھپڑوں کی زماہٹ محسوس ہونے لگی۔۔

اس میں ہلنے تک کی ہمت نہ رہی تھی۔۔

اپنے مردہ ہوتے وجود کو گھسیٹتے وہ دوسرے بیڈ تک آیا آج اسکے صبر کی آزمائش تھی کانپتے ہاتھوں سے چادر کھینچی لیکن اگلے ہی لمحے وہ چیختا ہوا پیچھے ہٹا۔

”یچی جو کمرے سے باہر کھڑا تھا عباس کی چیخ سننے کمرے میں بھاگا۔۔

”عباس۔۔“

عباس کا رخ اپنی جانب کرتے وہ اسکی بدترین حالت دیکھنے لگا اسکی آنکھیں انتہائی سرخ ہوئی خون چھلکانے کو تھیں پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور ہونٹ بری طرح کانپ رہے تھے۔

”یہ میری۔۔۔ گڑیا نہیں ہے۔۔۔“

خوف سے کپکپاتی آوازیں کہا جسم بری طرح لرز رہا تھا۔ اسکے اشارے کی سمت یچی نے دیکھا تو سختی سے آنکھیں میچیں وہ چھوٹی سی گڑیا شاید کچلی گئی تھی کہ اسکا جسم کا نقشہ بگڑ چکا تھا اتنی دردناک ضبط نوچ لینے والی حالت تو انہوں نے بچوں کے کیس میں ملنے والے بچوں کی بھی نہیں دیکھی تھی جو اس وقت عباس کی گریازریں کی تھی یچی کی تھوڑی سے آنسو فرش پر پھینکے لگے یہ وہی بچی تھی جسے وہ اپنے گود میں کھلاتا تھا۔۔

"یہ میری زریں نہیں ہے۔۔۔"
وہ سچی کے گلے لگے ہچکیوں سے رونے لگا۔۔

بہت مشکل سے صحیح پر عباس نے خود کو سنبھالا تھا وقتی طور پر اپنی حالت پر کڑے پتھر بٹھائے تھے پر آنسوؤں پر اسکا زور نہیں چلا تھا وہ اپنے ماں باپ کے گلے لگ کر بھی بہت رویا تھا۔ سب کو روتا دیکھ زین بھی رو رہا تھا۔ اسکا دونہیں تین جانوں کا نقصان ہوا تھا ایک اسکی بیوی ایک بیٹی اور ایک دنیا میں آنے والی اولاد بنانے وہ بیٹی ہوتی یا بیٹا وہ تو اس خبر سے ہی انجان تھا شاید مرنے والی اسکی زندگی کی حسین عورت بھی انجان تھی۔

جنازے کو اپنے کندھے پر اٹھاتے اسے لگ رہا تھا جیسے وہ ایک قدم نہیں چل پائے گا جیسے ساری دنیا کا بوجھ اسکے کندھوں پر رکھ دیا گیا ہو۔۔ اپنی زندگی کو وہ اپنے کندھوں پر اٹھائے چل رہا تھا۔

دونوں کو لحد میں اتارتے ایک بار پھر اسکا ضبط ٹوٹا تھا۔

جمال زوہیب اور سچی ایک طرف کھڑے اسکے غم میں شریک تھے تینوں کی آنکھیں نم تھیں۔ عباس کے قریب اس وقت اسکے گھر والے تھے۔

قبرستان سے لوٹنے کے بعد عباس تو منظر سے ہی ہٹ گیا تھا وہ اپنے کمرے میں بند ہو چکا تھا عباس کے اور سمیرا کے گھر والے باقی انتظامات سنبھال رہے تھے۔ اپنی جوان بیٹی کی موت پر ماں کی حالت نڈھال ہو چکی تھی۔

"پتا چلا اس ڈرائیور کا؟"

سیکھی نے آنکھوں سے نمی صاف کرتے زوہیب اور جمال کی طرف رخ کیا۔

"سروہ ڈرائیور بھی مر گیا ہے۔۔۔"

زوہیب نے نئی بات اس کے سامنے رکھی جسے سنتے کچھ لمحے سیکھی سن ہو گیا۔
کچھ غلط تھا اس کا دماغ بری طرح کھٹکتے کچھ بہت برا ہونے کا سگنل دے رہا تھا۔

"سریہ حادثہ نہیں قتل ہے۔۔۔"

جمال نے بات واضح کی۔۔۔

"پوری بات بتاؤ۔۔۔"

ڈوبتے دل سے پوچھا۔ اگر سمیرا کی موت کے پیچھے پولیس کی کوتاہی ہوتی تو یقیناً یہ بوجھ ان کے دلوں سے کبھی نہیں اترنا تھا۔

سر جس ٹرک سے عباس کی بیوی اور بچی کو کچلا گیا ہے اسکے ڈرائیور کو شوٹ کر دیا گیا ہے اور بظاہر یہ " دکھایا گیا ہے کہ لوٹ مار میں مارا گیا۔ اسکے پاس سے اسکا موبائل سامان سب غائب تھا۔۔۔
زوہیب نے تفصیل بتائی۔

"!ہو سکتا ہے اسکے ساتھ بھی حادثہ۔۔۔"

"سر ٹرک کے نمبر میں 5832 تھا۔۔۔"

ساری کڑیاں خود بخود مل گئی تھیں اب یہ بات وہ سب جان چکے تھے کہ یہ قتل ہے۔ اور قاتل وہی تھا جو اتنے دن سے انہیں گیم شروع ہونے کا آگاہ کر رہا تھا جس کو وہ لوگ کسی کا مزاق سمجھے تھے۔

ڈرائیور کو قتل کیا گیا ہے سرگولی دماغ پر ماری گئی ہے تاکہ بچنے کا سوال پیدا نہ ہو۔۔۔"

اور اسکا موبائل اور باقی سامان اسلیے لیا گیا تاکہ ہمیں اسکے متعلق کچھ معلوم نہ ہو سکے جس نے یہ سب کروایا ہے وہ ٹرک ڈرائیور یقیناً اس سے کانٹیکٹ میں تھا اگر اسکا موبائل ہمارے ہاتھ آتا تو ہم اسے پکڑ لیتے۔۔۔"

زوہیب نے اپنا سر دباتے تفصیل سے آگاہ کیا یحییٰ کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا اسکے زہن سے جیسے ساری سوچنے کی حسین ختم ہو رہی تھیں سر بری طرح دکھ رہا تھا وہی حالت زوہیب کی بھی تھی جمال کے چہرے پر بھی تھکن کے تاثرات تھے۔۔

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

اپنی چھ بجے اسلیے نہیں دی کیونکہ لانگ کر دی۔

Edit by Umaima Mukarram 🐵🐵

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

جال

قسط۔ نمبر۔ 51#

از عمیمہ۔ مکرم #

سب محتاط ہو گئے تھے۔ ایک بار پھر وہ سارے کیس ری اوپن ہوئے تھے جن کے ادھورے ہونے پر شک تھا۔

ان سب کا شک رہبر فاؤنڈیشن کے کیس پر تھا جو انہوں نے دو ماہ پہلے حل کیا تھا۔ جس میں غریب اور بے سہارا لڑکیوں کو نوکری اور اچھی تنخواہ کی لالچ دیتے دوسرے شہر منتقل کر دیا جاتا تھا بظاہر کثیر امداد دینے والا ایک واضح ذرائع تھا لیکن اس بات سے سب انجان تھے کہ اس میں اتنے خفیہ طریقے سے اس قسم کے گھٹیا اور روح لرزادینے والے کام ہوتے ہیں۔ یہ بھی صاف بات تھی کہ وہ کوئی پہلایا آخر ذرائع نہیں تھا بلکہ اس جیسے بنانے اور کتنے فاؤنڈیشن تھے جن میں یہ کام ہو رہا تھا اس فاؤنڈیشن پر چھاپے کے دوران کچھ سیاسی ہستیاں منظر عام پر بھی آئی تھیں جن سے اسے بیک سپورٹ تھا۔ یقیناً اب وہ بدلہ لے رہی تھیں جو مزید سامنے آکر اپنا نام خراب نہیں کر سکتی تھی پہلے ہی کیس میں پھنسی بدنامیاں جھیل رہی تھیں اس لیے اب چھپ کر کھیل رہی تھیں۔

www.urdu novelsmania.com

اس کیس میں عباس زوہیب یحییٰ اور دودو سرے نام شامل تھے۔ سب کے گھروں پر سیکیورٹی سخت کر دی گئی تھی۔ انتقام کی آگ میں مقابل اتنا اندھا ہو چکا تھا کہ اب انکو چھوڑ کر انکے گھر پر حملہ کر رہا تھا۔

عباس کی بیوی اور بچی کو مرے ایک ہفتہ ہونے والا تھا۔

وہ لوگ عباس سے ملنے جاتے رہے تھے اسکی حالت قابلِ رحم تھی بیوی اور بیٹی کے غم میں جیسے وہ گھل چکا تھا چند دن میں ہی وہ مضبوط جسامت کا بندہ کافی کمزور لگ رہا تھا۔

لیکن آج وہ پولیس اسٹیشن آیا تھا اسنے بنا غصہ چھپائے اس ٹرک ڈرائیور سے ملنے کا کہا تھا جس نے اسکی معصوم بچی اور بیوی کو بے رحموں کی طرح کچل دیا تھا لیکن جب اسے اس بات کا علم ہوا کہ وہ ڈرائیور بھی اسی روز مرچکا تھا اور یہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ سوچا سمجھا پلینڈ قتل تھا اسکے خون کی روانی مزید شدت پکڑ گئی تھی وہ مارنے اور مرنے کے درپے تھا۔

بچی پہلے ہی بہت پریشان تھا زینب کے دن قریب تھے اس پر کیس کی ٹینشن وہ گھر میں بھی کچھ نہیں بتا سکتا تھا حورین کو ویسے ہی بی بی پی تھا اور زینب کو پریشان کرنا خطرناک تھا حورین نے اسے بتایا تھا کہ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ زینب کا کیس کچھ پیچیدہ ہے۔۔

البتہ صبح کو اسنے سب بتا دیا تھا اور زینب کو بھی سختی سے گھر سے باہر نکلنے سے منع کیا تھا۔

وہ سب انہیں میں لکھے تھے کہ اقرار اجازت طلب کر کے اندر آیا سب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"سریہ کوئی بچہ دے کر گیا ہے سر جمال کے لیے۔۔"

وہ ایک خاکی لفافہ تھا۔

سب نے ایک دوسرے کو دیکھا عجیب سی وحشت ماحول میں طاری ہوئی۔ جمال اس وقت وہاں موجود نہیں تھا۔ اسکی بیوی کی طبیعت خراب ہونے کے باعث اسے ایمر جنسی جانا پڑا تھا۔ لیٹر کھولا تو اندر سے ویسی ہی سرخ تحریر نکلی۔

تیر ایسا چلا آگ ایسی لگی۔۔۔"

تیر ایسا چلا آگ ایسی لگی۔۔۔"

"بندہ خاک ہو گیا دیکھتے دیکھتے۔۔۔"

بظاہر مزاق اڑاتی اس تحریر میں جیسے نئی جان کی قربانی مانگی گئی تھی عجیب سا سکوت چھایا تھا جسے عباس کی آواز نے توڑا۔

"جمال کی وائف اور بچے؟"

اپنی زندگی کا اثاثہ کھونے کے بعد وہ نہیں چاہتا تھا کوئی اور کھوئے اسلیے جلدی سے کہا۔

"وائف کے ساتھ جمال ہے اور اسے ہسپتال لے کر گیا ہے۔ آج ڈیلیوری ہے اسکی بیوی کی۔۔۔"

زوہیب نے پریشانی سے کہا۔

"اسکے دوسرے بچے کہاں ہیں؟"

”یہی نے پریشانی سے پوچھا۔

”دادی کے ساتھ ہونگے۔۔“

خشک لبوں پر زبان پھیرتے عباس نے جواب دیا سر چکرانے لگا تھا بری طرح۔

”یہی تیزی سے اسکے گھر کے باہر کھڑے پولیس اہلکاروں کو الٹ کرنے لگا۔
وہاں سے مطمئن ہو کر وہ لوگ جلدی سے ہسپتال کے لیے نکلنے لگے۔“

کے کیس کی ڈیٹیلز نکال کر یوشع کو انظارم "Child abusement" زوہیب تم ایک کام کرو۔۔“
کرو یہ سب کچھ اسی کیس سے ریلیٹ ہے کیونکہ رہبر کیس میں جمال انوالو نہیں تھا اور نویرہ کی جان کو بھی
"خطرہ ہے۔۔“

گن میں گولیاں بھر کر وہ زوہیب کو ہدایت دینے لگا جب چونک کر سر اٹھایا۔

زوہیب تم سے منسلک تو کوئی نہیں ہے نا اگر کوئی لڑکی یا گر لفرینڈ وغیرہ تو ابھی مت چھوڑنا دو اسکی
"جان کو بھی خطرہ ہے۔۔“

اسے اچانک یاد آیا کہ پہلے خط زوہیب کے نام پر ہی آیا تھا۔

زوہیب کے سامنے حمہ کا مسکراتا چہرہ لہرایا۔ وہ دل پر کسی پتھر بٹھا گیا۔

"نوسر۔۔ پاکستان میں کوئی بھی نہیں ہے میرا۔۔"
اسنے یحییٰ کو مطمئن کیا۔

"عباس تم جمال کے گھر پہنچو۔۔ میں مطمئن نہیں ہو پاؤنگا ایسے۔۔"
دوسری ہدایت اسنے عباس کو کی اور ہسپتال کے لیے نکل گیا۔

ہسپتال پہنچ کر وہ بھاگتے ہوئے اندر گیا اسکو پولیس یونیفارم میں گن ہاتھ میں تھا مے دیکھ کوئی آگے
نہیں آیا۔

نرس سے پوچھتے وہ سیکنڈ فلور پر گیا جہاں جمال اور اسکی بیوی تھی۔۔
راہداری میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر جمال پر پڑی اسکے ہاتھ میں بچہ تھا اور وہ اسے دیکھتے مسکرا رہا تھا۔
ڈھلتے کندھوں سے وہ تھکے انداز میں آگے بڑھا۔
www.urdu novels mania .com

"جمال۔۔"
یحییٰ نے پکارا۔

نرس آپ۔۔"

جمال خوشی سے آگے آیا۔

"نرمیری بیٹی ہوئی ہے۔۔"

مسکرا کر جمال نے اپنی پیدا ہوئی بیٹی سامنے کی۔

بیٹی بچی کو تھا متے مسکرایا۔

"ماشاء اللہ۔۔ بہت بہت مبارک ہو۔۔ جوان۔۔"

بیٹی نے بچی کا ماتھا چومتے اسے مبارک بات دی۔

ایک ہاتھ سے وہ بچی کو تھامے ہوئے تھا اور دوسرے سے نیچے سہارا دیے اسکے سہارا دینے والے ہاتھ میں گن تھی جسے دیکھتے جمال چونکا۔

نرس کو بچہ واپس دیتے وہ بیٹی کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔ اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔ بیٹی سارے ضروری کیس چھوڑ کر یہاں کیا کر رہا تھا۔؟

"نرم آپ یہاں کیسے۔۔؟"

اسنے سوال دہرایا۔

"جمال۔۔"

سچی نے گہری سانس لی۔۔ وہ جانتا تھا وہ ڈر جائے گا۔۔

"سب ٹھیک ہے ناسر؟"

پریشانی سے پوچھا۔

"سب ٹھیک رہیگا۔۔"

سچی نے یقین دلایا۔

"سر پلیز بتائیں کیا ہوا ہے۔۔"

جمال کو الجھن ہونے لگی۔

سچی نے جیب سے نکال کر خط جمال کے سامنے کیا۔

پرچے پر لکھی تحریر جمال کی سانسیں روک گئی یہ خط اسکے لیے آیا تھا۔ مطلب اسکی بیوی۔۔۔؟

اسنے مڑ کر خوف سے ہسپتال کے روم کے دروازے کو دیکھا۔

"سر آپ یہی ہیں نا؟"

ڈوبتے دل سے پوچھا ایک طرف کنواں تو دوسری طرف کھائی تھی۔

"ہاں تم گھبراؤ۔۔۔"

ابھی تکچی کا جملہ بھی مکمل ناہوا تھا جب وہ باہر کی جانب بھاگا۔

"تمہارے گھر پر سب سیف ہیں۔۔۔"

تکچی اسکے پیچھے بھاگتے اسے روکنے لگا لیکن پھر اسکے نارکنے پر اسکی بیوی کا خیال کرتے واپس آگیا اور نامناسب ہونے کے باوجود ڈاکٹر سے اجازت لے کر روم کے اندر بیٹھ گیا جہاں اسکی بیوی بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی وہ دوسری جانب رخ کرتے دعائیں پڑھنے لگا۔۔

urdu
novels mania

www.urdu novels mania.com

وہ ہسپتال سے نکلا تھا۔

کسی ہواء کے جھونکے کے مانند لوگ اسکو بھاگتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ وہ دوبار گرا بھی پر دوبارہ دوڑ کر پارکنگ میں آیا۔

زندگی جیسے ہاتھوں سے نکل رہی تھی۔ اسکا پھولا تنفس آنکھوں میں سرخیاں گھل کر خطرناک تاثر پیش کر رہی تھیں۔

باہر آکر اسے احساس ہوا کہ وہ تو کیب میں آیا تھا۔ سر تھامتے وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا دل اتنی تیز دھڑک رہا تھا کہ اسکی آواز کانوں میں سنتے ایسا لگ رہا تھا جیسے پھٹ جائے گا۔

یکدم اسکی نظر ایک گاڑی پر پڑی جس میں سے ایک شخص اپنی بوڑھی ماں کو اتار کر ویل شیئر پر بٹھا رہا تھا۔ وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھا اور اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر اس میں سے موبائل اور پیسے نکال کر اسکی ماں کی گود میں رکھے۔

وہ آدمی غصے سے سامنے آیا پر جمال نے اسے دور ڈھکیلا اور اگلے ہی لمحے گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا۔

گاڑی کی سپیڈ ابھی اتنی تیز تھی اسے کسی بھی لمحے وہ اپنے ارد گرد چلتی گاڑیوں کو کچل سکتا تھا تھے سے ٹھنڈا پسنا صاف کرتے وہ دو گھنٹوں کا راستہ پون گھنٹے میں طے کر چکا تھا پر پھر اسے گاڑی روکنی پڑی۔ آگے روڈ پر حادثہ ہوا تھا۔

"اللہ اکبر۔۔۔"

منہ سے اسنے شدت سے ادا کیا۔

آنکھوں کی نمی گالوں پر بہہ گئی۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنا سب سے قیمتی اثاثہ کھو چکا ہے۔۔۔ ایک بار پھر فون ملانے کی کوشش کی اور اس بار حیرت انگیز طور پر کال ریسپونڈ کر لی گئی۔

"مائشہ۔۔۔"

ٹوٹ کر پکارا۔

"جمال۔۔۔"

وہ روتی ہوئی چلائی تھی۔۔۔

جمال کی سانسیں تھمی تھیں۔۔۔

"میں بس پہنچ گیا ہوں میں بس آ رہا ہوں۔۔۔"

اسنے جلدی سے کہا وہ اسے تو حوصلہ دے رہا تھا پر اسکے خود کے پاس اپنے لیے کوئی تسلی نہیں تھی

اسکا حوصلہ سن کر دوسری طرف سے اسکی سسکیاں گونجی۔

بے بس سی سسکیاں جیسے وہ اسکی تسلی پر یقین ناکر سکی ہو یا وہ جانتی ہو جیسے وہ جھوٹی تسلی دے رہا

ہے۔۔۔

"مائشہ۔۔۔"

اسکی اپنی آواز رندھی تھی۔ ٹریفک کھلتے ہی گاڑیوں کے درمیان اسکی پھنسی گاڑی منکلی اسنے اسپید

واپس بڑھائی۔

"مائشہ مجھ سے بات کرتے رہو۔۔ میری جان میں بس پہنچ گیا ہوں۔۔"

اسنے سنبھالنا چاہا مائشہ کو بھی اور اپنے دل کو بھی۔

"ج۔۔ مال۔۔"

بے بسی سے روتے اسنے آہ کی شکل میں الفاظ ادا کیے تھے وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی پر شدت سے رونے کے باعث الفاظ منہ سے نکل نہیں پارہے تھے۔۔

پھر اسکی چند سسکیاں اور سنسنے کے بعد فون کٹ گیا اسنے غصے سے فون سیٹ پر پھینکا۔

بچا ہوا آدھے گھنٹے کا راستہ بھی اسنے دس منٹ میں طے کیا۔ وہ بھاگتے ہوئے مائشہ کے فلیٹ کی جانب بھاگا لیکن وہاں لوگوں کا رش دیکھتے اسکے قدم پل بھر کو ساکت ہوئے اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے انکے درمیان گھستا اندر جانے لگا پر لوگوں نے پکڑ لیا۔

اندر بری طرح آگ بھڑک رہی تھی لیکن اندر سے کسی قسم کی چیخوں کی یا انسان کی آواز نہیں آرہی تھی شاید اندر جو تھا وہ اپنی زندگی کھو چکا تھا۔

"مائشہ۔۔"

وہ بری طرح چیختے ان سے اپنا وجود چھڑوانے لگا۔

آنکھوں سے نکلتا گرم سیال چہرہ بھگانے لگا اسکو پکڑے لڑکوں کے لیے اسے قابو کرنا مشکل ہو گیا۔

"ما۔۔۔ نشہ۔۔"

وہ بری طرح چیخنے لگا۔

اندر لگی آگ میں جیسے اسکا اپنا وجود جھلس رہا تھا اسکی ازیت ناک چیخیں جیسے اسکی نہیں اندر جلتے وجود کی تھیں۔

کی گاڑی آئی۔ "Firebrigade" لوگ آگ بجھانے کی کوشش کر رہے تھے کچھ ہی دیر میں آگ پورے فلیٹ کو اپنی پلیٹ میں لے چکی تھی۔ آگ آدھی ہی بجھی تھی جب جمال اپنا آپ چھڑوا کر اندر بھاگا اسے آگ کے اندر جانے کی ضرورت نہیں پڑی تھی کچھ آگے بڑھنے پر اسے سامنے ہی کچن میں اسکا جلا ہوا وجود نظر آیا زمین پر اسکا جسم کونلے کی طرح کالا ہو کر مکمل جل چکا تھا۔ جمال کے قدم وہیں ساکت ہو گئے گھٹنوں کے بل گرا وہیں سے بیٹھے اسکے جلے ہوئے وجود کو ساکت نظروں سے دیکھنے لگا۔ لوگ اندر آئے تھے اسکے پیچھے اور جلی ہوئی مائشہ کو دیکھتے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ گھبراتنی بری طرح اس آگ سے نہیں جلاتھا جتنی بری طرح مائشہ جلی تھی۔ اسکے جسم کا کوئی ایک حصہ بھی سلامت نہیں رہا تھا۔

"مائشہ۔۔۔ کوئی۔۔ ہاتھ نہیں۔ لگائے گا اسے۔"

عورتوں کو اسکی جانب بڑھتا دیکھ وہ چیخا جو مائشہ کی جانب بڑھ رہی تھیں وہ جمال کی چیخ پر رک گئیں۔ آگ بھی بجھ چکی تھی بظاہر حادثہ لگنے والی درحقیقت لگائی گئی تھی کمروں کے دروازوں تک پہنچتی آگ

نے صرف آدھے گھر کو متاثر کیا تھا اور اسے جس کے لیے لگائی گئی تھی۔ جمال کو اسکی سسکیاں سنائی دینے لگیں۔

وہ یقیناً موت سے پہلے اپنی موت کو سامنے دیکھ چکی تھی۔

وہ جب رو رہی تھی تو وہ بے بس تھی وہ جان چکی تھی کہ جمال کے آنے سے پہلے وہ جا چکی ہوگی۔ وہ اپنی موت کو سامنے دیکھتے سسک رہی تھی وہ اس آگ کو دہکنے سے پہلے دیکھ چکی تھی کہ اسکا وجود اسکی پلیٹ میں آنے والا ہے۔

وہ جمال سے اسلیے کچھ نہیں کہہ پارہی تھی وہ اسکی تسلی پر اسلیے یقین نہیں کر رہی تھی کیونکہ حقیقت وہ اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔

وہ شخص اس وقت اسکے سامنے تھا فون اسی نے اٹھایا تھا۔۔۔

شاید وہ ان دونوں کو بے بس دیکھنا چاہتا تھا انکو بے بس دیکھتے سکون حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

"ہیلو عباس۔؟"

سیحی نے عباس کو فون کیا۔

"جی سر۔۔"

"وہاں سب ٹھیک ہے؟"

سیکھی نے اپنے برابر کاٹ میں لیٹی بچی کو دیکھا۔ کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر جمال کی بیٹی کو وہاں لٹا کر گئی تھی۔ گول موٹل سی سرخ و سفید بچی سو رہی تھی۔

سیکھی کے زہن میں عباس کی بچی گھوم گئی۔ جب وہ پیدا ہوئی تھی تو ایسے ہی بالکل چھوٹی سی اسکے گود میں آئی تھی اور پھر کچھ دن پہلے وہ جنازے کی صورت میں اسکے ہاتھوں میں تھی کفن میں لپیٹی چھوٹی سی گھڑی۔

"جی سر یہاں سب ٹھیک ہے۔ وہاں سب خیریت؟"

عباس کی آواز پر وہ ہوش میں آیا۔ نظر بچی سے ہٹا دی۔۔

"ہاں سب ٹھیک ہے لیکن۔۔۔"

سیکھی اپنا ماتھا سہلاتا ٹھہر گیا۔

"لیکن؟"

عباس کو فکر ہوئی۔

"لیکن جمال کو میں نے جیسے ہی وہ کاغذ دیا وہ اپنی بیوی بچی کو میرے حوالے چھوڑ کر بھاگ گیا۔" سبکی نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"کیوں؟"

عباس کو بھی حیرت ہوئی۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔ میں نے اسے روکنا چاہا پر وہ ایسے بھاگا جیسے۔۔۔"

سبکی پھر کہتے کہتے رک گیا۔

"جیسے؟"

"جسے یہاں خطرہ اسکی بیوی کو نہیں کسی اور کو ہو۔۔"

سبکی نے نا سمجھی سے کہا ایسی حالت میں تو اسے ہلنا بھی نہیں چاہیے تھا۔

"سر میں آپکی بات کا مطلب نہیں سمجھا جمال کا یوں بھاگنا کچھ مشکوک ہے۔۔"

عباس خود جمال کے ایسے ری ایکشن پر پریشان ہوا۔

"ہاں مشکوک تو ہے۔۔ میں خود سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"وہ تحریر پڑھنے کے بعد اسکے تاثرات کیسے تھے"

عباس نے پوچھا۔

"تاثرات تو خطرناک حد تک خوفزدہ تھے اور وہ تحریر پڑھتے ہی بھاگا تھا۔"

"یعنی کوئی اور بھی اسکی زندگی میں اتنا اہم تھا جسکی جان اسے بہت عزیز تھی۔"

عباس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

"ہاں۔۔۔"

یہی اپنا خدشہ صحیح ہونے پر سر تھام گیا وہ جو جب سے سوچ رہا تھا وہ بالکل درست تھا۔

وہ ایک بار پھر ٹریپ ہوئے تھے ایک خطرناک جال میں الجھ کر رہ گئے تھے۔ مقابل ایک بار پھر ایک بازی کھیل گیا تھا اور وہ بازی واقعی موت کی بازی تھی۔

اور ہر بار کی طرح بد قسمتی سے اس بار بھی وہ جیت رہا تھا۔

ان لوگوں کو ایک جانب الجھا کر وہ دوسری جانب جال بچھا گیا۔

"جمال کو فون کرتا ہوں میں۔۔۔"

عباس نے پریشانی سے کہا۔

"اسکی ضرورت نہیں میں مستقل اسے فون کر رہا ہوں ریسو نہیں ہو رہا۔۔۔"

سیجی نے پریشانی سے کہا۔

ان سب کو جیسے معذور کر دیا گیا تھا وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے یہاں سے ہلنا مطلب مقابل پر ایک اور وار کا موقع دینا تھا یقیناً وہ یہاں بھی حملہ کرتا۔

"نہر آپ زوہیب کو کہیں وہ جمال کی لوکیشن ٹریس کر کے وہاں جائے۔۔۔"

urdu
novels mania

www.urdu novels mania.com

"ہاں یہ صحیح ہے میں ابھی کہتا ہوں۔۔۔"

عباس کا فون کاٹ کر اس نے زوہیب کو فون کیا اسے سمجھا کہ ہدایت دے کروہ دعا کرنے لگا کہ اسکے تمام خدشات دور ہو جائیں۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

زیادہ لانگ نہیں دے سکی معذرت۔۔۔ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔۔

EditByzamalFatima 😊😊

#جال

#53_52 (Double Episode) قسط۔ نمبر۔

از عمیمہ۔ مکرم۔۔۔ #

"ہیلو۔۔"

زوہیب کی کال دیکھ کر یحییٰ نے فوراً کان سے لگائی۔
ایک گھنٹے بعد اسکی کال آئی تھی۔ جمال کی بیوی کو ہوش آچکا تھا وہ جو جمال کو دیکھنے کی منتظر تھی اسکے
ساتھ یحییٰ کو دیکھ کر عجیب سی الجھن اور پریشانی کا شکار تھی مزید یحییٰ کی کمرے میں موجودگی اسے
بے چین کر رہی تھی وہ کئی بار یحییٰ کو خود سے مخاطب کر کے جمال کا پوچھ چکی تھی اور ساتھ یحییٰ کو کمرے
سے جانے کا بھی بول چکی تھی۔

پروہ جمال کا ضروری کام کا کہہ کر ٹال دیتا اور باہر جانے سے بھی صاف انکار کر دیا کیونکہ یہ ضروری
تھا۔

"سر۔۔ وہ یہ بازی بھی لے گئے۔۔"

زوہیب کی نم آواز فون سے ابھری۔ یچی کا دل سکڑا۔

"مطلب؟"

"سر جمال کی دو بیویاں تھیں۔۔"

اس کی بات کچھ دیر کے لیے یچی کے حواس معطل کر گئی۔۔

"دو بیویاں؟"

اسنے تصدیق چاہی۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

جی سر دو بیویاں۔۔ میں نے معلوم کیا ہے دو سال پہلے کی تھی اسنے دوسری شادی اور اس شادی "

"کو خفیہ رکھا تھا پر اس درندے سے ناچھپ سکی اور اسنے۔۔

زوہیب کہتے کہتے لب بھیج گیا۔

"کیا کیا اسنے اس معصوم کے ساتھ۔۔؟"

آنکھیں سختی سے میچے تیجی سر ہاتھوں میں گرا گیا۔

سر بظاہر فلیٹ کو آگ لگا کر حادثہ دکھایا ہے لیکن ۔۔ لڑکی کی لاش سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے الگ " سے جلایا گیا ہے ۔۔ اس کے جسم کا حصہ حصہ کوئلہ ہو چکا ہے ۔۔

زوہیب نے ہسپتال کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر تیجی کو صورتِ حال بتائی اندر سے جمال کی سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔

"سر اب آپ لوگوں کو وہاں سے پہرا ختم کر دینا چاہیے وہ اپنا شکار کھیل گیا۔" زوہیب نے افسوس سے کہا۔

تیجی نے بنا کچھ کہے فون کاٹ دیا آنکھوں سے آنسو نکل کر ٹھوڑی سے ٹپکنے لگے۔

بے بسی کی انتہا کیا ہوتی ہے اسے آج لگ رہا تھا کہ جتنا بے بس وہ ہو گیا تھا اس سے سے زیادہ بے بس کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

دماغ کچھ بھی سوچنے سے انکاری تھا جیسے سوچنے سمجھنے کی تمام حس مفلوج ہو چکی ہوں ۔۔ دل بری طرح خوف سے دھڑک رہا تھا۔

آنکھوں میں زینب کا چہرہ گھوم رہا تھا اسنے اپنے آنسو سے تر پھرے پر ہاتھ پھیرا ۔۔

انکی اتنی کوشش کے باوجود وہ ناکام ہو رہے تھے پہلے عباس پھر جمال اب اگلی باری اسکی ہو سکتی تھی اس سے عباس کی بیوی اور بیٹی کا مردہ وجود نہیں دیکھا گیا تھا کجا کہ زینب شاہ کی موت کا تصور۔۔

یہ بات ہی اسکی جان نکال رہی تھی کہ زینب کو کچھ ہو گیا تو۔۔

"ہو سکتا ہے کوئی پولیس مقابلے میں تم مر۔۔ سوری شہید ہو جاؤ۔۔"

کانوں میں زینب کی پرانی بات گونجی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا گیا۔ کس کو بتاتا وہ اپنا خوف کیسے بتاتا کہ اس وقت وہ کیا محسوس کر رہا ہے۔۔

اللہ کرے میں واقعی شہید ہو جاؤں اگر مجھ سے پہلے تمہارا جانا لکھا ہے۔۔"

میں اس معاملے میں خود غرض ہو گیا ہوں زینب۔۔ تم میرے جازے پر رولو صرف موت کی تکلیف ہوگی جو ہونی ہے تمہارے رونے کی پرواہ نہیں رہے گی لیکن اگر۔۔ تمہیں مجھ سے پہلے کچھ ہو گیا تو میں دو دو بار موت کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔۔

"میں نہیں جانتا موت کی کیا تکلیف ہے پر اس ازیت کو میرا وجود نہیں جھیل سکتا۔

وہ دل میں زینب سے مخاطب تھا۔ یقیناً ایک بار پھر وہ جیت گیا تھا وہ دوسری باری بھی کو خوفزدہ کر چکا تھا وہ مقابل سے ڈر کر رو رہا تھا کہ اگر اسنے زینب کو کچھ کر دیا تو وہ کیا کریگا۔۔

ان بچوں کی لاشوں کو دیکھتے اتنی تکلیف نہیں ہوتی تھی جتنا زینب کا سوچ کر ہو رہی تھی۔

شاید یہاں بھی وہ خود غرض تھا۔

"اللہ میری زینب بہت بھولی ہے اسکو کچھ ناہونے دینا۔"

وہ کمرے میں جمال کی بیوی کی موجودگی کو فراموش کیے سک گیا۔ اور کوئی راستہ باقی ہی کہاں تھا؟ انسان کی ایک ہی منزل ایک ہی راستہ ہے مددگار بھی صرف وہی تو ہے وہ تو وسیلے بناتا ہے۔

میں ہار گیا ہوں اللہ۔۔ میں ہار چکا ہوں نہیں کرپار کچھ بھی بے بس ہوں اور بے بس ہی رہونگا میں نا" اہل ہوں پر آپ کے بس میں سب ہے میری زینب کو بچالیں۔۔ میں اسکی موت کا غم نہیں جھیل سکتا محبت کرتا ہوں میں اس سے۔۔ اللہ۔۔

جمال کی بیوی اسکے رونے پر پریشان اسکی پشت کو گھورنے لگی اسنے پکارنا چاہا پوچھنا چاہا پر ہمت نا ہوئی دل جمال کے لیے ڈر رہا تھا خدا نا کرے جمال کے ساتھ کچھ غلط نا ہو گیا ہو۔

کہاں تو جمال اسے کسی تکلیف اور بیماری میں تنہا نہیں چھوڑتا تھا اور اب جب وہ اسکی بچی کو دنیا میں لا چکی تھی تو وہ اتنی خوشی کے موقع پر غائب تھا اسنے تو چہرہ دیکھنا تھا جمال کا اس سے محبت بھرے جملے سننے تھے۔ جمال کے ساتھ اسکے سسرال اور میکے سے بھی کوئی نہیں تھا اسکی طبیعت اچانک خراب ہوئی تھی لیکن اس وقت جمال ساتھ تھا اب تک تو سب کو آجانا چاہیے تھا۔

"کہیں جمال کے ساتھ کچھ غلط۔۔"

اسکی دل دہلا دینے والی سوچوں کو بچی کی سسکیوں نے روکا تھا۔

"بھائی۔۔۔ سنیں۔۔۔"

جمال کی بیوی کی آواز پر یچی کے دعاؤں میں ہلتے لب ساکت ہوئے۔ اسنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر آنسو صاف کیے اور کھڑا ہوا۔

"جی۔۔۔"

آواز بھاری ہو رہی تھی۔

"جمال کہاں ہیں۔۔؟ وہ ٹھیک تو ہیں نا۔؟ مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ اپنی پریشانی بتا رہی تھی۔ اسکی پریشانی اسکے چہرے سے عیاں تھی۔ وہ جمال کے لیے پریشان تھی یچی نظریں جھکا گیا ہر کوئی اپنے رشتوں کے حوالے سے پریشان تھا اب وہ کیا بتاتا اسے کہ جمال کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ ابھی وہ صرف جمال کو سوچ رہی تھی تو اسکا یہ حال تھا اور جمال تو اس وقت اپنی دوسری محبوب بیوی کی میت دیکھ رہا تھا۔

جی وہ ٹھیک ہے۔۔۔ بہت اہم کیس کے لیے اسکو ایمر جنسی جانا پڑا وہ جانا نہیں چاہتا تھا پر جانا پڑا۔۔۔
"میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں تاکہ آپکو گھر چھوڑ سکوں۔۔۔"

سیجی نے اسے مطمئن کر کے ڈاکٹر کو وہیں بلایا کسی بھی قسم کا رسک وہ نہیں لے سکتا تھا۔ جمال کی اس بیوی کو وہ ناچا سکا کیونکہ اسکے متعلق وہ جانتا نہیں تھا لیکن اس بیوی کو تو وہ اسکے سپرد چھوڑ کر گیا تھا۔ بے شک موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں انسان کو مارنے یا بچانے میں کسی انسان کا ہاتھ نہیں لیکن وصیلہ وہ نہیں بن سکتا تھا۔

ڈاکٹر سے تفصیلی بات کر کے باقی پیسے کلیم کر کے اسنے جمال کی بیوی کو باحفاظت گھر چھوڑا گھر کے باہر سیکیورٹی سخت رکھی۔

جمال کی دوسری بیوی کے متعلق سن عباس کا دل ایک مرتبہ پھر سمیرا کے لیے ٹپ گیا تھا۔ اب اسکا انتظار اسکی فکر کرنے والی کوئی نہیں تھی۔ گھر دیر سے آنے پر اسے ڈانٹنے والی رونگ نمبر آنے پر شک کرنے والی کوئی نہیں تھی۔ اسکو باہر جاتے یا گاڑی کی چابی اٹھاتے دیکھ ساتھ چلنے کے لیے رونے والی بیٹی نہیں تھی۔ اپنے تھوک سے عباس کا منہ گند کرنے والی وہ گڑیا اب نہیں تھی۔

"حوصلہ کرو عباس۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

یہ لفظ کہتے سیجی کو خود تکلیف ہوئی تھی یہ الفاظ کہنا آسان تھے پر عمل کرنا مشکل۔۔۔

میں تنہا ہو گیا ہوں۔۔۔ اسکو مجھ سے پچھڑے چند دن ہوئے ہیں اور مجھے ایسا لگتا ہے۔۔۔"

ایسا لگتا ہے جیسے سالوں سے لاوارث ہوں۔۔۔ کوئی نہیں ہے میرا میں بالکل۔۔۔ بالکل تنہا

"ہو چکا ہوں۔۔۔"

عباس نے آنسو صاف کرتے اپنی تکلیف بتائی۔۔

نہیں ہوتا حوصلہ۔۔ میں عورت نہیں ہوں پر مجھے رونا آتا ہے جب جب وہ دونوں مجھے یاد آتے ہیں "میرادل کرتا ہے میں سب کو اپنا غم بتاؤں۔۔۔ بتاؤں کے میں تنہا ہو چکا ہوں بتاؤں سب کو کہ کوئی "میری زندگی کی تمام خوشیاں نوچ گیا۔

سبکی نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

ایک کھودینے پر رو رہا تھا اور دوسرا کھونے کے ڈر سے۔۔

سبکی تم یو شمع کی مدد لو۔۔

"مجھے یقین ہے وہ کچھ سوچ لے۔۔

سبکی سے الگ ہوتے عباس نے آنسو صاف کرتے کہا۔

www.urdu novelsmania.com

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔ میں بات کرتا ہوں۔۔ ہم کل ہی میٹنگ بٹھائینگے۔۔ ابھی مجھے جمال "تک پہنچنا ہے۔۔

سبکی نے آنسو صاف کرتے جلدی سے موبائل جیب سے نکلا۔

"مجھے قبرستان جانا ہے وہاں سے میں بھی ساتھ چلوں گا۔۔"

عباس کے کہنے پر یحییٰ نے اثبات میں سر ہلایا۔

یوشع کا فون بند ہے۔۔ تم قبرستان جاؤ جب تک میں باقی معاملات دیکھ لوں پھر جمال کے پاس "جائینگے۔۔"

یحییٰ نے اس کا کندھا تھپک کر کہا عباس آگے وہاں سے نکلتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا اور یحییٰ جمال کے گھر کی طرف تاکہ گھر والوں کو جمال کی طرف سے مطمئن کر سکے اور باقی ضروری احتیاطی باتیں بھی سمجھا سکے۔۔

وہ لوگ جمال کے پاس گئے تھے اسے سنبھالا تھا جو کہ بہت مشکل تھا۔
مائشہ نے جس طرح اپنا رشتہ پوشیدہ رکھا تھا اسی پوشیدگی سے جمال نے اسے لمحہ میں اتارا تھا۔ اور کئی خواب بھی مائشہ کے ساتھ ہی اسکی قبر میں دفن کر دیے تھے۔

اسکو اپنے گھر والوں سے ملوانے کا خواب۔۔

اسکو اپنے بچوں اور اپنی پہلی بیوی کے ساتھ دیکھنے کا خواب۔

اسکو اپنی زندگی سے مطمئن ہوتے دیکھنے کا خواب۔

اسکے ساتھ اپنا بڑھا پا دیکھنے کا خواب۔

اپنے دل میں محبت کی جگہ اسنے انتقام کو بھرا تھا۔
 اسکے آنسو خشک ہوئے تھے شاید وہ بعد میں بہنا چاہتے تھے۔
 اب جب وہ اسکی قبر پر رونے کا ارادہ رکھتا تھا جب اسکے قاتل کو اسی طرح ازیت ناک موت دے جس
 طرح اس ظالم نے ماشہ کو مارا تھا۔
 سب نے اسے گھر جانے کا کہا تھا لیکن وہ اتنا مضبوط نہیں تھا کہ محبت بھرا سہارا پا کر اپنا غم دبا
 جائے۔۔

رات یحییٰ تین بجے گھر پہنچا۔۔ تھکن اور رونے کے باعث اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں سر میں
 شدید درد تھا۔
 دوپہر سے کچھ ناکھانے کے باوجود بھوک کا نام و نشان بھی نہ تھا۔
 یحییٰ کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ روشن تھا ساتھ ہی خالی بھی اسکی دھڑکن تیز ہوئی۔
 ایک نظر باتھ روم کے اندر جھانک کر وہ الٹے قدم واپس بار نکلا اسکے قدم تھمے کچن کی لائٹ جلی دیکھ کر
 اندر کھڑ پڑکی آواز آرہی تھی۔ وہ سست قدموں سے کچن کے اندر آیا۔ سامنے ہی وہ لمبی اور ڈھیلی
 پاؤں تک آتی ناٹھی پسے چولے پر کباب تل رہی تھی۔
 آہٹ محسوس کر کے وہ پیچھے مڑی۔

"ابھی بھی نا آتے۔۔"

نارا ضلکی سے کہتے وہ رخ واپس موڑ گئی۔

یچی آگے بڑھا اور اسکا رخ اپنی جانب کر کے اسے احتیاط سے گلے لگا گیا۔ زینب اسکو الگ کرنے ہی لگی تھی لیکن اپنے کندھے پر نمی محسوس کر کے ٹھٹھکی۔

"یچی"

زینب نے اسے الگ کرتے فخر مندی سے پکارا۔ جب یچی کی سسکی سنائی دی اسکا دل کیا زینب کو اپنے وجود میں کہیں چھپا دے۔

"یچی آپ رو رہے ہیں۔۔ میں نے مزاق میں کہا تھا۔۔"

وہ فوراً اسکی پیٹھ سہلاتے یچی کو سمجھانے لگی۔

زینب کے لیے مزید کھڑا ہونا مشکل ہوا تو وہ لڑکھڑائی۔

یچی فوراً ہوش میں آتا الگ ہوا

زینب کے چہرے کو دیکھا جس پر اچانک تھکاوٹ تھی سانس بھی پھولنے لگا تھا اسے احساس ہوا کہ وہ

اپنا پورا وزن زینب پر چھوڑ گیا تھا۔

"ادھر بیٹھو۔"

کچن میں رکھی کرسی پر زینب کو بیٹھا کر اسنے پین سے کباب نکالے جن کا رنگ جلا جلا سا ہو گیا تھا۔

"چلو۔۔"

زینب کو اپنے ساتھ وہ ڈاننگ ٹیبل پر لایا۔
اور کباب اسکے سامنے رکھے بیٹھ گیا۔۔

"کیوں رو رہے تھے۔"

زینب نے پریشانی سے پوچھا۔

تم بہت قیمتی ہو میرے لیے زینب۔۔۔ مجھے ایسا لگتا ہے میری دھڑکن دل ہونے کی وجہ سے نہیں
"بلکہ تمہارے ہونے کی وجہ سے چلتی ہے۔۔ پتا نہیں کب تم سے اتنی محبت ہوگی۔۔"

بچی اسکے پھولے پھولے ہاتھ تھام کر محبت سے بولا۔

زینب مسکرائی۔۔

"تو اس میں رونے والی کونسی بات تھی؟"

جس چیز سے محبت جتنی بڑھ جاتی ہے اسے کھونے کا ڈر بھی اتنا ہی بڑھ جاتا ہے۔۔ میں تمہیں کھونے سے ڈرنے لگا ہوں۔۔ جب تمہیں زیادہ دیر دیکھتا ہوں تو۔ تو مجھے خوف آتا ہے کہ تم مجھ سے دورنا ہو جاؤ۔۔

وہ چاہ کر بھی اس کو صحیح بات نہیں بتا پارہا تھا اپنے ڈر کی وجہ۔۔۔

"مت ڈریں یحییٰ میں کہیں نہیں جا رہی وعدہ۔۔"

زینب اسکی اس قدر والہانہ محبت پر نم آنکھوں سے مسکرائی۔ آج کل وہ آئے روز اپنے اور یحییٰ کے رشتے کا صدقہ دینے لگی تھی کہ کہیں اسی ہی نظر نا لگ جائے۔
اپنی قسمت پر اسے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ رشک ہوتا تھا۔

"ہمم۔ جانتا ہوں۔ اللہ پر یقین ہے مجھے۔۔"

وہ اسکی ہتھیلی چوم کر مسکرایا۔۔۔
www.urdu novels mania.com

"یہ اتنی رات کو پھر بھوک لگ گئی بھکڑ۔۔"

زینب کی نم آنکھیں دیکھ کر اسنے موضوع تبدیل کیا۔

"مجھے نہیں عائشہ کو بھوک لگی تھی۔۔"

زینب نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

"کون عائشہ؟"

اچھنبے سے پوچھا۔ اس نام کا تو گھر میں کوئی فرد نہیں تھا۔
جواباً زینب نے یحییٰ کا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھ دیا۔ یحییٰ کے ہونٹ گول ہوتے کھلے۔۔

"اوہ نام بھی سوچ لیا۔"

وہ مسکرایا۔

"ہاں۔۔ آج ہی سوچا ہے کیسا ہے؟"

جوش سے پوچھا۔

www.urdu novelsmania.com

اتنا بڑا نام ہے میں کیسے کچھ کہہ سکتا ہوں بہتنتتت خوبصورت نام ہے اللہ سیرت بھی ویسی ہی
"دے۔۔"

یحییٰ نے دل سے دعا کی۔۔

"آمین۔۔ کھانا نہیں کھائینگے۔۔؟"

"نہیں بھوک نہیں ہے۔۔"

زینب کو جواب دیتے اسنے اپنا ماتھا مسلا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

زینب کو کھڑے ہوتے دیکھ وہ آنکھیں کھول اسے دیکھنے لگا۔

"آتی ہوں۔۔۔"

اسے رکنے کا اشارہ کر کے وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

پانچ منٹ بعد واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی۔

دو چپاتی مٹر کی سبزی تھی۔

ساتھ دودھ کا گلاس۔۔۔
www.urdu novels mania.com

زینب نے کباب کی پلیٹ درمیان میں رکھی اور کھانے کا اشارہ کیا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔"

گہری سانس لیتے کہا۔

"پھر کھالیں ورنہ عائشہ کو برا لگے گا اکیلے کھاتے۔"

ہنستے ہوئے وہ یحییٰ کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔

کھانا کھانے کے بعد یحییٰ نے دودھ پیا پھر زینب کے ساتھ کمرے میں آ گیا۔ کہاں تو اسکی آنکھوں میں نیند کی ہلکی سی رمت بھی نا تھی اور اب لیٹنے کے بعد آنکھیں بوجھل ہوتی بند ہو رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ گہری پرسکون نیند سو گیا۔

زینب اسکے سر ہانے بیٹھ کر اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سر سہلانے لگی۔ وہ اتنی سمجھ رکھتی تھی کہ اسکی تھکاوٹ اور پریشانی سمجھ سکے اسنے دودھ کے گلاس میں آدھی نیند کی گولی ملائی تھی۔ وہ جانتی تھی کچھ دن پہلے اسکے ساتھی کی بیوی اور بچی حادثے میں مارے گئے وہ تب سے پریشان تھا شاید اسی حادثے کو لے کر زینب کے لیے خوفزدہ تھا۔

محبت سے اسکے سر کو سہلاتے وہ اسکے قریب لیٹ گئی۔ نائٹ بلب میں وہ اسکے بے داغ چہرے کو چھونے لگی۔ جتنا صاف اسکا چہرہ تھا اس سے کہیں زیادہ صاف اسکا دل تھا۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا اسے کھونے سے ڈرتا تھا کتنا سرشاری کا احساس تھا جو اسکے وجود کی ساری تھکان اتار گیا تھا۔

یحییٰ کا چہرہ بالکل پرسکون تھا شاید زہنی اور جسمانی تھکن کے باعث آدھی نیند کی گولی نے بھی اچھا اثر دکھایا تھا اپنی ہی نظر لگ جانے کے خوف سے زینب اس پر سورۃ پڑھ کر پھونکنے لگی۔ اور خود بھی اسکے پہلو میں پرسکون نیند سو گئی۔

اگلے دن یحییٰ کی آنکھ صبح آٹھ بجے کھلی۔۔ اٹھنے لگا تو زینب کا ہاتھ سر میں محسوس ہوا۔ اپنے پہلو میں دیکھا تو وہ کروٹ پر اسکے برابر میں لیٹی تھی شاید رات اسکا سر سہلاتے سوئی تھی۔

یحییٰ نے اسکا ہاتھ سر سے ہٹایا اور بنا آواز کیے یونیفارم لے کر واشروم میں بند ہو گیا۔ جب وہ واپس آیا زینب تب بھی گہری نیند میں تھی اس پر دعا پڑھ کر پھونک ماری پھر ماتھے پر بوسہ دے کر الارم بند کیا جو پانچ منٹ بعد بجنے ہی والا تھا۔

اور کمرے کے پردے گرا کر اندھیرا کر کے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

پولیس اسٹیشن پہنچ کر اسنے ساری فائلز زوہیب سے منگوائیں۔ وہ یہ دیکھ حیران ہوا کہ جمال وہاں موجود تھا۔

اسکی حالت بکھری ہوئی تھی۔ آنکھوں کی سرخی بتا رہی تھی کہ وہ پوری رات جاگا ہے اور رات تمام وقفے وقفے سے روتا رہا ہے یحییٰ نے اسے آرام کا کہنا چاہا پر ناکہ سکا۔

وہ چاروں ایک بار پھر تیزی سے اس میٹنگ میں مصروف تھے۔۔

"تم نے یوشع کو مطلع کیا تھا؟"

یحییٰ اچانک زوہیب کی طرف متوجہ ہوا۔

"نوسر سوری سروہ میں ساری فالتز نکال رہا تھا اتنے میں آپکا فون آگیا اور میں جمال کے پاس چلا گیا۔"

شرمندگی سے وضاحت دی۔

سچی بنا کوئی جواب دیے یو شمع کو فون ملانے لگا۔

"ہیلو۔"

نیند میں ڈوبی بوجھل آواز اسپیکر سے ابھری۔

"ہیلو۔ یو شمع۔"

ہاں بولو۔ سچی۔ "جھائی روکتے پوچھا۔"

www.urdu novelsmania.com

"تم سو رہے تھے؟"

ظاہر ہے صبح کے گیارہ بجے انسان سوتا ہی ہے اتنے دن بعد چھٹی نصیب ہوئی اس پر بھی سونے "نہیں دے رہے۔"

یوشع نے طنز کیا۔ شاید مقابل کی غیرت جاگے اور وہ فون بند کر دے۔

"آج بھی سمجھو تمہاری چھٹی نہیں تم پلیز جلدی پولیس اسٹیشن پہنچو۔۔"

میکی نے سنجیدگی سے کہا۔

"!او کے دو بجے تک۔۔۔"

"نہیں ابھی آدھے گھنٹے میں پہنچو بہت ضروری کام ہے۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے بہت۔۔"

میکی کی پریشان آواز سن کر یوشع سنجیدہ ہوا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"زینب ٹھیک ہے؟"

فورا پوچھا۔

سمجھو اسی کی زندگی بچانے کے لیے تمہاری مدد چاہیے پلیز آ جاؤ اسکی اور نویرہ بھابھی کی جان کو خطرہ"

"ہے۔۔"

یوشع کے ماتھے پر لاتعداد بل پڑے۔۔

"مطلب؟"

"سب بتاتا ہوں تم جلدی آؤ تو یار۔۔۔ اور پلیز نویرہ بجا بھی سے کہنا باہر نا نکلیں۔۔"

"لیکن آج وہ اپنی امی کے پاس جائیگی۔۔"

یوشع نے پریشانی سے کہا۔

"منع کر دو۔۔"

یہی فوراً کہا۔۔

نہیں اسکو پتا چلا ہے کل اسکی ماما یو کے جارہی ہے صبح۔۔ اسکا آج جانا لازم ہے۔ پرڈونٹ وری"

"میں دیکھ لوں گا۔۔ میں پہنچتا ہوں پریشان مت ہو۔۔"

یوشع نے کہتے ساتھ فون کاٹا اور گہری سانس لی۔۔

پھر فون پر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو مسعود تم زیب اور غفار پرندہ منٹ میں گھر پہنچو میرے۔۔ اسلئے اور یونیفارم میں۔۔"

آگے سے جواب سن کر یوشع نے فون رکھا اور کپڑے نکالنے لگا۔

وہ نویرہ کو خوفزدہ نہیں کر سکتا تھا نا ہی نویرہ کو اسکی ماں سے ملنے سے منع کر سکتا تھا کیونکہ وہ کل جا رہی تھیں اور آج کا وہ نویرہ سے وعدہ کر چکا تھا اسنے ساتھ چلنے کا کہا تھا پر نویرہ نے منع کر دیا تھا کہ پہلے ایک بار وہ خود منائے گی پہلے ہی نشاء نے یوشع کی بہت بے عزتی کی تھی۔

اسنے اپنے بہترین جوان نویرہ کی حفاظت کے لیے بلا لیے تھے باقی وہ اسے اللہ کے سپرد کر کے گھر سے باہر نکلا تھا اب اسے زینب کی فکر تھی۔

یوشع کے پولیس اسٹیشن پہنچنے کے بعد تیجی اور باقی سب نے ایک ایک چیز یوشع کے سامنے کھول کر رکھی تھی۔

وہ اس دوران مکمل خاموش رہا۔

www.urdu novels mania.com

"ایک ضروری کال کرنی ہے۔۔۔ پھر بات جاری کرتے ہیں۔"

یوشع معذرت کرتے میسج پڑھتے باہر نکلا۔۔۔ پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا۔ اور وہ کیس واپس پڑھنے لگا جو اسنے کچھ وقت پہلے باریک بینی سے اسڈمی کیا تھا اور اسے یہ دیکھ شدید غصہ آیا تھا کہ وہ کیس اتنا ہی حل ہوا تھا جتنا انہوں نے کیا تھا۔

یعنی نااہلی کی حد تھی اسے یحییٰ سے اتنی غیر ذمہ داری کی توقع نہیں تھی اسنے گہری سانس لی اور منہ پر ہاتھ پھیرتے غصہ قابو کیا اسکی ٹیم اب تک پوری تھی یہ جاننے کے باوجود کہ ان میں سے ایک مخالف گینگ سے تعلق رکھتا تھا۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اسنے پھر مسعود کو فون کیا اور یحییٰ کے گھر پر تین خاص آدمیوں کو گارڈ کی حیثیت سے بھیجا۔ جن کو اس نے گارڈ کی حیثیت سے بھیجا تھا وہ اسکے ٹیم کے ماہر بندے تھے۔

وہ بے فکر تھا۔ اسکی ٹیم اور وہ یحییٰ کی ٹیم کی طرح نہیں تھے وہ جانتا تھا کہ چند ہی گھنٹوں میں اس مجرم کی گردن اسکے ہاتھ میں ہوگی۔

وہ زینب اور نویرہ کی سیکورٹی کے لیے اپنی بہترین ٹیم کو لگا چکا تھا۔

وہ لوگ کیس ہی ڈسکس کر رہے تھے ڈسکس تو یحییٰ کی ٹیم کر رہی تھی یوشع بالکل خاموش انکوسن رہا تھا اسنے جو کرنا تھا وہ کر رہا تھا اور جو وہ کر رہا تھا وہ ان سے ڈسکس نہیں کر سکتا تھا۔

دروازے پر دستک ہونے پر سب متوجہ ہوئے۔ دروازے پر اقرار کھڑا تھا اور اسکے ہاتھ میں خاکی لفافہ تھا وہ سب چونکے تھے۔ کل ہی تو جمال والا حادثہ ہوا تھا مقابل انکو سنبھلنے کا موقع دیے بنا داؤ پر داؤ لگا رہا تھا۔

اس بار یوشع نے وہ خاکی لفافہ چاک کیا۔

چاقو کی نوک پر اٹکی ہے میرے محبوب کی جان۔"

"اے کاش مرنے کے بعد بھی اسے رہے میری محبت پرمان۔۔۔
یوشع نے کاغذ کو مروڑ کر ڈسٹبن میں اچھالا۔

وہ پانچوں اس جال کا سرا تلاش کر رہے تھے لیکن سوائے بربادی اور روز نئے انتقام کے کچھ ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

ابھی یوشع نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب ٹیبل پر رکھائی کا فون بجا۔

اسکرین پر زینب کا نام جگمگا رہا تھا اس وقت وہ بہت اہم میٹنگ کر رہے تھے اس نے زینب کا فون کاٹ دیا۔ فون کاٹنے کے دو سیکنڈ بعد پھر فون بجنے لگا کچھ سوچتے اسنے فون اٹھایا زینب کا نام سب ہی دیکھ چکے تھے اسلیے خاموش ہو گئے۔

www.urdu novels mania
www.urdu novels mania.com

"میں بعد میں بات کرونگا ابھی ضروری میٹنگ میں ہوں۔"

کہتے ساتھ ہی فون کاٹ دیا۔

فون ٹیبل پر رکھنے سے پہلے فون واپس بجنے لگا اس نے فون کاٹا پھر ماتھا سہلاتے فون بند کرنے ہی لگا تھا کہ اسکرین پر زینب کا میسج آیا۔

"مجھے یہاں بلا کر دھوپ میں کھڑا رکھ کر آپ خود میٹنگ میں بیٹھے ہیں؟"

ساتھ غصے والے ایجو جڑ تھی۔

وہ میج پڑھتے تکی کا دماغ سن ہوا۔ کچھ لمحے موبائل کی اسکرین کو گھورتے رہنے کے بعد اس نے زینب کو کال بیک کی۔

"کیا مزاق ہے یہ؟"

غصے سے پوچھا۔

"یہ تو میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کیا مزاق ہے یہ؟"

دوسری طرف سے بھی غصے میں جواب آیا۔

"زینب۔۔۔ یہ وقت مزاق کا نہیں ہے میں بہت پریشان ہوں بتاؤ کہاں ہو؟"

وہ چاروں بیٹھے پریشانی سے تکی کو دیکھ رہے تھے۔ یوشہ کے ماتھے پر بھی یکدم بل پڑے تھے۔

زینب واقعی ہمیشہ غلط وقت پر غلط کام کرتی تھی آج بھی وہ مزاق کر رہی تھی بنا سوچے سمجھے۔۔۔ یہ صرف یوشہ کی سوچ تھی۔

"میں پہنچ چکی ہوں تکی آپ کہاں ہیں۔"

پریشانی سے پوچھا گرمی کی شدت سے برا حال تھا پھر جہاں وہ کھڑی تھی وہاں دور دور تک آبادی بھی نہیں تھی۔

"کیا بھواس ہے یہ کس کی اجازت سے تم گھر سے باہر نکلی ہو اور گارڈ نے تمہیں باہر نکلنے کیسے دیا؟" غصے سے چیختے اسنے ٹیبل پر ہاتھ مارا اب کہ یوشہ بھی سیدھا ہوا۔

"سیجی"

اسکی آواز یک دم غم ہوئی نو مہینے ہونے کو آئے تھے اسنے صرف سیجی کی محبت اور خیال دیکھا تھا غصہ تو زینب کی شکل دیکھتے ہی وہ بھول جاتا تھا اور آج ایک دم سے اتنا غصہ اوپر سے بنا غلطی کے۔۔ مزید حالت بھی کچھ ایسی تھی کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر چڑنے اور رونے لگی تھی۔

کیا سیجی دماغ خراب ہے کیا تمہارا جو ایک بار بولی بات سمجھ نہیں آتی۔؟ منع کیا تھا نا گھر سے میرے بنامت نکلنا۔ غلطی میری ہے سیدھا تمہاری ٹانگیں توڑنی چاہیے تھیں اور آج گھر آ کر میں سب سے "پہلا کام یہی کرونگا۔؟"

غصے اور ڈر سے اسکی دماغ کی نسیں پھٹنے کے درپر تھیں یہی وجہ تھی کہ اسنے سامنے یوشہ اور ان تینوں کا بھی خیال نہیں کیا تھا۔

"سیحی"

ایک بار پھر روتی ہوئی آواز ابھری۔

"کیب یار کشہ لو اور فوراً گھر جاؤ۔"

حکم دیا۔

"نک۔۔ کیسے جاؤں یہاں کوئی بھی نہیں ہے جس کیب میں آئی تھی وہ بھی چلی گئی۔"

روتے ہوئے تفصیل بتائی۔ سیحی نے گہری سانس لی اس وقت اسکا شدت سے دل کیا تھا کہ زینب کی ٹانگیں سچ میں توڑ دے۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"ایسی جگہ آئی کیوں تھیں؟"

ضبط سے پوچھا۔

کتنی پر بتاؤں آپ نے ہی تو بلایا تھا ورنہ مجھے اتنی دھوپ میں باہر نکلنے کا کوئی شوق نہیں ہے میرے

"سے تو زیادہ کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا پر شاید آپ کو بھولنے کی بیماری ہو گئی ہے۔

موقع ملتے ہی اپنا غصہ نکالا۔

جب کے اسکی بات پر غور کرتے سیحی کی دھڑکن رکی تھی۔

"مم میں۔۔ نے کب بلایا۔؟"
کسی خوف سے اسکی آواز لڑکھڑائی۔

آدھے گھنٹے پہلے ہی تو آپ کا فون آیا تھا کہ تین بجے تک اس جگہ پہنچ جاؤں پھر وہاں سے ڈاکٹر کے "
پاس جانا ہے آج ارجنٹ بلایا ہے انہوں نے۔۔

"میرا فون آیا تھا؟"
اسکے دل نے دعا کی کہ زینب ابھی کہہ دے کہ وہ مزاق کر رہی ہے وہ اسے معاف کر دے گا کچھ نہیں
کہے گا۔

مزاق آپ کر رہے ہیں کیجی میرے ساتھ مجھے نہیں پتا مجھے لینے آئیں مجھ سے اب کھڑا نہیں ہوا جا رہا "
"اور گرمی سے سر میں درد شروع ہو چکا ہے۔
غصے سے کہا۔

"تک کہاں ہو۔۔ کہاں ہو؟"

پوچھتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ کھڑا ہوا لیکن خوف سے اسکے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے۔ زینب کو کھودینے کا خوف ہی جان لیوا تھا۔
یوشہ نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے فون لیا۔۔

"زینب میری بات سنو۔۔"

"بھائی آپ بھی وہاں ہیں؟"

"زینب میری بات سنو۔۔ جلدی بتاؤ ابھی کہاں ہو۔؟"

"مجھے نہیں پتا بھائی بس یہ جگہ بہت عجیب اور سنسان ہے۔"

اب کے یوشہ کے ماتھے پر بھی پسینہ آیا۔

"آس پاس کوئی گھریا کوئی دکان ہے؟"

"نہیں بھائی۔۔ ہوا کیا ہے یحییٰ نہیں آرہے کیا؟"

پریشانی سے پوچھا۔

"آرہے ہیں میں بھی ساتھ آرہا ہوں۔۔۔ جلدی سے واٹس اپ آن کر کے پن لوکیشن بھیجو۔"

"میرا نیٹ پیج نہیں ہے"

یوشہ کا ہاتھ اپنے بالوں میں گیا اب اسکی حالت بھی تکیجی جیسی ہونے لگی تھی۔

"ٹھیک ہے اپنے فون کی لوکیشن آن کرو۔"

"اوکے کر دی۔"

دوسیکنڈ بعد زینب کی آواز ابھری۔

زینوگڑیا میری بات سنو دیکھو آس پاس یا تھوڑا دور اگر کوئی گھر نظر آرہا ہے تو وہاں چلی جاؤ میں اور "تکیجی بس آرہے ہیں۔"

آپ جانتے ہیں مجھ سے زیادہ نہیں چلا جائیگا اور یہاں دور دور تک کوئی گھر نہیں ہے۔۔۔ میں درخت "

"!کے نیچے کھڑی ہوں آپ بس جلدی سے۔۔۔"

کال کٹ ہونے کی وجہ سے بات بھی درمیان میں رہ گئی۔

یوشہ نے زینب کی لوکیشن ٹریس کی لوکیشن یہاں سے پون گھنٹے کے فاصلے پر تھی۔

"سیکی"

اسکی نظر سیکی پر پڑی جس کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا تھا۔

انہوں نے زینب کو ٹریپ کر لیا۔

"یوشہ۔۔ میری زینب۔

یوشہ کی طرف دیکھتے وہ ٹوٹے لہجے میں بولا ایک یہی خوف تو تھا جس کی بدولت وہ چار دن سے سویا نہیں تھا اور اب وہ خوف جیسے اسکی جان نکال رہا تھا۔

"جمال گاڑیاں نکالو۔"

یوشہ نے سامنے کھڑے انسپکٹر کو حکم دیا جو سیکی کو روتا دیکھ ساکت کھڑا تھا۔

"سیکی ادھر دیکھو اللہ پر بھروسہ رکھو اسے کچھ نہیں ہوگا۔ کچھ بھی نہیں لیکن اگر اس طرح کرو گے تو کچھ"

"نہیں بچے گا وہ وہاں کھڑی انتظار کر رہی ہے چلو۔

اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے حوصلہ دیا جب کہ خود کا دل بھی کسی انہونی کے تحت بری طرح خوفزدہ تھا۔

وہ چاروں پولیس اسٹیشن سے باہر بھاگے جب گاڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی جمال کے الفاظ نے رہی سہی ہمت بھی توڑ دی۔

"سر ساری گاڑیوں کے ٹائر بسٹ ہیں اور پیٹرول کا پائپ بھی کاٹ دیا گیا ہے۔"
 "جمال کے کہنے پر وہ جو باہر نکل رہا تھا گھٹنوں کے بل وہیں زمین پر گر گیا۔"

"!زینب۔۔ وہ لوگ زینب کو ٹریپ کر چکے۔۔ یا اللہ۔۔"
 وہ باہر بیٹھا ہچکیوں سے رونے لگا۔

اس وقت اسے اپنے سے جڑی دوسری جان کی فکر بھی نہیں تھی فکر تھی تو صرف ایک ذات کی اور وہ زینب تھی اسکا دل تڑپا کہ وہ ابھی اسکے سامنے آئے اور کہے کہ کیسا لگا زینب شاہ کا مزاق؟ شاہ ہوں میں شاہ زینب شاہ ایسا مزاق کرتی ہوں کہ سامنے والے کی جان نکال دوں۔ پر یہ مزاق نہیں تھا۔
 یوشہ کی آنکھوں میں بھی آنسو بھرے تھے آخر اسکی جان بھی تو زینب میں بستی تھی۔
 پولیس اسٹیشن کے اندر جاتے اور اندر کے لوگ سب جمع ہوئے ان جوان اور مضبوط پولیس والوں کو روتے دیکھ رہے تھے کچھ دن پہلے ہی جنکے نام کی چرچہ میڈیا میں گونج رہی تھی۔۔

"جمال اندر سے پیٹوں کی بانیک کی چابی لا کر دو؟"
 زوہیب نے لب بھیخنے کہا۔

"کیوں؟"

ہوش میں آتے کیجی سے نظریں ہٹا کر پوچھا۔

سر کی کنڈیشن ایسی نہیں ہے وہ ناامید ہو کر رو رہے ہیں اگر ایسے ہی روتے رہے تو میڈم کو کھو کر "ساری عمر روتے رہینگے میں نے لوکیشن ٹریس کر لی ہے چابی لا کر دو جلدی۔

جمال کچھ لمحے زوہیب کو دیکھنے کے بعد اندر بھاگا اور چابی لا کر اسکے ہاتھ میں تھما دی وہ چابی لیتے ہی پولیس اسٹیشن سے تھوڑا دور چاٹ والے کے ٹھیلے کی طرف بھاگا جہاں پیون اپنی بانیک کھڑی کرتا تھا۔ جمال اسکی پشت کو پر سوچ نظروں سے گھورنے لگا۔

"کیجی اٹھو ورنہ میں اکیلا جا رہا ہوں۔"

یوشع غصے سے چیخا اسکی آواز پر کیجی نے نظر اٹھا کر یوشع کو دیکھا کیجی کی آنکھیں رونے کی بدولت سرخ ہو رہی تھیں۔

زینب کا فون مسلسل رٹا کرتے اسے ایک ہی جواب مل رہا تھا کہ نمبر مصروف ہے۔

"زینب۔"

کیجی کے منہ سے ایک ہی لفظ نکلا۔

"اسکو کچھ نہیں ہوگا اللہ پر بھروسہ رکھو۔"

کہتے ساتھ وہ سامنے سے آتی گاڑی کے سامنے کھڑا ہو گیا گاڑی رکتے ہی اندر سے آدمی کو نکالا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا کیچی بھی گاڑی میں بیٹھا۔
گاڑی کا مالک ان پر چلا رہا تھا پر وہ اسے نظر انداز کیے جھٹکے سے گاڑی اسٹارٹ کرتے بھاگ چکے تھے۔
فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کیچی ہاتھ اٹھا کر روتے ہوئے زینب کی حفاظت کی دعائیں مانگ رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ ناامید ہو رہا تھا۔ وہ جانتا تھا جن لوگوں نے یہ جال بچھایا ہے وہ انکی ہر ہر کوشش کو ناکام کر رہے تھے۔

جاری ہے۔۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔
www.urdu novels mania.com

🐼 کل نہیں دی نیٹ پر اہم تھی اسلیے آج کی اپنی جلدی ساتھ دے دی

Edit by zamal Fatima 🐼🐼

#جال

قسط۔ نمبر۔ 54) سیکنڈ لاسٹ (#)

از عمیمہ۔ مکرم #

زینب کی لوکیشن پولیس اسٹیشن سے دو گھنٹے کی مسافت پر تھی یوشع جتنی تیز گاڑی چلا سکتا تھا وہ چلا رہا تھا۔

مطلب حد ہوگئی۔۔ یہ کیسا مزاق ہے؟ خود نے کال کی تھی اور خود فون پر بات کی اور اب مکر ایسے "رہے ہیں جیسے وہ آواز انکی نہیں تھی۔

زینب نے چرچڑاتے ہوئے چلنا شروع کیا۔ وہ گھر سے ساڑھے بارہ بجے کے قریب نکلی تھی اور اب تین سے اوپر کا وقت ہو رہا تھا۔

پہلے ڈھائی گھنٹے کا سفر اس پر دھوپ کی تیزی۔۔
www.urdu novels mania.com

ویسے تو موسم اچھا رہتا ہے شاید آج پتا چل گیا ہے کہ زینب شاہ باہر کھڑی ہوگی اسلیے سورج پکنک پر "نکل آیا ہے۔۔

ڈوپٹے سے پسینہ پونچھتے وہ اپنے بھاری قدم آہستگی سے آگے بڑھانے لگی ساتھ موبائل ہوا میں لہرانے لگی کہ سگنل آجائیں۔۔

گاڑی لوکیشن پر رکی تھی۔

سیچی اور یوشع تیزی سے گاڑی سے اترے ادھر ادھر دیکھا۔۔ بھاگتے ہوئے آگے کی جانب بھاگے کچھ دور ہی انکے قدم ساکت ہو گئے۔

زمین پر زینب کا وجود ساکت پڑا تھا۔

ہاتھوں پر بھی خون تھا اور چہرے پر بھی۔ پیٹ کے درمیان سے نکلتا خون تیزی سے زمین کو رنگتے مٹی میں جذب ہو رہا تھا۔

"زینب۔"

سیچی کے حلق سے دلخراش چیخ برآمد ہوئی وہ بھاگتے ہوئے زینب کے قریب گیا اسکے گال تھپکتے اسے پکارنے لگا۔

یوشع بھی زینب کے قریب بیٹھے اسکی نبض ٹٹولنے لگا۔

یوشع کے ہاتھ بھی بری طرح کپکپا رہے تھے۔ دماغ ماؤٹ ہونے لگا تھا۔

"چھوڑو اسے سیچی"

یہی کو اسے تھا متے روتے دیکھ یوشع چلایا۔ پھر اپنی قمیض اتار کر زینب کے پیٹ پر باندھنے لگا کہ کسی طرح خون رک جائے شرٹ باندھنے کے بعد اسے زینب کے وجود کو گود میں اٹھایا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈالا اتنے میں یہی بھی ہوش سنبھالتے گاڑی میں بیٹھا۔ مقابل نے جگہ چن کر رکھی تھی جہاں سے ہسپتال بھی کافی دور تھا۔ وہ گاڑی موڑتے گاڑی کی رفتار مکمل بڑھا گیا۔ یہی جلدی وہاں سے قریب کوئی ہسپتال گولگول کرنے لگا۔ زینب کی نبض آہستگی سے چل رہی تھی امید باقی تھی۔

پون گھنٹے کی مسافت پر ہسپتال تھا وہ پندرہ منٹ میں وہاں پہنچے تھے۔ زینب کو ہسپتال کے اندر لے جاتے ایمر جنسی میں لے گئے چونکہ پولیس کیس تھا اور پولیس خود ساتھ تھی یوشع جس نے اپنی پہچان کبھی سامنے نہیں کی تھی اپنا آئی ڈی کارڈ ڈاکٹر کے سامنے کرتے ڈاکٹر کو جلدی علاج شروع کرنے کا کہا تھا۔

یہی سب کو انفارم کر رہا تھا کہ ماں باپ کی دعائیں کیا پتا نصیب کا راستہ بدل جائیں۔ زینب کا خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا لیکن یوشع ساتھ تھا اسلیے زیادہ مشکل ناہوئی۔

یہی روم کے باہر بیٹھا لرزتے وجود سے آنکھیں میچیں دعائیں مانگ رہا تھا جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا اسے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ صبح تھا جو پتا چلتے ہی ریش ڈرائیونگ کرتے یہاں پہنچا تھا اسکی آنکھیں بھی نم تھیں ایک ساتھ کتنی جانیں خطرے میں تھیں بیٹی جیسی ہو پونا پوتی اور خود بیٹا۔ یقینی تھا کہ اگر زینب کو کچھ ہوتا تو یہی میں بھی کچھ ناہجتا۔

"پاپا۔۔۔"

وہ صبح کے سینے سے لگے ہچکیوں سے رونے لگا صبح نے اسے اپنے بوڑھے بازوؤں میں سمیٹنا چاہا پر وہ مزید بکھرتا چلا گیا۔ زینب کو روم میں گئے بیس منٹ ہو چکے تھے اور اب تک اندر سے کوئی باہر نہیں آیا تھا۔ کچھ دیر اور گزری تو آہاد بھی وہاں موجود تھا۔ خوف سے آج آہاد حیدر کی سانسیں بھی تھمی ہوئی تھیں زینب کی طبیعت سے حورین اور نیزہ کو فحال آگاہ نہیں کیا تھا کیونکہ انکے اندر ہمت نہیں تھی انہیں سنبھالنے کی ابھی خود کے لیے سنبھلنا مشکل ہو رہا تھا۔ چند لمحے اور گزرے تھے جب عباس زوہیب اور جمال بھی وہاں پہنچے۔۔۔ بد قسمتی سے زوہیب کی بانیک کا پیٹرول ختم ہونے کے باعث وہ زینب تک پہنچنا سکا تھا جس کا افسوس ان تینوں کو تھا کہ وہ کچھ ناکر سکے۔

دس منٹ بعد روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلیں انکے ہاتھ میں کپڑے میں لپیٹا چھوٹا سا وجود تھا وہ یحییٰ کا بچہ تھا وہ ڈوبتے دل سے کھڑا ہوا۔

www.urdu novels mania.com

"بیٹی تھی۔۔"

ڈاکٹر نے بتانے کے لیے آسان الفاظ چنے تھے۔ تھی پر یحییٰ کو اپنا دل ساکت محسوس ہوا اس نے اس ننھے وجود کو تمام تو لیا تھا اور اسی کے ساتھ بیچ پر گرا تھا۔ سب اسکے قریب ہوئے تھے۔ بند آنکھیں موٹا سا وجود وہ ننھی گول مٹول سی گڑیا کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ سو رہی تھی۔ اور یہی تو تھا اسکے نصیب میں اسکی روح کے سامنے جنت کھول دی گئی تھی اسے دنیا جیسی خوفناک اور فریبی سفر سے بچا لیا گیا تھا

"عائی۔۔ شہ"

اس چھوٹے سے وجود کو خود میں سختی سے بھپتا وہ سسکیاں بھرنے لگا۔ سسکیاں بلند ہوتی جا رہی تھیں اسکی اولاد اس سے چھین لی گئی تھی اسکی پہلی اولاد اس سے چھین لی گئی تھی۔

"سچی"

صبح اسکے برابر میں بیٹھا اسے قریب کرنے لگا۔

"میری وجہ سے۔۔ چلی۔۔ گئی۔۔ میں ایسا تو نہی۔۔ں چاہتا تھا۔ میں بیٹی بھی چاہتا تھا۔۔"

وہ ہچکی کے درمیان کہنے لگا۔ اسے وہ وقت یاد آنے لگا جب وہ زینب کے بیٹی کہنے پر بیٹا کہتا تھا۔ کتنا خوبصورت احساس تھا بیٹی کا باپ ہونے کا پر یہ احساس کس قدر دردناک تھا کہ وہ ایک بے جان بیٹی کا باپ تھا جو اسکی گود میں آنے سے پہلے ہی دنیا سے نجات پا چکی تھی۔

"میری۔۔۔ ناشکری لے گئی۔۔۔ اسے۔۔۔"

وہ سسکنے لگا۔ اسکے پیچھے کھڑا عباس خاموش سا بیٹھ گیا۔ کیا حوصلہ دیتا وہ اسے۔ اگر حقیقتاً حادثاتی موت ہوتی تو دل کو قرار آ جاتا پر کہیں نا کہیں جب وجہ وہ خود ٹھہرے تھے تو یہ وجہ کیسے سکون لینے دیتی۔ ہفتہ بھر پہلے تو اسنے اس تکلیف کو سہا تھا اسکی ننھی گڑیا پھر اسکی آنکھوں کے آگے گھوم گئی۔ وہ

یچی کا درد سمجھ سکتا تھا۔ اسکی نظریچی کے ہاتھ میں پکڑے وجود پر گئی وہ عباس کی بیٹی سے بھی کافی چھوٹی تھی اور ہوتی بھی کیوں نا ابھی تو آئی بھی نہیں تھی دنیا میں۔

"ایسے نہیں کہتے۔۔۔ یچی جو اللہ کی مرضی۔۔۔"

صبح نے اسکی پیٹھ سہلاتے کمزور سا حوصلہ دیا۔ اشک تو اسکا چہرہ بھی بھگو گئے تھے۔

"پرو وجہ میں بنا ہوں۔۔۔ وجہ میں بنا ہوں۔۔۔"

وہ بے بسی سے کہنے لگا اسے جب لگتا تھا وہ بے بسی کی انتہا پر ہے تو اسے ہر بار ایک نئی بے بسی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

آہاد نے اپنی نواسی کو ہاتھ میں تھاما یچی نے چہرہ ہاتھوں میں چھپایا۔ آہاد بہتی آنکھوں سے اسکے چہرے کے نقش چھونے لگا۔ اسے یاد تھا وہ سب کتنا خوش تھے اسے یاد تھا زینب نے اسے بتایا تھا کہ اسکی نواسی بھی آئیگی انشاء اللہ اور اسکا ولیکم نانا کے گھر عالی شان ہونا چاہیے۔ صبح نے جب پوتی کو ہاتھ میں تھاما تو اسکے ہاتھ کانپ گئے۔ پوتی کے سر پر لب رکھے کئی آنسو اسکے گالوں پر بہہ گئے۔ روم ایک بار پھر کھلا ڈاکٹر دوبارہ باہر آئی اور اس بار پھر ہاتھ میں ایک ننھا وجود تھا۔ ڈاکٹر کے ہاتھ سے بچہ آہاد نے تھاما۔۔

"بیٹا ہوا ہے۔۔۔"

ڈاکٹر کی آواز پر یحییٰ نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ آہاد نے اسکی سوچی آنکھیں دیکھتے بچہ نرمی سے اسکی جانب بڑھایا۔ یحییٰ نے بیٹے کو تھاما۔ وہ بھی بالکل گول مٹول سا بچی جیسا ہی تھا۔ بس تھوڑا فرق تھا اسکے ہونٹ ہل رہے تھے اور ہاتھ بھی۔ اسکی آنکھیں ہلکی ہلکی کھلتی پھر بند ہو جاتیں وہ زندہ تھا۔ یحییٰ کو وہ لمحے پھر یاد آئے جب اسنے زینب سے بیٹے کی تنہا ظاہر کی تھی۔ اپنی آنکھیں میچتے وہ ضبط کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا اسے کیا معلوم تھا اسکی خواہش اس طرح پوری ہوگی کے بیٹی گود میں آنگی پر واپس جانے کے لیے۔ اسنے بچہ واپس آہاد کے آگے بڑھادیا اور بیٹی کے مردہ وجود کو تھامتے اسے خود میں بھیج لیا۔

اللہ کی قسم تمہاری تنہا۔۔۔ اسی لیے نہیں کی تھی کہ تم بڑی ہو کر مجھ سے دور چلی۔۔۔ جاؤ گی۔ پر تم تو آتے ہی چلی گئی۔ اتنی دور۔۔۔ اتنی دور کے بس۔۔۔ پاپا کی باتیں زیادہ بری لگ گئی تھیں کیا۔۔۔؟
"معافی مانگ لیتا یار میں۔۔۔ اتنی ناراضگی کے معافی کا موقع۔۔۔ دیے بنا چلی گئیں۔"

www.urdu novelsmania.com

"سیحی"

صبح نے ٹپ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جب وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

"میرے کوئی۔۔۔ بہت بڑے گناہ ہونگے۔۔۔ پاپا۔۔۔ مجھے رحمت سے محروم کر دیا گیا ہے۔۔۔"
صبح نے اسکے ہاتھ سے ہچی لے لی۔۔۔

"ایسا نہیں ہے یحییٰ۔۔۔ یہ سب اللہ کی مرضی ہے۔۔۔"

آہاد نے اسکے برابر بیٹھے ایک بار پھر بچہ اسکے سامنے کیا جسکی آنکھیں اب کھلی تھیں۔

حیرت انگیز طور پر وہ بچہ نارمل ہوا تھا صحت مند۔۔۔

ڈاکٹر کی ٹیم روم سے باہر نکلی۔

"زینب۔۔۔ کیسی ہے۔۔۔"

یحییٰ فوراً کھڑے ہوتے پوچھنے لگا بیٹی کا غم اسنے برداشت کر لیا تھا پر بیوی کا ناقابل برداشت ہوتا۔

ڈاکٹر نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا وہ تیزی سے انکے پیچھے گیا ساتھ صبح اور آہاد بھی۔ بیٹی عباس کے ہاتھ میں تھی جبکہ بیٹا جمال کے ہاتھ میں تھا۔

www.urdu novelsmania.com

انکا کیس بہت پیچیدہ تھا یہ آپکوانکی ڈاکٹر نے بتایا ہوگا۔۔۔"

اس پر انکے ساتھ حادثہ ہوا انکے پیٹ پر کسی نے دو بار چاقو مارا جوانکی اندر کی آنتیں کاٹتا ہوا کافی اندر تک گیا۔۔۔

یوشع ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا اسے ابھی کچھ نہیں سننا تھا اسے صرف یہ سننا تھا کہ زینب زندہ بچ چکی ہے۔۔۔

بہت زیادہ بلڈ لاس ہونے کی وجہ سے بچوں کو نقصان ہوا بیٹا ماشاء اللہ اللہ کے فضل سے معجزاً بچا ہے۔۔۔

"زینب زندہ ہے نابس یہ بتائیں۔۔۔"

ٹیبل پر ہاتھ مارتے یحییٰ کا ضبط جواب دے گیا صبح نے اسے تھا کچھ لمحے تو ڈاکٹر ڈر کر چپ ہو گئیں۔

"انکا زندہ بچنا بھی ایک معجزہ ہی ہے۔۔۔۔۔"

یحییٰ کے کندھے یکدم ڈھیلے پڑے اسنے گہری سانس لی۔۔۔ کئی آنسو آنکھوں سے نکلے۔ وہ آنکھیں موند گیا دل شکر الہی کرنے لگا جب ڈاکٹر نے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔

لیکن وہ کومہ میں چلی گئی ہیں۔ کب تک ہوش آتا ہے کچھ کہا نہیں جاسکتا یا آتا بھی ہے کہ اسی کنڈیشن میں۔۔۔

"اسکو کسی صورت کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے دھاڑا۔

ڈاکٹر فور اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی پیچھے ہو گئی۔۔

دیکھیے ہم علاج کر سکتے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں اور ہم اپنی طور پوری کوشش کر چکے ہیں اسی کا "نتیجہ ہے کہ آپ کا بچہ زندہ ہے اور بیوی کے بھی بچنے کے پچیس فیصد چانسز ہیں۔ باقی زندگی موت اللہ کی "مرضی ہے اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔

ڈاکٹر غصے سے بولیں۔ جبکہ تھی انکے پچیس فیصد کمنے پر اٹک گیا۔

یو شیع کو زینب کا معلوم ہوا تھا اسنے اس معصوم کو بھی گود میں اٹھایا تھا جو اسکی بہن کی تمنا تھی اچھا ہی تو تھا کہ زینب شاہ ابھی ہوش میں نہیں تھی ورنہ کیسے برداشت کرتی اپنے وجود کے حصے کو مٹی تلے جاتے دیکھ۔

اسنے جیب سے فون نکالا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسکی ٹیم کے بندے اتنی نااہلی کر سکتے ہیں اسکا دل کر رہا تھا سب کو ایک لائن میں کھڑا کر کے شوٹ کر دے۔ وہ ہسپتال سے باہر نکلا تھا کسی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا ماتھے پر بل اور آنکھوں میں نمی تھی۔ بل اسکے غصے کے باعث تھے جو قابو نہیں ہو رہا تھا

اور نمی تکلیف کے باعث اس وقت وہ نویرہ کو بھی فراموش کر چکا تھا۔ اس سے پہلے وہ نمبر ڈائل کرتا اس کے پاس فون آنے لگا۔ اسنے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"سوری سر میں لیٹ ہوں پر مکمل انفارمیشن نکالنے میں وقت لگ گیا۔"

وہ معذرت کرتا یوشع کو سب بتاتا گیا جسے سنتے یوشع کی آنکھیں انتہائی حد تک سر دھو گئیں۔ مٹھی اس حد تک بھیجنیں ہوئیں تھیں کہ کلانی سے اوپر جاتی نسیں ابھر رہی تھیں لیکن وہ منہ سے ایک لفظ نہیں بولا اسکی اپنی سب سے بڑی طاقت یہ تھی کہ وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔ مجرم کا نام اسکے سامنے تھا اسکا دل ابھی اسکے حلق میں ہاتھ ڈال کر اسکا دل نکالنے کو چاہ رہا تھا پر ایسا کرنا نہیں تھا وہ تشدد زیادہ نہیں کرتا تھا نا ہی وہ کسی پر اتنا وقت ضائع کرتا تھا نا ہی گولیاں یا دیگر سامان لیکن اب وہ اب تک کے دیکھی گئی تمام سزاؤں سے ہٹ کر خطرناک سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اسنے فون کاٹ دیا پھر تیزی سے میج ٹائپ کر کے بھیجا۔ ہاتھ میں فون گھامتے گہری سانس لیتے غصے کو قابو کرنے لگا اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اسنے کچھ دیر مزید اپنا غصہ ضبط کیا تو اسکی داغ کی نسیں پھٹ جائیگی۔ اسنے دوبارہ فون پر کسی کا نمبر ملا نا شروع کیا۔۔۔

میں نے تم لوگوں کو زینب اور اسکے گھر کی حفاظت کے لیے بھیجا تھا تو تم لوگ وہاں کیا کر رہے تھے " کہ میری بہن ہسپتال میں زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی ہے۔۔۔ وہ غصے سے غرایا۔

سوری سر لیکن ہم آپکے آرڈر کے فوراً بعد انکے گھر کے باہر موجود تھے ساڑھے بارہ بجے ہم وہاں "پہنچ چکے تھے اس کے بعد کچھ وقت پہلے صبح سر کے علاوہ کوئی گھر سے نہیں نکلا۔۔۔ صبح سے انکی پوری ٹیم واقف تھی کیونکہ صبح کے ساتھ ایک دو کیس میں وہ تھے۔۔۔ یوشع نے پیشانی مسلتے مزید کچھ کہے اور سنے بغیر فون کاٹ دیا۔ یعنی زینب ساڑھے بارہ سے پہلے نکل چکی تھی۔

اچانک اسے نوریہ کا خیال آیا اسنے فوراً دوبارہ فون اٹھایا اور مسعود کا نمبر ڈائل کیا۔

"یس سر۔۔۔"

فون لگتے ہی مسعود نے کہا۔

"وہاں سب ٹھیک ہے میڈم کہاں ہیں؟"

فوراً پوچھا۔

سر وہ ہمارے ساتھ آدھا گھنٹہ پہلے گھر سے نکلی تھیں اور اب دس منٹ پہلے ہم مطلوبہ جگہ پہنچے ہیں " اور میڈم دس منٹ سے اندر ہی ہیں۔۔۔

گھر کے چاروں طرف پھیل جاؤ کوئی بھی گھر کے اندر داخل نہیں ہونا چاہیے اور نا ہی میڈم کو میرے "آرڈر سے پہلے وہاں سے کہیں اور لے کر جانا۔"

یوشع نے ہدایت دی۔

"او کے ممر۔۔۔"

مسعود کا جواب سنتے اسنے فون کاٹا اور پھر ہاتھ میں موبائل گھماتے یسج کا انتظار کرنے لگا۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد اسے یسج موصول ہوا۔

اسنے گھر کا نمبر ملایا اور اپنی آواز اور لہجے پر قابو کر کے صرف اتنا بتایا کہ زینب کا بیٹا اور بیٹی ہوتی ہے انہیں ہسپتال آنا ہے۔ وہ زینب کی بیٹی کی موت اور زینب کا کومہ میں جانا چھپا گیا تھا کہ کہیں راستے میں طبیعت نا بگڑ جائے اسنے ڈرائیور کو حورین کو بھی پک کرنے کا کہا تھا۔ انکو بلانے کے بعد اسنے صبح اور آہاد کو بھی ابھی فون کر کے کچھ بھی بتانے سے منع کیا اور ہسپتال سے نکلتا چلا گیا۔ ابھی وہ رک نہیں سکتا تھا اسکا دل ہرگز گوارہ نہیں کر رہا تھا کہ اپنی بہن کو اس حالت میں چھوڑ کر وہاں سے ہلے بھی لیکن یہ ضروری تھا۔ اسے عائشہ کی تدفین سے پہلے لوٹنا تھا۔۔۔ نجانے یہاں کتنا وقت اور لگتا دو سے تین گھنٹے تو لازماً لگتے اور اتنا انتظار مزید کام بگاڑ سکتا تھا۔

منیزہ اور حورین ہسپتال پہنچنے سے پہلے راستے میں رکیں۔ خوشی سے میٹھائی خریدی ضرورت کا سامان وہ پہلے ہی لے چکی تھیں۔ انہیں حیرت تھی کہ اچانک سب کیسے ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر نے ابھی مزید کچھ دن کے بعد کی ڈیٹ دی تھی لیکن وہ بہت خوش تھیں کیونکہ دونوں بچے بخیر وعافیت دنیا میں آ گئے تھے۔ وہ خوشی خوشی ہسپتال میں داخل ہوئیں نیچے لیکن اندر جا کر جیسے کسی نے انکے پیروں تلے زمین کھینچ لی۔

بچی کے بے جان پیدا ہونے پر شاید وہ سنبھل جاتیں پر زینب کی حالت دیکھ منیزہ کا اپنا وجود بے جان... ہونے لگا تھا۔ وہ سب سے لاڈلی تھی۔ منیزہ اس پر توجہ دیتے سب سے زیادہ اس کے قریب تھی

"منیزہ سنبھالو خود کو۔۔"

منیزہ جب سے زینب کے کمرے سے آئی تھی مزید رونے لگی تھی۔۔۔ اسکا بے جان وجود منیزہ کے اعصاب جھنجھوڑ رہا تھا ہر لمحہ منیزہ ہاشم کو تنگی کا ناچ نچانے والی بد تمیز زینب کی خاموشی اسے چبھ رہی تھی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

"کیسے سنبھالوں آھا۔۔۔ سنا نہیں ڈاکٹر نے کیا کہا ہے۔۔"

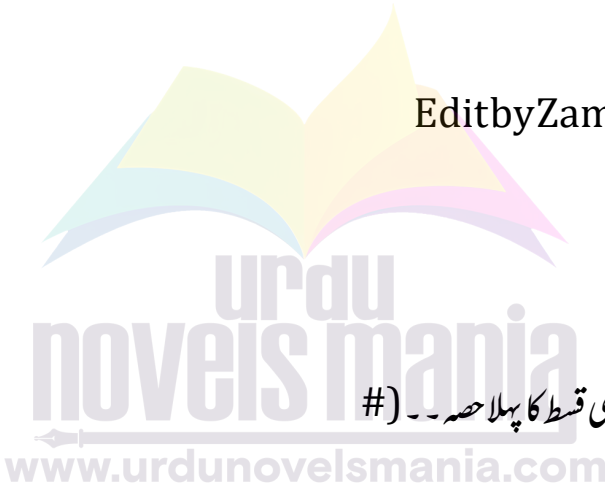
اپنی تسلی کے لیے اسنے پھر سے ڈاکٹر سے بات کی تھی پروہی باتیں واپس سن کر اسکا دل خون کے .. آنسو رو رہا تھا

ڈاکٹر نے کہا ہے۔۔۔ پر موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے فیضہ۔۔۔ ڈاکٹر نے کیا کہا اسکا بچ جانا بھی "معجزہ ہے اور ہوش میں آجائے تو وہ بھی معجزہ تو ایمان رکھو معجزے آج بھی ہوتے ہیں۔
آحاد نے اسے کندھے سے تھامتے سمجھایا۔ اسکی ہمت ناتھی کہ نواسی کو دوبارہ گود میں اٹھاتی۔ یہی حالت حورین کی بھی تھی۔

جاری ہے۔۔۔

Edit by Zamal Fatima 😊

جال



قسط۔ نمبر۔ 55) آخری قسط کا پہلا حصہ۔۔ (#)

www.urdu novels mania.com

از عمیمہ۔ مکرم

وہ ہسپتال سے نکلا پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ ایک مڈل کلاس ایریے میں پہنچا۔ ایک پتلی گلی سے گزرتے وہ مطلوبہ گھر کے سامنے رکاوٹوں کے بعد اندر سے دروازہ کھول دیا گیا۔

اندر کھڑے آدمی نے یوشع کو سلام کیا۔

"کسی کو اس متعلق خبر تو نہیں ہوئی؟"
جیکٹ اور کیپ اتارتے اسنے اس آدمی کی طرف بڑھائی۔

"نوسر۔۔"

"اندر سامان رکھ دیا؟"

"جی سر۔۔"

جواب دیتے وہ آدمی چند قدم آگے بڑھا اور صحن میں بنے ٹینک کا ڈھکن کھول دیا۔
بظاہر پانی کا ٹینک اندر سے مکمل کمرہ بنا تھا جہاں آکسیجن بھی تھا ایک ساؤنڈ پروف گراؤنڈ کمرہ تھا۔
سامنے ہی تین وجود کرسیوں پر بندھے تھے۔ اس کے اشارے پر پیچھے کھڑے آدمی نے ایک کے بعد
ایک تینوں کے چہرے پر سے کپڑا اتار دیا۔ وہ تینوں کوئی اور نہیں جمال عباس اور زوہیب تھے۔

"ان دونوں کے ہاتھ کھول دو۔۔"

وہ تینوں روشنی اچانک آنکھوں پر پڑنے کے باعث آنکھیں بند کر گئے تھے یوشع کی آواز پر فوراً آنکھیں کھولیں۔

یوشع کے حکم پر جمال اور عباس کے ہاتھوں کی پٹی کھول دی گئی۔ وہ دونوں کھڑے ہوتے غصے سے یوشع کو گھورنے لگے کچھ یہی حال زوہیب کا بھی تھا۔

"یہ سب کیا ہے؟"

عباس نے غصہ ضبط کرتے پوچھا۔ جواباً یوشع کے اشارے پر اسکے بندے نے عباس اور جمال کو پیچھے ایک کونے میں کھڑا کر دیا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے وہاں آپکی بہن ہسپتال میں ہے نیچی کو ہماری ضرورت ہے یہ سب کر کے کیا کرنا " چاہ رہے ہیں۔۔۔

عباس پھر دانت پیستے ہوئے بولا۔

www.urdu novelsmania.com

جمال تم بھی کچھ کہنا چاہتے ہو تو کہہ دو میں اپنا کام شروع کرنے کے بعد کسی کی مداخلت برداشت " نہیں کرونگا۔

عباس کے سوال کو نظر انداز کیے وہ جمال کی جانب متوجہ ہوا۔

"میں صرف زوہیب کہ کہنے کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

اسنے سرد نظروں سے زوہیب کو دیکھتے کہا جو کرسی سے بندھا غصے سے خود کو کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جمال کی بات پر چونکا۔۔ چونکا تو یوشع بھی تھا پھر سمجھتے اثبات میں سر ہلا گیا۔
زوہیب کے سامنے کرسی رکھتے وہ بیٹھا اسکے غصے سے سرخ چہرے کو کچھ لمحے دیکھنے کے بعد اچانک اپنی طاقت لگا کر ایک تھپڑ رسید کیا کے زوہیب بندھی کرسی سمیت زمین بوس ہوا۔۔

"بی۔۔ یہ سب۔۔"

عباس کی زبان لڑکھڑائی انکو یہاں کیوں لایا گیا تھا اور یوشع کیا کرنا چاہتا تھا۔۔

"یہ سب پہلے ہی ہو جانا چاہیے تھا۔۔"

جمال نے سرد لہجے میں کہا عباس نے نا سمجھی سے دیکھا لیکن جمال کے چہرے پر رقم نفرت بہت کچھ سمجھا رہی تھی وہ فوراً نظریں پھیر کر بے یقینی سے زوہیب کو دیکھنے لگا جس کی کرسی واپس سیدھی ہوئی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

"شروع سے شروع کرینگے۔۔"

یوشع زوہیب کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے بظاہر سکون سے بولا۔

"صداقت کا قتل کیوں کیا تھا؟"

یوشع کے سوال پر اب کے جمال بھی چونکا صداقت کے قتل میں زوہیب کا ہاتھ۔۔؟

"کون صداقت۔۔"

زوہیب کا جملہ مکمل بھی ناہوا تھا کہ منہ پر ایک اور تھپڑ پڑا۔

"اپنے باپ کا نام بھول گئے؟"

یوشع جبراً دبوچتے غصے سے غرایا۔۔

"ہا ہا۔۔ بہت شاطر ہو تم یوشع۔۔ اس کا اندازہ مجھے شروع سے ہے۔۔"

یکدم زوہیب پر سکون ہوتے ہنسا۔

عباس اور جمال دونوں ہی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگے۔

www.urdu novelsmania.com

تم بھی بہت شاطر ہو پر افسوس ابھی پکے نہیں ہوئے تھے۔ اور کچے کھلاڑی پکی کھیلوں میں نہیں "کودتے ورنہ بہت بری طرح ہارتے ہیں جو غلطی تم کر چکے پر۔۔ پر تم ابھی بھی اتنے شاطر تو ہو کہ "سیدھے سیدھے سے سب کچھ خود بتا دو گے کیونکہ اگر نا بتایا تو انجام سے تم واقف ہو۔۔ ہاتھ میں بلیڈ پکڑتے وہ انتہائی سنجیدگی سے بولا۔

لیکن تم نہایت بیوقوف ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں ان سب چیزوں سے ڈرتا ہوں؟ کمال سینئر " آفسریوشع اتنا بے وقوف۔۔

زوہیب ہنسا

"انجام سے ڈرنے والے کھیل کا آغاز نہیں کرتے
یکدم سنجگی سے یوشع کی نظروں میں دیکھتے وہ زخمی شیر کی طرح غرایا ساتھ خود کو ہلاتے کرسی سے الگ
ہونے کی کوشش کی۔

"ہو گیا؟"

یوشع کے چہرے پر چھایا سکون مقابل کو بری طرح چھ رہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

لیکن میں بہت خوش ہوں کہ تم سب کتنی اچھی طرح برباد ہوئے ہو۔۔ یقین کرو مجھے مرنے کا نا غم " "ہے نا خوف۔۔

وہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ان تینوں کو باری باری دیکھنے لگا جب اشتعال سے بے قابو ہوتے
عباس اسکی سمت بڑھا اور دیوانہ وار اس پر ہاتھ پاؤں سے مارنے لگا۔

"عباس پیچھے ہٹو۔۔۔ ہٹو"

یوشع عباس کو پیچھے کھینچنے لگا پروہ بے قابو ہوتے زوہیب پر اس طرح ٹوٹا تھا کہ زوہیب کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔۔

"کینے۔۔ رحم نہیں آیا تجھے میری معصوم بیوی بچی پر۔"

وہ حلق کے بل چیختے ہوئے مزید بے قابو ہونے لگا۔

سب نے بامشکل اسے الگ کیا۔

باہا۔۔۔ نہیں نایار۔۔ اتنا لطف آیا تھا تمہاری چھوٹی سی بیٹی کا چھوٹا چھوٹا ٹوٹا وجود دیکھ کر کے "اف۔۔"

وہ منہ سے خون تھوکتے قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

"ہوش میں آؤ عباس"

یوشع نے عباس کو پیچھے ڈھکیلتے چلاتے ہوئے کہا۔ جمال مشکل سے عباس کو قابو کیے پیچھے ہوا خون تو اسکی آنکھوں میں بھی اترتا تھا۔۔

"صداقت کا قتل کیوں کیا۔۔؟"

یوشع سامنے بیٹھتے پھر غرایا۔۔

"یقین کرو میں تم سے ڈرتا نہیں۔۔ پر نا بھی یقین کرو تو تمہاری مرضی۔۔"

وہ پھر مسکرایا۔

"صداقت کا قتل کیوں کیا۔۔"

اب کے یوشع نے ہاتھ میں پکڑا بلیڈ اسکے گال پر پھیرا کہ وہ گال کا گوشت چیرتا ہڈی چھو گیا۔

"آہ۔۔"

زوہیب کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔

"صداقت کا قتل کیوں کیا تھا؟"

وہ پھر سے سوال دہرا رہا تھا۔

"جب سب پتا ہے تو کیوں میرے منہ سے تم سب اپنے زوال کی دلچسپ کہانی سننا چاہتے ہو۔؟"

کٹے گال سے خون بہہ رہا تھا اسکے باوجود اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہی تھی۔ وہ زوہیب لگ ہی نہیں رہا تھا کوئی پاگل وحشی درندہ معلوم ہوتا تھا۔

"لیکن اگر تم سننا چاہتے ہو تو میں سنا دیتا ہوں پہلے تھوڑے پوپ کارن لے آؤ۔" وہ ہنسا تکلیف شدید تھی پر اپنی فتح کی خوشی اس سے کہیں زیادہ۔

"مار دیا میں نے۔۔۔ باپ تھا وہ میرا لیکن مجھے پسند نہیں تھا اسلیے مار دیا۔" یکدم وہ سنجیدہ ہوتا زہر خندہ لہجے میں اطمینان سے بولا۔

اسنے میری حمنے پر گندی نگاہ ڈالی تھی۔ مجھ سے حمنے مانگ رہا تھا کچھ وقت کے لیے میں نے اسکا "وقت تمام کر دیا۔"

پورے کمرے میں سکوت چھایا تھا صرف زوہیب اور اسکی دیوانگی بول رہی تھی۔

جس نے میری حمنے پر صرف غلط نگاہ ڈالی میں نے اسکو نہیں بخشا پھر تم لوگوں نے تو اسکا قتل کیا۔" اسکے منہ پر تیزاب ڈالا اسے تڑپایا۔ چھین لیا اسے مجھ سے۔۔۔ مار دیا تم لوگوں نے اسے۔ وہ بے قابو ہوتا بری طرح چیخنے لگا۔

"میری زندگی چھین لی مجھ سے۔۔۔ میری حمنے کو بے دردی سے مار دیا۔" گہری گہری سانس لیتے پہلی بار اسکی آنکھوں سے آنسو نکلے۔ نکلے۔

وہ تو ختم کرنا چاہتی تھی یہ سب۔۔ ہم دونوں دور چلے جاتے صرف ایک کیس کی بات تھی ویسے تو "میرے سامنے کئی کیس دبا دیے لیکن اس میں جب میں نے کہا تھا کہ ہم خود ختم کر رہے ہیں پھر بھی تم "لوگ لڑے۔۔ لڑنے تک ٹھیک تھا میری حمہ کو کیوں مارا۔

وہ پھر چیخا۔ گال پر لگا کاٹ بھی اسکے بولنے میں رکاوٹ نہیں کر رہا تھا وہ حقیقتاً درندہ ہی تھا۔

"اسکا خوبصورت۔۔ معصوم چہرہ جلا دیا۔"

اسکی آواز اچانک سرگوشی جیسی ہو گئی۔

"اسکو گولیوں سے مارا۔"

وہ پھر تکلیف سے گویا ہوا۔

"آہ باد تو تم لوگ بھی نہیں رہے۔ سود سمیت اصول کیا ہے میں نے ایک کے ساتھ ایک یاد دوفری۔"

ہو ہنسا۔۔

آہ اچھا ایک کام کرو سکون سے پیٹھوں میں شروع سے کہانی سناتا ہوں محبت پھر عشق پھر انتقام

"کی۔۔"

منہ سے خون تھوکتے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"ارے بیٹھ جاؤ کہانی کے بعد ایک سر پرانز بھی دینا ہے۔۔ نیو"

یوشع نے بلیڈ انگلی میں گھمایا وہ خاموش تھا۔ اسکا خون اس وقت اس قدر جوش مار رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔ اس سے غلطی ہوئی کاش وہ یہ کیس مکمل خود حل کرتا تو ایسا نا ہوتا۔۔

میرا باپ آہ صداقت۔۔۔"

اسنے سرد سی آہ بھرتے اداکاری سے کہا۔ جیسے بہت افسوس ہوا اسکے باپ ہونے پر۔

میری ماں کا قتل کر دیا تھا اسنے میرے سامنے میں اس وقت کافی ڈرا تھا۔۔ لیکن مجھے اسکی موت پر "افسوس نہیں تھا کیونکہ وہ میری سگی ماں نہیں تھی سوتیلی تھی مجھے اکیلا سمجھ کر تشدد کرتی تھی اور صداقت۔۔۔"

"سیپی۔۔"

بولتے بولتے وہ رکا۔۔ منہ کھولنے سے گال پر انتہائی جلن کا احساس ہو رہا تھا۔

صداقت آئے روز اپنی ایک نئی گرل فرینڈ کے ساتھ وقت گزارتا تھا۔"

پھر ایک دن صداقت نے اسے جلادیا۔

میرے اندر الگ سی خوشی ہوئی پر میں صداقت سے ڈر گیا۔ پھر ہمارے پڑوس میں ایک فیملی آئی انکے "ساتھ ایک چھوٹی سی لڑکی تھی بہت پیاری سی گڑیا جیسی۔

اسکے ہونٹوں کے ساتھ آنکھیں بھی مسکرائیں جیسے وہ اسکے سامنے ہوا اور سارے درد غائب ہو گئے ہوں۔۔

حمنہ۔۔۔ وہ میری حمنہ تھی۔۔ وہ میری دوست بن گئی۔۔ میں اس سے عمر میں بڑا تھا وہ مجھے بھائی کہتی تھی۔۔

پر میں اتنا بڑا تھا کہ اپنے جذبات سمجھتا تھا میں اسے بھائی بولنے دیتا تھا پر میں اپنی محبت سے واقف تھا۔۔

میری زندگی حسین ہو گئی۔ وہ روز میرے ساتھ کھیلتی تھی۔۔ اسنے ایک بار میرے اوپر مزاق میں ٹھنڈا پانی پھینک دیا تھا۔ میں غصے سے چیخا اور وہ بری طرح ڈر گئی۔

"

وہ ہنسا۔۔ اسکی مسکراتی آنکھوں سے قطرہ قطرہ آنسو خاموشی سے گرنے لگا۔

میں نے اسے منایا وہ مجھے ڈری ڈری بہت اچھی لگی۔۔ لیکن میں اسے خود سے ڈرا نہیں سکتا تھا۔۔ وہ "چھوٹی تھی نا مجھ سے۔۔"

عباس غصے سے مٹھیاں بھیچ گیا۔ کیا سامنے بیٹھے انسانی شکل کے بھیڑیے کو جو محبت جیسے جذبے کی بابت کہہ رہا تھا اسے زرا رحم نہیں آیا تھا اسکی معصوم بچی پر جو اسکے گود میں کھلی تھی۔۔

پھر صداقت نے مجھے اس سے دور بھیج دیا۔ باہر ملک پڑھنے کے لیے۔۔

پڑھائی بہانہ تھی مجھے وہاں بزنس کے لیے بھیجا گیا تھا۔ میں بچپن میں حیران ہوتا تھا کہ میرے باپ ایسا کیا کاروبار کرتا ہے کہ وہ اتنا دولت مند ہے۔۔

پھر مجھے وہاں جا کر پتا چلا کہ وہ آرگنزا سمنگل کرتا ہے اور پاکستان سے لڑکیاں بیچتا ہے۔۔ شروع شروع میں مجھے بڑی وحشت ہوتی تھی میں روتا بھی تھا چیخا بھی۔ پھر مجھے لذت ملنے لگی۔ عجیب سا نشہ اسکے بعد میرے ہاتھ میں بھی صداقت جتنا پیسہ آنے لگا۔۔ میں واپس پاکستان آنا چاہتا تھا لیکن صداقت کی طرف سے منع تھا میرے پاس میرا پاسپورٹ وغیرہ کچھ بھی نہیں تھا۔ سب صداقت کے کہنے پر چھین لیا گیا تھا۔

لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ پیسہ ہر جگہ بوتا ہے۔ میں نے پیسہ لگا یا مجھے نکلی نام بھی ملا پہچان بھی۔۔ وہاں سے پھر میں زوہیب اختر بن کے لوٹا۔ اس عرصے میں میں نے ہر لمحہ حسرت کو یاد کیا تھا۔ میں جب حسرت کے پاس پہنچا تو معلوم ہوا وہ تو وہاں سے چلی گئی۔

زوہیب کے ماتھے پر بل پڑے۔

میں نے اسے جگہ جگہ ڈھونڈا پھر مجھے پتا چلا اسکے ماں باپ کا انتقال ہو گیا اور رشتہ داروں نے یتیم خانے چھوڑ دیا۔ میں خوش ہوا میں اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس تک پہنچا۔ لیکن وہ مجھے پہچانی نہیں بلکہ خوفزدہ ہو کر چلانے لگی۔

"اسکو نوچا گیا تھا اسکے ساتھ ایک نہیں کئی بار زیادتی ہوئی تھی۔

کہتے ہوئے وہ سختی سے اپنی آنکھیں میچ گیا۔

میں نے اسے یاد دلایا کہ میں وہی ہوں۔۔۔ اسے فوراً یاد آ گیا شاید وہ بھی مجھے یاد کرتی رہی تھی میرا انتظار کرتی رہی تھی۔ وہ مجھ سے ڈری نہیں تھی پھر، کیونکہ میں نے کبھی اسے خود سے ڈرایا نہیں تھا وہ مجھ سے لپٹ کر روئی تھی۔۔۔ اسکے جسم پر کئی نشان تھے۔۔۔ میں نے اس سے محبت سے پوچھا پھر میں نے اس ایک ایک شخص کی بوٹی بوٹی الگ کر کے شہر کی الگ الگ کچر کنڈی میں پھینک دی تاکہ انکے جسم کو قبر بھی نصیب نا ہو۔

حمنہ میرے ساتھ صحیح رہنے لگی۔۔۔ لیکن وہ کبھی کبھی خوفزدہ ہو کر چیخنے لگتی۔۔۔ میں نے اسے سمجھایا کہ میں ہوں اسکے ساتھ۔۔۔ کوئی کچھ نہیں کر سکتا اسکے ساتھ اب۔۔۔

ہم نے اسکی مرضی اور خوشی سے شادی کی۔۔ اسنے مجھ سے میرے بزنس کے متعلق پوچھا۔ میں پہلے چھپا گیا میں صداقت کو دھوکہ دے چکا تھا اسکے کسٹمرز سے میں نے ڈیلنگ شروع کر دی تھی اور صداقت کا بزنس توڑ دیا تھا یہ اسکی سزا تھی کہ اسنے مجھے باہر بھیجا اور حمنے کے ساتھ یہ سب ہوا۔ پھر وہ میرے پاس نوکری کرنے لگا میں نے اسے اسی کام پر رکھا جس کے لیے اسنے مجھے باہر بھیجا تھا۔ میں نے حمنے کو بتا دیا میں اس سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا مجھے لگا تھا وہ مجھ سے ڈر جائیگی پر ایسا نہیں ہوا بس وہ مجھ سے رو رو کر کہنے لگی کہ لڑکیوں کا بزنس بند کر دو۔۔ میں نے کچھ نہیں کہا اور بند کر دیا بلکہ جتنی لڑکیاں میری تحویل میں تھیں انہیں رہا کر دیا۔ اسنے مجھ سے خواہش کی کہ وہ سب دیکھنا چاہتی ہے پہلے وہ سب دیکھتے بہت خوفزدہ ہوئی اور رونے لگی پھر کچھ دنوں بعد اپنے ماضی کے پینک اٹیک سے خوف اور وحشت زدہ ہو کر اسے ایک بچے کا وجود چیر دیا۔

"اسکے بعد جب وہ پاگل ہونے لگتی اپنا پاگل پن ان اغواء شدہ بچوں کو کا۔۔۔"

یوشع کا ہاتھ گھوما اسکا ضبط ٹوٹا تھا اور زوہیب کا اگلا گال لمبا کٹ گیا تھا اچھا ہی ہوا تھا حمنے کے نصیب میں کہ وہ زندہ نہیں بچی تھی ورنہ اسکے ماضی یا عورت ہونے کا احساس بھی وہ ناکرتا اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیتا۔

ہاہاہا۔۔۔ سی۔۔۔۔۔"

وہ ہنسا تکلیف بھی برداشت سے باہر ہو رہی تھی لیکن دل اور دماغ جشن منا رہے تھے۔

ابھی تو کہاں۔۔۔۔۔ می شروع۔۔۔۔۔ ع ہوئی ہے۔۔۔"

"ابھی تو انٹر سٹنگ سیزن۔۔۔۔۔ باقی ہیں۔۔۔"

وہ ہنسا۔۔۔۔۔ جمال اپنی مٹھیاں بھیچ گیا اسکی آنکھیں خون چھلکانے کو تھیں۔۔۔

"ٹیمپو توڑ۔۔۔۔۔ دیا یار۔۔۔"

زوہیب کراہتے پھر ہنسا۔

اچھا سنو۔۔۔ پھر وہ ان۔۔۔۔۔ بچوں پر۔۔۔۔۔ اپنا غبار۔۔۔۔۔ نکالنے لگی۔۔۔۔۔ وہ نارمل ہونے لگی۔۔۔۔۔ لیکن پھر

پولیس۔۔۔۔۔ پھر میں نے تھوڑا زہن لگایا اپنا پیسہ پھر استعمال کیا۔۔۔۔۔

اس بار کافی زیادہ پیسہ خرچ ہوا تھا اور پھر انسپکٹر زوہیب کی حیثیت سے تم لوگوں کو جو آن کیا۔۔۔۔۔ سب

ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔۔ میرا بزنس صحیح چلنے لگا۔۔۔۔۔

میں پر سکون تھا۔۔۔۔۔ میری حمہ بھی۔۔۔۔۔ تم لوگوں سے دشمنی نہیں تھی میری دوست کہا نہیں مانا بھی تھا

"تم لوگوں کو۔۔۔۔۔"

"کتے۔۔۔۔۔"

عباس ضبط کھوتا ایک بار پھر زوہیب کی جانب بڑھا پر یوشع کی ٹیم نے تھام لیا۔

پھر تم لوگ جب پیچھے پڑ گئے تو میں نے اپنے سے چھوٹی گینگ کے سربراہ جن سے میں بچے خریدتا تھا " اس کو مار کے اسکی ٹیم پکڑوادی تم لوگ بھی خوش میں بھی مطمئن۔۔۔ پھر میں نے ایک نئی ٹیم بنائی جو بچے اغواء کرنے والی تھی۔

پھر سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ لیکن پھر حمہ کو اچانک اٹیک ہونے لگے۔ اسے وہ مرے ہوئے بچے نظر آنے لگے میں اسے سمجھاتا وہ وقتی طور پر ٹھیک ہوتی لیکن مہینوں بعد پھر ایسا ہوتا۔

میں نے اس سے کہا کہ ہم اپنا رشتہ پبلک کے سامنے شو کر دیتے ہیں میں اسے یہاں لانا چاہتا تھا تاکہ وہ گھلے ملے لیکن اسنے منع کر دیا۔ ڈرتی تھی وہ بہت۔۔۔ وہ چھپی ہوئی رہنا چاہتی تھی۔ ایک بار میڈنگ کے دوران صداقت اس سے ملا اسکی نظروں کی گندگی مجھے مجبور کر رہی تھی لیکن میں برداشت کر گیا لیکن "پھر اسنے مجھ سے حمہ مانگی۔۔۔ میری حمہ۔۔۔

اسکا لہجہ ایک مرتبہ پھر جنونی ہو چکا تھا۔

میں نے اس وقت اس سے کچھ نہیں کہا لیکن پھر میں اس پارٹی والی رات گھر گیا مجھے معلوم تھا کہ وہ گھر "ضرور جائیگا آخر تیری بیوی جو تھی وہاں۔۔۔

اسنے یوشع کو دیکھتے ایک آنکھ دبائی۔۔۔ یوشع کا دل کیا بلیڈ اسکی شہ رگ پر پھیر دے۔۔۔

"لیکن جب میں وہاں پہنچا تو صداقت زمین پر پڑا چیخ رہا تھا اسکی ایک آنکھ پھوٹی ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہنسا پھر گال سے اٹھتی تکلیف پر آنکھیں میچ گیا۔۔۔

میں نے پھر اسکی دوسری آنکھ بھی پھوڑ دی جس سے اسنے میری حمہ کو دیکھا تھا۔ پھر میں نے اسے "موت کا بھیانک چہرہ دکھایا۔
وہ پرسکون سا مسکرایا۔

"اس دن افسوس سے تمہاری بیوی بچ گئی اگر اس روز چوکیدار کے ساتھ وہ بھی آتی تو ماری جاتی۔۔۔" زوہیب نے آنکھیں کھولتے یوشع کو سنجیدگی دے دیکھا جو ضبط کی انتہا پر تھا۔

پھر وہ مجھ سے ضد کرنے لگی۔ لڑنے لگی کہ میں یہ سب کام بند کر دوں۔۔۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ اس سے دور رہے پر اسنے کہا کہ میں بھی چھوڑ دوں۔۔۔ میں اسکی محبت کے آگے ہار گیا۔ میں مان گیا "میں نے وعدہ کیا یہ لاسٹ شپمنٹ کے بعد ہم یہاں سے دور چلے جائینگے بہت دور۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ وہ کہتے کہتے رکا اسنے نظر موڑ کر نفرت سے زوہیب اور جمال کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہے تھے کہ انکو ایک اشارہ ملے اور وہ زوہیب کا ریزہ ریزہ الگ کر دیں۔

میں نے کتنی وارننگ دی۔۔۔ صلاح بھی چاہی حل بتایا تھا سب آسانی سے ختم ہو جاتا آج تم لوگ اپنی زندگی میں مگن ہوتے اور ہم اپنی زندگی میں۔۔۔ میں نے ہر طریقے سے روکا

پھر مجھے لگا سب ٹھیک ہو گیا لیکن پھر یحییٰ نے خاموشی سے تمہاری مدد لی۔۔ میں نے حمہ کو منع کیا تھا۔۔ کہ وہ وہاں نہیں جائیگی۔۔ اس روز وہ مجھ سے ناراض تھی۔۔ شدید ناراض ہم دو ہفتوں سے نہیں ملے تھے۔۔ اسکا فون آیا تھا میرے پاس۔۔۔ رورہی تھی غصہ کر رہی تھی۔ میں نے اسے سمجھانا چاہا تو وہ اور بھڑک گئی بولی کے اب وہ بھی وہی کرے گی جو اسکا دل چاہے گا۔۔ اسنے فون کاٹ دیا۔ میں اس سے ملنے جانے والا تھا اگلے دن۔۔ اس رات میں اسکے ساتھ کے خواب دیکھتے سویا تھا جب آدھی رات یحییٰ لینی آیا۔ اس وقت ایک لمحے کے لیے میرا دل خوف سے دھڑکا لیکن پھر اسنے کہا کہ اچانک ضرورت پڑی ہے اسکے دوست کو ٹیم کی۔۔ لیکن پھر جب ہمارے ٹھکانے کے۔۔ وہ کہتے کہتے رک گیا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکا چہرہ بے جان ہو رہا ہو تکلیف حد سے باہر ہو رہی تھی۔

گاڑی ٹھکانے کے قریب جاتے دیکھی تو میں پہچان گیا کہ ریٹ کہا ماری جانے والی ہے لیکن یحییٰ کی "ہوشیاری کام آئی اسنے فون نہیں لینے دیا۔۔۔
www.urdu novels mania.com
مجھے شدید غصہ آ رہا تھا پر میں ضبط کیے رہا۔ اس لمحے میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اندر حمہ "ہے ورنہ تم سب کو میں وہاں پہنچنے سے پہلے ہی راستہ نکل لیتا۔۔"

جاری ہے۔۔۔

میں بہت خوش ہوں۔۔ میں چاہتی تھی کہ کنفرم سسپینس لاسٹ اپی میں ختم ہوا رو ہی ہوا۔۔

❤️ میں کہانی کو ر کرنے میں کامیاب رہی۔۔

editbyzamal fatima 😊

#جال

قسط۔ نمبر۔ 56) آخری قسط کا دوسرا حصہ (#

از عثمیمہ۔ مکرم #

وہاں پہنچ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بازی تم لوگ لے گئے۔ پر بعد میں علم ہوا کہ گیم کا آغاز تو اب ہوا " ہے

وہ ہنسا۔۔۔۔۔

"پر پھر اس دن جب اپنی آنکھوں کے سامنے۔۔"

وہ کہتے کہتے ٹھہر گیا آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

اس دن آنکھوں کے سامنے میں نے حمّہ کو دیکھا۔۔۔ مجھے ایسا لگا جیسے میرے وجود سے روح نکل رہی ہو۔۔۔ اس لمحے میرے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے میرے وجود میں دو شعلے پیوست ہوئے۔۔۔ اور "پھر سب اندھیرا۔۔۔ اور پھر تم لوگوں نے کی سب سے بڑی غلطی۔۔۔ وہ کرسی سے ٹیک لگاتے سکون سے بیٹھ گیا۔

میری جان بچا کر۔۔۔ اگر اس لمحے مجھے گولیاں نالگتیں تو میری گن کی تمام گولیاں تم لوگوں کی جان "نکالتیں پر قدرت کا کھیل۔۔۔ ایک گہری سانس ہواء کے سپرد کرتے وہ قاتلانہ مسکرایا۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں یہ سوچ کر رو رہا تھا کہ مجھے ہوش کیوں آیا۔ میری زندگی میں بچا کیا جو مجھے ہوش آیا۔ جس دنیا میں حمّہ نہیں وہاں میرا کیا کام۔۔۔ پھر مجھے احساس ہوا یہ زندگی تو انتقام کے لیے بخشی گئی ہے۔۔۔ پھر ہسپتال کے بستر پر پڑے میں نے صرف حمّہ کو سوچا اس سے باتیں کی وہ میرے پاس ہے اور اسکے ساتھ مل کر تم لوگوں کی بھیانک موت کی پلاننگ کی۔۔۔

وہ پھر مسکرایا۔

پھر جب میں صحت مند ہو کر واپس آیا تو میں نے دیکھا تم سب تو بہت خوش ہو۔۔۔ اپنی زندگی میں اپنی بیوی کے ساتھ جشن مناتے۔۔۔ تمہارا سالا بیوی کے ساتھ ہنی مون منانے پیرس گیا ہوا تھا۔۔۔ وہ

پلان تو حمنہ اور میرا تھا ہم دونوں جانے والے تھے دنیا گھومنے وہ سب خوشیاں ہماری تھیں جو تم
"لوگوں نے چھین لی۔۔"

وہ دھاڑا۔۔

وہ انتظار کر رہی تھی کہ سب ختم ہو اور ہم دور چلے جائیں بہت دور سکون میں لیکن تم لوگ اسے مجھ
سے دور لے گئے۔۔

"رحم نہیں آیا ایک لڑکی کو مارتے۔۔"

وہ بے بسی سے روتے ہوئے چلایا۔

"تجھے رحم نہیں آیا ان معصوموں کو مارتے۔۔"

جمال غصے سے لوہے کی راڈ اٹھائے اس تک آیا ہی تھا کہ یوشع کے بندے نے اسے تھام لیا۔

www.urdu novels mania.com

"نہیں۔۔ بالکل نہیں آیا۔"

وہ رونا چھوڑ جمال کو دیکھ پھر مسکرایا۔۔

پھر میں نے سوچا ایسے مارنے میں مزہ نہیں ہے۔۔ اصل مزہ اصل انتقام تو تم سب کو بھی ویسے ہی
ٹڑپتے سسکتے دیکھنے میں ہے جیسے میں ٹڑپتا ہوں۔۔

پھر میں نے پلان چیلنج کر دیا۔

سب سے پہلے میں نے تم چاروں کے نام کی پرچی ڈالی باقی جو کیس میں شامل تھے انکو فحال کے لیے بخش دیا زیادہ ضروری تم لوگ تھے۔۔

"پھر سب سے پہلے اس میں سے عباس کی پرچی نکلی۔۔

وہ عباس کی جانب دیکھتے مسکرایا اور ایک آنکھ دبائی۔

عباس کی ماتھے کی نسیم ابھرنے لگیں وہ سختی سے خود کو روکے کھڑا رہا۔

میں یہ کام بھی خود انجام دینا چاہتا تھا پر پھر پیچھے کا کون دیکھتا اسی لیے میں نے ایک ٹرک ڈرائیور کو پیسہ دیا۔

اس وقت افسوس کے ساتھ میں تمہاری بیوی بچی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا نہیں دیکھ پایا لیکن تمہارا وہ سسکنا۔۔ آہا۔۔ میری آنکھوں میں اس وقت خوشی کے آنسو تھے پہلی گولی تمہاری ہی چلی تھی نامیری بیوی پر؟

زوہیب نے نفرت سے پوچھا۔

پھر بس تمہارا سسکنا بڑپنا ایک ایک لمحہ میں نے اپنی ذہانت میں حفظ کر لیا۔ بہت سب سے زیادہ "مزہ جب آیا جب تم اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارتے ہچکیوں سے روئے تھے۔۔ افنف۔۔۔"

وہ ہنس رہا تھا وہ منظر عباس کی آنکھوں میں گھوما۔ اسکی نازک سی بیوی جس کی کتنی ہڈیاں ٹوٹی تھیں جسم کی۔

آنکھوں سے آنسو بہتے جوتوں پر گرنے لگے آنکھیں انتہائی حد تک سرخ ہو گئیں۔ کیا قصور تھا اسکی بیوی کا وہ تو ہر چیز سے انجان تھی۔

"میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

اسکی سماعت میں یکدم سمیرا کی تیکھی میٹھی سی بات گونجی۔۔۔

"مجھے ایک موقع دے دو یوشع۔۔۔"

آنسوؤں کو اسنے بہنے دیا اور یوشع سے ایک موقع طلب کیا۔

یوشع اسکی حالت دیکھتے اسکی تکلیف سمجھتے کھڑا ہوا اور عباس کو لیتے کمرے سے باہر نکلنے کے لیے اوپر چڑھنے لگا۔

"ارے پورا تو سنا ہی نہیں۔۔۔ تمہاری بیٹی شاید ٹار کے۔۔۔"

اسکا جملا مکمل ہونے سے پہلے جمال نے وہ لوہے کی راڈ اسکے سینے پر دے ماری۔۔۔ یوشع کی ٹیم فوراً حرکت میں آئی عباس تو اوپر چڑھ چکا تھا یوشع تیزی سے واپس نیچے آیا۔

زوہیب کرسی سمیت پیٹ کے بل نیچے گرا تھا منہ سے خون کا فوارہ نکلا۔

"جمال تم بھی چلو میرے ساتھ۔۔"

جمال اور عباس بے قابو ہو رہے تھے اور ہوتے بھی کیوں نا انکی حالت کے پیش نظر یوشع انہیں لے جانا چاہتا تھا پر جمال اسکا ہاتھ جھٹک گیا۔۔

"میں کہیں نہیں جاؤنگا۔۔"

وہ چیخ اٹھا کل ہی تو اسنے اپنی محبت کھوئی تھی اور آج اسکا مجرم اسکے سامنے تھا وہ کیسے اس آستین کے سانپ کو چھوڑ دیتا۔

"جمال بات کو سمجھو۔۔"

"کچھ نہیں سمجھنا مجھے۔۔ مار دیا اسنے میری بیوی کو۔۔"

وہ روتا ہوا چلایا۔ پھر سر تھامتے وہیں بیٹھتا چلا گیا۔ اسکی ہچکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔۔۔ یوشع لب بھینچے اپنا ماتھا مسلنے لگا پھر اپنے ایک آدمی کو اوپر عباس کے پاس جانے کا کہا جسکی سسکیاں دروازہ کھلا ہونے کے باعث کمرے کے اندر تک آرہی تھی۔ جو نقصان انکا ہوا تھا اسکا مدد اوسکی صورت نہیں ہو سکتا تھا اس نقصان پر وہ آنسو شاید کبھی نا خشک ہوتے وہ دکھ زندگی کی آخری سانس تک تاحیات رہنا تھا۔۔

-- پپ -- پلیز -- میر -- ی ایک با -- جمال سے -- بات کروادو -- --"

"مجھے چھوڑ دو -- رحم کرو -- مجھ پر -- جمال --"

زوہیب کی کرسی اب بھی زمین پر گری تھی وہ اتنی تکلیف کے باوجود زمین پر گر اہستے ہوئے ماشہ کی نقل اتار رہا تھا جمال کی تمام حرکات ساکت ہوئی وہ ساکت نظروں سے زوہیب کو گھورنے لگا۔

"پلیز مجھے -- چھوڑ دو -- میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے --"

وہ پھر کستے قہقہہ لگا کر ہنسا۔

خدا کے لیے رحم کھاؤ مجھ -- پر -- جمال تمہیں -- زندہ نہیں -- چھوڑیگا -- پلیز ایسا مت "

"کرو -- ہا ہا -- بڑا رحم آیا تھا یا --"

زوہیب نے مزاق اڑاتے کہا۔
www.urdu novels mania.com

میں بہت کنفیوز تھا کہ تیری کونسی بیوی کو ماروں کیونکہ سالاتو تو دونوں کے لیے ایسا تھا جیسے تیرے "

لیے دونوں ضروری ہوں -- اب یہ -- مت پوچھنا کہ میں تیری دوسری بیوی کو کیسے جانتا

ہوں -- -- --

بہت پہلے سے معلوم ہے مجھے۔۔۔ جب تم چھپ چھپ کر اس سے بات کر رہے ہوتے تھے۔۔۔ پھر "میں نے پتا لگایا تو معلوم ہوا وہ پوشیدہ بیوی ہے اور۔۔۔ تیری لومیرج ہے۔۔۔ وہ زمین پر گرے ہی چہرہ موڑ کر جمال کو دیکھ رہا تھا جو ساکت بیٹھا فرش کو گھورنے لگا تھا۔ یوشع کے اشارے پر زوہیب کی کرسی کو سیدھا کیا۔

لیکن افسوس تیری دوسری بیوی کے متعلق کوئی نہیں جانتا تھا یہاں لیٹر ملا سب تیری پہلی بیوی کے "لیے ہسپتال بھاگے۔۔۔ اور میں تیری دوسری بیوی کے پاس۔۔۔ وہ کہتے کہتے رک گیا سینے میں تکلیف اٹھ رہی تھی جیسے ہڈیاں ٹوٹ رہی ہوں۔۔۔ بونا مشکل ہو رہا تھا خون کا ذائقہ منہ میں گھلا اسکی حالت مزید بدتر کر رہا تھا پانی کی شدت سے اب اسکی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں۔۔۔

میں نے دروازہ بجایا اور با آسانی دروازہ کھولتے ہی اندر گھس گیا اس سے پہلے وہ شور کرتی۔۔۔ میں "نے سامنے گن رکھ دی اور وہ بالکل۔۔۔ چپ۔۔۔ کچھ لمحے ٹھہرا۔

میں نے اسے ایک کرسی سے کچن میں باندھا۔۔۔۔۔ سن رہے ہونا جمال۔۔۔ تمہیں بتا رہا ہوں "میرے بھائی۔

ہنستے ہوئے جمال کو پکارا جس کا وجود اب تک ساکت تھا۔

غور سے سننا۔۔۔ پھر اسکے جسم پر پیٹرول ڈالا۔۔۔ پھر گیس کا سلنڈر اور سارے چولے کھول دیے۔۔۔ "یقین کرو وہ منظر سوچ کر ایک لمحے کے لیے تو اب میری روح بھی کانپ جاتی پر اس وقت بڑا مزہ آیا تھا۔ جانتے ہوا سننے مجھ سے کتنی منتیں کیں۔۔۔ پھر مجھے اس پر رحم آگیا تمہاری کال آئی اور میں نے اٹھا لی۔۔۔ اور پھر سامنے ماپس کا ڈبہ نکالا۔۔۔ اسکی بولتی وہ ماپس کا ڈبہ دیکھتے ہی بند ہو گئی۔ ڈرپوک تھی بہت۔۔۔ اففف جمال کچھ تو بولویا راتنی تکلیف کے بعد بھی تمہیں کہانی سنارہا ہوں۔۔۔ کچھ تو کہوں ہوں "ہاں؟ یا سننے میں مزہ آ رہا ہے یا نہیں؟ خیر پھر بھی سنا دیتا ہوں۔۔۔"

اسنے ہنسنے کی کوشش کی پر اس بار ناکام رہا جسم سے اٹھتی تکلیف نے اجازت نہیں دی۔۔۔ یوشع نے ہاتھ میں پکڑا بلیڈ رکھ دیا اسکا ہاتھ کبھی بھی گھوم جاتا اور ابھی بہت کچھ جاننا باقی تھا۔۔۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا اسکے علاوہ بھی کوئی شامل ہے ان سب میں یا نہیں۔۔۔

www.urdu novels mania.com

وہ سسکنے لگی لیکن کچھ کہہ نہیں پائی جانتی تھی جب تک۔۔۔ اسکے جمالی بابو۔۔۔ آئیے وہ "نہیں۔۔۔ بچے گی۔۔۔ اور پھر فون کٹ۔۔۔ میں نے پھر اسکے منہ پر ٹیپ لگایا۔۔۔ اور آرام سے کچن کی کھڑکی سے ڈک میں اتر گیا وہاں سے پیچھے بیک سائیڈ کی کچرے والی سیڑھیوں پر کودا۔۔۔"

"بڑے گندے فلیٹ تھے۔۔۔ صفائی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔۔۔ بہت مشکل ہوئی یا مجھے۔۔۔"

وہ بیچ بیچ میں ایسے استفسار کر رہا تھا جیسے کوئی دلچسپ کہانی سنارہا ہو۔۔۔

پھر وہاں سے میں نے لائٹر جلا کر اندر پھینکا۔۔۔ اور پھر ٹھا۔۔۔"

سلنڈر صحیح والا نہیں تھا یا رلوکل تھا شاید میں تو سمجھا تھا اسکا جسم بھی ٹکڑوں میں تقسیم ہوگا لیکن۔۔۔ سنگل

"پس ہی رہا۔۔۔"

افسوس سے نفی میں سر ہلاتے وہ آنکھیں بند کر گیا۔ اب بونا مشکل ہو رہا تھا۔

"جمال۔۔۔"

یوشع دوسرے بندے کی آواز پر چونکا جمال کا وجود بے جان ہوا زمین پر گرا تھا اور ناک سے ہلکی سی سرخ نمی نکل رہی تھی۔

" " "

اسنے یوشع سے اجازت چاہی۔

"اوپر لے کر جاؤ اور سر پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔"

یوشع کے کہنے پر عمل کرتے وہ جمال کو باہر لے گیا یوشع کرسی گھسیٹ کر زوہیب کے روبرو بیٹھ کر اسے گھورنے لگا۔

وہ زوہیب سے کئی بار ملا تھا پر اس کے مکار چہرے کو نہیں پہچان سکا تھا۔ دکھنے میں وہ کتنا معصوم اور بھولا تھا۔ اسکی عمر بھی اتنی نہیں تھی۔ اس کے حسین چہرے پر افسوس نہیں صرف نفرت کی جاسکتی تھی۔

پھر میں جانتا تھا کہ اس کیس۔۔۔ میں تمہیں شامل کیا جائیگا۔۔۔ یحییٰ کل دوپہر ہی مجھ سے کہہ چکا تھا کہ "تم سے مدد لوں تو جو کرنا تھا وہ جلدی کیا۔۔۔"

یحییٰ کی وائس کلب بنوانا چند ہزار کا کھیل تھا۔ اس کو تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ اسکا فون بھی میری فکر "پس پر چلتا ہے۔۔۔"

آنکھیں کھولتے وہ فتح مندی سے یوشع کو دیکھنے لگا۔

یوشع نے ماتھا مسئلہ۔۔۔ یحییٰ اس حد تک بیوقوف تھا۔۔۔ کیونکہ وہ بھروسہ کرتا تھا۔۔۔

بھروسہ کرنے سے پہلے انسان کیوں یاد نہیں رکھتا کہ بھروسہ ادھر ہی توڑا جاتا ہے جہاں بھروسہ کیا جائے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

تم پولیس اسٹیشن پہنچے اور وہاں سے تمہاری بہن کے پاس یحییٰ کی ایمر جنسی کال گئی۔۔۔ سوری یحییٰ کی نہیں میری۔۔۔

وہ ٹہرا ہنسنا تو مشکل تھا اسلیے تھوڑے سے ہونٹ پھیلائے یوشع خاموشی سے اسے گھور رہا تھا۔

اور ساتھ ہی چوکیدار کو بھی۔۔۔ اب یہ مت پوچھنا کہ کیسے ویسے بھی جانتے ہو گے۔۔۔ پر میں نے پہلے " بھی بتایا تھی کا فون میری فمگڑپ ہے صرف ایک کوڈ اسکین کیا اور بس۔۔۔ وہ واپس آنکھیں بند کر گیا۔

پھر تم یہاں لگے تھے وہاں تمہاری بہن مطلوبہ جگہ پر پہنچی۔ یہاں سے تم لوگ اسکے پیچھے بھاگے ساتھ میں بھی بھاگا۔۔۔ اور میں تو ہمیشہ سے تم لوگوں سے دس قدم آگ تھا وہاں پہنچا تو وہ بیچاری بہت تھکی ہوئی تھی۔۔۔ چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ مجھے شاید پہچان گئی تھی۔

مجھے دیکھ کر مجھ سے فون طلب کیا مجھے افسوس ہوا کہ کاش میں لاسٹ وٹش پوری کر سکتا پر میں فون یہیں "بھول گیا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں کھولتے واپس سیدھا ہوا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

پھر موبائل کی جگہ جیب سے چاقو نکلا اور یقین کرو میں نے اسے زیادہ تکلیف نہیں دی۔۔۔ اسکے۔۔۔ " کچھ بھی سمجھنے سے پہلے اسکے پیٹ میں مار دیا۔ اور پھر واپس پہنچا۔۔۔ پہلی خوشخبری ملی کہ ایک جان گئی۔۔۔ دوسری ادھوری رہی۔۔۔ میری کوتاہی تھی مجھے چاقو تھوڑا بڑا لے جانا چاہیے تھا تاکہ صحیح سے "آر۔۔۔

یوشع کا مکا آنکھ پر لگا آواز حلق میں رہ گئی وہ مسکرا بھی ناسکا۔

"تمہیں اندازہ بھی نہیں میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں۔"

وہ اسکو کالر سے دبوچتے غرایا۔

"کہانی کا اختتام ابھی نہیں ہوا۔ تمہارے لیے ایک بہترین سرپرائز ہے یار۔"

اسکے جملے پر یوشع نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"نویرہ میرے باپ کے گھر گئی ہے نا آج اپنی ماں سے ملنے۔"

کہتے ہوئے اسکے ہونٹ پھیلے اور اسکے کالر پر یوشع کے ہاتھ ساکت ہوئے۔ وہ کیسے جانتا تھا؟

اتنا مت سوچو کتنی بار بتاؤں گی۔۔۔ سیپی۔۔۔ کافون میری۔۔۔ فنگر ٹپس پر تھا۔۔۔ تم نے۔۔۔ ہی

"تو بتایا تھا۔۔۔ کل اسکی ماں۔۔۔ جارہی ہے۔۔۔ آج وہ اس سے۔۔۔ ملنے۔۔۔ جائیگی۔۔۔"

"کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں۔۔۔"

یوشع نے دوبارہ اسکا کالر دبوچا۔

کچھ بھی ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ اب تو ۔۔۔ سکون کا وقت ہے ۔۔۔ تم کیوں ۔۔۔ اتنے پریشان ہو کیا اپنے بندوں کی " حفاظت پر ۔۔۔ بھروسہ نہیں ۔۔۔ "

" بھروسہ بندوں پر نہیں اللہ پر ہے ۔۔۔ تمہارے جیسا انسان کچھ نہیں ۔۔۔ کر سکتا ۔۔۔ "

وہ اسکا کالر جھٹکتے گہری سانس لیتے پیچھے ہٹا۔

" آہ پر موت بڑی کڑوی حقیقت ہے ۔۔۔ لازم آتی ہے یار ۔۔۔ پر خیر ہے ۔۔۔ ٹائم بتاؤ ۔۔۔ "

سر کر سی کی پشت سے لگائے پوچھا۔

یوشع نے کچھ سوچتے وقت بتا دیا۔

"6:30"

انفصاف وقت بہت سستی سے گزر رہا ہے ۔۔۔۔۔ میں جانتا تھا تم لوگ مجھ تک پہنچ جاؤ گے ۔۔۔ بہت جلد اسلیپ میں نے آج رات ہی یہاں سے چلے جانا تھا لیکن اتنی جلدی بہن کے ساتھ سب ہونے کے باوجود ۔۔۔ تم میری سوچ سے زیادہ ہوشیار نکلے ۔۔۔ کیسے پہنچے مجھ تک اتنی جلدی ۔۔۔

وہ یوشع سے سوال کرنے لگا۔ جبکہ یوشع اسے نظر انداز کیے میسج ٹائپ کرنے لگا۔

اگلے ایک منٹ میں اسے جوابی میسج موصول ہوا۔

"سب ٹھیک ہے۔۔ گھر کے اندر سے ہنسنے اور میوزک کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔۔"

یوشع یسج پڑھتے مطمئن ہوا۔

اور واپس زوہیب کی جانب گھوما۔

"تمہارے ساتھ اور کون شامل تھا تمہارا پارٹنر کون ہے۔۔؟"

یوشع واپس اسکے سامنے بیٹھتے پوچھنے لگا۔

"بادشاہ ایک ہی ہوتا ہے اسکے سپاہی تو ہوتے ہیں پر پارٹنر نہیں۔۔"

منہ سے خون اور تھوک تھوکتے استہزائیہ کہا۔

"تم اتنی جلدی مجھ تک کیسے پہنچے۔؟"

زوہیب نے پھر سوال دہرایا۔

اسکے حساب سے اسنے ماسٹر پلاننگ کی تھی اور وہ آج شام کسی کے سمجھنے سے پہلے ہی یہاں سے چلے جانے والا تھا۔ یوشع خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

"کیا تمہیں زرا بھی اندازہ ہے کہ تمہارے ساتھ اب کیا ہوگا؟"

اسکے سوال کو نظر انداز کیے یوشع ہلکا سا مسکرایا۔ زوہیب کی مسکراہٹ سسٹی۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ مجھے فکر ہے کہ تم کیا کرو گے میرے ساتھ؟"

جواباً زوہیب نے بھی سوال پوچھا۔

"یقین کرو جو تمہارے ساتھ ہوگا اس کے بعد تم پناہ مانگو گے اپنے پیدا ہونے پر افسوس کرو گے۔"

"اگر تم میری آنکھوں میں خوف دیکھنا چاہتے ہو تو افسوس ناکام رہو گے۔"

یوشع خاموشی سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں درحقیقت خوف کا ہلکا سا نشان بھی نہیں تھا۔

"میری آنکھوں میں تمہیں صرف فتح دکھائی۔۔۔ انتقام پورا ہونے کی خوشی دکھائی۔۔۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔
www.urdu novelsmania.com

"تم مجھ تک کیسے پہنچے۔۔۔؟"

اسنے پھر وہی سوال دہرایا۔

جواباً یوشع مسکرایا اور موبائل پر انگلیاں چلانے لگا۔ پھر سکرین زوہیب کی جانب کرتے مسکرایا۔۔۔

سکرین دیکھنے کی دیر تھی کہ زوہیب کی آنکھوں میں سیاہی پھیل گئی۔

"یہی ہے تمہاری حمہ؟"

منہ بناتے پوچھا۔ سکرین پر حمہ کا وہ چہرہ تھا جو تیزاب گرنے کے بعد جل گیا تھا اسکی ڈیڈ باڈی کی تصاویر لی گئی تھیں۔۔

"بہت بد صورت لگ رہی ہے۔۔"

ایک نظر خود دیکھ کر موبائل واپس زوہیب کی نظروں کے سامنے کیا۔

"تمہاری آنکھوں سے فتح مندی کی چمک کی جگہ مجھے سیاہی دکھائی دے رہی ہے۔۔"

موبائل بند کرتے جیب میں ڈالتے کہا۔

"ٹائم کیا ہوا ہے؟"

www.urdu novels mania.com

اسنے یوشع کی بات کو نظر انداز کیے واپس مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی موت کی گھڑی کا انتظار کر رہے ہو۔۔؟ بے فکر ہو اب زیادہ دیر تمہیں ترساؤنگا نہیں۔۔ سامان"

"نکالو۔۔"

اسکے کہنے پر کمرے میں کھڑا بندہ الگ الگ بلیڈ ترتیب سے رکھنے لگا۔

"پونے سات۔۔۔ میں کتنا۔۔۔ وقت باقی ہے؟"
پھر پوچھا۔

"ایک منٹ۔۔۔"
کہتے ساتھ یوشع نے اسکے ہاتھ پر تیزی سے ایک لمبا گہرا کٹ لگایا کہ پورے کمرے میں زوہیب کی چیخیں گونج گئی۔

"دس۔۔۔"
ٹڑپنے کے کچھ دیر بعد وہ اچانک بولا۔

"نو۔۔۔"
یوشع نے اسکے ہاتھ پر مزید ایک اور گہرا کٹ لگایا۔ ایک بار پھر کمرے میں چیخیں گونج اٹھیں۔

"چار۔۔۔"
ٹڑپنے کے ساتھ وہ منہ سے پھر ڈائریکٹ چار بولا۔۔۔
"تین۔۔۔ دو۔۔۔ ایک۔۔۔ اب زرافون کر کے پوچھو کہ تمہاری بیوی زندہ ہے؟"

وہ کہتے ہوئے ہنسا۔۔ اور ہنستے ہنستے بے ہوش ہو گیا۔۔۔

جاری ہے۔۔

صبح آٹھ بجے ہی پوسٹ کرتی پر آنکھ نہیں کھلی

Edit by Zamal Fatima

جال

قسط۔ نمبر۔ 57) آخری قسط کا آخری حصہ (#)

از عمیمہ۔ مکرم #



کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہوئے۔ وہ شاید اسے ڈرا رہا تھا یا اکسا رہا تھا کہ وہ نویرہ کو اسکی ماں کے گھر سے باہر نکالے اور وہ اپنی آخری بازی کھیل کے جیت جائے۔۔ لیکن جو بھی تھا وہ یوشع کو ہلا گیا تھا لاکھ انکار کے باوجود دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوتے خوف سے دھڑکی تھی۔ اسنے فون پر نمبر ڈائل کرنا شروع کیا اسکی آنکھوں میں ہلکی سی لرزش ہوئی۔۔

"ہیلو۔۔ وہاں سب ٹھیک ہے۔ اندر جا کر چیک کرو۔۔"

فون اٹھاتے ہی یوشع نے پریشانی سے پوچھا۔۔

"نہر۔۔۔"

مسعود کہتے کہتے رک گیا۔

"ازایوری تنگ فائن مسعود؟"

سنختی سے پوچھا۔

"نہر گھر۔۔۔ کے اندر بلاسٹ ہوا ہے۔۔"

کچھ لمحے تو اسے اپنی سماعت پر یقین نا ہوا۔۔ ہر طرف جیسے خاموشی تھی سناٹا۔۔

"نہر۔۔۔"

مسعود نے ڈوبتے دل سے پکارا۔۔

"اسے کچھ نہیں ہوا۔"

یوشع بڑبڑایا اور فون کا ٹٹے خود بھی کمرے سے نکلنے لگا پھر فوراً پلٹا۔

یہ مرنا نہیں چاہیے۔۔۔ میرے واپس آنے تک اسے واپس اس قابل کرو کے اسکے اندر برداشت کی "قوت پیدا ہو۔۔۔ یہ مرنا نہیں چاہیے۔

غصے سے آخر میں ایک بار پھر بتایا۔ اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

کمرے سے باہر جمال اور عباس دونوں نہیں تھے یوشع کا آدمی انہیں لے گیا تھا۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے اسنے گہری سانس لے کر سر اسٹیرنگ پر ٹکایا۔

"میری نویرہ آپ کے حوالے اللہ۔۔۔"

وہ آنکھیں میچتے بولا۔ پھر گاڑی اسٹارٹ کرتے تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔ پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ وہاں پہنچا جہاں صرف گھر کے باہر کی دیواریں باقی تھیں باقی آدھے سے زیادہ گھر زمین بوس ہو چکا تھا۔ میڈیا پہلے سے وہاں موجود تھی نجانے کونسی مخلوق تھی جو کہیں بھی پہنچ جاتی تھی۔

یوشع اپنا سر تھامے گاڑی سے نکلا قدموں میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔ اسکا دماغ اسے تیزی سے اسکے حصے میں آیا خسارہ بتا رہا تھا پر دل کسی طور قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔

"سہ۔۔۔"

مسعود بھاگتا ہوا یوشع کے قریب آیا۔۔۔

"میڈم کہاں ہیں؟"

اپنی سانس بہال کرتے امید سے مسعود کو دیکھا۔

"سر۔۔۔ میم اندر تھیں۔۔"

مسعود افسوس سے نظریں جھکا گیا۔

"سر ہماری نگرانی میں اندر کوئی نہیں آیا تھا۔ شاید یہ سب پری پلینڈ تھا۔"

یوشع لڑکھڑایا مسعود نے فوراً سہارا دیا۔ اسے جو خود پر یقین تھا اسکی خود اعتمادی شاید اسے لے ڈوبی تھی۔ اسے یہ یقین تھا کہ اسکی سیکیورٹی میں اسکی بہن اور بیوی کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا پر وہ غلط تھا۔۔ وہ جو سچی کی نااہلی پر غصے میں تھا اب اسکا دل کر رہا تھا کہ اپنی نااہلی پر خود کو جان سے مار لے۔

وہ کیوں بھول گیا تھا کہ وہ بھی ایک انسان تھا جو اور جیسا وہ سوچے ویسا نہیں ہونا تھا۔

غلط وہ بھی ہو سکتا تھا غلطی اس سے بھی ہو سکتی تھی بلکہ ہو چکی تھی۔ میڈیا کی اس پر نظر نہیں پڑی تھی۔

وہ وہیں گاڑی کے پاس بیٹھتا چلا گیا مسعود سے اسے سنبھالنا چاہا پر وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

آنکھوں سے قطار در قطار آنسو بہنے لگے۔ وہ کس چیز پر ماتم کرتا جیت گیا تھا زوہیب۔ اس ایک کے آگے وہ سب ہار گئے تھے۔

لیکن یہاں تکلیف اسکی جیت کی نہیں بلکہ اس بھیانک ہار کی تھی جو انکی زندگی لے گئی تھی۔

کچھ لمحے آنسوؤں کی نمی میں سر کے پھر جیب میں رکھا اسکا موبائل بجنے لگا۔ وہ خاموش رہا۔ فون بھی بج
 بج کر خاموش ہو گیا۔ دو لمحے بعد پھر سے بجنے لگا اسنے جیب سے فون نکالا شاید کوئی ہو دوسری جانب جو
 اسے سہارا دے دے ایک امید دے دے کہ نویرہ کو کچھ نہیں ہوا وہ زندہ ہے۔۔
 فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"!تم کہاں ہو یوشع۔۔۔ بچی کی تدفین۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔"

وہ سکا۔

"یوشع تم رو رہے ہو؟ تم کہاں ہو سب ٹھیک ہے نا؟"
 دوسری طرف سے آہاد پریشانی سے پوچھنے لگا۔

"ڈیڈ نویرہ۔۔"

وہ کہتے ہوئے پھر سسکنے لگا۔

وہ بھی ٹھیک ہے یوشع۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیوں روتی ہوئی لوٹی تھی پر اسکے رونے سے زیادہ " ضروری اس وقت تمہاری بہن ہے جو ہسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے اور اسکی اولاد جو "پیدائش کے وقت دم توڑ گئی۔۔۔ آحاد نے غصے سے کہا۔۔۔

"وہ ٹھیک ہے۔۔۔؟ وہ کب روتی ہوئی آئی؟ کیا وہ گھر پر ہے۔۔۔؟" وہ چونک کر سیدھا ہوا چہرے سے جلدی سے آنسو صاف کرتے کھڑا ہوا جسم میں اچانک توانائی آئی تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا اسکی دعایوں لمحے کے ہزاروں حصے میں قبول ہو جائیگی۔ ابھی تو اسنے دعا کی تھی کہ فون پر کوئی اسے امید دے دے۔

وہ ٹھیک ہے اور اسے واپس آئے گھنٹے سے اوپر ہو چکا ہے اور وہ کیوں رو رہی تھی مجھے نہیں معلوم " ابھی تو فلحال وہ زینب کے لیے رو رہی ہے۔۔۔ یوشع کی کچھ کچھ کیفیت سمجھتے آحاد نے نرمی سے کہا۔

"وہ واقعی گھر پر ہے؟" منہ پر ہاتھ پھیرتے وہ نم آنکھوں سے مسکرایا آنکھیں بند کرتے رب کا شکر ادا کرنے لگا۔

"ہاں گھر پر ہے۔۔"

"میں بس پہنچ رہا ہوں۔"

یوشع نے کہتے ساتھ فون کاٹا اور گاڑی میں بیٹھ کر بنا مسعود یا کسی سے کوئی بات کیے وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔

گھر پہنچنے کے بعد اسکی سب سے پہلی نظر ہی نویرہ پر پڑی تھی جو ایک کونے میں دروازے کے پاس کھڑی رو رہی تھی۔

گہری سانس لیتے اسنے ایک بار پھر شکر ادا کیا آج جو کچھ ہو رہا تھا سب اسکی سوچ اور سمجھ سے بالاتر تھا۔ زینب کا سیکورٹی سے چند منٹ پہلے نکل جانا اور کسی کو علم بھی نا ہونا نویرہ کا ماں کے گھر سے نکل جانا سیکورٹی کے باوجود۔ وہ جتنا سوچتا جا رہا تھا اتنا الجھتا جا رہا تھا اسلیے فحال وہ یحییٰ کی جانب بڑھا جو بڑی مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا۔ ایک آخری بار اپنی بھانجی کو گود میں لے کر اسنے چہرہ دیکھا کئی آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر گال پر گرے۔

جھک کر اسکے ماتھے پر پیار کیا۔

"میری بھانجی۔۔"

سرگوشی نما کہتے وہ اسکے معصوم چہرے کو دیکھنے لگا۔

اپنی ننھی پری کو وہ لحد میں اتار آیا تھا جانتا تھا وہ مٹی تلے نہیں بلکہ جنت میں جا رہی ہے۔
 لیکن اسکی دنیاوی جنت کو ویران کر کے۔۔۔ کتنے خواب سجائے تھے زینب نے شاید وہ جانتی تھی کہ
 عائشہ آنے والی ہے۔ کیا جواب دیتا وہ اسکے ہوش میں آنے کے بعد کے میرے خراب بولوں
 کے باعث وہ ناراض ہو گئی۔ میری کوتاہی نے اسکی زندگی چھین لی بے شک موت کا وقت مقرر ہے
 لیکن بہانہ یحییٰ بن گیا تھا یہ بات شاید ساری زندگی اسکے لیے پھانس بنی چھتی رہتی کے وہ اسکی اولاد
 کے مرنے کی وجہ بنا۔

حورین صبح کے ساتھ واپس ہسپتال گئی تھی۔ منیرہ کو بھی واپس جانا تھا لیکن فریجہ (یوشع کی بیٹی)
 مستقل طور پر رورہی تھی اور نویرہ کو صبح سے سنبھالنا نہیں آتا تھا اسلیے منیرہ کو مجبوراً ٹھہرنا پڑا۔ اسکا رواں
 رواں زینب کے لیے دعا گو تھا۔
 نویرہ اپنے کمرے میں بیٹھی رورہی تھی جب یوشع کمرے میں آیا اس وقت رات کے دس بجنے والے
 تھے ملنے جلنے والے اب بھی آرہے تھے جن سے فلحال صرف آمنہ اور آہا دل رہے تھے۔
 نویرہ کمرے میں لیٹی سسک رہی تھی۔

"نویرہ۔۔"

یوشع نے پکارا وہ اب بھی تسلی کرنا چاہتا تھا کہ نویرہ زندہ ہے۔۔

"یوشع۔۔"

وہ ٹرپ کر سیدھی ہوتے بیٹھ گئی۔۔

"زینب۔۔"

اسنے روتے ہوئے ہچکی لی۔ وہ زینب کے غم میں ٹرپ رہی تھی یہ جانے بغیر کے وہ خود مرتے مرتے بچی تھی لیکن اسکے لیے کیے جانے والے وارکا شکارا سکی ماں ہوئی تھی۔

"زینب ٹھیک ہو جائیگی۔ مجھے اللہ پر یقین ہے۔ تم بس دعا کرو۔۔"

اسکے برابر بیٹھتے کہا وہ سب کو حوصلہ دے رہا تھا پر کوئی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یہ کہنے والا نہیں تھا کہ زینب کو کچھ نہیں ہوگا۔

اسکا اپنا دل ٹرپ رہا تھا۔ جسم کا بال بال زینب کی صحتیاب زندگی کی دعا کر رہا تھا۔

"تم وہاں سے گھر کب آئی؟"

جب سے دل میں آتا سوال اسنے نویرہ سے پوچھا۔ جواباً اسکی برستی آنکھیں غم سے مزید بوجھل ہو گئیں۔۔

وہ گھر کے داخلی حصے میں پہنچی چونکدار نیا تھا اسلیے اندر جانے سے روک دیا۔

"کس سے ملنا ہے؟"

آنبر واچکاتے وہ نویرہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس سے پہلے نویرہ کچھ کہتی مسعود نے آگے آتے اپنا کارڈ دکھایا جسے دیکھتے چونکدار خاموشی سے پیچھے ہو گیا۔ وہ اندر داخل ہوئی تو باہر آوازیں سن کے گھر کے پچھلے حصے میں گئی وہاں نشاء ملازمہ کی کسی غلطی پر چیخ رہی تھی۔ پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو مڑ کر دیکھا پہلے تو آنکھوں میں حیرت اتری پھر ناگواری پھر اسکی جگہ غصہ اور اشتعال آگیا۔

"کیا کر رہی ہو تم یہاں پر؟"

غصے سے نویرہ کے روبرو آئی۔

www.urdu novelsmania.com

"آپ سے ملنے۔۔ آئی تھی۔۔"

نم آنکھوں سے کہاں تو لاکھ اپنی ماں کی بے حسی جاننے کے باوجود اسے امید تھی کہ اسکی ماں اسے سینے سے لگا لے گی۔

"کیوں؟ کس خوشی میں۔۔؟"

سینے پر ہاتھ باندھتے ناگواری سے پوچھا۔

"یاد آرہی تھی۔۔"

گال پر نکلا آنسو صاف کرتے وہ نظریں جھکا گئی۔

"جب اپنے اس گھٹیا آوارہ عاشق کا ہاتھ تھامتا تب یاد نہیں آئی؟"

نشاء کی تلخ کلامی پر وہ دکھ سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔

"اگر عاشقی کرنی ہی تھی تو پوری دنیا میں ایک واحد نمیزہ ہاشم کا بیٹا رہ گیا تھا؟"

یکدم وہ چیخی نویرہ ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔

"میں تمہیں ساتھ لے جانے آئی تھی نا تم نے کیا کیا؟ اس دو ٹکے کی عورت کے سامنے میری عزت"

دو کوڑی کی کردی۔ چلو بھاڑ میں گئی نمیزہ ہاشم لیکن اس انسان کے سامنے تھوڑی عزت رکھ لیتی جس

"کے سمجھانے پر میں تمہیں لینے آئی تھی۔۔"

نویرہ کا بازو دبوچتے غصے سے کہا۔ نویرہ کی نظروں میں وہ غلیظ نظروں والا آدمی گھوما جو گاڑی میں بیٹھے

اسے ہی گھور رہا تھا۔

تمہاری وجہ سے مجھے سہار ملنے سے پہلے چھن گیا۔ جانتی ہو وہ اپنانے والا تھا مجھے تمہارے سر پر باپ کا ہاتھ رکھنے والا تھا۔ لیکن تم نے جس سے شادی کی اسکا باپ اسکا دشمن نکلا۔ کیا جاتا اگر اس کو چھوڑ دیتی اس سے اچھا لڑکا میں تمہاری زندگی میں لے آتی۔ اب کیا کروں؟ برباد کر دیا تم نے مجھے۔

وہ نویرہ کو جھنجھوڑتے بری طرح اسکا بازو دبانے لگی۔ جبکہ نویرہ سن سی نشاء کو بے تاثر چہرے سے دیکھنے لگی۔ یعنی وہ اس دن اسکی محبت میں نہیں اس شخص کے کہنے پر لینے آئی تھی جس نے نشاء کو سہارا دینے کے بدلے نویرہ مانگی تھی۔ ایسا تو ناممکن تھا کہ اسکی ماں نظریں نا پہچانتی ہو۔ اللہ کی قدرت سے عورتوں میں یہ حس ہے کہ وہ مردوں کی اچھی بری نظروں کو پہچان سکے تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اسکی ماں انجان ہو۔ یعنی وہ اپنی عیاشی کے لیے نویرہ کو رشوت کے طور پر پیش کرتی تھی اسکی عیاشیوں کی قیمت نویرہ تھی۔

وہ کیسی بد نصیب لڑکی تھی جسکی ماں اسے کیش کروانا چاہتی تھی۔ لیکن اب وہ نویرہ نہیں نویرہ یوشع حیدر بن چکی تھی۔ اسنے جھکے سے نشاء کے ہاتھ سے اپنا بازو پھڑپھڑایا وہ تو یہ سوچتی تھی کہ وہ منائے گی نشاء کو بتائیں گی کہ اسنے ایک بہت پیاری سی بچی جنم دی ہے لیکن اب اسکی نوبت ہی نہیں تھی۔

"مجھے اپنے ضروری کاغذات لینے ہیں وہ لے کر چلی جا رہی ہوں۔"

آنسو پوچھتے سپاٹ انداز میں کہتے وہ مڑنے لگی جب نشاء نے اسکا بازو واپس پکڑا۔

"اب وہ کاغذات بھی منیزہ ہاشم سے مانگنا۔"

غصے سے چھا کر کہتے اسنے نویرہ کو زبردستی اپنے ساتھ کھینچا اور لان میں کھلتے گھر کے پچھلے دروازے سے باہر نکال دیا۔ وہ کئی لمحے دروازے کو دیکھتی رہی پھر نشاء کی بے حسی پر روتے وہاں سے چلنے لگی روتے روتے چلتے چلتے اسے اندازہ نہیں ہوا وہ کہاں پہنچ چکی ہے جب ہوش آیا تو آسمان پر سیاہی پھیلنے لگی تھی اسکا دل ڈر کر دھڑکا راستہ بھی سمجھ نہیں آیا۔ جلدی سے اپنے آنسو پونچھ کر وہ روڈ پر آئی۔ ٹریفک بہت تھا نجانے کو نسی جگہ تھی اسے کچھ حوصلہ ہوا۔ پھر ایک خالی رکشہ دیکھ اس میں بیٹھ گئی۔ راستے کا تو علم نہیں تھا اسلیے گھر کا پتا بتایا۔ پیسے تو تھے نہیں اسلیے چوکیدار سے کرایہ ادا کرنے کا کہا اور خود اندر چلی گئی۔ اندر ایک اور غم اسکے انتظار میں تھا۔

وہ آنسو صاف کرتی یوش کو سب بتا رہی تھی اور یوش پہلی بار نشاء کا شکر گزار ہوا تھا کہ نشاء کا شکریہ ادا کرے کہ اسنے نویرہ کو گھر سے نکالا۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر میں تو سمجھا تھا اس بلاسٹ میں تم بھی ہو۔"

آ نکھیں بند کرتے سکون سے کہا۔ جبکہ نویرہ رونا بھول جھٹکے سے اسے دیکھنے لگی۔

"کونسا بلاسٹ؟"

ڈوبتے دل سے پوچھا۔

یوش نے چونک کر آنکھیں کھولیں وہ غلط وقت پر غلط بات کہہ گیا تھا۔

"نورہ۔۔۔۔۔"

اسے کچھ سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے۔ سچ بتائے یا بات گھما دے اگر سچ بتائے تو کیسے بتائے۔

"اما کے گھر۔۔۔۔۔ بلاسٹ۔۔۔"

وہ اٹکتے اٹکتے پوچھنے لگی۔ آنکھیں آنسوؤں سے پھر لبالب بھری تھیں۔

یوشع لب بھینچے اسے دیکھنے لگا پر کچھ نا بولا۔

"ماما تھیں۔۔۔۔۔ ما اس۔۔۔۔۔ بلاسٹ۔۔۔۔۔ میں۔"

یوشع نے اسکو سینے لگا لیا۔۔

وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں تھا مے شدت سے رونے لگی۔ جو بھی تھا یا وہ جیسی بھی تھی پر ماں تھی۔

www.urdu novelsmania.com

حورین کو صبح زبردستی منیرہ کے پاس چھوڑ گیا تھا۔ ہسپتال میں ٹہرتے اسکی طبیعت بگڑ رہی تھی۔ منیرہ کو بھی آہاد نے منع کر کے صبح آنے کو کہا تھا۔ آہاد صبح اور یحییٰ ہسپتال میں تھے۔ یوشع واپس اسی جگہ گیا تھا جہاں زوہیب تھا۔ وہ نورہ کو زبردستی نیند کی گولی دے کر سلا کر آیا تھا۔ پھر منیرہ کے پاس گیا

تھا جو بیٹے کا سہارا پا کر اپنا دکھ آنسوؤں کی شکل میں نکال رہی تھی۔ پھر منیہ کو آرام کا کہہ کر اپنی بیٹی کو پیار کر کے گھر سے نکلا اپنی بیٹی کو پیار کرتے اسکے زہن میں زینب کی بچی گھومی آنکھیں سرخ ہوئیں۔۔ واپس پہنچ کر اسنے دروازہ بجایا دروازہ کھلنے پر اندر داخل ہوا۔ ٹینک نما کمرے میں داخل ہونے کے بعد وہ یہ دیکھ چونکا کہ جمال اور زہیب پہلے سے اندر موجود تھے زوہیب کے منہ پر ٹیپ لگا تھا یقیناً اسی لیے لگایا تھا کیونکہ وہ ضرور کچھ غلط بولتا اور جمال اور عباس جو مشکل سے خود پر ضبط کیے کھڑے تھے وہ اپنا ضبط کھود دیتے۔

زوہیب اب ہوش میں تھا اسکی حالت کافی بہتر تھی یوشع کے حکم کے مطابق اسے واپس برداشت کرنے کے قابل بنا دیا گیا تھا۔

"ہیلو مسٹر زوہیب۔۔"

یوشع غصے میں ہونے کے باوجود مسکراتا ہوا اسکے سامنے بیٹھا۔ زوہیب کے ماتھے پر بل پڑے یوشع نے اسکے منہ سے ٹیپ کھینچا۔۔

www.urdu novelsmania.com

"کیا ہوا۔؟ یہ سوچ کر بیٹھے تھے کے میں روتا ہوا آؤنگا۔۔؟"

یوشع استہزائیہ ہنسا۔ زوہیب نے دانت بھینچے۔

"بیوی اور بہن کے مرنے کے غم میں پاگل ہو گئے ہو؟"

یکدم زوہیب نے بھی ہونٹوں پر قاتلانہ مسکراہٹ سجائی۔

نانا۔ زوہیب ہر بار ہم جیسا سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کیا تم نے یہ سوچا تھا کہ حمہ یوں مر "جائے گی؟

یوشع نے افسوس سے پوچھا زوہیب کی مسکراہٹ بالکل غائب ہوئی۔

کیا تم نے یہ سوچا تھا کہ وہ دودو گولیوں سے مرے گی۔؟ یا اسکے چہرے پر تیزاب گرے گا۔ اور اسکی "کھال پگھل کر۔۔۔

"بواس بند کرو۔۔۔"

زوہیب دھاڑا۔



ویسے ناکام عاشق رہے تم۔۔۔ اپنی محبوبہ کی موت کا بدلہ بھی نہیں لے سکے لعنت ہے ایسے محبوب "پر۔۔۔"

افسوس سے کہا۔ زوہیب سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھورنے لگا۔ برداشت کی حدیں پار ہو رہی تھیں۔

"تم جانتے ہو تمہیں برباد کرنے والے سب سے اہم شخص کون ہیں؟"

یوشع نے آنسو واچکائی۔

"یہی ہے اور میں ہوں یہی میرے پاس آیا تھا مدد کے لیے میں مان گیا۔۔۔ پلان میرا تھا تمہارا اڈا میں"

نے ڈھونڈا یہی کورپورٹ میں نے دی اسکے بعد یہی وہاں پہنچ تمہاری بیوی جس گولی سے مری وہ یہی کی گن سے نکلی تھی۔ باقی یہ سب تو ہمارے حکم پر چل رہے تھے۔ اس طرح اصل گیم تو ہم دونوں تھے تمہارے مقابل تو سزا ہمیں ملنی چاہیے تھی افسوس۔۔۔ میری بہن کو ہوش آگیا ہے۔) جھوٹ کہا

"اور میری بیوی پہلے ہی اس گھر سے نکل گئی تھی"

یوشع نے مسکراتے ہوئے بتایا زوہیب کی آنکھوں میں سیاہی گلنے لگی۔

کہاں کی محبت کہاں کا عشق اور کہاں کا انتقام تمہاری کہانی میں تو بس وہ لوگوں کی بیوی مری جس کی

"نہیں مرنی چاہیے تھی اصل جسے برباد کرنا چاہیے تھا وہ آباد ہے۔۔۔"

یوشع نے ایک آنکھ دبائی۔

"اپنی بجواس بند کرو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑونگا"

زوہیب غرایا۔

"افسوس۔۔ کہ تم ہار گئے بلکہ بہت بری طرح ہار گئے۔۔"

یوشع ہنسا۔ زوہیب مچلتے خود کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ورنہ میں تمہیں ضرور بتاتا کہ میں نے تمہیں کیسے پکڑا۔۔ میری"

ہن ابھی ہوش میں آئی ہے اور بیوی بھی کچھ دکھی ہے اسلیے نہیں سنا سکتا۔ میں جانتا ہوں تمہیں موت

"سے ڈر نہیں لگتا تو اسلیے مجھے مارتے زیادہ دکھ نہیں ہوگا۔

ایک آنکھ دباتے اسنے کھڑے ہوتے انگڑائی لی۔

"مجھے چھوڑ دو۔۔"

کچھ لمحوں بعد زوہیب مچل کر بولا۔ وہ ہار گیا تھا اور یہ ہار اسکی بھیانک موت تھی جو اسے قبول نہیں تھی۔

www.urdu novelsmania.com

"میں نے کہا مجھے چھوڑ دو۔"

یوشع کے انکسور کرنے پر دوبارہ بولا۔

"آزاد کرو دنیا پہلے اپنی زندگی مانگو مجھ سے۔"

یوشع اسکی کرسی پر جھکتے سر دلے میں بولا۔

"نہجے زندہ رہنے دو۔۔ میں تم سے اپنی زندگی مانگتا ہوں۔۔"

وہ ٹہر کر بولا۔ یوشع مسکرایا۔

"موت زندگی اللہ ہے ہاتھ میں۔۔ ہے۔۔"

ایک آنکھ دباتے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔ جلدی بتاؤ خود مارنا چاہو گے یا میں ماروں؟"

رخ موڑتے جمال اور عباس سے پوچھا۔

"ہم اسی لیے آئے ہیں۔۔"

جمال نے مٹھی بھیختے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔ سامان تیار ہے؟"

اپنے آدمی کی طرف دیکھتے پوچھا اسے اثبات میں سر ہلانے پر وہ واپس مڑا اور عباس اور زوہیب کو سبھانے کے بعد اوپر نکل کر چارپائی پر لیٹ کر آنکھیں موند گیا۔

عباس اور جمال نے اسکے پیچھے کے باوجود کوئی رسپانس نہ دیا جیسے کانوں پر پردے ہوں۔ سب سے پہلے زوہب کے تن سے کپڑے الگ کیے۔

پھر اسے ٹیبل پر لٹا کر زبردستی باندھا۔

پھر اسکے جسم پر رگوں اور نسوں سے بچا کر لاتعداد گہرے بڑے اور چھوٹے کٹ لگانا شروع کیے۔ وہ بری طرح پیچھے اور پناہ مانگتے بے ہوش ہو جاتا پھر اسے واپس ہوش میں لا کر یہ عمل دہرایا جاتا اسکے بعد اسکے جگہ جگہ سے جسم پر شہد اندھیلایا اسکے بعد یوشع کا آدمی ایک بند بالٹی لایا اور پھر اسکا ڈھکن کھولتے اسے جمال کے جسم پر الٹ دیا۔ دیکھتے دیکھتے اس بالٹی میں بھری لال بڑی چوٹیاں اسکے جسم کو ڈھانپ گئی۔ زوہب کی چیخیں بلند سے بلند ہوتی اس ساؤنڈ پروف کمرے کی دیواریں ہلا گئیں۔ جمال اور عباس اپنے اندر کی آگ کو بجھتا پا کر کمرے سے باہر نکلے۔ آنکھوں میں انکے بھی آنسو بھرے تھے۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"ہو گیا کام۔۔"

یوشع نے ککڑے ہوتے پوچھا۔

"ہاں۔۔"

دونوں یک زبان بولے۔ چہرے بہت پر سکون تھے۔

"ہم سب کو اسکی حقیقت کیسے بتائینگے؟"

جمال نے پوچھا۔

ہم اسکی حقیقت نہیں بتائینگے۔ عوام پہلے ہی پولیس پر بھروسہ نہیں کرتی اگر زوہیب کی اصلیت بتائی تو"

"رہا سہا اعتماد بھی کھودینگے۔۔"

"تو پھر؟"

عباس نے پوچھا۔

تو پھر یہ کہ وہ اسنے پہلے ہی فلائٹ بک کروائی تھی اور اچانک زوہیب کہاں غائب ہو گیا یہ کوئی نہیں"

"پوچھے گا اگر پوچھا تو ہمیں کیا معلوم۔۔"

یوشع نے کندھے اچکا دیے

www.urdu novels mania.com

"!دن بعد۔۔۔۔۔6"

زینب اب تک کومہ میں تھی۔ دن میں حورین نمیزہ یا نویرہ اسکے پاس ہوتی جب حورین ہسپتال میں ہوتی تو بچوں کو نمیزہ سنبھالتی اور جب نمیزہ ہسپتال میں ہوتی تو حورین اور رات میں صبح اور آہا دآتے اور پھر واپسی پر نمیزہ اور حورین کو لے جاتے۔ یوشع تقریباً آدھا دن زینب کے پاس گزارتا۔ یحییٰ پورا وقت مستقل طور پر ہسپتال میں تھا لیکن آج سے اسکی جوائننگ تھی اسکے باوجود وہ رات کو زینب کے پاس تھا۔ زوہیب کا وجود اسی رات بے جان ہو چکا تھا اور دیکھنے کے قابل نہ رہا تھا۔ یوشع کے بندوں نے اس دفنا دیا تھا۔ یحییٰ کو جب علم ہوا کہ مجرم زوہیب تھا وہ کچھ بھی نابول سکا ناقابل یقین تھی یہ بات پر حقیقت تھی۔

"تمہیں کیسے معلوم پڑا زوہیب اصل مجرم ہے؟"

یحییٰ کے ساتھ باقی سب بھی یہ جاننا چاہتے تھے۔ آج یوشع کو خاص طور پولیس اسٹیشن بلایا تھا تاکہ حقیقت جان سکے۔

www.urdu novelsmania.com

اس دن وہ میٹنگ کے دوران ایک ضروری کال کا کہہ کر اٹھا تھا۔
 باہر آکر اسنے اپنے مخصوص جاسوس کا نمبر ملایا۔

انسپکٹر جمال اور زوہیب کی مکمل ڈیٹیلز چاہیے مجھے پچھلے سال کی کب کہاں کیوں جاتے تھے کیا "
 "کرتے سب کچھ۔۔ صرف دو گھنٹے ہیں تمہارے پاس۔

کہتے ساتھ اسنے کال کاٹ دی۔ اسے جمال پر بھی تھا شک کے گھیرے سے صرف عباس باہر تھا۔ اسکے بعد اچانک زینب پر حملہ سب کچھ ایسے ہوا کہ وہ سنبھل ناسکا۔ ہسپتال سے باہر نکل کر اسنے سب سے پہلے اپنے بندے کو میسج کر کے جمال عباس اور زوہیب حراست میں لینے کو کہا کہ اب وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا یہ تو وہ جانتا تھا کہ مجرم جو بھی ہوا ان تینوں میں سے کوئی ایک اس سے واقف ہے اور اسکی مدد کر رہا ہے۔ عباس پر شک نا ہونے باوجود اسنے عباس کو بھی حراست میں کیا وجہ یہی تھی کہ وہ بھروسہ کر کے مزید مشکل پیدا نہیں کر سکتا تھا اسکے چند منٹ بعد اسکے فون ہر اسی بندے کی کال آنے لگی جسنے معلومات دی تھی۔

"سوری سر میں لیٹ ہوں۔۔۔"

اسنے معذرت کی۔

سر جمال نے دو شادیاں کی تھیں ایک شادی چھپی ہوئی تھی اور وہ ہفتے میں دو دن وہاں لازم جاتا ہے " لڑکی ایک یتیم خانے کی تھی اور جمال سے عمر میں کافی چھوٹی کالج میں میڈیکل کی طلبہ تھی۔ اسکے علاوہ اور کچھ مشکوک نہیں۔۔۔

زوہیب سات مہینے پہلے دوسرے شہر جاتا رہا ہے وہ بھی شادی شدہ ہے شادی پوشیدہ تھی۔ لڑکی وہ بھی یتیم خانے کی تھی حمہ نام تھا یتیم خانے میں اسکے ساتھ زیادتی ہوئی تھی۔ حمہ کے وہاں سے جانے

کے بعد ایک ایک کر کے ان سب کا قتل ہو گیا جو زیادتی میں شامل تھے۔ سر ایک اور بہت اہم بات یہ ہے کہ یتیم خانے وہ اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد گئی تھی جب خاندان والوں نے رکھنے سے انکار کر دیا اس سے پہلے وہ صداقت کی پڑوسی تھی۔

"کون صداقت۔۔۔"

یوشع چونکا۔

سروہی صداقت جس کا قتل ہوا۔"

صداقت کا ایک بیٹا بھی تھا جو سالوں پہلے باہر ملک چلا گیا تھا اور اب تک واپس نہیں آیا۔ معلوم کرنے پر پتا چلا ہے کہ حمزہ پچھلے کئی مہینوں سے واپس گھر نہیں آئی وہ ایک میڈیکل کالج کی اسٹوڈینٹ تھی اور "کئی مہینوں سے کالج سے بھی غیر حاضر ہے۔۔۔"

اسکے بعد اس نے تاریخ بتائی جب سے وہ لاپتہ ہے اور وہ تاریخ وہی تھی جب وہ لڑکی پولیس مقابلے میں ماری گئی تھی۔ کڑی سے کڑی ملتی گئی اور سب کچھ کلیئر کر گئی کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ان کا ایک اہم دوست ان کے پیچھے انکو برباد کرنے کی کہانی لکھ رہا ہے۔

"سہر آج رات زوہیب نے فلاٹ بک کی ہے یو کے کی۔۔۔"

"او کے بہت شکریہ تمہارا معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائیگا۔"

کہتے ساتھ یوشع نے فون کاٹ دیا اب کچھ باقی نہیں رہا تھا باقی حقیقت زوہیب بتاتا۔

یوشع کی بات سننے کی بجائے بالکل خاموش تھا کاش وہ بھروسہ نہ کرتا۔۔۔۔۔ کاش۔۔۔۔۔

دیکھ لو تم نہیں ہو میرے پاس میں تمہارے پاس آتا ہوں۔۔۔ اب بتاؤ ہے مجھے تم سے محبت یا

نہیں؟ تمہارے حصے کے وقت میں اللہ سے میں تمہارے لیے مغفرت مانگتا ہوں اب بتاؤ ہے مجھے

"تم سے محبت یا نہیں؟

جمال نے مٹی پر ہاتھ پھیرتے پوچھا۔

زندگی میں تو ماشہ نے اسکی بات نہیں مانی وہ اس سے بہت دور رہی تھی پر جمال نے اسکا آخری گھر

اپنے دنیاوی گھر سے قریب رکھوایا تھا۔

www.urdu novels mania.com

وہ روز پابندی سے یہاں آتا تھا۔

پہلے روز کی طرح آج بھی ماشہ کو اپنی محبت کا یقین دلاتے وہ وقت گزارتا تھا۔

عباس کی زندگی اب نارمل ہو گئی تھی اسکے ماں باپ بڑے بیٹے کو چھوڑوا پس اسکے پاس آ گئے تھے۔ وہ مسکرانے لگا تھا اپنے بیٹے اور ماں باپ کی وجہ سے لیکن اسکی زندگی میں ایک بہت بڑی خلا آ گئی تھی جسے کوئی پر نہیں کر سکتا تھا سمیرا کی کمی پوری کبھی نہیں ہو سکتی نا ہی اسکے آنسو خشک ہو سکتے تھے وہ اپنے کمرے میں نہیں جاتا تھا اسکا کمرہ واحد ایسی جگہ تھی جس سے وہ ڈرتا تھا اسے اس کمرے میں سمیرا کی خوشبو آتی تھی۔ اسکی لڑائی اسکی مسکراہٹ اسکی ضد اسکا شک سب اسے دنیا سے دور سمیرا کے پاس جانے کو کہتے تھے وہ ٹپٹتا تھا اسکے لیے اور یہ ٹپ اسکی جان نکالتی تھی۔ وہ خالی اسکی بیوی نہیں تھی وہ اسکے ماں باپ کی فرمانبردار ہو تھی وہ اسکے بچوں کی ماں تھی وہ اسکی محبت تھی سب سے بڑھ کر وہ اسکی عادت تھی۔ وہ اسکی قبر پر جاتا تھا پابندی سے دو مہینے ہونے آئے تھے پر اسکی آنکھیں اب بھی ہمہ وقت نم رہتی تھیں اور بالکل خالی نا کوئی خوشی نا خوشی کی خواہش۔

یچھی کی زندگی بھی جیسے رک سی گئی تھی۔ دو مہینے ہو چکے تھے اسے کومہ میں گئے وہ اپنا پولیس اسٹیشن کے بعد کا وقت اسکے ساتھ گزارتا تھا۔

اس سے مستقل باتیں کرتے ایسا لگتا تھا جیسے زینب شاہ اپنے بولنے کی حس یچھی کو دے گئی۔ یوشع کی زندگی بھی جیسے ویران ہو چکی تھی خوشیو سے بھرا گھرا بالکل خاموش ہو گیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے برسوں کوئی ہنسنا ہو۔

یقین کرو جب تم سے شادی ہوئی تھی میں بالکل خوش نہیں تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ میری شادی تم سے ہو شادی کے بعد تک مجھے اس لمحے تک ہماری شادی کا افسوس رہا جب تک تمہیں احساس نا ہوا اور یقین کرو اب میں ہر دن افسوس کرتا ہوں کہ میری شادی تم سے کیوں ہوئی۔۔۔

"اگر نا ہوئی۔۔۔ تو تم ابھی بالکل ٹھیک ہوتی۔ ایسے بستر پر بے جان اور خاموش نا ہوتیں۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھامے روز کی طرح اپنا دکھ کہہ رہا تھا جب اسے زینب کے ہاتھ میں جنش محسوس ہوئی وہ چونکا۔

"زینو۔۔۔"

فورا کھڑے ہوتے زینب کو دیکھنے لگا جب اسے محسوس ہوا کہ زینب کے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے آرہے ہیں۔۔۔

اور ماتھے پر بل بھی پڑ رہا ہے۔ وہ فورا باہر بھاگا ڈاکٹر کو بلایا۔

یچی کو کمرے سے نکال دیا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر آئیں۔۔۔

میں نے کہا تھا نا معجزے آج بھی ہوتے ہیں اگر ایمان رکھو تو۔۔۔ بہت بہت مبارک ہوں آپکی وائف "

"کو ہوش آگیا۔

یچی کو خوشی میں سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔ ڈاکٹر سے پوچھ کر وہ اندر بھاگا۔۔۔ سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹی تھی یچی کو دیکھتے ہی رونے لگی۔

یہی اسے خود میں بھیجے خود بھی رونے لگا۔ زینب کے سامنے وہ منظر چلنے لگا جب اسکے پیٹ میں تیز دھار چاقو مارا گیا تھا اسوقت اسکی سانس رکی تھی اور تکلیف کی انتہا یہ تھی کہ وہ کلمہ پڑھ چکی تھی اس تکلیف کو اب بھی محسوس کرتے وہ یہی کہے لگے رورہی تھی۔

"بس کچھ نہیں ہوا۔ سب ٹھیک ہے۔۔ سب ٹھیک ہو گیا۔"

وہ زینب کی پیٹھ سہلاتے اسے چپ کروانے لگا۔ کافی دیر رونے کے بعد جب وہ سنبھلی تو یہی نے سب کو فون کر کے بتایا اگلے آدھے گھنٹے میں سب ہسپتال می موجود تھے۔ آہاد نے پورے ہسپتال میں مٹھائی تقسیم کروائی تھی اور صدقہ دیا تھا۔

زینب پریشانی سے سنبھل نہیں پا رہی تھی کبھی نمیزہ کبھی حورین اسے بری طرح چوم رہے تھے۔ یوشع اسے خود سے لگا کر رویا تھا آہاد اور صبح بھی۔ نویرہ بھی اسکے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔ آخر میں اسکے گود میں اسکا بچہ دیا وہ بچے کو دیکھتے بالکل بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔ اچانک یاد آنے پر اسنے سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جواباً سب نظریں چرانے لگے۔

"میری بیٹی؟"

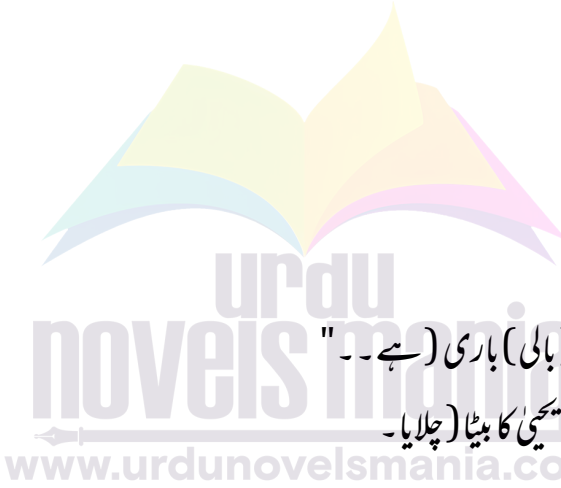
اسنے سب کو دیکھتے آخر میں یہی سے پوچھا۔ وہ نظریں جھکا گیا۔

"نہیں۔۔۔ یہی میری بیٹی۔۔"

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ مستقل سیچی کو دیکھنے لگی۔ اور پھر اپنے اتنے بڑے نقصان پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

کچھ دن زینب بیٹی کے غم میں رہی پھر توجہ بیٹے نے کھینچ لی سب کچھ نارمل ہونے لگا۔ زندگی واپس اپنے راستے آگئی۔

! تین سال بعد۔۔۔



"اوائے۔۔ میلی (میری) باری (ہے)۔۔"

گینڈو کٹ پر لگی تو یوسف (سیچی کا بیٹا) چلایا۔

www.urdu novels mania.com

"نو۔۔ بال تھی۔"

فریحہ نے نامانے گیند واپس پھینکی۔

"چٹیل (چٹیئر) بیٹنگ (بیٹنگ) میلی (میری) ہے۔۔"

تین سالہ یوسف چلایا ساتھ ہی بول پھینکتے ایک چماٹ فریسم کے منہ پر مار دیا۔

"پھوپھو۔۔۔"

وہ دھاڑیں مار کر روتی منہ کھول کھول زینب کو پکارنے لگی۔

وہ مہینے میں دو ہفتے زینب کے گھر رہتی تھی۔ بظاہر وہ دکھنے میں نویرہ کی جیسی چھوٹی موٹی سی تھی لیکن عادتوں میں زینب جیسی تیز چالاک۔ وہ زینب کی اس قدر لاڈلی تھی کہ یوسف اپنے حصے کی محبت جب ادھر جاتے دیکھتا تو جیسے ہی موقع ملتے ہی تھپڑ مار کر بدلہ پورا کر لیتا۔

"مزاق کلا (کر رہا) تھا تم تھیلو (کھیلو)"

اسکی پھپھو کی پکار سن فوراً سیدھا ہوا۔ لیکن اب فریسم کا ارادہ ایسا نہیں تھا۔

www.urdu novels mania.com

"پھوپھو۔۔۔"

اپنی آواز مزید بلند کرتی وہ اندر کے دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے زینب نے آنا تھا۔ فریسم کو خاموش ناہوتے دیکھ یوسف نے غصے سے ایک اور چماٹ اسکے منہ مار دیا۔ فریسم کے رونے میں اور تیزی آئی۔

"کیا ہوا میری جان۔۔۔"

زینب اپنا بھاری وجود سنبھالتے پھر باہر آئی تھی۔ تین سال بعد وہ پھر تخلیق کے آخری دنوں میں تھی۔۔

"یوسف (یوسف) نے مارا۔۔۔"

یوسف کی طرف اشارہ کرتے وہ زینب کی طرف بڑھی۔ زینب نے غصے سے اپنے بیٹے کو گھورا جو دکھنے میں سچی جیسا تھا پر حرکتیں اسکی بھی زینب جیسی تھیں ایسا سچی کا کہنا تھا۔

"یہ چلیل (چرل) ہے۔۔۔"

غصے سے کہتے وہ پیچھے لان کی طرف بھاگ گیا ورنہ زینب سے مار پڑنے کا خدشہ تھا۔

"اچھا رونا بند کرو میں آپ کو فرانس بنا کے دوں گی۔۔۔ یوسف کو نہیں دینگے اوکے؟"

زینب نے اسکی پیٹھ تھپکتے کہا یوسف کو نادینے کے نام پر اسکا رونا بند ہوا۔۔

"کیسی ہے میری گڑیا؟"

سچی نے قبر کے پاس بیٹھتے پوچھا۔۔

وہ ہر ہفتے عائشہ کی قبر پر آتا تھا۔

"معلوم ہے چھوٹی بہن آنے والی ہے آپکی۔"

قبر پر ہاتھ پھیرتے بتایا آنکھوں میں اداسی سی تھی وہ۔ اگر وہ ہوتی تو ابھی وہ بھی تین سال کی ہوتی۔ لیکن جو نصیب میں تھا اس سے کوئی گلا نہیں تھا۔ کچھ دیر اس سے باتوں کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا باہر آیا تو جمال کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"ہوگئی سر باتیں؟"

مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ عباس واپس کب آ رہا ہے؟"

گاڑی میں بیٹھتے پوچھا۔
www.urdu novelsmania.com

"سراچھی دو دن باقی ہیں۔"

جمال نے گاڑی اسٹارٹ کرتے بتایا۔

عباس کی دو سال پہلے ہی شادی ہوئی تھی۔ دوسری بیوی بھی اللہ کے فضل سے نیک سیرت ملی تھی وہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا پر مجبور کرنی پڑی۔ سمیرا کی محبت تو اب بھی تھی پر اسکی جگہ اب دوسری بیوی لے چکی تھی اس سے عباس ایک بیٹی تھی۔

"یار کہاں ہو نویرہ یہ رورہا ہے اسے اٹھاؤ۔"

یوشع نے آنکھیں موندے ہی ہانک لگائی۔ فریخہ کے بعد اسکا تین مہینے کا بیٹا تھا جو پوری رات روتا تھا اور جس ٹائم صبح یوشع سوتا تھا وہ تب بھی روتا تھا جیسے یہ اسکی نوکری ہو۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"خبردار اگر اب چلائے۔۔"

اس سے زیادہ تیز چلاتے نویرہ اسکے سامنے آئی کے وہ بوکھلا کر اٹھ بیٹھا۔

"کیا انسان نہیں لگتی میں۔ یہ کر دو وہ کر دو اسکو اٹھاؤ اسکو اٹھا خود کیا کرتے ہیں آپ۔۔"

کمر پر ہاتھ رکھے وہ شدید غصے میں تھی۔ نمیز آہاد صلیح اور حورین عمرے پر گئے تھے۔ اکیلے گھر سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا اس پر اسکا چھ ماہ کا بیٹا باقی بچی کچی کسر یوشع پوری کرتا تھا۔

"نورہ میں نے کب کچھ کیا۔"

ہلکی آواز میں صفائی پیش کرنی چاہی۔۔

یہی تو مسئلہ ہے کہ کچھ کرتے ہی تو نہیں ہیں آپ کیا ہو جائیگا اگر کچھ دیر اسے سنبھال لینگے؟ کمرہ صاف
"کرنا ہے مجھے پر نہیں میں ہو تو پھر آپ کو کیا ضرورت ہے۔۔
تیکھے لہجے میں چبھا چبھا کر کہا۔

"ایسی بات بھی نہیں ہے میری جان تم کہتی میں اٹھالیتا۔۔"
مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے اٹھالیں۔۔ اور جب تک میں کمرہ صاف نہیں کر لیتی۔۔ باہر لے جا کر چپ کروائیں۔۔"
سینے ہر ہاتھ باندھتے کہا۔

یوشع نے ایک نظر اسے دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہی تھی پھر مجبور ہو کر بیٹے کو اٹھا کر کمرے سے
نکل گیا۔ ڈری سہمی رہنے والی نورہ شیر بن چکی تھی۔ یوشع کے جانے کے بعد وہ مسکرائی اور پھر
کمرے کی لائٹ بند کرے بستر پر لیٹ گئی۔

"طبیعت ٹھیک ہے؟"
"وہ لان میں ٹھلتی زینب کے پاس کھڑا ہوا۔"

"ہاں اللہ کا شکر۔۔"
مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھوک تو نہیں لگ رہی۔۔"
ہنستے ہوئے چھیڑا۔ زینب بھی ہنس دی۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"نہیں۔۔ ایشاء ڈائٹ پر ہے۔"
ہنستے ہوئے کہا۔

(ایشاء ہونے والی بیٹی کا نام۔۔)

ختم شد

